امالی الشیخ المفیدؒ

تالیف

محدث و محقق حضرت علامہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

علامہ سید ضمیر حسین رضوی

تصحیح و نظر ثانی

حجۃ الاسلام والمسلمین ریاض حسین جعفری

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

امالی الشیخ المفید

تالیف:

محدث و محقق حضرت علامہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ:

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید منیر حسین رضوی

مدرس جامعۃ المصطفیٰ

تصحیح و نظر ثانی

حجۃ الاسلام ریاض حسین جعفری

فاضل قم

— ناشر —

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

جامع ٹاؤن، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور

فون 042-5425372

ترتیب

امالی شیخ مفید اور نشر اخبار معصومین علیہم السلام 10
عرض مترجم 13
مجلس نمبر 1 17
فرشتہ اعمال بندوں پر موکل ہوتا ہے 17
اہل بیت میں شک کرنے والے 17
مولا علی کی وجہ سے تین شخص ہلاک ہوں گے 20
نبی کا خزانہ چار چیزیں ہیں؟ 26
علی شادی کرنے والا ہے 27
حج کا خرچہ 31
گناہ سے چھٹکارا حاصل کرنا 31
مجلس نمبر 2 33
آل محمد کی محبت کے بغیر کوئی عمل 33
بنائے اسلام 34
علی اور انبیاء علیہم السلام 40
علی کو امیر کہہ کر شیخین نے بھی سلام کیا 43
مولا علی دنیا اور آخرت میں سردار ہیں 44
تم لوگوں پر دعا کرنا واجب ہے 44
مجلس نمبر 3 45
علماء کے جانے سے علم اٹھ جاتا ہے 45
رسول خدا نے دوران سفر پانچ سجدے ادا کیے 46
امام علیہ السلام سے ایمان کے بارے میں سوال 47
یہ وہ فرشتہ تھا جو پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا 50
یہ نبی اکرم کی طرف سے میراث ہے 50
کبھی غم گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے 51
اپنے آپ کو خود وعظ کرو 52
حدیث غدیر اور ابو حنیفہ 54
اپنے آپ کو خود وعظ کرو 58
مجلس نمبر 4 59
طالب علم کے لیے ہر چیز دعا کرتی ہے 59
عمل تقویٰ کے ساتھ قبول ہوتا ہے 60
اس امت کے لوگ تین قسم کے ہوں گے 60
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعا 62
رسول خدا کا جنازہ کیسے پڑھا گیا؟ 63
زید بن علی بن حسین علیہ السلام 64
آل محمد کی زبان سے مدد کرنے والے کا اجر 66
دل و زبان سے ائمہ علیہم السلام کی مدد 67
بے مقصد گفتگو ترک کرنا مستحب ہے 68
مجلس نمبر 5 69
بیماری گناہوں سے طہارت کا سبب ہے 69
ابن مسعود کا نبی اکرم سے ابوبکر و عمر کی خلافت 70
نبی اکرم کے پاس لوگوں کا شور کرنا 72
جن لوگوں کو حوض کوثر سے ہٹا دیا جائے گا 73
قیامت کو بھی رسول اکرم کی دوبارہ زیارت 74
حضرت اسماعیل نے حضرت امام حسین کی 75
حضرت زینب علیہا السلام بنت علی کی روایت 77
کبھی تھوڑی سی زحمت برداشت کرنے سے 80
صادق سے ایک حدیث حاصل کرنے کا اجر 81
بغیر بصیرت کے عمل کرنے والا 82
مجلس نمبر 6 83
امام سجاد علیہ السلام کے مواعظ 83

ہماری محبت و مودت کو لازم قرار دو	84
مروت کی دو قسمیں ہیں	85
علی ابن ابی طالب سید العرب ہیں	85
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے	87
رسول خدا کی اس دنیا میں آخری مجلس	88
ابن عباس کا بصرہ والوں سے خطبہ	90
شیخین خلافت پر قابض ہوئے	91
جناب سیدہ کے گھر پر ان لوگوں کا ہجوم کرنا	92
عمر بن خطاب کی آخری وقت حالت	94
جو خواہش نفس کی اتباع کرے	95
اصحاب قیاس کی مذمت	95
اہل دین کی صفات	97
جبرائیل کا نبی اکرمؐ کے پاس آخری وقت میں آنا	98
رزق طلوع آفتاب سے پہلے تقسیم ہوتا ہے	99
مجلس نمبر 7	**101**
رسول اللہ کا حضرت امیر المومنین کی پانچ خصوصیات	102
علی کا اصحاب جمل کے دن جنگ کی اجازت دینا	108
ہماری محبت و مودت واجب ہے	111
مستحب ہے کہ انسان پاک رہے	112
علی علیہ السلام میرے وزیر و خلیفہ ہوں گے	113
حضرت جبرئیل سے سوال	114
عمر کی خلافت کے بارے میں اصحاب کی رائے	115
رسول کے بھائی کون ہیں؟	117
حج پر لوگوں کو آمادہ کیا جائے	118
اللہ کی مدد لوگوں کی نیت کے حساب سے ہوگی	119
علم جہالت سے پہلے خلق ہوا ہے	120
رسول خدا کے قریب سب سے زیادہ وہ ہے ...	120
مجلس نمبر 8	**121**
ثواب کے اعتبار سے سب سے تیز ترین نیکی	121
اپنے گناہ پر رونے والے کے لیے طوبیٰ ہے	122
اپنے بارے میں لوگوں سے انصاف کرو	122
امام کی اطاعت مرتے دم تک واجب ہے	123
حضرت عمار یاسر پر ظلم	124
حضرت رسول خدا کا علی کو شہادت کی خبر دینا	129
طلحہ اور زبیر نے بیعت کو توڑا	130
رسول خدا سے پہلے کسی نبی کو جنت میں	130
انسان خدا کے فعل پر تعجب ہے	131
دشمن علی جاہلیت کی موت مرتا ہے	132
اللہ سے محبت کرنے والوں کا مقام	132
مجلس نمبر 9	**134**
چار چیزوں میں جنت کی علامت ہے	134
علی علیہ السلام کی مروت میں ایک خطبے کا حکم	135
امام حسن اور حسین علیہم السلام کے بارے میں	139
حضرت مالک بن الحارث الاشتر کی وفات	141
اللہ بعض بعض کے لیے وکیل ہیں	146
جنت کے سارے دروازے کس کے لیے ہیں	147
مجلس نمبر 10	**149**
اللہ کے مخلص دوست کی نشانی	149
اولیاء اللہ کون ہیں؟	150
میرا دین رسول کا دین ہے	152
وہ چیز جو اللہ سے سب سے زیادہ انسان کو	152
محب علی اور شیعیان علی کے لیے مغفرت	153
حضرت علی علیہ السلام سب سے افضل ہیں	154
ابوبکر کے والد ابو قحافہ کا خلافت کے بارے	155
حضرت خضر علیہ السلام کی دعا	156
مجلس نمبر 11	**158**
حضرت علی علیہ السلام کا مواعظ	158
حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی مناجات	159
حضرت علی علیہ السلام کے لیے رد آفتاب ہونا	160
حضرت فاطمہ علیہا السلام کی رضایت سے ...	161

کم دولت جس سے زیادہ کوئی نہ ہو 162
حق وہ ہے جو ہم اہل بیت سے لیا جائے 162
شداد بن اوس کا دربار معاویہ میں خطبہ 163
تین خصال جنھیں عقوبت دنیا میں مل جاتی ہے 167
مجلس نمبر 12 168
اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل عمل 168
اپنے دین کی حفاظت تقیہ کے ذریعے کرو 169
اہل بصرہ جب مسلمان ہیں تو ان سے جنگ کیوں؟ 170
فصیل کی رحمتیں حضرت علی کے ساتھ کون 172
حضرت شمعون علیہ السلام کو امیر المومنین کی وجہ 173
صدیق اکبر علی علیہ السلام ہیں 176
ربیعہ بن عجیح اور زرارہ کے درمیان مناظرہ 177
انسان کی مردانگی کیا ہے 181
جب تک تم خود اپنے لیے واعظ نہیں ہوتے 182
مجلس نمبر 13 183
تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں 183
رمضان مبارک کی فضیلت 184
روزے داروں کی فضیلت 184
اللہ چاہے یا علی چاہے 186
علی کی اطاعت رسول خدا کی اطاعت ہے 187
سب لوگوں سے پہلے ابن علی نے مجھے سلام کیا 188
شریک اور مقداد بن اسود کندی رحمۃ اللہ علیہ 188
اہل بیت کی دوستی کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوگا 190
زید بن علی بن حسین علیہم السلام کی روایت 191
بادشاہوں کی حالت 192
مجلس نمبر 14 194
واجب کے بعد دعا مستجاب ہوتی ہے 194
ایک شخص کا قرض ادا کر دیا 195
حضرت علی علیہ السلام کا بازار بصرہ میں وعظ 195
علی علیہ السلام پر لعنت کرے گا وہ جہنم میں جائے گا 198
حضرت عثمان کا حضرت ابوذر کو جلاوطن کرنا 200
لوگ اپنے آپ کو ہدایت قرار دیتے ہیں ... 202
مجلس نمبر 15 205
مجھے امیری نہیں چاہیے 205
نبی کے چار محبوب ہیں 206
حضرت عائشہ اور حضرت عثمان کا اختلاف 207
جو آل محمد کی عداوت و بغض میں مرے گا 208
امیر المومنین کا بصرہ سے واپسی پر کوفہ میں خطبہ 210
جناب سیدہ علیہا السلام کا محشر میں آنا 214
اے شیعو تم درختوں کی مانند ہو 216
مالک بن دینار کے اشعار 217
مجلس نمبر 16 219
دنیا میں پرہیز کرنے والوں کے لیے حوض ہے 219
امیر المومنین نے حلوہ کھانے سے انکار فرمایا 221
نبی اکرم کا آخری خطبہ 222
حضرت سلمان فارسی اور کوفہ کا ایک نوجوان 224
نماز کے حقوق کی رعایت کے فوائد 225
مکہ کی حرمت 226
اہل بیت سے محبت کرنے والے 226
مجلس نمبر 17 228
خوف اور امید کا ایک دل میں جمع ہونا 228
مولا علی علیہ السلام رسول کے امور کے امام تھے 229
لوگوں نے ولایت کو ترک کر دیا ہے 230
بندے کے نیک اعمال ہماری محبت سے ہیں 231
حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کی دعا 232
ایک مرد کی اہل بیت سے محبت 232
فقراء امیروں سے ۴۰ سال پہلے جنت میں 234
مومنین کے عیب تلاش کرنے والا رسوا ہوگا 234
تمام انبیاء ہماری ولایت کے ساتھ مبعوث 235
عبدالملک بن مروان کے اشعار 236

مجلس نمبر 18 238

خوفِ خدا میں رونے والی آنکھ 238

ملاقات امام زمانہ کے شیعوں 239

علی کے بارے میں شک کرنے والے کا حشر 240

میں سردار ہوں 240

وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ سے مراد میں ہوں 241

امیر المومنین کا اپنے اصحاب کو خطبہ دینا 242

پرہیزگاری اور زہد جنت کا باعث ہے 247

تمام مومنین بھائی ہیں 248

مجلس نمبر 19 249

ایمان کا مضبوط ترین ستون 249

جو جس سے محبت کرے گا وہ اس کے ساتھ ہوگا 249

میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں 251

میسر رحمۃ اللہ علیہ کا امام صادقؑ سے سوال 252

امیر المومنین علیہ السلام کا خطبہ 253

جنگ جمل سے پہلے آپ کا لوگوں سے خطبہ 254

ابلیس کا جناب موسیٰ بن عمران علیہ السلام - 260

نیک اعمال کو زیادہ قرار نہ دو 262

اللہ جب احسان کرتا ہے تو علم دین عطا کرتا ہے 262

مجلس نمبر 20 264

اللہ کی حدود سے تجاوز نہ کرو 264

اس دنیا میں زہد اختیار کرو 265

سعید حقیقی کون ہے؟ 267

حضرت ابوذر کی جلاوطنی کے دوران تبلیغ 268

احسان کے بدلے میں برائی کرنا 274

مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کی دعا 274

مجلس نمبر 21 276

ایمان کا زائل ہونا 276

فحش کا حساب ہوگا 278

نبی اکرمؐ سے ان کے وصی کے بارے میں سوال 278

جو دشمن آل محمدؐ ہے وہ گدھا ہے 280

جناب مقداد اور عبدالرحمن کے درمیان مکالمہ 281

معاویہ اور جاریہ بن قدامہ سعدی کے درمیان ... 283

غیبت کا کفارہ 284

مجلس نمبر 22 285

رزق حلال طریقے سے حاصل کرو 285

تین بندوں کی نماز قبول نہیں ہوتی 285

معراج کی رات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آواز 286

اے علیؑ! آپ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں 287

آل محمدؐ کے غم میں رونے کا ثواب 289

لوگوں کا معاویہ کی طرف فرار کر کے جانا 289

مومن کی تذلیل کرنے سے بچو 292

مومن کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقام و عزت 292

نماز فجر کے بعد کی دعائے امام علیہ السلام 295

مجلس نمبر 23 297

طالب حق سے گفتگو 297

جو آپ پر ظلم کرے اس کو معاف کرو 300

نیکی کم ہو اس کو کم شمار نہ کرو 300

لوگوں سے انصاف کرو 301

ابو نعمان کو نصیحت 302

مغبون کون ہے؟ 303

ویل ہے اس قوم کے لیے 304

خدا کی نافرمانی سے بچو 305

جو واجبات پورا کرے وہ لوگوں سے بہتر ہے 305

منافق کے ساتھ زبانی تعلق رکھو 306

جو زمانے کی مصیبت پر صبر نہ کرے گا 306

نماز مسجد میں ادا کرنا اپنے لیے لازم قرار دو 307

تین چیزوں میں خیانت نہ کرو 308

افضل ترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے 309

تورات میں چار چیزیں 310

پانچ وقت کی نمازوں کی شکل نہر کی ہے 311

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین چیزیں پسند تھیں 312
فسق و جھوٹ حسد دل کو علم سمیت جلا دیتا ہے 313
نیک سنت قائم کرنے والے کو عامل کے برابر اجر 314
روزہ وقف سے والدین کی خدمت بہتر ہے 314
شراب نوشی اور بت پرستی سے اللہ نے روکا ہے 315
انبیائے کرام مکارمِ اخلاق کے ساتھ خاص ہیں 316
تین سخت ترین اعمال ہیں 317
تقویٰ کے ساتھ عمل قلیل نہیں ہوتا 318
زیادہ مصائب رسولِ خدا پر وارد ہوئے ہیں 318
ایک شخص جنت میں بستر لگائے گا 319
مومن کا خوف اور امید دونوں ہوں 320
فرمانِ خدا کی تفسیر 320
رسولِ خدا کو پریشان نہ کرو 321
اصحابِ رسولِ خدا کی حالت 322
کوفے کے حاجیوں کو مولا کا وعظ 323
امیر المومنین کا کوفہ والوں کو وعظ کرنا 324
علی بن حسین کی دعا پر مشتمل تحریر 326
میں ابن زبیر کے فتنے سے خوفزدہ ہوں 332
قولِ خدا کی تفسیر 333
ایک نبی کی ہمیشہ کے عذاب سے محفوظ 334
کوئی ایک روز بھی ہمیشہ کے لیے عذاب سے ... 335
یقین بہتر ہے 335
موت کو قریب سمجھو 336
علاجِ نفس 337
میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں ڈرتا ہوں 338
دل کو شریف بناؤ 338
عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے اصحاب کو وعظ کرنا 339
شہرت سے بچو 341
دو گروہوں کا ملنا 341
موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی مناجات 342
ادعیۂ سحر 343

مجلس نمبر 24 344
سب سے افضل کلام اللہ کی کتاب ہے 344
تم میرے بعد کمزور ہو جاؤ گے 345
ایک فرقہ نجات حاصل کرنے والا ہے 346
اگر آپ نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین کی ... 347
دو مجنون ہیں 348
جس کا اندرون قوی ہوگا تو ظاہر خود بخود قوی ... 349

مجلس نمبر 25 350
حضرت ابوذر غفاری کا لوگوں کو وعظ کرنا 350
ہمارے نبی مصطفیٰ ہیں 352
مومن کے قتل پر راضی ہونے والے جہنمی ہیں 352
ہم ارکانِ دین اور اسلام کے ستون ہیں 353
حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ 354
حتیٰ دوزخ بھی محمدؐ و آلِ محمدؐ کو واسطہ دے کر ... 356
ایک شخص اور امام علی بن حسین علیہ السلام 357
حضرت علی علیہ السلام کی آخری وصیت 358

مجلس نمبر 26 360
نبی اکرمؐ نے آخری حج کے بعد فرمایا ... 360
لوگ منافقت کرتے ہیں 364
مکارمِ اخلاق دس ہیں 367
چھ میں سے کوئی ایک بھی انسان میں ہو ... 370
حجۃ البالغہ کیا ہے 371
حضرت سلمان فارسی کی صبح و شام کی دعا 372

مجلس نمبر 27 374
بیماری اور فقر سے نجات حاصل کرنے کے لیے دعا 374
ماہِ رمضان کی فضیلت 375
امیر المومنین علیہ السلام سے محبت کرنے ... 376
ہم اہل بیت رحمتِ خدا ہیں 381
اصحاب اور علی علیہ السلام کے علم کا توازن 383
اے حسینؑ اپنی آنکھوں کے آنسو پونچھ دو 385

مجلس نمبر 28 — 389

تین گناہوں کا عذاب جلدی ملتا ہے — 389

نجاشی بادشاہ کا جناب جعفرؓ وغیرہ کے بارے — 390

حضرت امام سجاد علیہ السلام کی دعا — 392

حاجت طلب کرنے والا اللہ ہی کے لیے — 404

میں دولت ہوں اور فاطمہؑ اس کی مالک ہے — 405

مجلس نمبر 29 — 406

سورہ فرقان کی وجہ نزول — 406

لوگوں کی تین قسمیں ہیں — 408

دنیا کی تقسیم ہمارے ساتھ ہو — 412

مازنی کے لیے اشعار — 412

مجلس نمبر 30 — 414

اللہ کی ذات سے محبت کرنے والوں کے لیے خوشی ہے — 414

دشمن آل محمد دنیا میں [illegible] — 414

بعض علماء اور امام رضاؑ کے درمیان مناظرہ — 415

حضرت امام رضاؑ کا توحید خدا میں بیان — 416

مجلس نمبر 31 — 423

نیکی ہر طرف سے ہدایت ہے — 423

فاطمہ علیہا السلام [illegible] ہے — 424

امیر المومنین کا محمد بن ابی بکر اور اہل مصر کو — 424

[illegible] — 441

مجلس نمبر 32 — 443

تم سب اللہ تعالیٰ کے دین پر رہو — 443

زوجہ نبی کریمؐ نے آپ سے سوال کیا — 443

قیامت کے دن صرف چار سوار ہوں گے — 446

امام علی بن رضا علیہ السلام کی دعا — 448

دو چیزیں منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں — 450

مجلس نمبر 33 — 451

قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا — 451

ایمان دو چیزیں ہیں — 452

ایمان اسلام اور ان کے ارکان کیا ہیں؟ — 453

عادت پر بہت جلدی عذاب ملتا ہے — 456

علی علیہ السلام کے لیے رسول خدا کی دعا — 457

عبدالملک بن مروان کا خطبہ اور ایک مرد — 458

جناب سیدہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا — 461

دنیا تیز بھاگتی ہے — 465

مجلس نمبر 34 — 466

جو عمل قبول ہو جائے وہ عمل کم نہیں ہوتا — 466

موت کی طرح فقر سے ڈرو — 466

اللہ کا زمین پر صحیفہ کہاں ہے؟ — 467

حضرت ابن عباس کا بصرہ والوں کے لیے خطبہ — 469

علی علیہ السلام نے حضرت نبی کے تحت [illegible] — 470

دنیا کی [illegible] کا اثر — 471

علی آپ میرے بعد فتنوں سے مقابلے — 473

قیامت کے دن اللہ مخلوق کو ایک میدان — 476

سب سے بہتر کون ہیں — 478

مجلس نمبر 35 — 480

اللہ کے لیے حمد واجب ہے — 480

حضرت لقمان کا اپنے بیٹے کو وعظ کرنا — 481

یہ اور حق کا تحفہ عدالت میں مساوی ہے — 481

علی علیہ السلام سے محبت کرو — 482

[illegible] ہے؟ — 483

نبی کی آل [illegible] — 484

اسماعیلیوں سے مراد کون لوگ ہیں؟ — 490

[illegible] — 492

چار چیزیں جس میں ہوں اس کا ایمان کامل ہے — 493

[illegible]؟ — 496

مجلس نمبر 36 — 497

حقوق و شرائع [illegible] — 497

شیطان [illegible] ہوتا ہے — 498

عنوان	صفحہ
مصیبت کی ابتدا ہم سے ہوتی ہے	498
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ	504
معاویہ کا حضرت علی [illegible]	508
علی علیہ السلام سے محبت [illegible]	509
ہم اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر و افضل ہیں	509
جو اللہ کی مخلوق کا [illegible]	510
مجلس نمبر 37	512
موت کو [illegible]	512
[illegible]	513
[illegible]	513
[illegible]	514
امام محمد باقر علیہ السلام [illegible]	515
واقعہ [illegible]	521
[illegible]	522
[illegible]	523
[illegible]	525
مجلس نمبر 38	525
[illegible]	525
[illegible]	526
رسول خدا [illegible] علی علیہ السلام [illegible]	526
اے اہل بیت [illegible]	527
[illegible]	527
رسول خدا [illegible] علیہ السلام [illegible]	529
شام غریباں [illegible] شعر	530
[illegible]	532
[illegible]	536
[illegible] امام حسین علیہ السلام کی شان میں قصیدہ	538
یہ عشق دنیا و آخرت میں قائم ہے	544
[illegible]	545
بھائیوں کی ملاقات	546
مجلس نمبر 39	548
دنیا کے تمام لوگوں سے ناامیدی ظاہر کرو	548
عبداللہ ابن عباس کی اپنے بیٹے کو وصیت	549
جنت کی نشانیاں آل محمد سے آتی ہیں	552
ہر ولی ہمارے محب سے محبت کرتا ہے [illegible]	554
نبی کریم کے ایک مرد کی بیان کردہ روایت	555
[illegible] ہاتھ [illegible] ہوتا ہے	557
[illegible]	559
مجلس نمبر 40	560
[illegible]	560
اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کرو	561
ہمارے [illegible] تمہارا [illegible]	561
قیامت کے دن جس سے تم محبت کرو گے	562
ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے	563
امام حسین کے غم میں رونے کی فضیلت	564
[illegible]	565
[illegible]	570
مجلس نمبر 41	572
[illegible]	572
[illegible]	573
[illegible]	576
[illegible]	578
مجلس نمبر 42	582
[illegible]	582
[illegible]	583
[illegible]	584
[illegible]	587
[illegible]	588
[illegible]	589
[illegible]	591

امالی شیخ مفید اور نشر اخبارِ معصوم علیہم السلام

امالی لغتِ عرب کا لفظ ہے جو اُردو زبان و ادب میں شاذ و نادر ہی مستعمل ہے اور نہ ہی اُردو میں اس کا نعم البدل موجود ہے۔ ہاں البتہ انگریزی زبان کا ایک لفظ جو اب اُردو لغت کا بھی حصہ بن چکا ہے امالی کا ہم معنی ہے اور وہ ہے نوٹس (Notes)۔ بزرگ علمائے اعلام کا وطیرہ تھا کہ اپنی تالیفات و تصنیفات کی اساس کے طور پر اور اپنی یادداشتوں کو محفوظ رکھنے کے لیے گاہے گاہے نوٹس بناتے رہا کرتے تھے جن پر بعدازاں ان پر اپنی تحریروں کی بنیاد رکھتے اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھاتے۔ یہ نوٹس معلومات کا خزینہ ہوا کرتے تھے۔

امالی شیخ صدوقؒ کے بعد امالی شیخ مفیدؒ اور امالی شیخ طوسیؒ خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ شیخ مفید عالمِ تشیع کے عالمِ بے بدل تھے اور شیخ صدوقؒ کے تلامذہ میں سے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے استادِ محترم کے اندازِ نظر ہی کو اپنایا۔ البتہ امالی شیخ مفید اور امالی شیخ صدوقؒ میں ایک بنیادی فرق ہے۔ امالی شیخ صدوقؒ مجالس کے ذیلی موضوعات پر مبنی ہے جس میں شیخ صدوقؒ نے فرمودات معصومینؑ کے علاوہ دیگر علمی و عملی نکات کو بھی محفوظ کیا گیا ہے جبکہ امالی شیخ مفید محض احادیث (اخبار) پر مبنی ہے۔ ہر باب مجلس سے شروع ہوتا ہے۔ ہر مجلس میں حدیثِ رسول مقبولؐ اور اقوالِ معصومین علیہم السلام مندرج ہیں۔ علامہ کا اسلوبِ مجلس آج کے قاری کو دعوت دیتا ہے کہ ہمارے بزرگ علماء اسلام کا مجلس عزا پڑھنے کا اندازِ وروش کیا تھا۔ سلفِ صالحین کا مقصد و ہدف اصلاحِ معاشرہ اور تطہیرِ نفس کی طرف دعوت دینا مقصود و مطلوب تھا کہ لوگ آلِ اطہارؑ کے کردار و سیرت کو دیکھ کر اپنا تزکیہ نفس کریں۔

مال شیخ صدوق کے بعد اس معتبر اور مستند کتاب کی اشاعت کا بیڑہ اٹھانا حجۃ الاسلام والمسلمین محترمی و مکرم ریاض حسین جعفری فارغ التحصیل اسکالر قم یونیورسٹی اور ناشر علوم آل محمد کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ عربی زبان سے اس کتاب کو اردو زبان میں منتقل کر دیا گیا۔ اس کے مترجم حجۃ الاسلام سید منیر حسین رضوی صاحب نے خوب محنت کی ہے جبکہ ان کی اس کاوش کو چار چاند لگانے کا کام علامہ ریاض حسین جعفری صاحب نے کیا۔ مجھے کتاب ہذا کی لفظی و معنوی تصحیح کے لیے مقرر فرمایا گیا ہے۔

دوران مطالعہ کتاب کے مشتملات نے بہت متاثر کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب علمی تحقیق سے ایک چارٹر کی حیثیت رکھتی ہے اور تمام مومنین کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ کتاب اپنے ہر قاری کو متاثر کرے گی اور نہ صرف یہ بلکہ اس کی علمی پیاس کو دور کرے گی۔ مومنین کو اپنے مقام و منزلت اپنے حقوق و فرائض اپنے عقائد و اعمال کی کامل تفہیم ہو سکے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اس بحث و تمحیص سے زیادہ اہم علم کی وہ معلومات اور تعلیمات ہیں جو ہمیں اس کتاب میں ملتی ہیں۔ موقع محل کی مناسبت سے ایک روایت عرض کرتا ہوں ملاحظہ کیجیے کہ حصول علم اور نشر علم کی کیا حقیقت اور منزلت ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! علم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا علم انصات اور میانہ روی ہے۔ اس نے پھر عرض کیا اس کے بعد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا علم کو یاد کرنا۔ اس نے پھر عرض کیا اس کے بعد کیا ہے؟ آپ نے پھر فرمایا اس علم کو نشر کرنا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا علماء سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا قول ان کے عمل کے مطابق ہو اور جن کا قول ان کے عمل کے مطابق نہیں ہے وہ عالم نہیں ہیں۔

چونکہ اس کی اشاعت ایک علمی خدمت ہے۔ چنانچہ ہم نے علم کی حقیقت اور حقیقی علماء کی بات کی۔ اس کے بعد اس علم کے متحمل شیعیان حیدر کرار کے بارے میں ایک روایت کا مفہوم عرض ہے۔ حسنین علیہما السلام کا فرمان ہے کہ "شیعہ تین طرح کے ہیں ایک وہ جو ہم پر (محض) فخر کرنے کے لیے شیعہ بن جاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو شیعیت کو ہی ذریعہ روزگار بنائے ہوئے ہیں۔ تیسرے وہ جو ہم میں سے ہیں اور ہم ان میں سے ہیں"

اس فرمان کی روشنی میں دور حاضر کے سادات، مومنین اور خطباء و ذاکرین کو دعوت ہے کہ اپنا محاسبہ کریں کہ وہ کس طرح کے شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس تلخ حقیقت کے بیان کے بعد اپنی بساط کے مطابق دل چاہتا ہے کہ اس عظیم کتاب سے اخذ — ماخوذ چند معلوماتی نکات پیش کیے جائیں جو دل میں اترتے چلے جاتے ہیں اور جن کو جان کر کوئی خوش قسمت اور شائق مکتب کی حقیقی روح تک پہنچنے کی کوشش میں اپنا دامن سرمایہ شعور مومن اپنی زندگی بدل سکتا ہے۔

اللہ ہم سب کو اس مکتب سے محبت اور اس کی تبلیغ کی توفیق عطا فرمائے۔

طالب دعا

پروفیسر مظہر عباس چودھری

عرضِ مترجم

تمام حمد ہے اُس خالق بے مثل و بے مثال کی جو وحدہٗ لاشریک ہے اور اس نے بے مثل و بے مثال ہوتے ہوئے ایسی چودہ ہستیاں خلق فرمائیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ آدم سے لے کر قیامت تک کوئی نبی ان جیسا نہیں اور آدم سے قیامت تک کوئی خاتون ان میں شامل خاتون کی مثل نہیں۔ ان میں شامل آئمہ اور اوصیا جیسے کوئی امام، وصی اور ولی نہیں ہے۔ یہ ہستیاں خالق کی تخلیق کا شاہکار ہیں۔ اتنی عظیم ہستیاں خلق کرنے کے بعد ان کو اپنی معرفت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ گویا کہ خالق کی معرفت ان کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہے اور ان کی معرفت کے بغیر توحید ممکن نہیں ہے۔ گویا کہ اگر خالق کی معرفت حاصل کرنی ہے تو ان کا علم دیکھو۔ جب تم کو ان کے علم کا کمال نظر آئے تو پھر تمھیں معلوم ہوگا کہ جس نے ان کو علم عطا کیا ہے جس کی کوئی حد تمھیں نظر نہیں آتی تو وہ خود کتنا بڑا عالم ہے۔ ان ہستیوں کے اوصاف کو دیکھو اور ان کی معرفت حاصل کرو کہ وہ کتنا بڑا خالق ہے جس نے اتنی عظیم ہستیاں خلق فرمائی ہیں اور پھر ان کو اس منزل پر فائز کیا ہے کہ یہ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ کے مصداق بن گئے ہیں یعنی یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے اور کبھی ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ پہلے یہ چاہتے ہیں پھر وہ بھی چاہتا ہے۔ جیسا کہ جناب سیدہ نے بچوں سے فرمایا تھا کہ آپ کے کپڑے درزی کے پاس ہیں۔ تو ان کی چاہت کو اس نے اپنی چاہت قرار دے کر اسے تکمیل تک پہنچایا اور ان کو اس عظیم کردار کا مالک بنایا کہ ان کی اطاعت کو اس نے اپنی اطاعت قرار دے کر فرمایا

من يطع الرسول فقد اطاع الله اور ایسے ہی ان کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیا۔ سب کے سب اجسام میں الگ الگ ہیں لیکن کردار وسیرت سب کی ایک ہے۔ کردار وسیرت کے اتحاد کو دیکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اولنا محمد و آخرنا محمد و کلنا محمد کہ ہم کردار میں، سیرت میں ہم سب ایک ہیں۔ ان کے اوصاف میں فرق نہ سیرت وکردار میں فرق ہاں منصب وغیرہ میں فرق تھا۔ ان میں ایک نبی ہے تو باقی نبی کے اوصیاء وخلفاء ہیں۔ چونکہ اس نبی اکرمؐ کے بعد نبوت ختم ہو چکی تھی اور کوئی نبی آ نہیں سکتا تھا ورنہ ان کے کردار واوصاف میں کوئی کمی نہیں تھی اور ان کو حق یہ منصب عطا فرماتا کہ اگر کوئی نبی ان کی ولایت کے بغیر مبعوث نہیں ہوا۔

تفسیر برہان میں یہ روایت موجود ہے کہ سارے نبیوں نے ان کی ولایت کو قبول کرتے ہوئے جو کلمہ پڑھا (لا اله الا الله محمد رسول الله وعلی ولی الله) تو گویا سارے ہی میرے نبی کے امتی ہیں اور ہمارا نبی سب کا سردار نبی ہے۔ اس نبی کا حکم سارے نبیوں پر واجب الاتباع ہے اور میرا نبی سب نبیوں پر گواہ ہے۔ گویا سب انسانیت پر ان کی نبوت و ولایت اور وصایت نافذ ہے۔ اور کوئی ان کی ولایت سے خارج نہیں ہے۔ ان کی ولایت اللہ کی ولایت ہے۔ فرق اتنا ہے اللہ کی ولایت ذاتی ہے اور ان کی ولایت اللہ کی عطا کردہ ہے ورنہ وہ بھی رب العالمین ہے اور یہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ مشیت خدا کی ان کی نافرمانی جہنم کو واجب قرار دیتی ہے اور ان کی اطاعت جنت کو واجب قرار دیتی ہے اور ان کی اطاعت کرنا اور ان کی نافرمانی سے بچنا اس وقت ممکن ہے جب ہمیں ان کے فرمان کا علم ہو اور ہم ان کے فرمان کو سمجھ سکیں کیونکہ یہ عرب میں تھے اور ان کے سارے فرامین عربی زبان میں تھے اور ہمارے معاشرے کے ہر فرد کے لیے عربی کو سمجھنا ممکن نہیں تھا۔ اس لیے میں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور ان کی مدد سے ان کے فرامین کو اردو زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ اس سے پہلے میں عالی شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کو

قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر چکا ہوں اور پھر مشکوٰۃ الانوار بھی پیش کی ہے اور اب امالی شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے قارئین محترم کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ اس میں بھی میری پوری کوشش رہی ہے کہ آسان اور سلیس انداز میں مطلب کو پیش کروں اور اگر کوئی کوتاہی ہوگئی ہو تو قارئین سے گزارش ہے یا تو وہ متوجہ کریں یا پھر صرف نظر کریں۔ بہتر ہے کہ متوجہ کریں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں اس کوتاہی کو دور کیا جا سکے۔

اس کوشش میں میری حوصلہ افزائی ادارے کے سربراہ علامہ قبلہ ریاض حسین جعفری فاضل قم نے بڑھائی ہے اور ان کی کاوش اور محنت کی وجہ سے میرے اندر اتنی ہمت ہوئی ہے کہ میں تیسری کتاب آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ میری دعا ہے کہ موصوف کی توفیقات میں خداوند بحق محمدؐ و آل محمدؐ بہت زیادہ اضافہ فرمائے اور ان کو ترویج دین میں اور ہمت عطا فرمائے۔

قارئین محترم میں نے پوری دیانت داری سے ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں فقط ترجمہ کرنے والا ہوں اس کتاب کی ہر حدیث و روایت کا معتقد ہونا ضروری نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کسی حدیث یا روایت میں قارئین اختلاف رکھیں تو اس کا مترجم پر الزام نہ لگائیں کیونکہ میرا کام فقط ترجمہ کرنا ہے۔ ویسے میں کوشش کرتا ہوں کہ اگر کوئی روایت ہمارے شیعہ نظریات کے خلاف ہے تو اس کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے۔ میری دعا ہے کہ خداوند کریم اپنے لطف و کرم سے اس کتاب کو میری اور میرے والدین کی بخشش کا وسیلہ قرار دے اور قارئین کے لیے بھی اس کو مفید قرار دے اور ناشر علامہ جعفری صاحب کے لیے بھی خداوند کریم اس کو بخشش کا وسیلہ قرار دے اور ہم سب کو خداوند کریم محمدؐ و آل محمدؐ کی قیامت کے دن شفاعت نصیب فرمائے۔

میری دعا ہے کہ خداوند کریم مجھے اور توفیق عطا فرمائے تاکہ میں محمدؐ و آل محمدؐ کے

فرامین کو اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ ہم نے اس (کتاب) میں ہر حدیث کا سلسلۂ سند کو حذف کر دیا ہے سوائے اول راوی کے۔ اور یہ اس لیے کیا گیا ہے تاکہ کتاب کا حجم زیادہ نہ ہو تاکہ قارئین پر بوجھ نہ بنے [illegible] خداوند متعال کتاب کی اشاعت پر ہمیں توفیق دے۔

مترجم

سید [illegible] حسن رضوی

[illegible]

مجلس نمبر 1

[بروز ہفتہ یکم رمضان المبارک سال ۴۰۴ ہجری قمری]

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم، والصلاۃ والسلام علی سید الکریم، محمد بن عبداللہ خاتم النبیین وآلہ الصراط المستقیم الأئمۃ المعصومین صلوات اللہ علیھم اجمعین!

فرشتہ اعمال بندہ پر موکل ہوتا ہے

مجلس یوم السبت مستهل شهر رمضان سنة اربع و اربعمائة بمدينة السلام في الزيدرين في درب رباح منزل ضمرة أبي الحسن على بن محمد بن عبد الرحمن الفارسي أدام الله عزة باملائه من كتبه ﴿حدثنا﴾ الشيخ الأجل المفيد ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان أدام الله حراسته وتوفيقه في هذا اليوم ﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الوليد، عن أبيه محمد ابن الحسن، عن محمد بن الحسن الصفار، عن احمد بن محمد بن عيسى، عن محمد بن خالد عن ابن حماد، عن ابى جميلة، عن جابر بن يزيد، عن أبي جعفر محمد الباقر عليه السلام، عن أبيه قال ان الملك الموكل بالعبد يكتب في صحيفة اعماله فاملوا في أولها خيراً وفي آخرها خيراً يغفر لكم ما بين ذلك (روى هذا الحديث السيد على بن طاؤس في كتاب محاسبة النفس نقلا عن هذا الكتاب، ورواه أيضاً في الفصل الثامن و العشرين من كتاب فلاح السائل)

حدیث نمبر 1 (بحذف اسناد)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے والد محترم سے نقل فرمایا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ نے ہر بندے پر ایک فرشتہ موکل فرمایا ہے جو اُس کے عمل کو نامۂ اعمال کے صحیفہ میں تحریر کرتا ہے۔ تم اُس کے ابتداء اور آخر میں نیکی تحریر کرو تو درمیانی عرصے کو خدا معاف کر دے گا"۔

اہلِ بیتؑ میں شک کرنے والے کا عمل قبول نہیں ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن محمد بن زبير الكوفي اجازة ﴿قال حدثنا﴾ أبو الحسن علي بن الحسن بن فضال ﴿قال حدث﴾ علي بن أسباط عن محمد بن يحيىٰ أخي مغلس عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم عن احدهما عليهما السلام قال قالت له انا نرى الرجل من المخالفين عليكم له عبادة واجتهاد وخشوع فهل ينفعه ذلك شيئاً ، قال يامحمد ن مثلنا أهل البيت مثل أهل بيت كانوا في بني اسرائيل وكان لا يجتهد أحد منهم أربعين ليلة الادعا فأجيب وان رجلاً منهم اجتهد أربعين ليلة ثم دعا فلم يستجب له فأتى عيسى بن مريم عليه السلام يشكو اليه ما هو فيه ويسألة الدعاء لهٗ فتطهر عيسىٰ وصلى ثم دعا فأوحى الله اليه يا عيسى ان عبدي أتاني من غير الباب الذي اوتي منه انه دعاني وفي قلبه شك منك فلو دعاني حتى ينقطع عنقهٗ وتنتثر انامله ما استجبت له فالتفت عيسى عليه السلام فقال تدعو ربك وفي قلبك شك من نبيه ، قال يا روح الله وكلمته قد كان والله ما قلت فأسأل الله ان يذهب به عني فدعا له عيسى عليه السلام فتقبل الله منه وصار في حد أهل بيته كذلك نحن اهل البيت لا

يقبل الله عمل عبد وهو يشك فيها

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

حضرت محمد بن مسلمؒ نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے ایک سے روایت کی ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا مولا! میں نے آپؑ کے مخالفین میں سے ایک شخص کو دیکھا ہے کہ اُس کی عبادت، راہِ خدا میں کوشش اور خشوع بہت زیادہ ہے۔ کیا یہ چیزیں اُس کو کوئی فائدہ پہنچائیں گی؟

آپؑ نے فرمایا اے محمد! ہم اہل بیتؑ کی مثال ایسے ہی ہے جیسے بنی اسرائیل میں اہل بیتؑ کی تھی۔ آپؑ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک مرد ایسا تھا جو چالیس راتیں عبادت کرتا رہا اور دعا کرتا رہا۔ چالیسویں رات کے بعد اُس کی دعا قبول ہوئی۔ ایک اور شخص تھا جو چالیس راتیں عبادت و ریاضت میں مشغول رہا اور دعا کرتا رہا لیکن اُس کی دعا قبول نہ ہوئی۔ وہ ایک دن جناب عیسیٰؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپؑ سے دعا کے قبول نہ ہونے کا شکوہ کیا اور عرض کی اے اللہ کے نبی! خدا سے آپؑ میرے لیے دعا کریں۔ جناب عیسیٰؑ نے باطہارت ہو کر نماز ادا کی اور اُس شخص کے لیے دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ پر وحی نازل فرمائی:

> "اے عیسیٰ! یہ بندہ میرے متعین کردہ راستے سے ہٹ کر دوسرے راستے سے میرے پاس آنا چاہتا ہے۔ تمہارے بارے میں اس کے دل میں شک ہے۔ اگر یہ شخص مجھے پکارے اور پکارتے پکارتے اُس کی گردن ٹوٹ جائے اور اُس کے ہاتھوں کی انگلیاں سکڑ کر بکھر جائیں میں اُس کی دعا کو تب بھی قبول نہیں کروں گا"۔

جناب عیسیٰؑ اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے بندۂ خدا! تو خدا کو پکارتا ہے جبکہ اُس کے نبی کے بارے میں تیرے دل میں شک پایا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کی

اے روح اللہ اور کلمۃ اللہ! واقعی آپؑ نے سچ فرمایا ہے۔ آپؑ میرے لیے خدا کی بارگاہ میں دعا کریں تاکہ وہ مجھے اس حالت سے باہر نکال دے اور آپؑ سے متعلق میرے دل کو آپؑ کے بارے میں شک سے پاک کر دے۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام نے اُس کے بارے میں دعا کی اور اُس کی حالت و شک ختم ہوئی اور پھر اُس نے دعا کی اور خداوند متعال نے اُس کی دعا کو قبول فرمایا اور وہ ان کی اہل بیتؑ کی حد میں داخل ہو گیا۔

آپؑ نے فرمایا (اے محمد) ہم اہل بیتؑ بھی ایسے ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا جو ہمارے بارے میں شک کرتا ہے۔

مولا علیؑ کی وجہ سے تین شخص ہلاک ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد بن الزبير ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی بن مهدی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی بن عمرو ﴿قال حدثنا﴾ ابی جميل بن صالح عن ابی خالد الكابلی عن الاصبغ بن نباتة قال دخل الحارث الهمدانی علی اميرالمؤمنين عليه السلام فی نفر من الشيعة وكنت فيهم فجعل الحارث يتأود فی مشيته ويخبط الارض بمحجنه وكان مريضاً فاقبل عليه امير المؤمنين عليه السلام وكانت له منه منزلة فقال كيف تجدك ياحارث فقال نال الدهر يااميرالمؤمنين منی، وزادنی اواراً وغليلاً اختصام اصحابك ببابك، قال وفيهم خصومتهم، قال فيك[1] والثلاثة من قبلك فمن مفرط منهم غال، ومقتصد قال ومن متردد مرتاب لا يدری يقدم ام يحجم فقال حسبك يا اخا همدان الا ان خير شيعتی النمط

[1] قال فی شأنك والبلية من قبلك] كذا بدلاً عن العبارة مذكورة فی اكثر نسخ الرواية ولعله الاظهر (م ص)

الاوسط اليهم يرجع الغالي وبهم يلحق التالي، فقال له الحارث لو كشفت فداك ابي وامي الرين عن قلوبنا وجعلتنا في ذلك على بصيرة من امرنا، قال عليه السلام فدلك فانك امرؤ ملبوس عليك ان دين الله لا يعرف بالرجال بل باية الحق فاعرف الحق تعرف اهله، ياحارث ان الحق احسن الحديث والصادع به مجاهد وبالحق اخبرك فارعني سمعك ثم خبر به من كان له حصافة من اصحابك، الا اني عبدالله واخو رسوله وصديقه الاوّل الاكبر خ ل صدقته وادم بين الروح والجسد ثم اني صديقه الاوّل في امتكم حقا فنحن الاولون ونحن الآخرون ونحن خاصته ياحارث وخالصته وانا صنوه ووصيه ووليه وصاحب نجواه وسره اوتيت فهم الكتاب وفصل الخطاب وعلم القرون والاسباب واستودعت الف مفتاح يفتح كل مفتاح الف باب يفضي كل باب الى الف الف عهد، وأيدت و اتخذت و مددت بليلة القدر نفلاً وان ذلك يجري لي ولمن استحفظ من ذريتي ما جرى الليل و النهار حتى يرث الله الارض ومن عليها، وابشرك ياحارث لتعرفني عند الممات وعند الصراط وعند الحوض وعند المقاسمة - قال الحارث وما المقاسمة قال مقاسمة النار اقاسمها قسمة صحيحة اقول هذا وليي فاتركيه وهذا عدوي فخذيه- ثم اخذ اميرالمؤمنين عليه السلام بيد الحارث فقال ياحارث اخذت بيدك كما اخذ رسول الله [ص] بيدي فقال لي وقد شكوت اليه حسد قريش والمنافقين لي انه اذا كان يوم القيمة اخذت بحبل الله وبحجزته يعني عصمته من ذي العرش تعالى واخذت انت يعني بحجزتي واخذ ذريتك بحجزتك واخذ شيعتكم بحجزتكم فماذا يصنع الله بنبيه وما يصنع نبيه بوصيه ، خذها اليك ياحارث قصيرة من

طويبة[1] انت مع من احببت ولك ما اكتسبت يقولها ثلاثا، فقام الحارث يجر رداءه وهو يقول ما ابالي بعدها متى لقيت الموت و لقيني، قال جميل بن صالح وانشدني ابوهاشم السيد الحميري رحمه الله فيما تضمنه هذا الخبر

قول علي لحارث عجب ... كم ثم اعجوبة له حملا
يا حار همدان من يمت يرني ... من مؤمن و منافق قبلا
يعرفني طرفه واعرفه ... بنعته واسمه وما عملا
وانت عند الصراط تعرفني ... فلا تخف عثرة ولا زللا
اسقيك من بارد على ظمأ ... تخاله في الحلاوة العسلا
اقول للنار حين توقف ... للعرض دعيه لا تقربي الرجلا
دعيه لا تقربيه ان له ... حبلا بحبل الوصي متصلا

حدیث نمبر 3 (بحذف اسناد)

اصبغ بن نباتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی ہے کہ ہم سب خدمت امیرالمومنین علی علیہ السلام میں موجود تھے کہ حارث ہمدانی (جو آپ کے شیعوں میں سے تھے) وہ آپؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ اُن کے لیے چلنا مشکل تھا اور وہ بیساکھی کے سہارے چل رہے تھے، وہ مریض تھے۔ چونکہ امیرالمومنینؑ کی نگاہ میں اُن کی عزت تھی، آپؑ اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور آپؑ نے فرمایا:

اے حارث! تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے عرض کیا امیرالمومنینؑ! زمانہ مجھ سے منہ موڑ چکا ہے اور میرے بارے میں نفرت اور کینہ ہے اور غیر مہذب رویے اختیار کر چکا ہے

---

[1] وفي المثل (قصيرة من طويلة) اي تمرة من نخلة، يضرب في اختصار الكلام قاله الفيروز آبادي في القاموس [م ص]

ور آپؑ کے اصحاب میں سے بھی کچھ میرے ساتھ آپؑ کے بارے میں متنازعہ کردار
ادا کرتے ہیں۔ میری یہ کیفیت اور مصیبت آپؑ کی وجہ سے ہے۔

آپؑ نے فرمایا اے حارث! میری وجہ سے تین قسم کے افراد ہلاک ہوں گے
یک وہ شخص جو میرے بارے میں غلو اور افراط کا شکار ہوا۔ دوسرا وہ شخص ہے جو میری شان
وعظمت میں مقتصر ہے۔ تیسرا وہ شخص ہے جو مرددو پریشان ہے۔ وہ مجھے باقیوں پر مقدم
رکھے یا موخر کرے۔ آپؑ نے فرمایا اے حارث! تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تمہیں
یہ معلوم ہو کہ میرے شیعوں میں سے سب سے افضل و بہتر وہ شخص ہے جو درمیانی راہ اختیار
کرے اور اُن کی طرف غالی بھی رجوع کریں اور دوسرے بھی ان کی اتباع کریں۔

حارث نے کہا اے مولا! میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں آپؑ ہمارے
دلوں سے اس مشکل کو دور کردیں اور آپ ہمیں اس امر میں معرفت عطا کریں۔

آپؑ نے فرمایا اے حارث! ایسا لگتا ہے کہ تمہارے لیے یہ معاملہ خلط ملط ہو چکا
ہے۔ اے حارث! اللہ کے دین کو لوگوں کی وجہ سے مت پہچانو بلکہ واضح ورحق بہت دلیل
کے ساتھ دین کی معرفت حاصل کرو۔ حق کی معرفت حاصل کرو اور اس حق سے اہل حق کی
پہچان کرو۔

اے حارث! حق ہی بہترین حدیث ہے اور اُس کی طرف مائل اور متوجہ ہونا جہاد
ہے اور میں تمہیں حق کے بارے میں خبر دیتا ہوں کہ تم اُس کی طرف توجہ کرو۔ اور جو
تمہارے سمجھدار دوست ہیں اُن کو حق کے بارے میں خبر دو۔ آگاہ ہو جاؤ! میں اللہ تعالیٰ کا
بندہ اور اُس کے رسولؐ کا بھائی ہوں اور اُن کی سب سے پہلے تصدیق میں نے کی تھی۔ میں
نے آپؐ کی اُس وقت تصدیق کی جب آدمؑ روح اور جسد کے درمیان تھے۔ پھر اس اُمت
میں سے سب سے پہلے آپؐ کی حقانیت کی تصدیق کرنے والا تھا۔ ہم اوّل ہیں اور ہم ہی
آخری ہیں اور ہم آپؐ کے خاص ہیں۔

اے حارث! ہم ہی اس کے خالص ہیں۔ میں آپ کا بھائی، آپ کا وصی، آپ کا ولی، آپ کا راز دان اور آپ کے اسرار کا مالک ہوں۔ مجھے کتاب کا فہم، فصل الخطاب (یعنی حق و باطل کو جدا کرنے والا خطاب)، اشیاء کے حقائق اور اسباب کا علم عطا کیا گیا ہے۔ مجھے ایک ہزار چابی عطا کی گئی ہے اور ہر چابی سے ایک ہزار دروازے کھلتے ہیں اور ہر دروازے سے میرے لیے ہزار ہزار عہد کھلتے ہیں اور میری تائید کی گئی ہے اور مجھے منتخب کیا گیا ہے اور شب قدر میں نوافل کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔ یہ سب اوصاف میرے لیے ہیں اور میری نسل میں سے جو بھی شب و روز ان کی حفاظت کرے گا ان کے لیے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ زمین اور جو کچھ اس پر موجود ہے ان سب کا وارث بنایا گیا ہے۔

اے حارث! میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تو مجھے موت کے وقت، صراط پر، حوض کوثر پر اور مقاسمہ کے وقت پہچانے گا۔

حارث نے عرض کی: مولا! مقاسمہ سے آپ کی کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا: جہنم کی تقسیم کے وقت میں جہنم کو ٹھیک ٹھیک تقسیم کروں گا اور اس سے کہوں گا کہ یہ میرا دوست اور محب ہے اس کو چھوڑ دے اور یہ میرا دشمن ہے اس کو پکڑ لے۔ اس کے بعد امیر المومنینؑ نے حارث کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا

اے حارث! جس طرح میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے اسی طرح رسولؐ خدا نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور میں قریش اور منافقین کا آپؐ سے شکوہ کر رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اس وقت میرے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ کی رسی اور اس کا دامن (یعنی دامن سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے عصمت اور حفظ و امان ہے) ہوگا۔

اے حارث! میرا دامن تمہارے ہاتھ میں اور تمہاری ذریت و نسل کے ہاتھوں میں تمہارا دامن ہوگا اور آپ کے شیعوں کے ہاتھوں میں تیری ذریت و نسل کا دامن ہوگا۔ جو سلوک اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے کرے گا وہی سلوک اس کا نبی اپنے وصی سے کرے گا۔

اے حارث! یہ ایک طولانی گفتگو میں سے چھوٹا سا ٹکڑا ہے اس کو اپنے پاس محفوظ کرو۔ پھر آپ نے تین دفعہ فرمایا:

اے حارث! جس سے تو محبت کرے گا قیامت کے دن تو اس کے ساتھ محشور ہوگا اور اس دنیا میں جو تو کسب کرے گا وہی آخرت میں تیرا مقدر ہوگا۔ اس کے بعد حارث کھڑے ہوئے اور اس کی چادر زمین پر گھسیٹتی جارہی تھی۔ ان کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ: "اب مجھے کوئی فکر نہیں ہے خواہ موت مجھ سے ملاقات کرے یا میں موت سے ملاقات کروں"۔

جمیل بن صالح بیان کرتے ہیں کہ ابو ہاشم سید حمیری خدا اس پر اپنی رحمت نازل کرے نے اس روایت کے مضمون کے مطابق یہ اشعار پڑھے۔

۱. "علی کا فرمان حارث کے لیے عجیب تھا اور اس پر جتنا بھی تعجب کیا جائے وہ کم ہے"۔

۲. "اے حارث ہمدانی! جو بھی مرے گا خواہ وہ مومن ہو یا منافق ہو وہ مجھے دیکھ کر مرے گا"۔

۳. "وہ مجھے جلدی پہچان لے گا اور میں اس کے اسم، اس کے اوصاف اور جو کچھ وہ انجام دیتا رہا ہوگا ان سب کو جانتا ہوں گا"۔

۴. "اور تو مجھے پل صراط پر موجود پائے گا تو اس کی سختی اور دشواری سے نہ گھبرا"۔

۵. "میں تجھے حوضِ کوثر کے ٹھنڈے پانی سے سیراب کروں گا جو پانی ٹھنڈا اور میٹھا ہوگا"۔

۶. "میں جہنم سے کہوں گا جب میں اس کے کنارے پر کھڑا ہوں گا کہ یہ میرا ہے اس کے قریب مت جا"۔

۷. "اس کو چھوڑ دے اس کے قریب نہ جا کیونکہ یہ وصی رسولؐ کی رسّی سے دنیا میں متصل رہا ہے۔

نیکی کا خزانہ چار چیزیں ہیں؟

﴿قال أخبرنی﴾ الشریف الزاهد ابومحمد الحسن بن حمزة العلوی الحسنی الطبری رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد بن الحسن بن الولید عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسی عن بکر بن صالح عن الحسن بن علی عن عبدالله بن ابراهیم عن ابی عبدالله الصادق جعفر بن محمد علیه السلام عن أبیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اربعة من کنوز البر کتمان الحاجة وکتمان الصدقة وکتمان المرض وکتمان المصیبة-

حدیث نمبر 4:(حذف اسناد)

عبداللہ ابن ابراہیم نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق جعفر ابن محمد علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنی جد سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا

چار چیزیں نیکی کا خزانہ ہیں: ① حاجت کو پوشیدہ رکھنا ② صدقہ کو پوشیدہ رکھنا ③ بیماری کو پوشیدہ رکھنا ④ مصیبت کو پوشیدہ رکھنا۔

○

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن قولویه رحمه الله عن أبیه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عیسی عن حماد عن ابراهیم بن عمر الیمانی عن ابی حمزة الثمالی رحمه الله عن زین العابدین علی بن الحسین علیهما السلام قال من اطعم مؤمنا من جوعه اطعمه الله من ثمار الجنة ومن سقی مؤمنا من ظمأ سقاه الله من الرحیق المختوم ومن کسا مؤمنا ثوبا کساه الله من الثیاب الخضر ولا یزال فی ضمان الله عزوجل

ما دام عليه من سلك

حدیث نمبر 5 (مختصر اسناد)

ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام زین العابدین علی بن حسین علیہم السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جو شخص کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھلوں میں سے رزق عطا کرے گا۔ جو شخص کسی پیاسے مومن کو سیراب کرے گا خداوند متعال اس کو جنت سے رحیق مختوم سے سیراب کرے گا اور ـــــ جو شخص کسی محتاج مومن کو لباس عطا کرے گا تو خداوند متعال اس کو جنت کے سبز لباسوں میں سے لباس عطا کرے گا۔ جب تک وہ اس رستے پر چلتا رہے گا خداوند متعال اس کا ان چیزوں کا ضامن ہوگا۔

علیؑ شادی کرنے والا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویه رحمه الله عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن علی بن نعمان عن غانم بن مفضل عن ابی حمزة الثمالی قال قال ابوجعفر محمد ابن علی الباقر علیهما السلام يا اباحمزة لا تضعوا عليا دون ما رفعه الله ولا ترفعوا عليا فوق ما جعله الله كفى عليا ان يقاتل اهل الكرة وان يزوج اهل الجنة۔

حدیث نمبر 6 (مختصر اسناد)

ابوحمزہ ثمالی نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا

اے ابوحمزہ ثمالی! خداوند متعال نے جو مرتبہ و مقام امیر المومنین علی علیہ السلام کو عطا

فرمایا ہے اس سے کم درجہ پر علیؑ کومت قرار دو اور جس مرتبہ و مقام پر علی علیہ السلام کو قرار دیا ہے اس سے بڑھانے کی کوشش مت کرو۔ علیؑ کی فضیلت میں یہی کافی ہے کہ علیؑ اہل بغاوت کو قتل کرنے والے اور جنتی لوگوں کی شادی کروانے والے ہیں۔

○

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد بن حامد ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن الحسین السبیعی ﴿قال حدثنا﴾ عباد بن یعقوب ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الرحمن المسعودی عن کثیر النواء عن ابی مریم الخولانی عن مالک بن ضمرة قال قال امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام اخذ رسول الله "ص" بیدی فقال من تابع هؤلاء الخمسة ثم مات وهو یحبک فقد قضی نحبه ومن مات وهو یبغضک فقد مات میتة جاهلیة یحاسب بما عمل فی الاسلام، ومن عاش بعدک وهو یحبک ختم الله له بالامن والایمان حتی یرد علی الحوض

حدیث نمبر 7۔(بحذف اسناد)

مالک بن ضمرۃ نے امیرالمؤمنین حضرت علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا

رسولؐ خدا نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور اس کے بعد فرمایا جو شخص ان پانچ ہستیوں کا اتباع کرے تو وہ مرجائے اس حالت میں وہ آپ سے محبت کرتا ہو۔ پس اس شخص نے آپ کی محبت میں موت پائی ہے۔

اور جو شخص آپ کے بعد زندہ رہے اور آپ سے محبت رکھتا ہوگا تو خداوند متعال اس کا خاتمہ ایمان اور آخرت میں امن سے قرار دے گا حتیٰ کہ وہ حوضِ کوثر پر وارد ہوگا۔ اور جو شخص اس حالت میں مرجائے کہ وہ آپ کے ساتھ بغض رکھتا ہو وہ جاہلیت کی موت

مرگیا۔ پس جو کچھ تم نے (اسلام میں) اعمال انجام دیئے ہیں اُس کا حساب دینا ہوگا۔

○

﴿قال اخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن عن ابیه محمد بن الحسن عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن صفوان بن یحیی عن منصور بن حازم عن ابی حمزة عن علی بن الحسین زین العابدین علیهم السلام قال قال رسول الله "ص" ما من خطوة احب الی من خطوتین خطوة یسد بها مؤمن صفاً فی سبیل الله وخطوة یخطوها مؤمن الی ذی رحم قاطع یصلها ، وما من جرعة احب الی الله من جرعتین جرعة غیظ یردها مؤمن بحلمه وجرعة جزع یردها مؤمن بصبره، وما من [قطرة] أحب الی الله من قطرتین قطرة دم فی سبیل الله وقطرة دمع فی سواد اللیل من خشیة الله۔

<u>حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)</u>

ابوحمزہ ثمالی نے حضرت امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے روایت نقل کی۔ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا:

مجھے دو قدموں سے زیادہ کوئی قدم محبوب نہیں ہے: ایک وہ قدم جو راہِ خدا میں جہاد کے لیے اٹھتا ہے اور دوسرا وہ قدم جو کسی رشتہ دار کی ناراضگی ختم کرنے کے لیے اٹھتا ہے۔ اور خدا کے نزدیک دو گھونٹوں سے زیادہ محبوب کوئی گھونٹ نہیں ہے: ایک وہ غصے کا گھونٹ جس کو حلم و بردباری سے انسان پی جائے اور دوسرا وہ گھونٹ جو کوئی مومن صبر کرتے ہوئے پی لے۔

اور خدا کے نزدیک دو قطروں سے زیادہ کوئی قطرہ محبوب نہیں ہے۔ ایک وہ خون کا قطرہ جو راہِ خدا میں گرے اور دوسرا وہ آنسو کا قطرہ جو رات کی تاریکی میں خوفِ خدا میں گرے۔

○

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن حماد بن عثمان عن ربعي ابن عبدالله والفضيل بن يسار عن ابی عبد لله جعفر بن محمد [ع] قال انظر قلبك فان أنكر صاحبك فقد أحدث احدكما

حدیث نمبر 9: (بحذف اسناد)

فضیل بن یسار نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپؑ نے فرمایا:

(اے شخص) تو اپنے دل کی طرف نظر کر۔ اگر وہ تیرے ساتھی کا انکار کرتا ہے تو سمجھ لے کہ تمہارے درمیان کوئی چیز حائل ہوگئی ہے۔

○

﴿قال أخبرني﴾ الشريف الزاهد أبومحمد الحسن بن حمزة ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن بن الوليد عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن عمر الافرق وحذيفة بن منصور عن بى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال صدقة يحبها الله اصلاح بين الناس اذا تفاسدوا وتقربت بينهم اذا تباعدوا

حدیث نمبر 10: (بحذف اسناد)

حذیفہ بن منصور نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ صدقہ ہے جب مومنین کے درمیان فساد

وقع ہوجائے تو ان کے درمیان صلح کراتا اور جب وہ ایک دوسرے سے دُور ہوجائیں تو اُن کو محبت سے یک دوسرے کے قریب لاتا۔

حج کا خرچہ

﴿قال أخبرنی﴾ أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبیه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عیسی عن محمد بن خالد برقی [قال] قال حماد بن عیسٰی قلت لأبی الحسن موسٰی بن جعفر علیہ سلام جعلت فداك أدع الله ان یرزقنی ولداً ولا یحرمنی الحج ما دمت حیاً [قال] قال فدعا لی فرزقنی الله ابنی هذا وربما حضرت أیام حج ولا اعرف سعة فیه وجهاً فیأتی الله بها من حیث لا یحتسب –

حدیث نمبر 11: (بحذف اسناد)

حماد بن عیسیٰ بیان کرتا ہے میں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ے مولا! میں آپؑ پر قربان ہوجاؤں میرے حق میں دعا فرمائیں۔ خدا مجھے یک فرزند عطا کرے اور جب تک میں زندہ رہوں ہر سال حج کی سعادت نصیب ہو۔

آپؑ نے میرے لیے دعا فرمائی۔ پس یہ فرزند خدا نے مجھے عطا فرمایا ور ہر سال جب حج کا وقت آتا ہے تو خداوندمتعال مجھے حج کا خرچ فراہم کرتا ہے اُس مقام سے جس کا مجھے کوئی گمان تک نہیں ہوتا۔

گناہ سے چھٹکارا حاصل کرنا

﴿قال أخبرنی﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبیه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عیسی عن الحسین بن سعید عن محمد بن

أبی عمیر عن الحارث بن بہرام عن عمرو بن جمیع قال قال أبو عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) من جاء نا یلتمس الفقه والقرآن والتفسیر فدعوہ ومن جاء نا یبدی عورة قدسترھا اللّٰہ فنحوہ فقال له رجل من القوم جعلت فداك أذكر حالی لك قال ان شئت قال واللّٰہ انی لمقیم علی ذنب منذدھر أرید ان أتحول منه الی غیرہ فما اقدر علیه قال له ان تكن صادقا فان اللّٰہ یحبك وما یمنعك من ان تنتقل عنه الا ان تخافه

حدیث نمبر 12 (مختلف اسناد)

عمرو بن جمیع نے روایت کی ہے کہ امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہ سلام نے فرمایا جو شخص ہمارے پاس آئے اور فقہ قرآن اور تفسیر کے بارے میں ہم سے سوال کرے تو ہم اس کو جواب دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص ہمارے پاس آنے اور ان چیزوں کو ظاہر کرے جن کے پوشیدہ رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے ہم اس سے منہ پھیر لیتے ہیں' پس ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا میں آپ پر قربان ہو جاؤں۔ میں آپ کی خدمت میں اپنے حال کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تو بیان کرنا چاہتا ہے تو بیان کر۔ اس نے عرض کی میں ایک مدت سے ایک گناہ میں مبتلا ہوں اور میں اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہوں' لیکن ابھی تک اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کرسکا۔

آپ نے فرمایا اگر تو سچ کہہ رہا ہے تو خدا تجھ سے محبت کرتا ہے اور تو اس گناہ سے فقط خوفِ خدا سے ہی چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے۔

●●●

مجلس نمبر 2

[بروز بدھ ۵ رمضان المبارک سال ۴۰۴ ہجری قمری]

آلِ محمدؐ کی محبت کے بغیر کوئی عمل

﴿قال أخبرنی﴾ أبو جعفر محمد بن عمر الزيات ﴿قال حدثني﴾ علي بن اسماعيل ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن خلف قال حدثنا الحسين الاشقر ﴿قال حدثنا﴾ قيس عن ليث بن أبي سليم عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن الحسين بن علي عليهما السلام قال قال رسول الله (ص) الزموا مودتنا أهل البيت فإنه من لقي الله وهو يحبنا دخل الجنة بشفاعتنا، والذي نفسي بيده لا ينتفع عبد بعمله الا بمعرفتنا-

حدیث نمبر 1 (محذوف اسناد)

عبد رحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت امام حسین ابن علی علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا رسولِ خدا نے فرمایا

اہلِ بیتؑ کی مودت کو اپنے لیے لازم قرار دو کیونکہ جو شخص خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اس حالت میں کہ وہ ہم سے محبت رکھتا ہوگا وہ ہماری شفاعت کی وجہ سے جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اور مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ہماری معرفت کے بغیر کسی بندے کا عمل اس کو فائدہ نہیں دے گا۔

نظامِ اسلام

﴿قال حدثنی﴾ أبوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ اسحاق بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ زید بن المعدل عن سیف بن عمرو عن محمد بن کریب عن أبیه عن عبداللّٰه بن عباس قال قال رسول اللّٰه (ص) اسمعوا و اطیعوا لمن ولاہ اللّٰه الأمر فانه نظام الاسلام

حدیث نمبر 2 (مختلف اسناد)

حضرت عبداللہ ابن عباس نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا

جس شخص کو اللہ تعالیٰ ولایت و حکومت عطا کرے اس کی بات کو غور سے سنو اور اس کی اطاعت کرو کیونکہ یہی نظامِ اسلام ہے۔

علیؑ اور انبیاء علیہم السلام

﴿قال حدثنا﴾ أبوبکر محمد بن عمر بن سلم ﴿قال حدثنی﴾ ابو جعفر محمد بن عیسیٰ العجلی ﴿قال حدثنا مسعود بن یحییٰ النہدی ﴿قال حدثنا﴾ شریك عن ابی اسحق عن بینما رسول اللّٰه (ص) جالس فی جماعة من أصحابه اذ أقبل علی ابن ابی طالب (ع) نحوه فقال رسول اللّٰه (ص) من أراد أن ینظر الی آدم فی خلقه والی نوح فی حکمته والی ابراهیم فی حلمه فلینظر الی علی بن ابی طالب

حدیث نمبر 3 (مختلف اسناد)

ابو اسحاق نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ میرے والد فرماتے ہیں کہ ایک دن رسولؐ خدا اپنے اصحاب کے ہمراہ تشریف فرما تھے کہ اچانک علی ابن ابی طالبؑ تشریف

ے۔ آپ نے فرمایا

"جو شخص آدمؑ کو اس کے اخلاق میں اور نوحؑ کو اس کی حکمت میں اور ابراہیمؑ کو حلم میں دیکھنا چاہتا ہے وہ اس علی ابن ابی طالبؑ کو دیکھ لے"۔

O

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبدالله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسين الجوهري ﴿قال حدثنا﴾ علي بن سليمان ﴿قال أخبرنا﴾ الزبير ابن بكار ﴿قال أخبرني﴾ علي بن صالح ﴿قال حدثني﴾ عبد الله بن مصعب عن أبيه ﴿قال﴾ حضر عبدالله بن عباس مجلس معاوية بن ابي سفيان فاقبل عليه معاوية فقال يابن عباس انكم تريدون ان تحرزوا الامامة كما اختصصتم بالنبوة والله لا يجتمعان ابدا، ان حجتكم في الخلافة مشتبهة على الناس انكم تقولون نحن اهل بيت النبي فما بال خلافة النبوة في غيرنا، وهذه شبهة لانها تشبه الحق وبها مسحة من العدل، وليس الامر كما تظنون ان الخلافة تنقلب[1] في احياء قريش برضى العامة وشورى الخاصة ولسنا نجد الناس يقولون ليت بني هاشم ولونا، ولو ولونا كان خيرا لنا في دنيانا وأخرانا ولو كنتم زهدتم فيها امس كما تقولون ما قاتلتم عليها اليوم و والله لو ملكتموها يابني هاشم لما كانت ريح عاد ولا صاعقة ثمود بأهلك للناس منكم فقال ابن عباس رحمه الله أما قولك يامعاوية ان نحتج بالنبوة في استحقاق الخلافة فهو والله كذلك فان لم يستحق الخلافة بالنبوة فبم يستحق[2] واما قولك ان الخلافة والنبوة لا يجتمعان لأحد فأين

۱۔ تنقلب بتاءين وفي نسخة الاصل بتاء ثم نون ولعل الصحيح الاول (م ص)

۲۔ يستحق بالبناء للمفعول في الموضعين فلا تغفل (م ص)

قول الله عزوجل "أم يحسدون الناس على ما آتاهم الله من فضله فقد آتينا آل ابراهيم الكتاب والحكمة وآتيناهم ملكًا عظيمًا" فالكتاب هو النبوة والحكمة هي السنة والملك هو الخلافة فنحن آل ابراهيم والحكم جار فينا الى يوم القيامة وأما دعواك على حججنا أنها مشتبهة فليس كذلك وحججنا أضوأ من الشمس وأنور من القمر كتاب الله معنا وسنة نبيه صلى الله عليه وآله وسلم فينا وانك لتعلم ذلك ولكن ثنى ء عطفك وصعرك قتلنا أخاك وجدك وخالك وعمك فلا تبك على اعظم حائلة وأرواح في النار هالكة ولا تغضبوا لدماء أراقها الشرك واحلها الكفر ووضعها الدين، وما ترك تقديم الناس لنا فيما خلا وعدولهم عن الاجماع علينا فما حرموا اعظم مما حرمت منهم وكل أمر اذا حصل حاصله ثبت حقه وزال باطله وأما افتخارك بملك الزائل الذي توصلت اليه بالمحال الباطل فقد ملك فرعون من قبلك فاهلكه الله، وما تملكون يوماً يابني أمية الا ونملك بعدكم يومين ولا شهراً الا ملكنا شهرين ولا حولا الا ملكنا حولين، واما قولك انه لو ملكنا كان ملكنا اهلاك للناس من ريح عاد و صاعقة ثمود فقول الله يكذبك في ذلك قال الله عزوجل "وما أرسلناك الا رحمة للعالمين" فنحن اهل بيته الادنون ورحمة الله خلقه كرحمته بنبيه خلقه وظاهر العذاب بتملكك رقاب المسلمين ظاهرا للعيان وسيكون من بعدك تملك ولدك وولد ابيك هلاك الخلق من الريح العقيم ثم ينتقم الله بأوليائه ويكون العاقبة للمتقين"

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

عبد اللہ ابن مصعب نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ میرے والد نے بیان کیا عبد اللہ بن عباسؓ معاویہ بن ابوسفیان کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ معاویہ ان کی طرف متوجہ

ہو اور کہا اے ابن عباسؓ! تم لوگ (یعنی بنو ہاشم) یہ چاہتے ہو کہ جس طرح نبوت تمہارے ساتھ خاص تھی ایسے ہی خلافت کو بھی تم اپنے لیے خاص قرار دینا چاہتے ہو لیکن خدا کی قسم یہ دونوں کبھی بھی جمع نہیں ہوسکتیں کیونکہ خلافت کے بارے میں تمہاری دلیل عوام الناس پر واضح اور روشن نہیں ہے کیونکہ تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ ہم اہل بیت نبوت کے علاوہ کسی کو خلافت کرنے کا حق حاصل نہیں ہے حالانکہ یہ وہ اشتباہ ہے جس کی وجہ سے حق مشتبہ ہوگیا ہے اور اس گمان کی وجہ سے تم عدل وانصاف سے ہٹ چکے ہو حالانکہ جیسا تم لوگ گمان کرتے ہو معاملہ ایسے نہیں ہے کیونکہ جب تک قریش زندہ ہیں اس وقت تک عوام الناس کی مرضی اور خواص کے مشورہ سے خلافت تبدیل ہوتی رہے گی۔ ہم نے لوگوں میں کسی کو نہیں چاہا جو یہ کہتے ہوں کہ کاش بنی ہاشم ہمارے ولی ورہبر ہوتے۔ اگر یہ ہوتے تو دنیا و آخرت میں ہمارے لیے بہتر ہوتا۔ اور اگر تم بنو ہاشم جس طرح تم کل تک زاہد تھے اگر آج بھی ویسے ہی ہوتے تو اس خلافت دنیا کی خاطر تم لوگ جنگ و جدال نہ کرتے۔ خدا کی قسم اے بنی ہاشم! لوگوں کو خلافت کا مالک بنایا جاتا تو لوگوں کی ہلاکت کے لیے قوم عاد کی زور دار ہوا اور صور کی بجلی کی ضرورت نہیں ہوگی۔

ابن عباسؓ نے فرمایا اے معاویہ! تیرا یہ قول کہ ہم نبوت کے استحقاق کو خلافت کے استحقاق کی دلیل قرار دیتے ہیں خدا کی قسم ایسے ہی ہے کیونکہ اگر ہم نبوت کی خلافت کے مستحق نہ ہوتے تو خدا ہم میں نبوت کو نہ رکھتا۔ باقی تیرا یہ کہنا کہ خلافت و نبوت کبھی جمع نہیں ہوسکتے تو پھر خداوند متعال کا یہ فرمان کہاں جائے گا جس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

ام یحسدون الناس علی ما اتاھم اللہ من فضلہ فقد آتینا
آل ابراھیم الکتاب والحکمۃ وآتیناھم ملکاً عظیما

”کیا یہ لوگ حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے
عطا فرمایا ہے پس ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی

اور ہم نے ان کو ایک عظیم ملک عطا فرمایا"۔

پس کتاب سے نبوت مراد ہے اور حکمت سے سنت مقصود ہے اور ملک سے مراد خلافت ہے۔ پس آل ابراہیم ہیں اور حکومت و خلافت قیامت تک کے لیے ہمارے ہی خاندان میں رہے گی۔

پھر تیرا یہ دعویٰ کرنا کہ ہماری دلیل واضح و روشن ہے۔ یہ نہیں ہے بلکہ ہماری دلیل و حجت سورج سے زیادہ روشن اور چاند سے زیادہ واضح ہے۔ کتاب خدا ہمارے پاس اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت بھی ہمارے درمیان موجود ہے اور تو اس کو خوب جانتا ہے۔ لیکن جو چیز تیرے لیے باعث اذیت و رسوائی ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے تیرے بھائی، تیرے دادا، تیرے خالو اور تیرے چچا کو قتل کیا ہے۔ ان کے قتل پر مگرمچھ کے آنسو نہ بہاؤ جن کی روحیں جہنم کی آگ میں جل رہی ہیں۔ ان کے نجس و ناپاک خون پر غصہ نہ کھاؤ جن کا قتل شرک اور کفر کی وجہ سے ہوا ہے اور ان کو دین نے بے قیمت قرار دیا ہے۔

باقی یہ رہا لوگوں نے ہمیں چھوڑ دیا ہے اور آگے سے کر تمہیں سے وہ صرف اور صرف ان لوگوں نے ہمارے ساتھ دشمنی پر اجماع کیا ہوا تھا، لیکن جس چیز (یعنی عدل و انصاف) سے یہ لوگ محروم ہوئے ہیں وہ اس سے کہیں بلند و بالا ہے جس سے انہوں نے ہمیں محروم کیا ہے اور ہر امر جو حاصل ہو جائے گا اس کا حق ثابت ہو جاتا ہے اور اس کا بطلان زائل ہو جاتا ہے۔ باقی تیرا اس زائل ہونے والی حکومت پر فخر کرنا کہ جس حکومت کو تو نے غلط اور باطل طریقہ سے حاصل کیا ہے تیرے سے پہلے فرعون بھی حاکم بنا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ہلاک کر دیا تھا۔ ایسے ہی تو بھی ہلاک ہو جائیگا۔ اے اُمیہ کی اولاد! تم ایک دن حکومت کرو گے تو تمہارے بعد ہم دو دن حکومت کریں گے اور اگر تو ایک شہر پر حکومت کرے گا تو ہم دو شہروں پر حکومت کریں گے اور اگر تو ایک سال حکومت کرے گا تو تیرے بعد ہم دو سال حکومت کریں گے۔ پھر تیرا یہ کہنا کہ اگر ہمیں حکومت مل جائے تو یہ

حکومت لوگوں کے لیے ایک عذاب بن جاتی جس طرح قوم کے لیے تیز ہوا ور قوم ثمود کے لیے کڑک عذاب تھی۔ تیرے اس قول غلط و باطل ہونے کے لیے خداوند کریم کا وہ فرمان کافی ہے جس میں خدا نے فرمایا ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ ہم اہل بیت رحمت خدا سے بہت زیادہ قریب ہیں جس طرح ہماری خلقت سب سے مقدم ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا نبی رحمت خدا کے قریب ہے اور اس کی تحقیق رحمت ہے اور تیری حکومت اس امت کے لیے واضح اور کھلم کھلا عذاب ہے اور تیرے بعد عنقریب تیرا بیٹا اور اس کا بیٹا حکومت کرے گا۔ ان کی حکومت تمام مخلوق کے لیے ہلاک کرنے والی پیدا ہوگی۔ پھر خداوند متعال اپنے اولیاء کے ذریعے تم سے اپنا انتقام لے گا اور خیر و بہتر انجام تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے ہوگا۔

○

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن محمد القرشي جزاه ﴿قال حدثنا﴾ علي بن الحسن بن فضال ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن نصير ﴿قال حدثني﴾ أبي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالغفار بن القاسم ﴿قال حدثنا﴾ منهال بن عمرو قال: "سمعت أبا القاسم محمد بن علي ابن الحنفية رضي الله عنه يقول مالك من عيشك الا لذة تزدلف بك الى حمامك وتقربك الى يومك وأية أكلة ليس معها غصص أو شربة ليس معها شرق فتأمل أمرك فكأنك قد صرت الحبيب المفقود والخيال المخترم أهل الدنيا أهل سفر لايحلون عقد رحالهم الا في غيرها" وبهذا "الاسناد" عن ابي القاسم محمد بن علي ابن الحنفية رحمه الله قال قال رسول الله (ص) ليس منا من لم يرحم صغيرنا ويوقر كبيرنا ويعرف حقنا

حدیث نمبر 5

منصور بن عمرو نے کہا: میں نے ابوالقاسم محمد بن علی ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا: تیری زندگی میں کوئی لذت نہیں کہ تو موت کے قریب ہو رہا ہے اس طرح جس طرح کہ تو نیند کے قریب ہو رہا ہے، ورنہ کوئی لقمہ ایسا نہیں ہے جو انسان کے گلے میں پھندا بن جائے اور نہ کوئی پانی کا گھونٹ ہے جس سے گلا گھٹ جائے۔ پس تم اپنے معاملہ میں غور کرو کیونکہ ایک وقت آئے گا کہ تیرے دوست تجھے چھوڑ جائیں گے اور تیرا خیال لوگوں کے ذہنوں سے نکل جائے گا۔ تمام اہل دنیا یہاں مسافر ہیں کہ جس کا سامان سفر تیار ہے۔ اسی سند کے ساتھ روایت ہے کہ ابوالقاسم محمد بن علی بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا

"جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بزرگ کا احترام نہ کرے اور ہمارے حق کی معرفت حاصل نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

علیؑ کو امیر کہہ کر شیخین نے بھی سلام کیا

﴿قال حدثنا﴾ أبو الحسن محمد بن مظفر الوراق ﴿قال حدثنا﴾ أبوبكر محمد بن ابی الثلج ﴿قال أخبرني﴾ الحسين بن أيوب من كتابه عن محمد بن غالب عن علي بن الحسين عن عبدالله بن جبلة عن ذريح المحاربي عن ابی حمزة الثمالی عن أبي جعفر محمد بن علی علیهما السلام عن أبيه عن جده قال ان الله جل جلاله بعث جبرئيل (ع) الى محمد صلى الله عليه وآله وسلم ان يشهد لعلي ابن ابی طالب علیه السلام بالولاية في حياته ويسميه بامرة المؤمنين قبل وفاته فدعا نبي الله تسعة رهط¹ فقال

- قد سقط من الحديث ذكر تسليم تسعهم وهو سلمان الفارسي وبه يعد الثمانية، وفي بعض نسخ الكتاب "فدعا بسبعة رهط" بدل [تسعة رهط] ومثله ما في البحار ج۹ ص ۳۰۰ طبع تبريز سنة ۱۲۹۷ فراجع الحديث [م ص].

إنما دعوتكم لتكونوا شهداء الله في الأرض أقمتم أم تركتم ثم قال (ص) يا أبابكر قم فسلم على علي بإمرة المؤمنين فقال أعن أمر الله ورسوله ، قال نعم فقام فسلم عليه بإمرة المؤمنين ثم قال (ص) قم ياعمر فسلم على علي بإمرة المؤمنين ، فقال أعن أمر الله ورسوله تسميه أمير المؤمنين قال نعم فقام فسلم عليه، ثم قال (ص) للمقداد بن الأسود الكندي قم فسلم على علي بإمرة المؤمنين فقام فسلم ولم يقل مثل ما قال الرجلان من قبله، ثم قال (ص) لأبي ذر الغفاري قم فسلم على علي بإمرة المؤمنين فسلم عليه، ثم قال (ص) لحذيفة اليماني قم فسلم على أمير المؤمنين فقام فسلم عليه ، ثم قال (ص) لعمار بن ياسر قم فسلم على أمير المؤمنين فقام فسلم، ثم قال (ص) لعبد الله بن مسعود قم فسلم على علي بإمرة المؤمنين فقام فسلم ثم قال (ص) لبريدة قم فسلم على أمير المؤمنين وكان بريدة أصغر القوم سنّاً فقام فسلم فقال رسول الله (ص) إنما دعوتكم لهذا الأمر لتكونوا شهداء الله أقمتم أم تركتم

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

ابوحمزہ ثمالی نے حضرت ابوجعفر محمد بن علی علیہما السلام سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیلؑ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا کہ وہ اپنی زندگی میں علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت پر لوگوں کو گواہ بنائیں اور امیر المومنینؑ کے نام سے جو نام اپنی موت سے پہلے قرار دیں اور لوگوں سے امیر المومنینؑ کے نام کے ساتھ آپ کو سلام کروائیں۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نو بڑے بڑے صحابہ کو بلایا اور فرمایا اے میرے اصحاب! میں نے آپ لوگوں کو اس لیے بلایا ہے تاکہ میں آپ لوگوں کو اس زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ قرار دوں، خواہ تم اس پر قائم رہو یا اس

پردہ ڈ ۔ یہ تم لوگوں کی مرضی ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا
اے ابوبکر! اٹھو اور علی کو امیر المومنین کے نام سے پکار کر سلام کرو۔ پس جناب
ابوبکر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ حکم خدا اور اُس کے رسولؐ کے حکم کی وجہ
سے ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ جناب ابوبکر کھڑے ہوئے اور آپؑ کو امیر المومنین کہہ کر
سلام کیا۔

پھر آپؐ نے حضرت عمر سے فرمایا اے عمر! اٹھو اور علی کو امیر المومنین کے نام
سے سلام کرو۔ پس حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ خدا اور اُس کے رسولؐ کے
حکم کی وجہ سے ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ پس جناب عمر کھڑے ہوئے اور آپؑ کو
امیر المومنین کے نام سے سلام کیا۔

پھر آپؐ نے حضرت مقدادؓ بن اسود کندی سے فرمایا اے مقدادؓ! اٹھو اور علیؑ کو
امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ پس آپ بھی کھڑے ہوئے اور آپؑ کو امیر المومنین کہہ کر
سلام کیا لیکن مقدادؓ نے وہ کلمات نہیں فرمائے جو پہلے شیخین نے فرمائے تھے۔ پھر رسولؐ خدا
نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے ابوذرؓ! اٹھو اور علی کو امیر المومنین
کہہ کر سلام کرو۔ پس جناب ابوذر غفاریؓ کھڑے ہوئے اور آپ نے بھی آپؑ کو
امیر المومنین کہہ کر سلام کیا۔ پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حذیفہ یمانی
رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے حذیفہ! اٹھو اور علی کو امیر المومنین کے نام سے سلام کرو۔ پس
آپ بھی کھڑے ہوئے اور علی علیہ السلام کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا۔ پھر رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے عمارؓ! اٹھو اور علی
کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ پس آپ بھی کھڑے ہوئے اور علی علیہ السلام کو امیر المومنین
کے نام سے پکار کر سلام کیا۔ پھر رسولؐ خدا نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے فرمایا اے عبداللہ! اٹھو اور علی کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ پس جناب عبداللہ بھی

کھڑے ہوئے اور آپ کو امیر المومنین کے نام سے پکار کر سلام عرض کیا۔ پھر رسولؐ خدا نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے بریدہ! اٹھو اور علی علیہ السلام کو امیر مومنین کہہ کر سلام کرو۔ جناب بریدہ ان سب میں چھوٹی عمر کے تھے۔ پس جناب بریدہؓ بھی کھڑے ہوئے اور جناب علی علیہ السلام کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا۔ پھر آپؐ نے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے سلمانؓ! اٹھو اور علیؑ کو امیر مومنین کہہ کر سلام کرو۔ پس جناب سلمانؓ بھی کھڑے ہوئے اور جناب علی علیہ السلام کو امیر مومنین کہہ کر سلام کیا۔

اس کے بعد رسولؐ خدا نے فرمایا اے میرے اصحاب! میں نے آپ سب کو اس لیے بلایا تھا تاکہ آپ سب میرے اس کار رسالت پر گواہ رہیں۔ تم سب اس امر پر اللہ کے گواہ ہو خواہ تم اس پر قائم رہو یا اس کو چھپا دو۔

مولا علیؑ دنیا اور آخرت میں سردار ہیں

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن محمد بن المظفر ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جرير ﴿قال حدثني﴾ أحمد بن اسماعيل عن عبدالرحمن الوراق ابن همام ﴿قال أخبرنا﴾ معمر عن الزهري عن عبيدالله بن عبد الله بن عتبة عن عبد الله بن عباس رحمه الله قال نظر النبي (ص) الى علي بن ابي طالب (ع) فقال سيد في الدنيا وسيد في الآخرة

حدیث نمبر 7 (بحذف اسناد)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جناب رسولؐ خدا نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا یہ دنیا و آخرت دونوں میں سردار ہے۔"

تم لوگوں پر دعا کرنا واجب ہے

﴿قال اخبرنی﴾ ابو غالب الزراری ﴿قال حدثنی﴾ جدی محمد بن سلیمان ﴿قال حدثنا﴾ عبداللہ بن محمد بن خالد ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرحمن بن ابی نجران ﴿قال حدثنا﴾ صفوان عن سیف التمار عن ابی عبداللہ جعفر بن محمد علیہما السلام ﴿قال﴾ سمعته یقول علیکم بالدعاء فانکم لا تتقربون بمثله ولا تترکوا صغیرة لصغرها ان تسئلوها فان صاحب الصغائر هو صاحب الکبائر

حدیث نمبر 8 (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام ابن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا

آپ لوگوں پر دعا کرنا واجب ہے کیونکہ مثل دعا کوئی چیز تم لوگوں کو خدا کے قریب نہیں کر سکتی (یعنی جیسے دعا قرب خدا کا سبب ہے ایسے کوئی چیز نہیں) اور چھوٹے گناہوں کے بارے میں ان کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے لاپرواہی نہ کرو اور اگر تم ان کو بھول گئے تو یاد رکھو چھوٹے گناہ کرنے والے ہی بڑے گناہ کرتے ہیں۔

مجلس نمبر 3

[بروز ہفتہ آٹھویں رمضان المبارک سال ۴۰۴ ہجری قمری]

علماء کے جانے سے علم اٹھ جاتا ہے

مجلس یوم السبت لثمان خلون منه ﴿حدثنا﴾ الشيخ مجلس المفيد محمد ابن محمد بن النعمان أدام الله تأييده وتوفيقه في هذا اليوم ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثني﴾ عبدالله بن اسحاق ﴿قال حدثنا﴾ اسحاق بن ابراهيم البغوي ﴿قال حدثنا﴾ ابوقطن ﴿قال حدثنا﴾ هشام الدستوائي عن يحيى بن ابي كثير عن عروة عن عبدالله بن عمر ﴿قال﴾ قال رسول الله (ص) ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه بين الناس ولكن يقبض العلم بقبض العلماء واذا لم يبق عالم اتخذ الناس رؤساء جهالا فسألوهم فقالوا بغير علم فضلوا واضلوا

حدیث نمبر 1 (بحذف اسناد)

جناب عبداللہ ابن عمر نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے آپ نے فرمایا

تحقیق اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان سے علم کو خود بخود نہیں اٹھاتا بلکہ علماء کے اٹھانے سے علم کو اٹھا لیتا ہے اور جب لوگوں کے درمیان علماء باقی نہ رہیں تو لوگ جاہلوں اور نادانوں کو اپنا رئیس بنا لیتے ہیں اور ان سے سوال کرتے ہیں۔ وہ جاہل بغیر علم کے فتوے

دیتے ہیں پس وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

رسولِ خداؐ نے دورانِ سفر پانچ سجدے ادا کیے

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ الحسن بن محمد بن عامر عن احمد بن علوية عن ابراهيم بن محمد الثقفي ﴿قال أخبرنا﴾ توبة بن الخليل ﴿قال أخبرنا﴾ عثمان بن عيسى ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبدالرحمن عن جعفر بن محمد (ع) ﴿قال﴾ بينا رسول الله (ص) في سفر اذ نزل فسجد خمس سجدات فلما ركب قال له بعض اصحابه رأيناك يارسول الله صنعت ما لم تكن تصنعه قال نعم أتاني جبرئيل (ع) فبشرني ان عليًا في الجنة فسجدت شكراً لله تعالى فلما رفعت رأسي قال والحسن والحسين سيدي شباب أهل الجنة فسجدت شكراً لله تعالى فلما رفعت رأسي قال ومن يحبهم في الجنة فسجدت لله تعالى شكراً فلما رفعت رأسي قال ومن يحب من يحبهم في الجنة فسجدت شكراً لله تعالى

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

جناب ابو عبدالرحمٰن نے حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر پر تھے۔ دورانِ سفر آپؐ اپنی سواری سے نیچے تشریف فرما ہوئے اور پانچ دفعہ سجدہ ادا فرمایا۔ اس کے بعد جب آپ دوبارہ اپنی سواری پر تشریف فرما ہوئے تو بعض اصحاب نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یارسولؐ خدا! آج آپؐ نے دورانِ سفر ایک ایسا کام کیا ہے جو اس سے پہلے آپ

نے کبھی نہیں انجام دیئے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میرے پاس جبرائیل آئے تھے اور انہوں نے مجھے بشارت دی کہ علی علیہ السلام جنتی ہیں۔ پس میں نے خداوند متعال کا شکر ادا کرتے ہوئے ایک سجدہ ادا کیا۔ جب میں نے اپنا سر اُٹھایا۔ اس نے کہا میری بیٹی فاطمہ بھی جنتی ہے۔ میں نے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس جب میں نے پھر سجدے سے سر اٹھایا ہی تھا۔ جبرائیل نے پھر کہا حسن و حسین علیہم السلام دونوں اہل جنت کے سردار ہیں۔ پس میں نے خداوند کریم کا شکر ادا کرتے ہوئے پھر اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس میں نے ابھی سجدے سے سر اُٹھایا ہی تھا اس نے پھر کہا جو ان ہستیوں سے محبت کرے گا وہ بھی جنتی ہے۔ پس میں نے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس ابھی میں نے سجدے سے سر اٹھایا ہی تھا اس نے پھر کہا جو شخص ان سے محبت کرنے والے سے محبت کرے گا وہ بھی جنتی ہے۔ پس میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔

امام علیہ السلام سے ایمان کے بارے میں سوال

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد الهمداني ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن يحيى بن زكريا و محمد بن عبدالله بن محمد بن سالم في آخرين ﴿قالوا حدثنا﴾ عبدالله بن سالم ﴿قال حدثنا﴾ هشام بن مهران عن خالد محمد بن زيد العطار من أكابر اصحاب الاعمش ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن جعفر ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن يزيد النهدي [قال] كنت عند جعفر بن محمد (ع) فدخل عليه عمر بن قيس الماصر وابوحنيفة وعمر بن ذر في جماعة من اصحابهم فسألوه عن الايمان فقال قال رسول

الله (ص) لا یزنی الزانی وهو مؤمن ولا یسرق وهو مؤمن ولا یشرب الخمر وهو مؤمن فجعل بعضهم ینظر الی بعض فقال عمر بن ذر بم نسمیهم فقال (ع) بما سماهم الله وباعمالهم قال الله عزوجل "والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما" وقال "الزانیة والزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدة" فجعل بعضهم ینظر الی بعض - فقال محمد بن یزید واخبرنی بشر بن عمر بن ذر وکان معهم قال لما خرجنا قال عمر بن ذر لابی حنیفة الا قلت له[2] من عن رسول الله، قال ما اقول لرجل یقول قال رسول الله (ص)

حدیث نمبر 3 (بخذف اسناد)

(اس روایت کے بارے میں علامہ مجلسی اپنی کتاب بحارالانوار جلد ۱۵ میں تحریر فرماتے ہیں امام علیہ السلام سے سوال کرنے والوں کا حق یہ تھا کہ وہ قائل تھے ایمان اور کفر کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے یعنی بندہ یا مومن ہے یا کافر اور سب درمیانی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کے تحت وہ امام کی خدمت میں آئے اور سوال کیا اور امامؑ نے فرمایا مومن اور کافر کے درمیان واسطہ ہے)

جناب محمد بن یزید الباقی نے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں میں حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ ابوحنیفہ کے ہم عصر عمر بن قیس

۱۔ قال العلامة المجلسی رحمه الله فی البحار (ج ۱۵) بناء سؤال السائل علی انه لا واسطة بین الایمان والکفر فاذا لم یکونوا مؤمنین فهم کفار، وبناء جواب الامام (ع) علی الواسطة کما عرفت

۲۔ قوله من عن رسول الله قال العلامة المحدث المجلسی رحمه الله فی البحار ج ۵) من للاستفهام ای لم لم تسأله من اخبرك بهذا الحدیث عن رسول الله [ص]، فاجاب بانه اذا ادعی العلم ونسب القول الیه کیف استطیع ان اسأله من اخبرك (ج ص)

اور عمر بن ذر اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ امام علیہ السلام کی خدمت قدس میں حاضر ہوئے اور آپؑ سے یمان کے بارے میں سوال کیا۔

پس آپؑ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

لا یزنی الزانی وھو مومن "کوئی بھی زنا کرنے والا حالت ایمان میں زنا نہیں کرسکتا" (یعنی زانی نہیں ہوتا)۔ وہ چوری نہیں کرے گا جبکہ وہ مومن ہوگا اور وہ شراب نہیں پیئے گا جب کہ وہ مومن ہوگا۔ پس جب آپؑ نے یوں فرمایا تو وہ سب ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

اس کے بعد عمر بن ذر نے عرض کیا پھر ان کو ہم اس نام سے کیوں پکارتے ہیں۔ پس آپؑ نے ن کے جواب میں فرمایا: اللہ نے ان کو اس نام سے پکارا ہے اور ان اعمال سے اور اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مأۃ جلدۃ

"زانی عورت اور زانی مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو"۔

والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما

"چور اور چورنی دونوں کے دونوں ہاتھوں کو کاٹ دو"۔

پس اس کے بعد پھر ان لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ محمد بن یزید بیان کرتا ہے مجھے بشر بن عمر بن ذر جو ان لوگوں کے ساتھ تھا اس نے بتایا کہ جب ہم وہاں سے باہر آئے تو عمر بن یزید نے ابوحنیفہ سے کہا کہ تو نے کیوں نہیں ان سے سوال کیا کہ یہ آپ کس سے نقل کر رہے ہیں تو ابوحنیفہ نے کہا: یہ میں کیسے سوال کرسکتا تھا آپ نے دیکھا نہیں ان کا علم اور وہ بہت کچھ رسولؐ خدا سے نقل کر رہے تھے۔ بھلا میں اس شخص کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں جو یہ کہہ رہا ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے۔

یہ وہ فرشتہ تھا جو پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوحفص عمر بن محمد الصیرفی ﴿قال أخبرنی﴾ محمد بن ادریس ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن عطیة ﴿قال حدثنا﴾ الرجل یقال اسرائیل ابن میسرة بن حبیب عن المنهال عن ذر بن حبیش عن حذیفة قال قال النبی(ص) اما رأیت الشخص الذی اعترض لی قلت بلی یا رسول الله قال ذاك ملك لم یهبط قط الی الارض قبل الساعة استأذن الله عزوجل فی السلام علی علی فاذن له فسلم علیه وبشرنی ان الحسن و الحسین عزوجل فی السلام علی علی فاذن له فسلم علیه وبشرنی ان الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنة وان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے آپؐ نے فرمایا اے حذیفہ! کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو ابھی میرے پاس آیا تھا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! میں نے دیکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ وہ فرشتہ تھا جو اس سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا۔ اس نے بارگاہ خدا سے علی علیہ السلام کو سلام کرنے کے لیے اجازت طلب کی تھی اور اللہ نے اس کو اجازت عطا فرمائی پس اس نے علی کو سلام کیا اور پھر مجھے بشارت دی ہے۔ تحقیق حسن و حسین علیہما السلام دونوں جوانان جنت کے سردار ہیں اور تحقیق فاطمہ سلام اللہ علیہا جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

یہ نبی اکرمؐ کی طرف سے میراث ہے

﴿قال أخبرنی﴾ الحسین بن احمد بن المغیرة ﴿قال أخبرنی﴾ ابومحمد حیدر بن محمد السمرقندی ﴿قال أخبرنی﴾ ابوعمر و محمد بن

عمر الكشي ﴿قال حدثنا﴾ حمدويه بن نصير ﴿قال حدثنا﴾ يعقوب بن يزيد عن ابن ابي عمير عن ابن المغيرة قال كنت انا ويحيى بن عبد الله بن محسن عند ابي محسن عليه السلام فقال له يحيى جعلت فداك أنهم يزعمون انك تعلم الغيب فقال سبحان الله ضع يدك على رأسي فوالله ما بقيت شعرة فيه ولا في جسدي الاقامت ثم قال لا والله ما هي الا وراثة عن رسول الله [ص

حدیث نمبر 5۔ (حذف اسناد)

جناب ابن ابی عمیر نے ابن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوالحسن علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا۔ جناب یحییٰؒ نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا میں آپ پر قربان ہو جاؤں یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ آپ غیب کا علم رکھتے ہیں۔

پس آپ نے فرمایا سبحان اللہ اور اس کے بعد آپ نے اپنا دست اقدس میرے سر پر رکھا۔ خدا کی قسم! میرے جسم کا ہر ایک بال ہیبت کی وجہ سے کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا یہ علم غیب نہیں ہے تو وہ کچھ ہے جو ہمیں رسولؐ خدا سے میراث میں ملا ہے۔

کبھی غم گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے

﴿قال اخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن عن ابيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن ابراهيم والمفضل الاشعريين عن عبدالله بن بكير عن زرارة عن ابي جعفر او ابي عبد الله "ع" قال اقرب ما يكون العبد الى الكفر ان يواخي الرجل على الدين فيحصي عليه عثراته وزلاته ليعيبه بها يوماً ﴿قال

أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسٰی عن الحسين بن سعيد عن ابن ابی عمير عن اسماعيل بن ابراهيم عن الحكم بن عتيبة قال قال ابوعبدالله (ع) ان العبد اذا كثرت ذنوبه ولم يكن عنده ما يكفرها ابتلاه الله تعالی بالحزن فيكفر عنه ذنوبه

حديث نمبر 6 (مختف الشاء)

حضرت حکم بن عتیبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپؑ نے فرمایا: تحقیق جب کسی بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے پاس گناہوں کی بخشش وکفارہ کے لیے کوئی چیز نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ اس بندے کو غم میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ وہ غم اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔

اپنے آپ کو خود وعظ کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن احمد بن مستورد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن منير ﴿قال حدثني﴾ اسحق بن وزير ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الفضيل بن عطا مولی مزينة ﴿قال حدثني﴾ جعفر بن محمد (ع) عن أبيه عن محمد بن علی ابن الحنفية قال كان اللواء معی يوم الجمل وكان اكثر القتلی فی بنی ضبة فلما انهزم الناس اقبل امير المؤمنين (ع) ومعه عمار ابن ياسر ومحمد بن ابی بكر رضی الله عنهما فانتهی الی الهودج وكأنه شوك القنفذ مما فيه من النبل فضربه بعضا ثم قال هيه ياحميراء اردت ان تقتليني كما قتلت ابن عفان أبهذا امرك الله او عهد

به بيك رسول الله (ص) قالت ملكت فاسجح[1] فقال (ع) لمحمد بن ابى بكر انظر هل نالها شيئ من السلاح فوجدها قد سلمت لم يصل اليها الا سهم خرق فى ثوبها خرقا وخدشها خدشا ليس بشيئ فقال ابن ابى بكر يا امير المؤمنين قد سلمت من السلاح الا سهما قد خلص الى ثوبها فخدش منه شيئ، فقال على (ع) احتملها فانزلها دار ابن ابى خلف الخزاعى ثم امر مناديه فنادى لا يدفف على جريح، ولا يتبع مدبر، ومن اغلق بابه فهو آمن

<u>حدیث نمبر 7 (بحذف سند)</u>

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام اپنے والد گرامی سے وہ اصحاب سے محمد بن علی بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ جناب حنفیہ فرماتے ہیں جنگ جمل کے دن لشکر کا پرچم میرے پاس تھا۔ جب باغیوں کے اکثر آدمی قتل ہو گئے اور لوگ شکست کھا چلے تو امیر المومنین علی علیہ السلام اور آپ کے ساتھ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور محمد ابن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ سب اس محمل کی طرف تشریف لے گئے جو تیروں کے لگنے سے قنفذ کے کانٹوں کی طرح بن چکا تھا۔ پھر آپ نے بی بی کو مخاطب کر کے فرمایا اے حمیرا دور ہو جاؤ میرے سامنے سے تو مجھے قتل کرنا چاہتی ہے جس طرح تو نے ابن عفان کو قتل کروا دیا تھا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے اس کام کا حکم دیا تھا اور رسول خدا نے جو تیرے بارے میں تجھ سے عہد لیا تھا وہ یہی ہے؟

---

1. قال الزبيدي في تاج العروس شرح القاموس في مادة سجح: اسجح حسن العفو ومنه المثل السائر في العفو عند المقدرة: ملكت فاسجح وهو مروي عن عائشة قالته لعلي رضي الله عنهما يوم الجمل حين ظهر على الناس فدنا من هودجها ثم كلمها بكلام فاجابته: ملكت فاسجح اي ظفرت فاحسن وقدرت فسهل واحسن العفو فجهزها عند ذلك باحسن جهاز الى المدينة، ومثله ذكر ابن الجوزي في نهاية الحديث [illegible]

بی بی نے عرض کیا اے امیر المومنین! خدا نے آپ کو فتح عطا فرمائی ہے آپ مجھے معاف فرما دیں۔ آپؑ نے محمد بن ابی بکر سے فرمایا: اس کی تلاشی لو۔ اس کے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ تو نہیں ہے۔ محمد بن ابی بکر نے بی بی کی تلاشی لی اور اس سے ایک تیر بر آمد ہوئی جس کو اس نے اپنے کپڑوں میں چھپا رکھا تھا۔ محمد بن ابی بکرؓ نے عرض کی یا امیر مومنینؑ اس سے یہ تیرکمان برآمد ہوئی ہے اور باقی میں نے اس کی پوری تلاشی لی ہے اور کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہے۔ آپؑ نے فرمایا اے محمد اس بی بی کو بن لی خلف خزاعی کے گھر لے جاؤ اور وہاں اس کو ٹھہراؤ۔ اس کے بعد آپؑ نے منادی کروادی کوئی بندہ کسی زخمی کو قتل نہ کرے اور کسی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرے اور جو ان میں سے اپنا دروازہ بند کرلے وہ بھی امن میں ہے۔

حدیث غدیر اور ابوحنیفہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ علي بن الحسين التيمي قال وجدت في كتاب ابي [حدثنا] محمد بن مسلم الاشجعي عن محمد بن نوفل بن عائذ الصيرفي قال كنت عند الهيثم بن حبيب الصيرفي فدخل علينا ابوحنيفة النعمان بن ثابت فذكرنا امير المؤمنين (ع) ودار بيننا كلام في غدير خم فقال ابوحنيفة قد قلت لاصحابنا لا تقروا لهم بحديث غدير خم فيخصموكم فتغير وجه الهيثم بن حبيب الصيرفي وقال لم لا تقرون به أما هو عندك يا نعمان قال هو عندي وقد رويته، قال فلم لا تقرون به وقد حدثنا به حبيب بن ابي ثابت عن ابي الطفيل عن زيد بن ارقم ان عليا (ع) نشد الله في الرحبة من سمعه، فقال ابوحنيفة أفلا ترون انه قد جرى في

دمت خوض حتى تشد على الناس لذالك فقال الهيثم فنحن نكذب عياً او
نرد قوله فقال ابوحنيفة ما نكذب علياً ولا نرد قولا قاله ولكنك تعلم ان
الناس قد غلا فيهم قوم فقال الهيثم يقوله رسول الله (ص) ويخطب به
ونشفق نحن منه ونتقيه بغلو غال او قول قائل، ثم جاء من قطع الكلام
بمسئلة سأل عنها ودار الحديث بالكوفة وكان معنا في السوق حبيب بن
نزار بن حيان فجاء الى الهيثم فقال له قد بلغني عنك مادار في علي (ع)
وقوله وكان حبيب مولى لبني هاشم فقال له الهيثم النظر فيه اكثر من
هذ فخص الامر فحججنا بعد ذلك ومعنا حبيب فدخلنا على ابي عبدالله
جعفر بن محمد (ع) فسلمنا عليه فقال له حبيب يا أبا عبدالله كان من الامر
كذ وكذ فتبين الكراهية في وجه ابي عبدالله (ع) فقال له حبيب هذا
محمد بن نوفل حضر ذلك فقال له ابو عبدالله (ع) اي حبيب كف خالطوا
الناس باخلاقهم وخالفوهم بأعمالكم فان لكل امرئ ما اكتسب وهو يوم
القيامة مع من احب، لا تحملوا الناس عليكم وعلينا، وادخلوا في دهماء
الناس فان لنا ايام ودولة يأتي بها الله اذا شاء فسكت حبيب، فقال (ع)
فهمت يا حبيب لا تخالفوا امري فتندموا، فقال لن اخالف امرك، قال
ابوالعباس سألت علي بن الحسين عن محمد بن نوفل فقال كوفي، قلت
ممن قال نسبه مولى لبني هاشم وكان حبيب بن نزار بن حيان مولى
بني هاشم وكان لظهر فيما جرى بينه وبين ابي حنيفة حين ظهر امر بني
العباس فلم يمكنهم ضبط ما كان عليه آل محمد (ع)

<u>حدیث نمبر 8 (حذف شد)</u>

جناب محمد بن نوفل بن عائذ صیرفی فرماتے ہیں کہ میں ہیثم بن حبیب صیرفی کے

پاس موجود تھی۔ ہمارے پاس ابوحنیفہ نعمان بن ثابت المعروف امام اعظم تشریف لائے۔ ہم نے امیر المومنین علیہ السلام کا ذکر شروع کر دیا اور ہمارے درمیان غدیر خم کے بارے میں بحث چل نکلی۔ ابوحنیفہ نے ہیثم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا آپ نے میرے ساتھیوں سے کہا ہے کہ حدیث غدیر خم وہ لوگ اقرار نہ کریں۔ اور اس میں تم لوگ جھگڑا اور اختلاف قائم کرو۔ یہ سنتا تھا کہ ہیثم بن حبیب صیرفی کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا اور کہا وہ کس وجہ سے اس کا اقرار کریں؟ اے نعمان! آپ کے پاس اس کے بارے میں کیا ثبوت ہے؟ جناب ابوحنیفہ نے کہا: میرے پاس اس کا ثبوت ہے اور میں نے اس کو روایت بھی کیا ہے۔ پھر ہم اس کا اعتراف و اقرار کیوں نہ کریں جب کہ ہمارے لیے حبیب بن ابی ثابت نے ابوطفیل سے اور انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے۔ تحقیق علی علیہ السلام نے خود بہت بڑے میدان میں اس کے سننے والوں سے اپنے حق میں احتجاج بھی فرمایا تھا۔ پس ابوحنیفہ نے فرمایا کیا تم لوگوں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے اس میں غور و خوض کے بعد اس کو لوگوں پر احتجاج کے طور پر پیش کیا۔ اس کے بعد ہیثم بن حبیب نے کہا میں اس حدیث کا بھی انکار کرتا ہوں۔ خود علی کی بھی تکذیب کرتا ہوں اور اس کے قول کو بھی رد کرتا ہوں۔ پس جناب ابوحنیفہ نے فرمایا میں نہ اس حدیث کا انکار کروں گا نہ ہی علی علیہ السلام کی تکذیب کروں گا اور ان کے اس احتجاج کو بھی قبول کرتا ہوں لیکن تمہیں جاننا چاہیے کہ لوگوں میں سے ایک قوم علی علیہ السلام کے بارے میں غلو کرتی ہے۔ پس ہیثم نے کہا یہ رسولؐ خدا نے بھی فرمایا تھا اور اس کے بارے میں خطبہ بھی دیا تھا اور ہم اس کی صلاحت کریں گے اور علی علیہ السلام کو غالیوں کے غلو سے پاک کریں گے (یعنی لوگوں کے غلو کو باطل کریں گے) اور جو کچھ کہنے والے علی علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہیں ان کو اس سے رد کریں گے۔ پھر اس دوران ایک ایسا شخص آ گیا جس نے ساری بحث کو ختم کروا دیا اور ابوحنیفہ سے ایک مسئلہ پوچھا پھر یہ حدیث کوفہ میں مورد بحث قرار پائی اور ہمارے ساتھ

بازار کوفہ میں حبیب ابن نزار بن حیان تھا کہ ہمارے پاس ہیثم آگیا۔ پس حبیب بن نزار نے اس سے کہا جو تم لوگوں نے علیؑ کے بارے میں بحث کی ہے اس کے بارے میں مجھے سب کچھ معلوم ہو چکا ہے اور تمہارا قول بھی مجھے معلوم ہو چکا ہے۔ یہ حبیب بن نزار بنو ہاشم کا غلام تھا۔ پس ہیثم نے اس سے کہا معاملہ اس سے بھی آگے جا چکا ہے۔ یہ معاملہ اسی مقام پر ختم ہو گیا۔ اس کے بعد ہم حج پر گئے اور ہمارے ساتھ حبیب بھی تھا۔ ہم حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا اور آپؑ نے جواب سلام دیا۔ اس کے بعد حبیب نے عرض کی اے ابوعبداللہؑ! ہمارے درمیان یوں یوں بحث ہوئی ہے (ساری تفصیل بیان کر دی) ابوعبداللہ علیہ السلام کے چہرۂ اقدس پر ناراضگی کے واضح آثار ظاہر ہو گئے۔ پس حبیب نے عرض کی یہ محمد بن نوفل ہے جو اس بحث میں موجود تھا۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس سے فرمایا

اے حبیب! لوگوں کے برے اخلاق کو اپنے اچھے اخلاق کے ساتھ روکو اور اپنے اعمال میں لوگوں کی مخالفت کرو۔ پس ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جو وہ کسب کرتا ہے اور قیامت کے دن ہر شخص اس کے ساتھ محشور ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہوگا۔ لوگوں کو اپنے اور ہمارے خلاف نہ اکساؤ اور لوگوں کی مصیبتوں میں شرکت کرو۔ تحقیق ان شاء اللہ ہماری حکومت بھی قائم ہوگی جس کا وقت اللہ لے کر آئے گا۔ حبیب خاموش رہا۔

آپؑ نے فرمایا اے حبیب! کیا آپ میری باتوں کو سمجھ گئے ہیں۔ ہمارے امر و حکم کی مخالفت نہ کرو ورنہ ندامت کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

حبیب نے عرض کی اے مولاؑ! میں آپ کے امر کی مخالفت ہرگز نہیں کروں گا۔

ابو عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن حسین علیہ السلام سے محمد بن نوفل کے بارے میں پوچھا یہ کہاں کا ہے؟ آپؑ نے فرمایا یہ کوفی ہے۔ پھر میں نے عرض کیا یہ کن میں سے ہے؟ آپؑ نے فرمایا یہ بنی ہاشم کا غلام ہے اور حبیب بن نزار

بن عیینہ یہ بھی بنو ہاشم کا غلام ہے۔ اور ان کے اور ابو حنیفہ کے درمیان بحث و گفتگو اس وقت ہوئی جب بنی عباس کی حکومت تھی اور آل محمد کا حق جو ان پر تھا اس کا اظہار کرنا ان کے لیے ممکن نہیں تھا۔

اپنے آپ کو خود وعظ کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابي عن ابي العباس احمد بن محمد عن محمد بن سالم الازدي عن موسى بن القاسم عن محمد بن عمر البجلي قال سمعت ابا عبدالله (ع) يقول من لم يجعل له من نفسه واعظا فان مواعظ الناس لن تغني عنه شيئاً

حدیث نمبر 9 (محذوف اسناد)

جناب محمد بن عمران بجلی نے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا

''جو شخص اپنے آپ کو وعظ و نصیحت نہیں کرتا اس کو دوسرے لوگوں کی وعظ و نصیحت کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا''۔

مجلس نمبر 4

[بروز ہفتہ ۱۵ رمضان المبارک سال ۴۰۴ ہجری قمری]

طالب علم کے لیے ہر چیز دعا مانگتی ہے

﴿أخبرني﴾ الشيخ الأجل المفيد أبو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان أدام الله تأييده وتوفيقه قراءة عليه في هذا اليوم ﴿قال أخبرني﴾ أبو بكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني ﴿قال حدثنا﴾ أبو موسى هارون بن عمرو المجاشعي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده قال قال رسول الله (ص) العالم بين الجهال كالحي بين الأموات، وإن طالب العلم ليستغفر له كل شيء حتى حيتان البحر وهوام الأرض وسباع البر وأنعامه، فاطلبوا العلم فإنه السبب بينكم وبين الله عزوجل، وإن طلب العلم فريضة على كل مسلم

حدیث نمبر 1 (بحذف سند)

جناب ابوموسیٰ ہارون بن عمرو المجاشعی نے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن جعفر بن محمد نے اپنے والد گرامی سے اور انہوں نے اپنے جد بزرگوار سے اور انہوں نے رسول خدا سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا

"عالم جاہلوں کے درمیان ایسے ہے جیسے مردوں کے درمیان ایک زندہ ہو۔ تحقیق

طالب علم کے لیے ہر چیز حتیٰ کہ دریاؤں' سمندروں کی مچھلیاں' زمین کے حشرات اور جنگل کے درندے سب ہی مغفرت طلب کرتے ہیں۔ پس علم حاصل کرو کیونکہ یہ علم ہی تمہارے اور اللہ کے درمیان وسیلہ و رابطہ ہے اور ہر مسلمان پر علم کا حاصل کرنا واجب ہے"۔

عمل تقویٰ کے ساتھ قبول ہوتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن هرون بن عبد الرحمن الحجازی ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ عیسی بن ابی الورد عن احمد بن عبدالعزیز عن ابی عبداللہ (ع) قال قال امیرالمؤمنین (ع) لا یقل مع التقوی عمل و کیف یقل ما یتقبل

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

جناب احمد بن عبدالعزیز نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے' آپ نے فرمایا کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں "جو عمل تقویٰ کے ساتھ ہو اس کو کم شمار نہ کرو کیونکہ جو قبول ہو جائے وہ قلیل کیسے ہو سکتا ہے؟

اس اُمت کے لوگ تین قسم کے ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ الشریف ابو عبداللہ محمد بن الحسین الجوانی ﴿قال أخبرني﴾ ابوطالب المظفر بن جعفر بن المظفر العلوی العمری عن جعفر بن محمد بن مسعود ﴿قال حدثنا﴾ نصر بن احمد ﴿قال حدثنا﴾ علی بن حفص ﴿قال حدثنا﴾ خالد القطوانی ﴿قال حدثنا﴾ یوسف بن رقمه ﴿قال حدثنا﴾ عبدالحمید بن ابی الخنسا عن زیاد بن یزید عن ابیه عن جده فروة الظفاری قال سمعت سلمان رحمه اللہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیه

و آله وسلم تفترق امتی ثلاث فرق فرقة علی الحق لا ینقص الباطل منه شیئا یحبوننی ویحبون اهل بیتی مثلهم کمثل الذهب الجید کلما ادخلته النار فوقدت علیه لم یزده الا جودة، وفرقة علی الباطل لا ینقص الحق منه شیئا یبغضوننی ویبغضون اهل بیتی مثلهم مثل الحدید کلما ادخلته النار فوقدت علیه لم یزده الا شراً، وفرقة مدهدهة[1] علی ملة السامری لا یقولون لا مساس لکنهم یقولون لاقتال، امامهم عبدالله بن قیس الاشعری[2]

حدیث نمبر 3 (بحذف اسناد)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے تین گروہ ہوں گے:

① ایک فرقہ اور گروہ حق پر ہوگا اور باطل ان سے کوئی چیز کم نہیں کر سکے گا۔ یہ مجھ سے اور میرے اہل بیتؑ سے محبت کرتے ہوں گے۔ ان کی مثل خالص سونے کی ہے جس کو آگ میں ڈالا جاتا ہے تو آگ اس کو گرم کرکے اس کو اور بہتر بنا دیتی ہے۔

② دوسرا فرقہ اور گروہ وہ ہیں جو باطل پرست ہیں۔ ان کو حق کسی چیز کا فائدہ نہیں دیتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مجھ سے اور میرے اہل بیتؑ سے عداوت وبغض رکھتے ہوں گے۔ ان کی مثال لوہے جیسی ہے جس کو آگ میں ڈالا جائے تو سوائے شر وفساد کے کسی چیز کا اضافہ نہیں کرتا۔

③ تیسرا گروہ وہ ہے جو دین میں پریشان ہوں گے اور حق پر قائم نہیں رہیں گے۔ وہ

1- مدهدهة : یقال دهده الحجر فتدهده دحرجه من علو الی سفل فتدحرج فکانه یرید صلی الله علیه وآله وسلم انها مضطربة فی الدین لاتستقیم علی أمر

2- عبدالله بن قیس الاشعری هذا هو ابوموسی الاشعری المشهور صاحب القصة ایام التحکیم فی صفین (۲ ص)

سامری کے پیروکار ہوں گے۔ وہ یہ نہیں کہیں گے کہ (احسان) یعنی مخالفت حق نہ کرو لیکن یہ ضرور کہیں گے کہ جنگ نہ کرو۔ ان کا رہنما امام عبداللہ بن قیس اشعری ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد ابن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ عمر بن عيسى بن عثمان قال حدثني ابي قال حدثنا خالد بن عامر بن عباس عن محمد بن سويد الاشعري قال دخلت انا وفطر بن خليفة على جعفر بن محمد (ع) فقرب الينا تمراً فاكلنا وجعل يتناول فطراً منه ثم قال له كيف الحديث الذي حدثتني عن ابي الطفيل رحمه الله في الابدال من اهل الشام و نجباء من اهل الكوفة يجمعهم الله لشر يوم لعدونا؛ فقال جعفر الصادق (ع) رحمكم الله بنا يبدأ البلاء ثم بكم وبنا الرخاء ثم بكم رحم الله من حببنا الى الناس ولم يكرهنا اليهم

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

محمد بن سوید اشعری نے روایت بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فطر بن خلیفہ جعفر بن محمد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے ہمارے سامنے کھجوریں پیش کیں ہم نے ان کو کھایا اور اس کے بعد اس نے کہا: وہ حدیث کیا تھی جس کو آپ نے میرے لیے ابوطفیل سے نقل کیا تھا جو اہلِ شام کے بزرگوں اور اہلِ کوفہ کے رئیسوں کے بارے میں ذکر کی گئی تھی جن کو خدا اس دن جمع کرے گا جس کا شر ہمارے دشمنوں کے لیے ہوگا پس امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ مصیبت ابتدا ہم سے شروع ہوتی ہے اور پھر تمہارے پاس آتی ہے اور نرمی و مہربانی پہلے ہم پر ہوتی ہے اور پھر

تمھارے پاس آتی ہے۔ خداوند متعال رحمت نازل کرے اس شخص پر جو ہمیں لوگوں کا محبوب بنائے اور لوگوں کو ہم سے دور نہ کرے۔

رسولؐ خدا کا جنازہ کیسے پڑھا گیا؟

قال أخبرني أبو الحسن علي بن محمد القرشي اجازة قال حدثنا أبو الحسن علي بن الحسن بن فضال قال حدثنا الحسين بن نصر قال حدثنا أبي قال حدثنا أحمد بن عبد الله بن عبد الملك قال حدثنا أبو عبد الله عبد الرحمن المسعودي عن عمرو بن حريث الانصاري عن الحسين بن سلمة الثمالي عن أبي خالد الكابلي عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر (ع) قال لما فرغ أمير المؤمنين (ع) من تغسيل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وتكفينه وتحنيطه اذن للناس وقال ليدخل منكم عشرة عشرة ليصلوا عليه فدخلوا وقام أمير المؤمنين (ع) بينه وبينهم وقال ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما وكان الناس يقولون كما يقول أبو جعفر (ع) وهكذا كانت الصلاة عليه (ص)

حدیث نمبر 5 (بحذف اسناد)

جناب ابو خالد کابلی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپ نے فرمایا

جب امیر المومنین علی علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل اور کفن و حنوط سے فارغ ہو گئے۔ آپ نے لوگوں کو اجازت عطا فرمائی اور فرمایا: تم میں سے دس دس آدمیوں کا گروہ داخل ہو جائے اور آپ پر درود پڑھے۔ پس لوگ دس دس کے گروہ کی

شکل میں نبی کریمؐ کے حجرہ اقدس میں داخل ہوتے رہے اور امیرالمومنین علیہ السلام و نبی اکرمؐ اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہوتے اور آپ قرآن کی یہ آیت "ان للہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما کی تلاوت فرماتے اور لوگ بھی آپؑ کے ساتھ اس آیت کی تلاوت فرماتے اور درود پڑھتے جیسا کہ امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ ایسے ہی ادا کی گئی۔

زید بن علی بن حسین علیہ السلام

﴿قال أخبرني﴾ ابو غالب احمد بن محمد الزراري ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم حميد بن زياد ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن محمد عن محمد بن محمد بن الحسن بن زياد العطار عن أبيه الحسن بن زياد قال لما قدم زيد بن علي الكوفة دخل قلبي من ذلك بعض ما يدخل ، قال فخرجت الى مكة ومررت بالمدينة فدخلت على ابي عبدالله (ع) وهو مريض فوجدته على سرير مستلقي عليه وما بين جلده وعظمه شيئ فقلت اني احب ان اعرض عليك ديني فانقلب على جنبه ثم نظر الى فقال ياحسن ما كنت احسبك الا وقد استغنيت عن هذا ثم قال هات فقلت اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً رسول الله ، فقال (ع) معي مثلها ، فقلت وانا مقر بجميع ما جاء به محمد بن عبدالله (ص)، قال فسكت، قلت واشهد ان علياً اما بعد رسول الله (ص) فرض طاعته من شك فيه كان ضالاً ومن جحده كان كافراً، قال فسكت، قلت واشهد ان الحسن والحسين (ع) بمنزلته حتى انتهيت ابيه (ع) فقلت واشهد انك بمنزلة الحسن والحسين (ع) ومن تقدم من الأئمة

ع) فقال (ع) کف قد عرفت الذی ترید ما ترید الا ان أتولاك علی هذ

قلت فاذا تولیتنی علی هذا فقد بلغت الذی اردت ، قال تولیتك علیه فقلت

جعلت فداك انی قد هممت بالمقام قال ولم قلت ان ظفر زید و اصحابه

فلیس احد اسوأ حالا عندهم منا وان ظفر بنو أمیة فنحن بتلك المنزلة ، قال

فقال لی انصرف فلیس علیك بأس من أولی ولا من أولی

<u>حدیث نمبر 6 [illegible]</u>

جناب محمد بن محمد بن حسن بن زیاد عطار نے اپنے والد گرامی حسن بن زیاد سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں جب کوفہ میں زید بن علی کے قیام والا واقعہ رونما ہوا تو میرے دل میں کچھ خطورات پیدا ہوئے۔ پس میں مکہ کی طرف چلا گیا۔ جب میں مدینہ کے قریب سے گزر رہا تھا میں حضرت ابوعبداللہ جعفر صادق کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپؑ بیمار تھے۔ میں نے آپ کو بستر پر سیدھا لیٹے ہوئے پایا اور آپؑ کی جلد اور ہڈی کے درمیان کوئی چیز واضح نظر آرہی تھی۔ پس میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا اے میرے مولا! میں آپؑ کی خدمت میں اپنے عقائد کو بیان کرنا چاہتا ہوں تاکہ اگر وہ درست ہوں تو میں ان پر قائم رہوں۔ پس آپؑ نے میری جانب کروٹ لی اور میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا

اے حسن! میں گمان کرتا ہوں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا اچھا بیان کرو۔ پس میں نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ آپؑ نے بھی میرے ساتھ ان کلمات کو اپنی زبان پر جاری فرمایا اور اس کے بعد میں نے عرض کیا اے مولا! جو کچھ حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے میں اس پر ایمان رکھتا ہوں۔ آپؑ اس پر خاموش رہے۔ پھر میں نے عرض کیا

میں گواہی دیتا ہوں کہ علی علیہ السلام رسولِ خدا کے بعد امام ہیں کہ جن کی طاعت

خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض و واجب قرار دی گئی ہے اور جو اس کے بارے میں شک کرے گا وہ گمراہ ہے اور جو اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔ امامؑ خاموش رہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ تحقیق حسن و حسین علیہما السلام بھی ایسے ہی ہیں یہاں تک کہ میں اقرار کرتا ہوا آپ کے اسم گرامی تک پہنچ گیا۔

میں نے عرض کیا (اے فرزند رسولؐ) میں گواہی دیتا ہوں تحقیق آپ بھی امام حسن و حسین علیہما السلام اور جو ان کے بعد گزرے ہیں ان سب کی مانند ہیں تحقیق آپ بھی امام ہیں جن کی اطاعت خدا کی طرف سے واجب ہے۔ اس کے بعد آپؑ نے فرمایا بس کرو جو کچھ تم بیان کرنا چاہتے تھے وہ میں جان چکا ہوں اور جو کچھ آپ نے بیان کیا ہے یہ اس وقت تک کافی نہیں جب تک ہمارے ساتھ آپ کی ولایت و محبت اور دوستی نہ ہو۔

میں نے عرض کیا: میں اس پر آپؑ سے ولایت و محبت رکھتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا جب آپ مجھ سے ولایت اس طرح رکھتے ہیں تو پس میں نے جس کا ارادہ کیا تھا اس تک میں پہنچ گیا ہوں۔ پھر آپؑ نے فرمایا میں آپ سے ولایت و محبت رکھتا ہوں۔ پس میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں۔ تحقیق میں اس مقام پر بے چین و غمگین ہوں۔ پھر آپؑ نے فرمایا (اگر ایسا ہے تو پھر تو نے) یہ کیوں کہا تھا۔ اگر زید اور اس کے ساتھی کامیاب ہو گئے تو ہمارا حال ان کے نزدیک اس سے بھی بُرا ہوگا اور اگر بنو امیہ کامیاب ہو گئے تو ہم جیسے ہیں ویسے ہی رہیں گے۔ حسن کہتا ہے اس کے بعد آپؑ نے مجھے فرمایا جاؤ اب چلے جاؤ آپ پر کوئی حرج نہیں ہے۔

آلِ محمدؑ کی زبان سے مدد کرنے والے کا اجر

﴿قال أخبرني﴾ الشريف ابو محمد الحسن بن حمزة الطبري ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علي بن حاتم القزويني ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس

محمد بن جعفر مخزومی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن شمون البصری عن عبد الله بن عبدالرحمن ﴿قال حدثنی﴾ الحسین بن یزید عن جعفر بن محمد عن أبیه (ع) قال من عاننا بلسانه علی عدونا انطقه الله بحجته یوم موقفه بین یدیه عزوجل-

حدیث نمبر 7 (بحذف اسناد)

جناب حسین بن یزید نے حضرت امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور انہوں نے والد گرامی علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے آپ نے فرمایا

جو شخص ہمارے دشمن کے مقابلے میں زبان سے ہماری مدد کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے سامنے اس کو اپنی دلیل وحجت پیش کرنے کی اور بولنے کی اجازت عطا فرمائے گا۔

دل وزبان سے الائمۃ علیہم السلام کی مدد کرنے کا ثواب

﴿قال أخبرنی﴾ الشریف ابومحمد الحسن بن حمزة ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عبدالله عن جده احمد بن عبدالله ﴿قال حدثنی﴾ ابی عن داؤد بن اشعث عن عمرو بن ابی المقدام عن أبیه عن الحسن بن علی (ع) انه قال من احبنا بقلبه ونصرنا بیده ولسانه فهو معنا فی الغرفة التی نحن فیها ومن احبنا بقلبه ونصرنا بلسانه فهو دون ذلك بدرجة ، ومن احبنا بقلبه وکف بیده ولسانه فهو فی الجنة -

حدیث نمبر 8 (بحذف اسناد)

حضرت حسن بن علی علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت رکھتا ہو اور اپنے ہاتھ اور زبان سے ہماری مدد کرے گا پس وہ قیامت کے

دن ہمارے محل میں ہمارے ساتھ ہوگا اور جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت رکھتا ہو اور زبان سے ہماری مدد کرتا ہوگا وہ ایک درجہ کم ہمارے نزدیک ہوگا اور جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت رکھتا ہو اور اپنے ہاتھ اور اپنی زبان کو روک کر رکھتا ہوگا وہ جنت میں ہوگا۔

بے مقصد گفتگو ترک کرنا مستحب ہے

﴿قال أخبرني﴾ أبوبكر محمد بن عمر بن سلمة ﴿قال حدثنا﴾ أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن يوسف ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن يزيد ﴿قال حدثنا﴾ أحمد بن رزق عن أبي زيد التميمي عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عن أبيه عن علي بن الحسين (ع) قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من حسن إسلام المرء تركه الكلام فيما لا يعنيه

حدیث نمبر 9 (مختلف اسناد)

حضرت علی زین العابدین بن حسین علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمائی ہے آپؐ نے فرمایا

"جب کوئی شخص اسلام اچھے انداز میں قبول کرلیتا ہے تو پھر وہ بے ہودہ گفتگو کو چھوڑ دیتا ہے"۔

مجلس نمبر 5

بماہ رمضان مبارک سال ۴۰۸ ہجری قمری

بیماری گناہوں سے طہارت کا سبب ہے

و [illegible] ملا دو یوم الاثنین [illegible] عشر [illegible] سنة [illegible]

[illegible] أخبرني الشيخ الجليل المفيد أبو عبد الله [illegible] بن محمد بن [illegible]

[illegible] قال حدثني [illegible] بن [illegible]

[illegible] بن [illegible] محمد بن [illegible]

[illegible] عن [illegible]

[illegible] بن محمد بن [illegible] بن [illegible] علي بن

الحسين زين العابدين (ع) يقول ما اختلج عرق ولا صدع [illegible] قط

[illegible] وما يعفو الله عنه أكثر، وكان إذا رأى [illegible] قد برئ قال يهنيك

الطهور من الذنوب فاستأنف العمل

[illegible]

حضرت امام علی زین العابدین نے فرمایا [illegible] مومن مریض سے [illegible]

کوئی قطرہ پسینے کا نہیں گرتا [illegible] مگر یہ کہ اس سے گناہ جھڑ

جاتے ہیں [illegible] جو کچھ اس کے گناہوں کو معاف کرتا ہے وہ اس کی تکلیف سے زیادہ ہے

[illegible] جب مومن مریض نے آپ کو صحت مند دیکھا تو [illegible] قدرت [illegible]

میرے مومن بندے) تجھے تیرا گناہوں سے پاک ہونا مبارک ہو۔ اب نئے سرے سے عمل کو انجام دو۔

ابن مسعود کا نبی اکرمؐ سے ابوبکر و عمر کی خلافت کے بارے میں سوال

﴿قال أخبرني﴾ ابوحفص عمر بن محمد بن على الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسين العباس بن المغيرة الجوهري ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر احمد بن منصور الرمادي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرزاق ﴿قال أخبرنا﴾ ابي عن ميناء مولى عبد الرحمن بن عوف عن عبدالله بن مسعود[1] قال خرجنا مع رسول الله (ص) ليلة وفد الجن قال فحط على[2] ثم ذهب فلما رجع تنفس وقال نعيت الى نفسي يابن مسعود فقلت استخلف يارسول الله قال من قلت ابابكر قال فمشى ساعة ثم تنفس وقال نعيت الى نفسي يابن مسعود فقلت استخلف يارسول الله قال من قلت عمر فسكت ثم مشى ساعة وتنفس وقال نعيت الى نفسي يابن مسعود فقلت استخلف يارسول الله، قال من قلت عثمان فسكت ثم مشى ساعة فقال نعيت الى نفسي يابن مسعود فقلت استخلف يارسول الله قال من قلت على بن ابى طالب فتنفس ثم قال والذي نفسي بيده لئن اطاعوه ليدخلن الجنة اجمعين اكتعين

۱- ورد هذا الحديث مؤيد الدين اخطب خوارزم الخوارزمي في كتاب المناقب باسناده الى عبدالله بن مسعود ايضاً ولكن بتغيير يسير

۲- على بضم العين المهملة ثم لام مفتوحة وياء مقصورة موضع من ناحية وادي القرى نزله رسول الله (ص) في طريقه الى تبوك وفيه مسجد قاله مجدي في النهاية والزبيدي في التاج (م ص)

حدیث نمبر 2 (محذوف اسناد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپؓ نے فرمایا کہ ہم ایک رات حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے باہر نکلے۔ ایک دن آپ کی خدمت میں قاصد بن کر گیا۔ راوی بیان کرتا ہے۔ آپ ایک مقام علی (یعنی گہرائی) کی طرف اتر گئے۔ جب آپ لوٹے تو کچھ دیر آرام کرنے کے بعد آپؐ نے فرمایا اے ابن مسعودؓ! میں تجھے اپنی آخری وقت کے قریب ہونے کی خبر دیتا ہوں۔ پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اپنا خلیفہ مقرر فرما دیں۔ آپؐ نے فرمایا: کس کو اپنا خلیفہ مقرر کروں؟ میں نے عرض کیا ابوبکر کو۔ آپ خاموش ہو گئے اور آپؐ نے چلنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر کے بعد آپ نے پھر سانس لیا اور فرمایا اے ابن مسعودؓ! میں تجھے اپنے آخری وقت کے قریب ہونے کی اطلاع دیتا ہوں۔ پس میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر فرما دیں۔ آپؐ نے فرمایا کس کو؟ میں نے عرض کیا: عمر کو۔ آپ پھر خاموش ہو گئے اور پھر آپؐ نے چلنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر چلنے کے بعد آپ نے پھر آرام کیا اور فرمایا اے ابن مسعودؓ! میں تجھے اپنے آخری وقت کے قریب ہونے کی خبر دے رہا ہوں۔ پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر فرما دیں۔ آپؐ نے فرمایا کس کو؟ میں نے عرض کیا عثمان کو۔ آپ پھر خاموش ہو گئے اور چلنا شروع ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد آپؐ نے پھر آرام فرمایا اور فرمایا ابن مسعودؓ! میں تجھے اپنے آخری وقت کے قریب ہونے کی خبر دیتا ہوں۔ پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا کس کو؟ میں نے عرض کیا: علی بن ابی طالبؑ کو۔ تب بھی آپؐ نے سانس لیا، پھر فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم لوگ میرے بعد اس کی اطاعت کرو گے تو وہ ضرور تم سب کو جنت میں لے جائے گا۔

نبی کریمؐ کے پاس لوگوں کا شور کرنا اور نبیؐ کا قوموا عنّی فرمانا

قال أخبرني أبو حفص عمر بن محمد بن علي الصيرفي قال حدثنا أبو الحسين العباس بن المغيرة الجوهري قال حدثنا أبو بكر أحمد بن منصور الرمادي قال حدثنا أحمد بن صالح قال حدثنا عنبسة قال أخبرني يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن عبد الله بن عباس قال لما حضرت النبي الوفاة وفي البيت رجال فيهم عمر بن الخطاب قال رسول الله ائتوني بدواة وصحيفة أكتب لكم كتاباً لن تضلوا بعده أبداً فقال لا ترجعوا لشيء فإنه قد غلبه الوجع وعندكم القرآن حسبنا كتاب الله فاختلف أهل البيت واختصموا فمنهم من يقول قربوا يكتب لكم رسول الله ومنهم من يقول ما قال عمر فلما أكثروا اللغط والاختلاف قال رسول الله قوموا عني. قال عبيد الله بن عبد الله بن عتبة فكان ابن عباس يقول إن الرزية كل الرزية ما حال بين رسول الله وبين أن يكتب لهم ذلك الكتاب من اختلافهم ولغطهم

امالی شیخ مفید مجلس 3 (حدیث [illegible])

حضرت عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ کے گھر میں بہت سے لوگ جمع تھے۔ ان میں عمر بن خطاب بھی موجود تھے نبی رسول خدا نے دوات اور کاغذ طلب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہارے لیے ایک تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ پس ایک شخص نے کہا اب کوئی چیز نہ دو کیونکہ نبی پر بیماری کا غلبہ ہے تمہارے پاس قرآن ہے ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پس گھر میں موجود لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گیا اور ان

میں جھگڑا ہو گیا۔ ان میں سے بعض وہ لوگ جو یہ کہہ رہے تھے کاغذ و قلم لے آؤ تاکہ نبی اکرم تحریر لکھ دیں اور بعض وہ تھے جو عمر کے قول کو دہرا رہے تھے۔ جب شور و غل و اختلاف زیادہ ہو گیا۔ رسول خدا نے فرمایا قُومُوا عَنِّی (میرے قریب سے چلے جاؤ)۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے تمام مصیبتوں سے بڑی مصیبت وہ تھی جو رسول خدا اور آپ کی تحریر کے درمیان حائل ہو گئی جو آپ ہمارے لیے لکھنا چاہتے تھے اور وہ لوگوں کا اختلاف اور شور و غل تھا۔

جن لوگوں کو حوض کوثر سے ہٹایا جائے گا وہ میرے اصحاب ہوں گے

قال أخبرني أبو بكر محمد بن عمر بن سلم الجعابي قال حدثنا أبو عبد الله جعفر بن محمد الحسني قال حدثنا أبو موسى عيسى بن مهران المستعطف قال أخبرنا الحسن بن مسلم قال حدثنا وهيب قال حدثنا عبد الله بن عثمان بن خثيم عن ابن أبي مليكة عن عائشة قالت سمعت رسول الله يقول إني على الحوض أنظر من يرد علي منكم وليقطعن برجال دوني فأقول يا رب أصحابي أصحابي فيقال إنك لا تدري ما عملوا بعدك إنهم ما زالوا يرجعون على أعقابهم القهقرى

[illegible] مجلس 4 [illegible]

جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا

میں حوض کوثر پر ہوں گا اور میں دیکھ رہا ہوں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوتے ہیں اور کچھ لوگوں کو مجھ سے دور ہٹایا جائے گا۔ میں آواز دے کر پکاروں گا اے میرے رب یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں

پھر مجھے کہا جائے گا اے میرے نبیؐ! آپؐ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپؐ کے بعد کیا کچھ کیا تھا۔ پس یہ سب آپؐ کے بعد ہمیشہ کے لیے اپنے قدموں پر قہرا واپس پلٹ گئے تھے۔

کچھ اصحاب قیامت کو بھی رسول اکرمؐ کی دوبارہ زیارت نہیں کرسکیں گے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبكر بن محمد بن عمر بن سلم ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبد الله جعفر بن محمد الحسنی ﴿قال حدثنا﴾ عیسی بن مهران ﴿قال اخبرنا﴾ ابومعاوية الضرير ﴿قال حدثنا﴾ الأعمش عن شقيق عن ام سلمة زوج النبی (ص) قال دخل عليها عبدالرحمن بن عوف فقال يا أمة قد خفت ان يهلكنی كثرة مالی انا اكثر قريش مالاً قالت يابنی فأنفق فانی سمعت رسول الله (ص) يقول من اصحابی من لا يرانی بعد ان افارقه قال فخرج عبدالرحمن فلقی عمر بن الخطاب فأخبره بالذی قالت أم سلمة فجاء يشتد حتی دخل عليها ، فقال بالله يا أمة انا منهم فقالت لا اعلم ولن ابری بعدك احدا

حدیث نمبر 5 (بحذف اسناد)

جناب شقیق رضی اللہ عنہ نے جناب اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں: زوجۂ نبی کی خدمت اقدس میں عبدالرحمن بن عوف حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اُم المومنینؓ مجھے ڈر لگتا ہے کہ یہ میرا زیادہ مال مجھے کہیں ہلاک نہ کردے اور قریش میں سب سے زیادہ مال دار بھی میں ہی ہوں۔ اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس مال کو راہِ خدا میں خرچ کرو کیونکہ میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا: میرے بعض اصحاب ایسے ہوں گے جو مجھ سے ایک دفعہ جدا ہونے کے بعد کبھی بھی میری زیارت نہیں کر پائیں گے۔ عبدالرحمن وہاں سے نکلے تو ان کی ملاقات

جناب عمر بن خطاب سے ہوگئی۔ آپ نے ابن خطاب کو ساری خبر سنادی جو ام المومنین نے فرمائی تھی۔ حضرت عمر بھی بی بی رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ یہ خبر آپ پر بہت گراں گزری۔ پس آپ نے کہا: اے اماں پاک (رضی اللہ عنہا) کیا میں ان لوگوں میں سے ہوں جو دوبارہ نبی کی زیارت نہیں کر پائیں گے۔ بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اے عمر! میں تو نہیں جانتی کہ تو ان میں سے ہے یا نہیں اور میں تیرے بعد بھی کسی کو اس سے بری نہیں کر سکتی۔

حضرت اسمٰعیلؑ نے حضرت امام حسینؑ کی اتباع کی

﴿قال أخبرنا﴾ الشريف ابوعبدالله محمد بن محمد بن طاهر الموسوي ﴿قال أخبرنا﴾ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد الهمداني ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن زكريا بن شيبان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سنان ﴿قال أخبرني﴾ محمد بن سليمان القمي الكوفي' قال سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد (ع) يقول ان كان النبي من الانبياء ليبتلى بالجوع حتى يموت جوعاً، وان كان النبي من الانبياء ليبتلى بالعطش حتى يموت عطشاً، وان كان النبي من الانبياء ليبتلى بالعراء حتى يموت عرياناً، وان كان النبي من الانبياء ليبتلى بالسقم والأمراض حتى تتلفه، وان كان النبي ليأتي قومه فيقوم فيهم يأمرهم بطاعة الله ويدعوهم الى توحيد الله وما معه مبيت ليلة فما يتركونه يفرغ من كلامه ولا يستمعون اليه حتى يقتلوه، وانما يبتلي الله تبارك وتعالى عباده على قدر منازلهم عنده ﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن زكريا ﴿قال حدثنا﴾ عثمان بن عيسى عن احمد بن

سليمان وعمران بن مروان عن سماعة بن مهران قال سمعت أبا عبد الله جعفر بن محمد (ع) يقول إن الذي قال الله في كتابه واذكر في الكتاب إسماعيل إنه كان صادق الوعد وكان رسولا نبيا سلط عليه قومه فكشطوا وجهه وفروة رأسه فبعث الله إليه ملكا فقال له إن رب العالمين يقرئك السلام ويقول قد رأيت ما صنع بك فسلني ما شئت فقال يا رب العالمين لي بالحسين بن علي بن أبي طالب (ع) أسوة قال أبو عبد الله (ع) وليس هو إسماعيل بن إبراهيم على نبينا وعليهما السلام

حدیث نمبر 6 ([illegible])

جناب محمد بن سلیمان الکوفی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا مومن اگر کسی کو شدید بھوک میں مبتلا کرے گا تو وہ اس میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ وہ بھوک میں ہی مر جائے گا اور اگر کوئی کسی بیماری میں مبتلا ہوگا تو اس میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ وہ بیماری اس کی جان دنیا سے لے جائے گی اور اگر کسی کو تنگ دستی اور غریبی میں مبتلا کرے گا تو وہ اس میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ اس کو موت آ جائے اور اگر جیوں میں سے کسی نبی کو بیماری میں مبتلا کرے گا تو وہ اس میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ وہ بیماری اس کو تلف کر دے گی۔ اور کوئی نبی قوم میں آئے اور وہ ان میں کھڑا ہو کر ان کو اللہ کی اطاعت کا حکم دے گا اور ان کو اللہ کی توحید کی دعوت دے گا اور اس کے پاس فقط ایک رات دن کی خوراک ہو تو قوم والے اس کو اتنی مہلت نہیں دیں گے کہ وہ اپنی بات پوری کرے اور اس کے کلام کو نہیں سنیں گے حتی کہ اس کو قتل کر دیں گے اور مومن سے یہیں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کو ان کی قدر و منزلت کے حساب سے کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے تو کہ وہ اس درجہ پر فائز ہو سکیں جو ان کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

وطمة (ع) فدك والعوالي وأيست من اجابته لها عدلت الى قبر ابيها رسول الله (ص) فالقت نفسها وشكت اليه ما فعله القوم بها وبكت حتى بلت تربته (ع) بدموعها وسجته ثم قالت في آخر ندبتها

قد كان بعدك أنباء وهنبثة	لو كنت شاهدها لم تكثر الخطب
انا فقدناك فقد الأرض وابلها	واختل قومك فاشهدهم فقد نكبوا
قد كان جبريل بالآيات يؤنسنا	فغبت عنا فكل الخير محتجب
وكنت بدراً ونوراً يستضاء به	عليك ينزل من ذي العزة الكتب
تجهمتنا رجال واستخف بنا	بعد النبي وكل الخير مغتصب
سيعلم متولي ظلم حامتنا	يوم القيامة أنى سوف ينقلب
فقد لقينا الذي لم يلقه احد	من البرية لاعجم ولا عرب
فسوف نبكيك ما عشنا وما بقيت	لنا العيون بتهمال له سكب

حدیث نمبر 7 (بحذف اسناد)

حضرت بی بی زینب بنت علی علیہ السلام فرماتی ہیں۔ جب ابوبکر کی رائے اس پر قائم ہوگئی کہ وہ فدک اور اس کے آس پاس کا رقبہ فاطمہ بنت رسول اللہ کو نہیں دے گا اور بی بی بھی اس سے مایوس ہوگئیں۔ آپؑ اپنے والد محترم رسول اللہ کی قبر اطہر پر تشریف لائیں اور بپنے آپ کو قبر مطہر پر گرا دیا اور جو کچھ قوم نے آپؑ کے ساتھ سلوک کیا تھا اس کی آپؑ

- قال الزجري في النهاية بمادة هنبث فيه ان فاطمة قالت بعد موت النبي (ص) "قد كان بعدك انباء وهنبثة" الى آخر البيتين الأولين ولكن بتغيير جملة فقد نكبوا" في قوله [ولا تغب] ولا يخفى ما فيه من التحريف المقصود وان جاء كسر القافية للاقواء، وعلى كل فان الهنبثة واحدة الهنابث وهي الامور الشداد المختلفة والهنبثة الاختلاط في القول والنون زائدة۔

ابوبکر محمد بن عمر جعابی نے کہا ہے کہ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن زکریا نے بیان کیا ہے، یہ فرماتے ہیں کہ عثمان بن عیسیٰ نے احمد بن سلیمان اور عمران بن مروان سے انہوں نے سماعۃ ابن مہران سے اور یہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا وہ نبی کہ جس کے بارے میں خداوند متعال نے قرآن کریم میں فرمایا ہے واذکر فی الکتاب اسماعیل انه کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا (کہ جس کو خدا نے وعدہ کا سچا اور رسول و نبی کہہ کر یاد فرمایا ہے) ان کی قوم نے ان پر غلبہ حاصل کرلیا اور آپ کے چہرے اور سر مبارک کو شدید زخمی کر دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو آپ کی خدمت میں بھیجا اور اس فرشتے نے آپ سے عرض کیا اے اسماعیلؑ اللہ جل جلالہ کا پیغام دو . آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور فرما رہا ہے کہ جو آپ کی قوم نے آپ کے ساتھ کیا ہے میں نے سب کچھ دیکھ لیا ہے جو آپ چاہتے ہیں وہ مجھ سے سوال کریں (یعنی جس قسم کے عذاب کا آپ سوال کریں گے وہی ان پر نازل کردوں گا) آپ نے عرض کیا اے خدایا! میں نے حسینؑ بن علی علیہ السلام کے اسوہ کو اپنایا ہے اور ان کی پیروی کی ہے۔ (یعنی ان کی مثل اپنا معاملہ تیرے سپرد کردیا ہے) حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا وہ نبیؑ سے مراد حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام ہیں۔

حضرت زینب علیہا السلام بنت علیؑ کی روایت

﴿قال اخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال اخبرنی﴾ ابوعبدالله محمد بن جعفر الحسینی ﴿قال حدثنا﴾ عیسی بن مهران عن یونس عن عبدالله بن محمد بن سلیمان الهاشمی عن أبیه عن جده عن زینب بنت علی بن ابی طالب (ع) قالت لما اجتمع رأی ابی بکر علی منع

تجهمتنا رجال واستخف بنا
بعد النبی وکل الخیر مغتصب

''لوگوں نے ہم سے منہ موڑ لیے اور نبیؐ کے بعد ہم کو خفیف جانا ہے
اور تمام خیر ہم سے غصب کر لی گئی ہے''۔

سیعلم المتولی ظلم حامتنا
یوم القیامة انی سوف ینقلب

''عنقریب ہم مظلوم کرنے والے کو جان لیں گے کہ قیامت کے دن
ہم ان سے بدلہ لیں گے''۔

فقد لقینا الذی لم یلقه احد
من البریة لاعجم ولا عرب

''پس آپؐ کے بعد ہم نے وہ کچھ دیکھا ہے جو دنیا میں عجم اور عرب
میں سے کسی نے نہیں دیکھا''۔

فسوف نبکیك ما عشنا وما بقیت
لنا العیون بتهمال له سکب

''ہم آپؐ پر گریہ کرتے رہیں گے جب تک ہم زندہ ہیں اور ہماری
آنکھیں ہیں ان سے آنسو جاری رہیں گے''۔

کبھی تھوڑی سی زحمت برداشت کرنے سے بھی خوشی نصیب ہوتی ہے

﴿قال أخبرنی﴾ الشریف ابوعبدالله محمد بن محمد بن طاهر عن ابی العباس احمد بن محمد بن سعید عن احمد بن یوسف الجعفی عن محسین بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابی عن ادم بن عیینة بن ابی عمر ب

سے شکایت کرتے ہوئے گریہ کرتی رہیں یہاں تک کہ قبر اطہر آپؐ کے آنسوؤں سے تر ہوگئی اور آپؐ نے مدیہ کیا اور نوحہ پڑھا جس کے آخری اشعار کچھ یوں تھے

قد كان بعدك أنباء وهنبثة
لو كنت شاهدها لم تكثر الخطب

''اے میرے بابا! آپؐ کے بعد اتنے غم اور مصائب ہم پر وارد ہوئے ہیں' اگر آپؐ ان کا مشاہدہ کرتے تو آپؐ کی حالت غیر ہوجاتی''۔

انا فقدناك فقد الأرض وابلها
واختل قومك فاشهدهم فقد نكبوا

''ہم نے آپؐ کو کھویا ہے گویا زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب کھو گئے اور آپؐ کی قوم منحرف ہوگئی پس آپؐ گواہ رہیں کہ وہ ہم سے ہٹ گئے ہیں''۔

قد كان جبريل بالآيات يؤنسنا
فغبت عنا فكل الخير محتجب

''تحقیق جبرئیلؑ جو آیات کے ساتھ ہمارے لیے مونس تھے پس وہ ہم سے غائب ہوگیا گویا ہر چیز نے ہم سے رخ موڑ لیا ہے''۔

وكنت بدراً ونوراً يستضاء به
عليك ينزل من ذى العزة الكتب

''آپؐ چودھویں کے چاند اور وہ نور جس کے ذریعے کائنات روشن تھی اور آپؐ پر صاحب غلبہ وقوت کی طرف سے کتاب نازل ہوئی ہے''۔

ہمارے لیے کوئی حدیث نقل فرمائیں تو ساتھ سند بھی ذکر فرما دیا کریں۔ پس آپؑ نے فرمایا میرے باباؑ نے میرے داداؑ سے اور انہوں نے رسولؐ خدا سے اور انہوں نے جبرئیل سے اور انہوں نے اللہ رب العزت سے ذکر کیا اور میں جب بھی کوئی حدیث نقل کروں گا اسی سند سے ہوگی اور فرمایا: اے جابر ایک حدیث جو کسی صادق سے آپ حاصل کریں ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔

بغیر بصیرت کے عمل کرنے والا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن موسى بن بكير ﴿قال حدثني﴾ من سمع ابا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول العامل على غير بصيرة كالسائر على السراب بقيعة لا تزيده سرعة سيره الا بعداً۔

حدیث نمبر 10 (بحذف اسناد)

جناب موسیٰ ابن بکیر نے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا ہے جس نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: جو شخص بغیر بصیرت وعلم کے عمل کرے گا وہ اس کی مانند ہے جو راہ بھول کر سراب کے پیچھے چل رہا ہے جو جتنا تیز چلے گا اتنا ہی منزل سے دور ہوتا جائے گا۔

هلالی الکوفی ، قال سمعت ابا عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیہ السلام یقول
کم من صبر ساعة قد اورثت فرحا طویلا وکم من لذة ساعة قد ورثت
حزناً طویلا

حدیث نمبر 8 (بحذف اسناد)

جناب عمر بن عیینہ بن ابی عمران بلال الکوفی سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ
میں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا
تھوڑی مدت کا صبر کرنا (یعنی حرام پر صبر کرنا) ایک طویل خوشی کا موجب بنتا ہے
اور قلیل موت کی مدت (یعنی حرام میں مبتلا ہونے کی وجہ سے جو کچھ لمحہ لذت حاصل ہوتی
ہے) طویل غم و حزن کا باعث بن جاتی ہے۔

صادق سے ایک حدیث حاصل کرنے کا اجر

﴿قال أخبرني﴾ أبوالقاسم جعفر بن محمد القمی رحمه الله ﴿قال
حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عیسی ﴿قال حدثني﴾ هارون بن مسلم عن علی
بن سباط عن سیف بن عمیرة عن عمرو بن شمر عن جابر قال قلت لابی
جعفر (ع) اذا حدثتني بحدیث فاسنده لی، فقال حدثنی ابی عن جدی
رسول الله (ص) عن جبرئیل (ع) عن الله عزوجل ، وکلما احدثك بهذا
الاسناد وقال یا جابر لحدیث واحد تاخذه عن صادق خیر لك من الدنیا وما
فیها

حدیث نمبر 9 (بحذف اسناد)

جناب جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت امام
ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا (اے فرزند رسول) جب آپ

مجلس نمبر 6

[بروز بدھ ۱۹ رمضان المبارک سال ۴۰۴ ہجری قمری]

امام سجاد علیہ السلام کے مواعظ

ومما أملاه في يوم الاربعاء التاسع عشر منه وسمعه بو الفوارس بقاه الله ﴿أخبرني﴾ الشيخ الجليل المفيد محمد بن محمد بن النعمان دام الله تاييده وتوفيقه قراءة عليه ﴿قال أخبرني﴾ ابوجعفر محمد بن علي بن الحسين ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن جعفر الحميري ﴿قال حدثنا﴾ ايوب بن نوح عن محمد بن ابي عمير عن جميل بن دراج عن ابي حمزة الثمالي رحمه الله عن علي بن الحسين زين العابدين (ع) انه قال يوماً لاصحابه اخواني اوصيكم بدار الآخرة ولا اوصيكم بدار الدنيا فانكم عليها حريصون وبها متمسكون اما بلغكم ما قال عيسى بن مريم (ع) للحواريين قال لهم الدنيا قنطرة فاعبروها ولا تعمروها وقال ايكم يبني على موج البحر دارا تلكم الدار الدنيا فلا تتخذوها قراراً۔

حدیث نمبر 1 (بحذف اسناد)

حضرت ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام سے روایت بیان فرمائی ہے کہ آپؑ نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا

میرے بھائیو! میں آپ لوگوں کو آخرت کے گھر کی وصیت کرتا ہوں اور میں آپ

لوگوں کو اس دنیا کے گھر کی وصیت نہیں کرتا جبکہ آپ اس پر حریص ہیں اور اس کے ساتھ بنا تعلق ور تمسک قائم کیے ہوئے ہیں۔ میں کیوں نہ آپ لوگوں کو اس چیز کے بارے میں بیان کروں جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمائی تھی کہ یہ دنیا یک صحرا ہے۔ اس کو تم لوگوں نے عبور کرنا ہے۔ اس میں تم نے ہمیشہ نہیں رہنا اور پھر فرمایا تم میں سے کون ہے جو دریا کی موج پر اپنا گھر بنائے۔ پس یہ دنیا کا گھر ہے ایسا ہی ہے اس کو اپنے لیے قرارگاہ و محل سکونت مت قرار دو یعنی اس کے ساتھ دل نہ لگاؤ۔

ہماری محبت و مودت کو لازم قرار دو

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثني﴾ علی بن اسماعيل ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن خلف ﴿قال حدثنا﴾ حسين الاشقر ﴿قال حدثنا﴾ قيس عن ليث بن ابي سليم عن عبدالرحمن بن ابي ليلى عن الحسين بن علي بن ابي طالب عليهما السلام قال قال رسول الله (ص) الزموا مودتنا اهل البيت فانه من لقي الله وهو يحبنا دخل الجنة بشفاعتنا، والذي نفسي بيده لا ينتفع عبد بعمله الا بمعرفته بحقنا[1]

حدیث نمبر 2۔ (محذوف اسناد)

حضرت امام حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

میرے اہل بیت کی محبت و مودت کو اپنے لیے لازم قرار دو کیونکہ جو شخص اللہ سے ملاقات کرے اس حالت میں کہ اس کے دل میں ہماری محبت ہوگی وہ ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان

1۔ تقدم مثل هذا الحديث في المجلس الثاني بطريق آخر راجعه (۲ ص)۔

ہے کسی بندے کا کوئی عمل خیر اس کو فائدہ نہیں دے گا مگر ہمارے حق کی معرفت کے ساتھ اس کے لیے فائدہ مند ہوگا۔

مروّت کی دو قسمیں ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوجعفر محمد بن علي بن الحسين ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الوليد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار عن يعقوب بن يزيد عن ابن ابي عمير عن غير واحد عن ابي عبدالله جعفر بن محمد (ع) قال المروة مروتان مروة الحضر ومروة السفر فاما مروة الحضر فتلاوة القرآن وحضور المساجد وصحبة اهل الخير والنظر في الفقه واما مروة السفر فبذل الزاد والمزاح في غير ما يسخط الله وقلة الخلاف على من يصحبه وترك الرواية عليهم اذا انت فارقتهم

حدیث نمبر 3 (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام فرماتے ہیں مروت دو قسم کی ہے ایک وطن میں رہتے ہوئے مروت اور ایک سفر کے دوران مروت۔

وطن یعنی اپنے شہر و گھر میں ہوتے ہوئے مروت یہ ہے کہ قرآن کی تلاوت کرنا' مسجد میں نماز با جماعت کے لیے حاضر ہونا اور نیک لوگوں کی محفل میں جانا اور فقہ و دین میں غور و فکر کرنا۔ اور سفر کی مروت یہ ہے اپنے ساتھیوں پر زادِ سفر کو خرچ کرنا' ان کے ساتھ ہنسی خوشی کا ایسا مزاح کرنا جو خدا کی ناراضگی کا موجب نہ ہو۔ ان کی باتوں میں اختلاف کم کرنا اور ان سے جھوٹی روایات نقل نہ کرنا۔

علی ابن ابی طالبؑ سید العرب ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر بن سلم ﴿قال حدثني﴾ علي

بن سماعیل ابوالحسن الأطروش ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن خلف مقری
﴿قال حدثنا﴾ حسین الاشقر ﴿قال حدثنا﴾ قیس بن الربیع عن ابیه عن
عبد الرحمن بن ابی لیلی عن الحسین بن علی بن ابی طالب (ع) قال قال
رسول الله (ص) یاانس ادع لی سید العرب، فقال یارسول الله ألست سید
العرب، قال انا سید ولد ادم وعلی سید العرب فدعا علیاً فلما جاء علی (ع)
قال یا انس ادع لی الانصار فجاؤا فقال النبی (ص) یامعشر الانصار هذا
علی سید العرب فأحبوه لحبی واکرموه لکرامتی فان جبرئیل (ع) اخبرنی
عن الله عزوجل ما اقول لکم

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

حضرت امام حسین ابن علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپؐ نے انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا

اے انس! سید العرب کو میرے پاس لاؤ۔ پس اس نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ سید العرب نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اے انس! میں سید ولد آدم ہوں یعنی تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی علیہ السلام عرب کے سردار ہیں۔ پس علی علیہ السلام کو بلاؤ۔ میں نے علی علیہ السلام کو بلایا جب آپؐ رسولؐ خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو رسولؐ خدا نے فرمایا اے انس! انصار کو میرے پاس بلاؤ۔ پس جب انصار بھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔

اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اے گروہ انصار! یہ علی علیہ السلام تمام عرب کے سردار ہیں۔ میری محبت کی وجہ سے ان سے بھی محبت کرو۔ میری عزت واکرام کی وجہ سے ان کی عزت واکرام کرو۔ یاد رکھو جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کی جبرائیلؑ نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں خبر

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسى عن ابن ابی عمیر عن عبد الله بن مسكان عن بشر الكناسى عن ابی خالد الكابلى قال قال لی على بن الحسين (ع) يا أبا خالد لتأتين فتن كقطع الليل المظلم لا ينجوا الا من احد الله ميثاقه، اولئك مصابيح الهدى وينابيع العلم ينجيهم الله من كل فتنة مظلمة كأنى بصاحبكم قد علا فوق نجفكم بظهر كوفان فی ثلاثمائة وبضعة عشر رجلا جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن شماله واسرافيل امامه معه راية رسول الله (ص) قد نشرها لا يهوى بها الى قوم الا اهلكهم الله عزوجل

حدیث نمبر 5. (کذب اسناد)

حضرت ابو خالد الکابلی نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا

اے ابو خالد! اس دنیا میں فتنے آنے والے ہیں جو اندھیری رات کی طرح ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے اور ان سے کوئی نہیں بچ پائے گا مگر وہ جن سے اللہ نے عہد لیا ہو ہے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اس تاریکی میں ہدایت کے چراغ اور علم کے سرچشمے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر فتنے اور تاریکی سے محفوظ رکھے گا۔ گویا میں اس تمہارے صاحب و امام و سردار کو دیکھ رہا ہوں جو نجف کے اوپر سے کوفہ و بصرہ کے درمیان بلند ہوگا اور اس کے ساتھ تین سو دس اور کچھ افراد ہوں گے (یعنی تین سو تیرہ) جبرائیل علیہ السلام آپؑ کے دائیں جانب اور میکائیل علیہ السلام بائیں جانب اور اسرافیل علیہ السلام آپؑ کے آگے آگے ہوں گے اور جن کو آپؑ بلائیں گے پس سید الانبیاء رسول اعظمؐ کا پرچم آپؑ کے دست قدرت میں ہوگا اور آپؑ اس پرچم کے ساتھ جس قوم کے مقابلے میں جائیں گے تو

اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہلاک کر دے گا۔

رسولؐ خدا کی اس دنیا میں آخری مجلس

﴿قال أخبرني﴾ أبوحفص عمر بن محمد بن علي الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد الحسني ﴿قال حدثنا﴾ عيسى بن مهران ﴿قال أخبرنا﴾ يونس بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرحمن بن الغسيل ﴿قال أخبرني﴾ عبدالرحمن بن خلاد الانصاري عن عكرمة عن عبد الله بن عباس قال ان علي بن ابي طالب (ع) والعباس بن عبدالمطلب والفضل بن العباس دخلوا على رسول الله (ص) في مرضه الذي قبض فيه فقالوا يا رسول الله هذه الانصار في المسجد تبكي رجالها ونساؤها عليك فقال وما يبكيهم قالوا يخافون ان تموت فقال اعطوني ايديكم فخرج في ملحفة وعصابة حتى جلس على المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال اما بعد ايها الناس فما تنكرون من موت نبيكم الم انع اليكم وتنع اليكم انفسكم لو خلد احد قبلي ثم بعث اليه خلدت فيكم

ألا اني لاحق بربي وقد تركت فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا كتاب الله تعالى بين اظهركم تقرؤنه صباحا ومساء فلا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا وكونوا اخواناً كما امركم الله، وقد خلفت فيكم عترتي اهل بيتي وانا اوصيكم بهم ثم اوصيكم بهذا الحي من الانصار فقد عرفتم بلاءهم عند الله عزوجل وعند رسوله وعند المؤمنين الم يوسعوا في الديار ويشاطروا الثمار ويؤثروا وبهم الخصاصة، فمن ولي منكم امراً يضر فيه احداً وينفعه فليقبل من محسن الانصار وليتجاوز عن مسيئهم وكان

آخر مجلس جلسہ (ص) حتی لقی اللہ عزوجل

حدیث نمبر 6 (خلافت)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ حضرت عباس بن عبدالمطلب اور فضل بن عباسؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپؐ کے وصال کا وقت قریب تھا۔ انھوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! مسجد میں انصار مرد اور عورتیں سب رو رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کیوں رو رہے ہیں؟ انھوں نے عرض کیا ان لوگوں کو خوف ہے کہ آپؐ اس دنیا سے رحلت فرما رہے ہیں۔ پس رسولؐ خدا نے فرمایا مجھے اپنے ہاتھوں سے سہارا دو۔ پس آپؐ ان کے سہارے سے مسجد میں تشریف لائے اس حالت میں کہ سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور باقی جسم مطہر پر چادر لپٹی ہوئی تھی۔ آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بجا لانے کے بعد آپؐ نے فرمایا:

اما بعد! اے لوگو! تم اپنے نبی کی موت کا انکار کیوں کر رہے ہو؟ کیا میں نے تمہیں موت کے برحق ہونے کے بارے میں خبر نہیں دی اور کیا خود تمہارے نفس تم کو اس کے برحق ہونے کے بارے میں خبر نہیں دے رہے۔ کیا مجھ سے پہلے بھی کوئی نبی دنیا میں ہمیشہ رہا ہے تاکہ میں بھی تمہارے درمیان ہمیشہ رہ جاؤں۔ آگاہ ہو جاؤ میں اپنے رب کے پاس جا رہا ہوں اور میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اگر تم ان سے تمسک رکھو گے تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب جو تمہارے سامنے ہے جس کی تم صبح وشام تلاوت کرتے ہو۔ پس تم فخر وتکبر نہ کرنا، حسد نہ کرنا، ایک دوسرے پر غضب نہ کرنا۔ تم ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے اور میں تمہارے درمیان اپنی عترت و اہل بیت کو اپنا خلیفہ بنا کر جا رہا ہوں اور میں آپ لوگوں کو ان کے بارے میں وصیت کرتا

ہوں۔ پھر میں تم کو اپنے مددگاروں میں سے اس زندہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ پس تم اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے نزدیک ان کے مقام عزت کو جانتے ہو۔ کیا تم اپنے گھر کو ان کے لیے وسیع نہیں کرو گے۔ کیا تم اپنے پھل آدھے آدھے تقسیم نہیں کرو گے۔ کیا تم تنگی اور محتاجی کو ان سے دور نہیں کرو گے۔ پس انصار میں سے جو نیکوکار ہیں ان کو قبول کرو اور جو گناہ گار ہیں ان سے درگزر کرو۔ اور یہ آپ کی آخری مجلس تھی جس کے بعد آپؐ بارگاہ رب العزت میں چلے گئے تھے۔

ابن عباسؓ کا بصرہ والوں سے خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوحفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الله جعفر بن محمد الحسني ﴿قال حدثنا﴾ عيسى بن مهران ﴿قال أخبرنا﴾ حفص بن عمر الفراء ﴿قال أخبرنا﴾ ابومعاذ الخزاز عن عبيد الله بن محمد الربعي قال بينا ابن عباس يخطب الناس بالبصرة اذ اقبل عليهم بوجهه فقال ايتها الامة المتحيرة في دينها اما لو قدمتم من قدم الله واخرتم من اخر الله وجعلتم الوراثة والولاية حيث جعلها الله لما عال سهم[1] من فرائض الله ولا عال ولي الله ولا اختلف اثنان في حكم الله ولا تنازعت الامة في شيئ من كتاب الله، فذوقوا وبال ما فرطتم بما قدمت ايديكم وسيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون

1- العول عبارة عن قصور التركة عن سهام ذوى الفروض ولن تقصر الا بدخول الزوج والزوجة وهو في الشرع ضد التعصيب الذي هو توريث العصبة ما فضل عن ذوي السهام يقال عالت الفريضة واعالت قولا ارتفعت وهو ان ترتفع السهام وتزيد فيدخل النقصان على اهلها، وهو من الميل لميل الفريضة بالجور عليهم بنقصان سهامهم وفي الحديث اول من اعال الفرائض عمر بن الخطاب (م ص)

حدیث نمبر 7۔ (بحذف اسناد)

ابومعاذ خراز نے عبداللہ بن احمد ربعی سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے درمیان بصرہ میں ابن عباس نے خطبہ دیا۔ پس آپ اہل بصرہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا

اے اپنے دین میں پریشان و متحیر اُمت آگاہ ہو جاؤ اگر تم اس طرف اپنے قدم اٹھاتے جس طرف اللہ تم کو چلانا چاہتا ہے اور رخ موڑتے اس طرف سے جس طرف سے اللہ تمہارا رخ موڑنا چاہتا ہے اور تم خلافت و ولایت کو وہاں قرار دیتے جہاں ان دونوں کو اللہ نے قرار دیا ہے۔ تم اللہ کے فرائض میں تم کمی کرتے اور نہ ہی اللہ کے دین کو تم نقصان پہنچاتے۔ اور نہ ہی تم خلق خدا کے درمیان کوئی دو بندے اختلاف کرتے اور نہ ہی اللہ کی کتاب میں سے کسی چیز کے بارے میں نزاع اور جھگڑا کرتے۔ پس آپ اپنے کیے ہوئے کا مزہ چکھو اور جو کچھ تم اپنے ہاتھوں سے انجام دے چکے ہو اس میں تم نے کوتاہی کی ہے اس کا مزہ چکھو اور عنقریب وہ لوگ جو ظالم ہیں وہ جان لیں گے ان کو کس جگہ پلٹا دیا جائے گا۔

شیخین خلافت پر قابض ہوئے

﴿قال أخبرني﴾ ابوحفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الله جعفر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ عيسى بن مهران ﴿قال حدثنا﴾ مخول ﴿قال حدثنا﴾ الربيع بن المنذر عن أبيه قال سمعت الحسن بن علي عليهما السلام يقول ان ابابكر وعمر عمدا الى هذا الامر وهو لنا كله فاخذاه دوننا وجعلا لنا فيه سهما كسهم الجدة، اما والله لتهمنهما انفسهما يوم يطلب الناس فيه شفاعتنا

حدیث نمبر 8 (بحذف اسناد)

جناب ربیع بن منذر نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

تحقیق ابوبکر اور عمر ان دونوں نے اس امر (یعنی خلافت) کا قصد کیا حالانکہ یہ ہمارا حق تھا اور ان دونوں نے ہمیں چھوڑ کر اس کو اپنا لیا اور اس میں کچھ ہمارا حصہ بھی رکھا۔ آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم ہم ان دونوں کو متہم کریں گے اس دن جس دن لوگ ہماری شفاعت طلب کریں گے۔

جناب سیدہؑ کے گھر پر ان لوگوں کا ہجوم کرنا

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو حسين العباس بن المغيرة ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر احمد بن منصور الرمادي ﴿قال حدثنا﴾ سعيد بن عفير ﴿قال حدثني﴾ ابن لهيعة عن خالد بن يزيد عن ابي هلال عن مروان بن عثمان قال لما بايع الناس ابابكر دخل علي (ع) والزبير والمقداد بيت فاطمة (ع) وابوا ان يخرجوا فقال عمر بن الخطاب اضرموا عليهم البيت ناراً فخرج الزبير ومعه سيفه فقال ابوبكر عليكم بالكلب فقصدوا نحوه فزلت قدمه وسقط الى الأرض ووقع السيف من يده، فقال ابوبكر اضربوا به الحجر فضرب بسيفه الحجر حتى انكسر وخرج علي بن ابي طالب (ع) نحو العالية فلقيه ثابت بن قيس بن شماس فقال ماشأنك ياابا الحسن فقال ارادوا ان يحرقوا علي بيتي وابوبكر على المنبر يبايع له ولا يدفع عن ذلك ولا ينكره فقال له ثابت ولا تفارق كفي يدك حتى اقتل دونك فانطلقا جميعا حتى عادا الى المدينة وان فاطمة (ع)

و قمة علی بابهو وقد خلت دارها من احد من القوم وهی تقول لاعهدلی بقوم سوأ محضراً منکم ترکتم رسول اللّٰہ جنازة بین ایدینا وقطعتم امرکم بینکم لم تستامرونا وصنعتم بنا ما صنعتم ولم تروا لنا حقاً

<u>حدیث نمبر 9 (بحذف اسناد)</u>

مروان بن عثمان بیان کرتا ہے جب لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کرلی تو علی علیہ سلام زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہ جناب سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے گھر چلے گئے اور ان لوگوں نے وہاں سے نکلنے سے انکار کردیا۔ پس عمر بن خطاب نے کہا ان کے گھر کو آگ لگا دی جائے۔ پس زبیر گھر سے باہر نکل آیا۔ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ پس ابوبکر نے کہا تیرے دو کتوں کو چھوڑا جائے۔ سب لوگ زبیر کی طرف لپکے تو اس کے قدم لڑکھڑا گئے اور وہ زمین پر گر گیا اور اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ ابوبکر نے کہا اس کی تلوار کو پتھر پر مارو۔ پس اس کی تلوار کو پتھر پر مارا گیا اور وہ ٹوٹ گئی۔

اس کے بعد حضرت علی بن ابی طالب مشرق کی جانب مدینہ سے باہر چلے گئے۔ پس وہاں پر آپ کی ملاقات ثابت بن قیس بن شماس سے ہوئی۔ اس نے عرض کیا اے ابوالحسنؑ! کیا معاملہ ہے؟ آپؑ نے فرمایا یہ میرے گھر کو آگ لگانا چاہتے ہیں جب کہ ابوبکر منبر پر بیٹھ چکا ہے اور اس کی بیعت کی جا چکی ہے اور وہ بھی اس کو نہیں روک رہا اور اس کا انکار بھی نہیں کرتا (جب کہ میرا حق غصب کیا جا چکا ہے) جناب ثابت نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا اے علیؑ ان لوگوں سے مخالفت ترک کردو اور اپنے ہاتھ کو روکو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ آپ کو قتل کردیں۔ پھر دونوں واپس مدینہ میں آگئے۔ جناب فاطمہ علیہا سلام اپنے دروازے پر کھڑی تھیں اور ساری قوم دروازہ چھوڑ کر جا چکی تھی اور بی بی پکار فرما رہی تھیں اس دن سے برا کوئی دن میں نے نہیں دیکھا کہ تم نے رسولؐ خدا کے جنازے کو ہمارے سامنے چھوڑ دیا اور تم نے امر خلافت کو اپنے درمیان بانٹنا شروع کردیا

جبکہ ہم سے تم نے مشورہ بھی نہیں کیا اور ہمارے ساتھ جو کچھ کیا اس میں تم نے ہمارے حق کا لحاظ بھی نہیں کیا۔

(ظاہراً اس روایت سے معلوم ہوتا ہے یہ گھر کو آگ لگانے سے پہلے کی ہے جس میں فقط وہ دھمکی دے کر چلے گئے تھے اور دوسرا اس کا راوی مروان بن عثمان ہے اس سے بھی لگتا ہے یا تو مخدوش ہے یا پھر اس واقعہ عظیم سے پہلے یہ واقعہ رونما ہوا ہوگا ورنہ آگ لگانا یقینی ہے اس سے انکار نہیں ہے۔ مترجم)

عمر بن خطاب کی آخری وقت حالت

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو حسين العباس بن المغيرة ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر احمد بن منصور الرمادي ﴿قال حدثنا﴾ سليمان بن حرب ﴿قال حدثنا﴾ حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد عن عاصم بن عبيدالله عن عبدالرحمن بن ابان بن عثمان عن أبيه عن عثمان بن عفان قال انا اخر الناس عهداً بعمر بن الخطاب دخلت عليه ورأسه في حجر ابنه عبدالله وهو مولول فقال له ضع خدي بالارض فأبى عبدالله فقال له ضع خدي بالارض لا أم لك فوضع خده بالارض فجعل يقول ويل امي ويل امي ان لم تغفر لي فلم يزل يقولها حتى خرجت نفسه

حدیث نمبر 10 (محذوف اسناد)

حضرت عثمان بن عفان نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کا آخری وقت تھا اور سب لوگوں کے آخر میں اس کی عیادت کے لیے گیا جبکہ اس کا سر اس کے بیٹے عبداللہ کی گود میں تھا اور وہ شدت تکلیف سے نڈھال تھا۔ اپنے بیٹے سے کہہ رہا تھا میرے سر و چہرے کو زمین پر رکھ دو اور عبداللہ اس سے انکار کر رہا تھا۔ پھر اس نے کہا کہ میرا سر

زمین پر رکھ دو تیری ماں مرجائے یا تیری ماں کوئی نہیں ہے (بددعا کے الفاظ) پھر اس نے اس کا چہرہ زمین پر رکھ دیا اور وہ زمین پر سر مارتا اور یہ کہتا کہ ہائے افسوس (یعنی میرے پیدا کرنے والی ماں پر افسوس اس نے مجھے کیوں جنا) ہائے افسوس و ویل ہو میری ماں اور اگر مجھے بخشا نہ گیا۔ وہ متواتر یہی کہتا رہا حتی کہ اس کی جان نکل گئی۔

(قارئین آپ خود دیکھیں جو اس دنیا سے مطمئن جاتے ہیں وہ فرحت بھرے مکھ سے آوازیں دیتے ہوئے نظر آتے ہیں اور جو اپنے کیے ہوئے پر پشیمان ہوتے ہیں اور رسوا ہوکر جاتے ہیں ان کی حالت کیسی ہوتی ہے۔ مترجم)

جو خواہش نفس کی اتباع نہ کرے اس کے لیے طوبیٰ ہے

﴿قال اخبرنی﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن یحیی العطار ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن ابی الصہبان عن محمد بن ابی عمیر عن جمیل بن دراج عن ابی عبداللہ جعفر بن محمد (ع) قال قال رسول اللہ (ص) طوبی لمن ترک شہوۃ حاضرۃ لموعد لم یرہ

حدیث نمبر 11 (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا کہ طوبیٰ خوشخبری ہے ان کے لیے جو اپنی خواہش و شہوت موجود کو ترک کردے اس وعدہ کے لیے جس کو اس نے ابھی دیکھا نہیں۔

اصحاب قیاس کی مذمت

﴿قال اخبرنی﴾ ابوجعفر محمد بن علی ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن الحسن بن الولید ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن بن صفار ﴿قال حدثنی﴾

يعقوب بن يزيد عن حماد بن عثمان عن زرارة بن أعين، قال قال لي ابوجعفر محمد بن علي (ع) يا زرارة اياك و اصحاب القياس في الدين فانهم تركوا علم ما وكلوا به وتكلفوا ما قد كفوه يتأولون الاخبار ويكذبون على الله عزوجل، وكأني بالرجل منهم ينادى من بين يديه قد تاهوا وتحيروا في الارض والدين

حدیث نمبر 12 (بحذف اسناد)

حضرت زرارہ بن اعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا

اے زرارہ! دین میں قیاس کرنے والوں سے بچو کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین میں جس کا علم پر بھروسہ کرتا تھا اس کو چھوڑ دیا ہے اور جس سے ان کو روکا گیا تھا اس کے مرتکب ہوئے ہیں۔ انھوں نے اخبار کی تاویل کی ہے اور خداوند متعال پر جھوٹ بولتے ہیں۔ اور گویا یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا کی بارگاہ میں آواز دی جائے گی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دین میں اور زمین پر پریشان و متحیر رہے ہیں۔

○

﴿قال أخبرني﴾ ابوجعفر محمد بن علي بن الحسين ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن موسى بن المتوكل ﴿قال حدثنا﴾ علي بن الحسين السعد آبادي ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن خالد عن أبيه عن ابن ابي عمير عن غير واحد عن ابي عبدالله (ع) قال لعن الله اصحاب القياس فانهم غيروا كلام الله وسنة رسوله (ص) واتهموا الصادقين في دين الله عزوجل

حدیث نمبر 13 (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا لعنت کرے دین میں

قبول کرنے والوں پر کیونکہ انہوں نے کلامِ خدا اور سنتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تبدیل کر دیا اور حق سے دین میں منافقین کو مقدم کیا ہے۔

اہلِ دین کی صفات

قال أخبرني أبو بكر محمد بن عمر الجعابي قال حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال حدثني محمد بن أحمد بن الحسن القطواني قال حدثني سليم الخادم في درب الحجب عن ابراهيم بن عقبة بن جعفر عن محمد بن نصر بن قرواش النهدي الجمال الكوفي عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال إن صاحب الدين فكر فعلته السكينة واستكان فتواضع وقنع فاستغنى، ورضي بما أعطي، وانفرد فكفي الأحزان، ورفض الشهوات فصار حرا، وخلع الدنيا فتحامى الشرور واطرح الحسد فظهرت المحبة ولم يخف الناس فلم يخفهم ولم يذنب إليهم فسلم منهم، وسخط نفسه عن كل شيء ففاز واستكمل الفضل وأبصر العافية فأمن الندامة

حدیث نمبر 14 (بحذف سند)

حضرت ابو عبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں اہلِ دین فکر کرتے ہیں (یعنی وہ اپنے بارے میں فکر کرتے ہیں ان کی اصل کیا تھی (نجس پانی)۔ اور وہ نفس کے عیوب کے بارے میں اور اپنی آخرت کے بارے میں) اور ان پر سکون غلبہ رکھتا ہے۔ خضوع اور اپنے نفس کو ذلیل رکھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ اور خالق اور مخلوق کے سامنے انکساری کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ قانع ہوتے ہیں اور لوگوں سے بے نیاز رہتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملتا ہے اس پر راضی رہتے ہیں اور دنیا سے ایک طرف رہتے اور اپنے ہاں عیوب

کے لیے کفایت کرتے ہیں اور شہوات کو ترک کرکے آزاد ہو جاتے ہیں اور دنیا کو چھوڑ دیتے ہیں اور تمام شرور سے اجتناب کرتے ہیں۔ حسد سے پرہیز کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ نہ وہ لوگوں سے ڈرتے ہیں اور نہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں وہ لوگوں سے برا سلوک نہیں کرتے اور لوگ ان سے سلامتی میں رہتے ہیں اور ہر چیز کے بدلے میں اپنے نفس پر سختی کرتے ہیں۔ پس یہی کامیاب ہیں اور ان کا فضل و فضیلت کامل ہوتا ہے اور وہ عافیت کو دیکھتے ہیں اور ندامت سے امن میں رہتے ہیں حتیٰ ان کو پشیمانی نہیں ہوگی۔

حضرت جبرائیلؑ کا نبی اکرمؐ کے پاس آخری وقت میں آنا

﴿قال أخبرني﴾ ابوجعفر محمد بن علي عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن ابراهيم بن محمد الثقفي عن محمد بن مروان عن زيد بن الحسن بن عثمان عن ابي بصير عن ابي جعفر الباقر عليه السلام، وقال لما حضر النبي (ص) الوفاة نزل جبرئيل فقال له جبرئيل يارسول الله هل لك في الرجوع قال (قد بلغت رسالات ربي) ثم قال له اتريد الرجوع الى الدنيا قال لا بل الرفيق الأعلى ثم قال رسول الله (ص) للمسلمين وهم مجتمعون حوله ايها الناس لانبي بعدي ولا سنة بعد سنتي فمن ادعى ذلك فدعوة وبدعته في النار ومن ادعى ذلك فاقتلوه ومن اتبعه فانهم في النار ايها الناس احيوا القصاص واحيوا الحق ولا تفرقوا واسلموا تسلموا كتب الله لاغلبن انا ورسلي ان الله قوي عزيز]

حدیث نمبر 15 (مختلف اسناد)

حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے حضرت امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت

بیان کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری وقت آیا تو حضرت جبرائیلؑ آپؐ کی خدمتِ قدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہؐ! کیا آپؐ دنیا میں واپس جانا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ تحقیق میں نے اپنے رب کی رسالت کے تمام احکام کی تبلیغ کا فرض پورا کر دیا ہے۔ پھر جناب جبرائیلؑ نے عرض کیا کیا آپؐ دوبارہ دنیا کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ میں اس رفیق اعلیٰ کی بارگاہ میں جانا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد رسولِ خدا نے ان مسلمانوں سے جو اس وقت آپؐ کے اردگرد جمع تھے فرمایا:

''اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور میری سنت کے بعد کسی اور کی سنت نہیں ہوگی۔ جو میرے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا پس وہ دعویٰ اور اس کی پیروی کرنے والے جہنم میں جائیں گے اور جو اس کا دعویٰ کرے اس کو قتل کر دینا تم لوگوں پر واجب ہے۔ اور جو اس کی اتباع کریں گے وہ سب جہنم میں جائیں گے۔

اے لوگو! اپنے درمیان قصاص کو زندہ رکھو اور حق کو زندہ رکھو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو اور ایک دوسرے کو سلامتی میں رکھو جیسا کہ سلامتی کا حق ہے۔ اللہ نے واجب قرار دیا ہے کہ میں اور میرا رسول ضرور غالب ہوں گے لیکن اللہ قوی و عزیز ہے۔

رزق طلوعِ آفتاب سے پہلے تقسیم ہوتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن عبد الله ﴿قال حدثني﴾ عمي محمد بن عبدالله ﴿قال حدثنا﴾ اسحق بن جعفر بن محمد بن هلال المدحجي قال قال لي ابوك جعفر بن محمد الصادق عليهما السلام

إذا كانت لك حاجة فاغد فيها فإن الأرزاق تقسم قبل طلوع الشمس وإن الله تعالى بارك لهذه الأمة في بكورها، وتصدق بشيء عند البكور فإن البلاء لا يتخطى الصدقة

حدیث نمبر 16 (بحذف اسناد)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی حاجت اور ضرورت تمہیں پیش ہو جائے اس کے مانگنے کے لیے صبح کا وقت اختیار کرو۔ کیونکہ رزق طلوع آفتاب سے پہلے تقسیم ہوتا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے صبح کے وقت کو بابرکت قرار دیا ہے اور تم کو صبح کے وقت صدقہ دینا چاہیے کیونکہ ہر مصیبت پر صدقہ سبقت لے جاتا ہے۔

○○○

مجلس نمبر 7

[بروز ہفتہ ۲۲ رمضان المبارک سال ۴۰۴ ہجری قمری]

ومما املاه في يوم السبت الثاني والعشرين من وسمعه ابو الفوارس بقراءته اخبرني الشيخ الجليل المفيد ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان الحارثي ادام الله تأييده وتوفيقه قراءة عليه ﴿قال اخبرني﴾ ابو غالب احمد بن محمد الزراري رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن جعفر الحميري ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن محمد بن سنان عن صالح بن يزيد عن ابي عبدالله الصادق جعفر بن محمد عليهما السلام قال سمعته يقول تبحروا قلوبكم[1] فان انقاها الله من حركة الواجس لسخط شيئ من صنعه[2] فاذا وجدتموها كذلك فاسألوه ما شئتم-

<u>حدیث نمبر 1 (کذب اشرار)</u>

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اپنے دلوں کی طرف توجہ کرو اگر خدا ان دلوں کو اضطراب کی حرکت سے پاک کر دے جو خدا کے کسی کام سے ناراضگی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے پس جب دلوں کی یہ حالت (یعنی اضطراب سے پاک) ہو جائے

۱- التبحر في الشيئ التعمق فيه والتوسع

۲- في بعض النسخ هكذا ''فان انقاها من حركة الواحش لسخط شيئ من صنع الله''

پھر تم ان سے جو چاہو گے سوال کرو وہ جواب دیں گے۔

مولائے کائنات امیر المومنین علیہ السلام کی چار خصوصیتیں

﴿قال اخبرني﴾ ابو الحسن علي بن خالد المراغي ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم الحسن بن علي الكوفي ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان الغزال ﴿قال حدثنا﴾ ابي ﴿قال حدثنا﴾ عبيد بن خنيس العبدي ﴿قال حدثنا﴾ صباح بن يحيى المزني عن عبدالله بن شريك عن الحارث بن ثعلبة، قال قدم رجلان يريدان مكة والمدينة في الهلال او قبل الهلال فوجد ناس من الخصيين في الحج قال فخرجنا معهم فاذا نحن بركب فيهم رجل كأنه اميرهم فانتبذ منهم فقال كونوا عراقيين، قلنا نحن عراقيين قال كوفيين كوفيين، قلنا نحن كوفيان قال ممن انتما، قلنا من بني كنانة، قال من اي بني كنانة، قلنا من بني مالك بن كنانة، قال رحب على رحب وقرب على قرب، انشدكما بكل كتاب منزل ونبي مرسل اسمعتما علي بن ابي طالب يسبني او يقول انه معادي او مقاتلي، قلنا من انت، قال انا سعد بن ابي وقاص، قلنا ولكن سمعناه يقول اتقوا فتنة الاخنس، قال الخنس كثير ولكن سمعتماه يصفني باسمي قالا لا قال الله اكبر الله اكبر "قد ضللت اذا وما انا من المهتدين" ان لا اكون قاتلته بعد اربع سمعتهن من رسول الله (ص) لان تكون لي واحدة منهن احب الي من الدنيا وما فيها اعمر فيها عمر نوح، قلنا سمهن، قال ما ذكرتهن الا وانا اريد ان اسميهن، بعث رسول الله (ص) ببراءة الى ابيبكر

۱۔ اتفق المؤرخون من الفريقين على ان الذي بعثه النبي (ص) ببراءة هو ابوبكر ثم رجعه ولكن لم يذكره سعد بن ابي وقاص لامر لا يخفى على البصير ... م ص

ى المشركين فلما سار ليلة أو بعض ليلة بعث علي بن ابي طالب نحوه فقال
قبض ببراءة منه واردده الي فمضى اليه اميرالمؤمنين (ع) فقبض براءة
منه ورده الى رسول الله (ص) فلما مثل بين يديه بكى وقال يارسول الله
حدث في شيء انزل في قرآن، فقال رسول الله (ص) لم ينزل فيك قرآن
لكن جبرئيل (ع) جاءني عن الله عزوجل فقال لايؤدي عنك الا انت او
رجل منك وعلي مني وانا من علي ولا يؤدي عني الا علي، قال وعن
شيبة قال كنا في مسجد رسول الله (ص) وآل علي وآل ابي بكر وآل
عمر وعمه قال فنودي فينا ليلا أخرجوا من المسجد الا آل رسول الله
وآل علي قال فخرجنا نجر قلاعنا، فلما اصبحنا أتاه عمه حمزة فقال يارسول
الله خرجنا وسكنت هذا الغلام ونحن عمومتك ومشيخة اهلك، فقال
رسول الله (ص) ما انا اخرجتكم ولا انا اسكنته ولكن الله عزوجل امرني
بذلك، قال له فعن شيبة قال بعث رسول الله (ص) برايته الى خيبر مع ابي
بكر فردها فبعث بها مع عمر فردها فغضب رسول الله (ص) وقال لا عطين
الراية غداً رجلاً يحبه الله ورسوله ويحب الله ورسوله كراراً غير فرار
حتى يفتح الله على يديه قال فلما اصبحنا جثونا على الركب فلم نره
يدعو احداً ثم نادى أين علي بن ابي طالب فجيء به وهو ارمد فتفل
في عينه واعطاه الراية ففتح الله على يده، قلنا فما الرابعة قال ان رسول الله
(ص) خرج غازياً الى تبوك واستخلف علياً على الناس فحسدته قريش
وقالوا انما خلفه لكراهية صحبته، قال فانطلق في اثره حتى لحقه واخذ
بغرز ناقته ثم قال يارسول الله قال ما شأنك فبكى وقال ان قريشاً تزعم انك
انما خلفتني لبغضك لي وكراهيتك صحبتي قال فأمر رسول الله (ص

منادیه فنادی فی الناس ثم قال ایها الناس افیکم احد الا وله من هذه خصلة
قالوا جل قال فان علی بن ابی طالب خاصة اهلی وحبیبی و قسیمی ثم
قبل علی امیر المؤمنین (ع) فقال له اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون
من موسی الا انه لا نبی بعدی، فقال علی (ع) رضیت عن الله ورسوله، ثم
قال سعد هذه اربعة وان شئتما حدثتکما بخامسة قلنا قد شئنا ذلك قال
کنا مع رسول الله (ص) فی حجة الوداع فلما عاد نزل غدیر خم وامر منادیه
فنادی فی الناس من کنت مولاه فهذا علی مولاه اللهم وال من والاه وعاد
من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله

حدیث نمبر 2 (مختصر اسناد)

جناب حارث بن ثعلبہ نے بیان کیا ہے کہ دو مرد تھے جو حج کے مہینوں میں بیت اللہ سے پہلے مکہ اور مدینہ جانے کا ارادہ کیے ہوئے تھے۔ انھوں نے لوگوں کو حج پر جانے پر آمادہ پایا۔ وہ بیان کرتا ہے ہم بھی ان لوگوں کے ساتھ حج کو نکلے۔ ان میں ایک شخص سوار تھا گویا وہ ان کا امیر تھا اور وہ ان سے الگ ہو کر سفر کر رہا تھا۔ اس نے ہم سے سوال کیا کیا تم عراقی ہو؟ ہم نے جواب دیا ہاں! ہم عراقی ہیں۔ پھر اس نے پوچھا کیا تم کوفی ہو تو ہم نے جواب دیا ہاں ہم کوفی ہیں۔ پھر اس نے سوال کیا کیا کوفہ میں کسی خاندان وقبیلہ سے ہو؟ ہم نے جواب دیا ہم بنی کنانہ سے ہیں۔ پھر اس نے سوال کیا کون سے بنی کنانہ سے ہو؟ پھر ہم نے جواب دیا ہم بنی مالک بن کنانہ سے ہیں۔ پھر اس نے کہا خوش آمدید تم تو قریب سے قریب تر ہو۔ میں تم کو ہر کتاب جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور مرسلین کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم دونوں نے کبھی سنا ہے کہ علی ابن ابی طالب نے مجھے گالیاں دی ہوں یا یہ کہا ہو کہ میں ان کا دشمن ہوں یا یہ کہا ہو کہ میں ان سے جنگ کروں گا؟ پھر ہم سے سوال کیا یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ اس نے جواب میں کہا میں سعد بن ابی وقاص

ہوں۔ ہم نے کہا نہیں لیکن یہ ہم نے ضرور سنا ہے آپ فرماتے ہیں شیطانی فتنوں سے بچو۔ پھر اس نے کہا شیطان تو بہت زیادہ ہیں لیکن کبھی انھوں نے میرا نام لیا ہے، ان دونوں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا: اللہ اکبر! اللہ اکبر (میرے کان گمراہ ہوگئے ہیں اور میں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے نہیں ہوں) تحقیق ہم اس سے جنگ کرتے رہے ہیں حالانکہ ہم نے رسول خدا سے چار چیزیں سنی ہیں جو علیؑ میں پائی جاتی ہیں اور اگر ان میں سے کوئی ایک بھی میرے اندر پائی جاتی تو میرے لیے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہوتی اور اس دنیا میں میرے لیے حضرت نوحؑ کے برابر زندگی بسر کرنے سے بہتر ہوتی۔ پھر اس نے کہا میں ان چار کو بیان نہیں کروں گا مگر یہ کہ تم غور سے سنو گے

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سورۂ برائت دے کر بھیجا تا کہ وہ مشرکوں کی طرف جائے اور ان میں اس کی تبلیغ کرے۔ پس ابھی ایک رات یا آدھی رات کا اس نے سفر کیا تھا کہ آپؐ نے علی ابن ابی طالبؑ کو اس کی طرف بھیج دیا اور فرمایا کہ اس سے سورۂ برائت کو لے کر اس کو واپس کر دو اور خود جاؤ۔ پس امیر المومنین علیہ السلام اس کی طرف روانہ ہوگئے اور اس کو جا لیا اور اس سے سورۂ برائت لے کر اس کو رسول خدا کی طرف واپس پلٹا دیا۔ پس جب وہ شخص رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے رونا شروع کر دیا اور عرض کیا یا رسولؐ اللہ! کیا مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے یا میرے بارے میں قرآن کی کوئی آیت نازل ہو چکی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: آپ کے بارے میں کوئی قرآن نازل نہیں ہوا لیکن میرے پاس جبرائیلؑ آئے ہیں وہ خدا کی طرف سے پیغام لائے ہیں کہ خدا فرماتا ہے اس کو کوئی انجام نہیں دے سکتا مگر یہ کہ آپ خود یا وہ شخص جو آپ میں سے ہے اور (تم جانتے ہو) میں علیؑ سے ہوں اور علیؑ مجھ سے ہے اور میری طرف سے کوئی بھی اس فریضہ کو انجام نہیں دے سکتا سوائے علیؑ کے۔

۲۔ پھر ہم نے کہا دوسری کیا چیز ہے؟ ہم سب مسجد میں تھے کہ رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ

سوائے آپ، ابوبکر، آپ عمر اور آپ کے سارے چچا بھی مسجد میں تھے۔ پھر ایک رات ہمارے درمیان منادی کروائی گئی کہ سب کے سب مسجد سے باہر چلے جاؤ سوائے آپ رسولؐ اور آپ علیؑ کے۔ پھر اس نے کہا ہم سب نکل گئے لیکن ہماری عزتوں کے طرے نیچے ہو گئے۔ پس جب صبح ہوئی تو آپ کے چچا حضرت حمزہ تشریف لائے اور عرض کیا یا رسولؐ خدا آپ نے ہمیں مسجد سے نکال دیا اور اس چھوٹے لڑکے کو مسجد میں رہنے دیا ہے حالانکہ ہم آپ کے چچا ہیں اور آپ کے خاندان کے بزرگ ہیں۔ پس رسولؐ خدا نے فرمایا میں نے آپ لوگوں کو نہیں نکالا اور نہ ہی میں نے اس کو مسجد میں سکونت دی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا حکم دیا ہے اور میں نے تم کو سنا دیا ہے۔

۳۔ پھر ہم نے کہا اچھا تیسری چیز کیا ہے؟ اس نے کہا کہ جنگ خیبر میں رسولؐ خدا نے پہلے ابوبکر کو پرچم اسلام دے کر جنگ کے لیے روانہ کیا لیکن وہ بھی اس پرچم کو لیے بغیر جنگ کے واپس آ گئے۔ پھر رسولؐ خدا نے عمر کو پرچم دے کر روانہ کیا لیکن وہ بھی بغیر جنگ کے واپس آ گیا۔ پس رسولؐ خدا ان پر غضبناک ہو گئے اور فرمایا میں کل اس شخص کو پرچم عطا کروں گا جو مرد ہو گا اور اللہ اور اس کا رسولؐ اس سے محبت کرتا ہو گا اور وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہو گا، کرار ہو گا، جم کر لڑے گا فرار نہیں کرے گا، اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائے گا۔ پھر وہ کہتا ہے جب صبح ہوئی ہم سب اپنی سواریوں پر سوار تھے لیکن ہماری طرف نہیں دیکھا گیا اور ہم میں سے کسی کو بھی نہیں بلایا گیا۔ پھر آپ نے آواز دی علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ پس ان کو لایا گیا حالانکہ ان کو آنکھوں کی تکلیف تھی تب آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور ان کو علم و پرچم عطا فرمایا۔ پس اللہ نے ان کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائی۔

۴۔ پھر ہم نے کہا اچھا چوتھی چیز کیا ہے؟ اس نے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو علی علیہ السلام کو مدینہ میں باقی رکھا

پر اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔ پس قریش والوں نے آپؑ پر حسد کیا اور کہا آپؑ کو صرف اور صرف اس لیے اپنے ساتھ نہیں لے کر گئے کیونکہ وہ ان کی ہم سفری اور ساتھ کو پسند نہیں کرتے تھے اس لیے ان کو مدینہ میں چھوڑ گئے ہیں۔ پھر اس نے کہا پس لوگوں کی ان باتوں کو سن کر علی علیہ السلام رسولؐ خدا کے پیچھے چل دیے یہاں تک کہ آپ کو پا لیا اور آپؐ کی سواری کی رکاب کو پکڑنے کے بعد عرض کیا

میں آپؐ کے تابع اور ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا یا علیؑ کیا بات ہے آپؑ واپس آ رہے ہیں۔ آپؑ نے عرض کی قریش کے لوگوں کا گمان ہے کہ آپؐ مجھے اس لیے مدینہ میں چھوڑ کر آئے ہیں کیونکہ آپؐ مجھے اپنے ساتھ رکھنا پسند نہیں کرتے۔ پس رسولؐ خدا نے اپنے منادی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کے درمیان ندا دے۔ پس اس نے ندا دی پھر آپؐ نے فرمایا

"اے لوگو! تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے خاندان میں سے کوئی اس کا خاص بندہ نہ ہو۔ سب نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسولؐ اللہ! ہم سب کا ایک خاص بندہ ہے جس کو ہم اپنے خاندان میں چھوڑ کر آئے ہیں اور اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اے لوگو! یہ علیؑ میرے خاندان میں سے میرا خاص ہے اور میرے دل کے قریب یعنی میرا محبوب ہے۔ پھر آپؐ علی علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے علیؑ! کیا آپؑ اس پر خوش اور راضی نہیں ہیں کہ آپؑ کی مثال میرے ساتھ ایسے ہی ہو جیسے ہارونؑ کو جناب موسیٰ سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ پس علی علیہ السلام نے فرمایا یا رسولؐ اللہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے راضی ہوں۔

پھر سعد نے کہا یہ چار چیزیں ہیں اور اگر آپ دونوں چاہیں تو میں تم دونوں کے لیے پانچویں بھی بیان کر سکتا ہوں۔ ہم نے کہا ہاں ہم پانچویں بھی چاہتے ہیں۔ اس نے کہا رسولؐ خدا کے آخری حج کے وقت ہم آپؐ کے ساتھ تھے۔ پس جب ہم واپس لوٹے

تو مقام غدیر پر آپؐ نے قیام فرمایا اور منادی کو حکم دیا کہ وہ نداء دے تو اس نے لوگوں میں ندا دی۔ پھر آپؐ نے فرمایا

من كنت مولاه فهذا علي مولاه

"جس جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے۔"

"اے اللہ محبت کر اس سے جو اس سے محبت کرے دشمنی رکھ اس سے جو اس سے دشمنی رکھے مدد کر اس کی جو اس کی مدد کرے اور ذلیل و رسوا کر اس کو جو اس کو ذلیل کرنے کی کوشش کرے۔"

علیؑ کا اصحاب کو جمل کے دن جنگ کی ہدایات دینا

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن خالد المراغي القلانسي ﴿قال حدثنا﴾ أبو القاسم الحسن بن علي بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان ﴿قال حدثنا﴾ أبي ﴿قال حدثنا﴾ إسحاق بن يزيد ﴿قال حدثنا﴾ حماد بن مختار ﴿قال حدثنا﴾ الأعمش عن حبة العرني، قال سمعت حذيفة اليماني قبل أن يقتل عثمان بن عفان بسنة وهو يقول كأني بأمكم الحميراء قد سارت يساق بها على جمل وأنتم آخذون بالشوى[1] والذنب معها الأزد أدخلهم الله النار، وأنصارها بنو ضبة جدّ الله[2] أقدامهم قال فلما كان يوم الجمل وبرز الناس بعضهم لبعض نادى منادي أمير المؤمنين صلوات الله عليه وآله لا يبدأن أحدكم بقتال حتى آمركم، قال فرمونا فقلنا يا أمير المؤمنين قد رمينا فقال كفوا ثم رمونا فقتلوا منا قد

---

1 - الشوى بفتح الشين المعجمة اليدان والرجلان والأطراف، والشوى أيضاً ما كان غير مقتل من الأعضاء

2 - جدّ بالدال المهملة المشددة قطع الله ومثله (جذ) بالمعجمة (م ص)

يا أمير المؤمنين قد قتلونا فقال احملوا على بركة الله، قال فحملنا عليهم فأنشب بعضنا في بعض الرماح حتى لو مشى ماش لمشى عليها، ثم نادى منادي علي (ع) عليكم بالسيوف فجعلنا نضرب بها البيض فتنبو لنا، فنادى منادي أمير المؤمنين عليكم بالأقدام، قال فما رأينا يوماً كان أكثر قطع أقدام منه، قال فذكرت حديث حذيفة "أنصارها بني ضبة جذ الله أقدامهم" فعلمت أنها دعوة مستجابة، ثم نادى منادي أمير المؤمنين (ع) عليكم بالبعير فإنه شيطان قال فعقره رجل برمحه وقطع احدى يديه رجل آخر فبرك ورغا وصاحت عائشة صيحة شديدة فولى الناس منهزمين، فنادى منادي أمير المؤمنين (ع) لا تجيزوا على جريح* ولا تتبعوا مدبراً، ومن أغلق بابه فهو آمن ومن ألقى سلاحه فهو آمن

حدیث نمبر 3* (بحذف اسناد)

حبۃ العرنی کہتا ہے کہ جس سال عثمان بن عفان قتل ہوئے اس سے ایک سال پہلے میں نے حضرت حذیفہ یمانی سے سنا تھا، وہ فرماتے ہیں کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں تم پہلی اس حمیراء کے ساتھ ہو اور وہ اونٹ پر سوار ہو کر جنگ کی آگ میں کودنے کے لیے جا رہی ہے اور تم اس کے طرف میں ہو اور وہ معصیت تمہارے اطراف میں ہے۔ خدا ان سب کو جہنم میں داخل کرے اور اس کے تمام مددگار باغی اور گمراہ لوگ ہیں۔ خدا ان کے قدموں کو قطع کرے۔

* يقال جهز على الجريح اذا شد عليه وأتم قتله. قال الزبيدي في تاج العروس بمادة جهز: وفي حديث علي رضي الله عنه "لا تجهزوا على جريحهم" اي من صرع منهم وكفي قتاله لا يقتل لأنهم مسلمون والقصد من قتالهم دفع شرهم فإذا لم يمكن ذلك الا بقتلهم قتلوا. وقال في مادة [جاز]: واجزت على الجريح لغة في اجهزت وأنكره ابن سيدة فقال ولا يقال اجاز عليه انما يقال اجازه على اسمه اي ضربه (م ص)

راوی بیان کرتا ہے جب جمل کا دن تھا بعض لوگ دوسرے بعض لوگوں کو جنگ کے لیے مبارزہ کر رہے تھے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام کی طرف سے ندا دی گئی تم میں سے کوئی شخص ہرگز جنگ کو شروع نہ کرے جب تک میں تم کو جنگ کا حکم نہ دوں۔ ایک شخص نے عرض کی امیر المومنینؑ! وہ ہماری طرف تیر برسا رہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا تم اپنے تیروں کو روک کر رکھو۔ پھر انھوں نے ہم پر تیروں کی برسات کی اور ہمارے کچھ آدمی قتل ہو گئے۔ پھر ہم نے عرض کیا اے امیر المومنینؑ! انھوں نے ہمارے ایک فرد کو قتل کر دیا ہے پھر آپؑ نے فرمایا اللہ کا نام لے کر ان پر حملہ کر دو۔ راوی کہتا ہے کہ پھر ہم نے ان پر حملہ کر دیا۔ پس ہمارے ایک دوسرے کے ساتھ نیزے اس طرح چپٹے ہوئے تھے کہ اگر کوئی ان نیزوں پر چلنا چاہتا تو وہ چل سکتا تھا۔ پھر امیر المومنین علی علیہ السلام نے ندا دی۔ اب تم تلواروں کے ساتھ حملہ کرو۔ پس ہم نے جیش کو مارنا شروع کیا کہ ہماری تلواریں ٹیڑھی ہونا شروع ہو گئیں۔ پس مولا امیر المومنینؑ نے پھر آواز دی اب تم پر آگے بڑھنا واجب ہے۔ راوی کہتا ہے ہم نے کوئی دن نہیں دیکھا جس میں اس دن سے زیادہ لوگوں کے قدم کاٹے گئے ہوں۔ راوی بیان کرتا ہے مجھے اس وقت حذیفہ یمانی کی وہ بات یاد آئی جس میں اس نے فرمایا تھا (کہ اس کے مددگار سارے گمراہ باغی ہیں خدا ان کے قدموں کو قطع کرے) پس مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ دعا قبول شدہ تھی۔ پھر امیر المومنینؑ کے منادی نے آواز دی اس اونٹ پر قابو پانا تم پر لازم ہے کیونکہ یہ شیطان ہے۔

راوی کہتا ہے پس ایک شخص نے اپنے نیزے کے ساتھ اس کا ایک اگلا اور ایک پچھلا پاؤں کاٹ دیا اور وہ بلبلایا اور گر گیا۔ عائشہ نے ایک سخت چیخ ماری۔ پس لوگ شکست کھا کر فرار ہو گئے۔ پس امیر المومنین کے منادی نے آواز دی۔ زخمی پر حملہ نہ کرنا' بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرنا اور جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے پس وہ امن میں ہے اور جو شخص اپنا اسلحہ ڈال دے وہ بھی امن میں ہے۔

ہماری محبت ومودت واجب ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوحفص عمر بن محمد الصيرفي ﴿قال حدث﴾ محمد ابن همام الاسكافي ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن ادريس ﴿قال حدث﴾ حمد بن محمد بن عيسى الاشعرى عن على بن النعمان عن قصين بن عثمان عن محمد بن سريح قال سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد عليهم السلام يقول ان الله فرض ولا يتنا وأوجب مودتنا والله ما نقول بأهوائنا ولا نعمل بآرائنا ولا نقول الا ما قال ربنا عزوجل

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

محمد بن سریح سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے ہماری ولایت کو فرض کیا ہے اور ہماری مودت کو واجب قرار دیا ہے۔ اللہ کی قسم یہ ہم اپنی خواہشات سے نہیں کہتے اور نہ ہی اپنی رائے پر عمل کرتے ہیں بلکہ جو ہمارا پروردگار کہتا ہے وہی ہم کہتے ہیں۔

مستحب ہے کہ انسان پاک رہے اگر باطہارت مرجائے تو وہ شہید ہے

﴿قال أخبرني﴾ احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن محمد بن اورمة عن اسمعيل بن ابي ورق عن الربيع بن بدر عن ابي حاتم عن انس بن مالك قال قال رسول الله (ص) يا انس اكثر من الطهور يزد الله في عمرك، وان استطعت ان تكون بالليل والنهار على طهارة فافعل فانك تكون اذامت على الطهارة شهيداً وصل صلاة الزوال فانها صلاة الاوابين، واكثر من التطوع تحبك الحفظة، وسلم على من لقيت يزد الله في حسناتك، وسلم في بيتك يزد الله في بركتك، ووقر كبير المسلمين، وارحم صغيرهم اجيئ انا وانت

يوم القيامة كهاتين وجمع بين الوسطى والمسبحة[1]

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

حضرت انس بن مالک نے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اے انس! با طہارت رہنے کی زیادہ کوشش کرو کیونکہ اس سے آپ کا رب آپ کی زندگی میں اضافہ فرمائے گا اور اگر ہو سکے تو دن رات طہارت پر باقی رہو۔ اگر آپ نے اس طرح کر لیا تو اگر با طہارت مر گیا تو آپ شہید ہوں گے۔ زوال کی نماز ادا کرو کیونکہ یہ توبہ کرنے والوں کی نماز ہے اور مستحبات کو زیادہ کرو ان کی حفاظت کیا کرو۔ اور جب کسی سے ملاقات کرو تو اس کو سلام کرو تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی نیکیوں میں اضافہ فرمائے۔ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرو۔ اس سے اللہ تعالیٰ آپ کے گھر میں برکت زیادہ فرمائے گا۔ مسلمان بوڑھوں کا احترام کرو اور مسلمانوں کے بچوں پر رحم کرو۔ اگر تم نے یہ کیا تو قیامت کے دن میں اور آپ آپس میں مل کر یوں آئیں گے۔ آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

علی علیہ السلام میرے وزیر و خلیفہ ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبدالله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال حدثنا﴾ ابو الفضل عبدالله بن محمد الطوسي ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الرحمن عبدالله بن احمد بن محمد بن حنبل ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن يحيى بن ابي شيبة ﴿قال حدثنا﴾ عبيدالله بن موسى ﴿قال حدثنا﴾ فطر الاسكافي قال

---

[1] قال الجزري في النهاية: المسبحة والمسبحة الاصبع التي تلي الابهام سميت بذلك لانها يشار بها التسبيح - (۲ ص)

قال رسول اللّٰہ (ص) ان اخی و وزیری وخلیفتی فی اھلی وخیر من اترك بعدی یقضی دینی وینجز بوعدی علی بن ابی طالب -

حدیث نمبر 6 (بحذف اسناد)

جناب قنبر اسکاف نے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

تحقیق میرا بھائی' میرا وزیر' میرا خلیفہ میرے خاندان میں اور جن کو میں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان سب سے بہتر اور میرے قرضوں کو پورا کرنے والا اور میرے وعدوں کو وفا کرنے والا علی بن ابی طالبؑ ہے۔

حضرت جابرؓ سے سوال

﴿قال أخبرنی﴾ ابو عبداللّٰہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ ابو الفضل عبد اللہ بن محمد الطوسی ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن احمد بن حسن ﴿قال حدثنا﴾ علی بن حکیم الاودی ﴿قال أخبرنا﴾ شریك عن عثمان بن ابی زرعة عن سالم بن ابی الجعد، قال سئل جابر بن عبد اللہ الانصاری وقد سقط حاجباہ علی عینیه فقیل له أخبرنا عن علی بن ابی طالب (ع) فرفع حاجبیه بیدیه ثم قال ذاك خیر البریة لا یبغضه الا منافق ولا یشك فیه الا کافر

حدیث نمبر 7 (بحذف اسناد)

سالم بن جعد نے بیان کیا ہے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا حالانکہ آپ کی آنکھوں کے ابرو آنکھوں پر گرے ہوئے تھے۔ پس آپ سے عرض کیا گیا آپ ہمیں علی ابن ابی طالبؑ کے بارے میں خبر دیں۔ پس آپؓ نے اپنے

ہاتھوں سے اپنے آبروؤں کو اٹھایا پھر فرمایا، وہ خیر البریہ ہے ان سے کوئی بغض نہیں رکھے گا سوائے منافق کے اور ان میں شک کوئی نہیں کرے گا سوائے کافر کے۔

عمر کی خلافت کے بارے میں اصحاب کی رائے

﴿قال أخبرني﴾ ابوحفص عمر بن محمد الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾ ابو لحسين العباس بن المغيرة الجوهري ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن منصور الرمادي ابوبكر ﴿قال حدثني﴾ احمد بن صالح ﴿قال حدثنا﴾ عتبة ﴿قال حدثنا﴾ يونس عن ابن شهاب عن ابن مخرمة الكندي، قال ان عمر بن الخطاب خرج ذات يوم فاذا هو بمجلس فيه على (ع) وعثمان وعبدالرحمن وطلحه والزبير فقال عمر اكلكم يحدث نفسه بالامارة بعدي - فقال الزبير نعم كلنا يحدث نفسه بالامارة بعدك ويراها له اهلا فما الذي انكرت، فقال عمر افلا احدثكم بما عندي فيكم فسكتوا فقال عمر الا احدثكم عنكم فسكتوا، فقال له الزبير حدثنا وان سكتنا، فقال اما انت يازبير مؤمن الرضا كافر الغضب تكون يوماً شيطاناً ويوماً انساناً افرايت اليوم الذي تكون فيه شيطاناً من يكون الخليفة يومئذ واما انت ياطلحة فوالله لقد توفى رسول الله وانه عليك لعاتب، واما انت ياعلى فانك صاحب بطالة ومزاح، واما انت يا عبدالرحمن فوالله انك لما جائك من خير اهل - وان منكم لرجلا لوقسم ايمانه بين جند من الاجناد لوسعهم وهو عثمان

حدیث نمبر 8 (مختصر اسناد)

ابن مخرمہ کندی بیان کرتا ہے کہ ایک دن عمر بن خطاب گھر سے نکلے وہ ایک مجلس میں آئے کہ جس میں علی علیہ السلام، عثمان، عبدالرحمن، طلحہ اور زبیر سب موجود تھے۔

پس حضرت عمر نے کہا: کیا تم سب کے سب میرے بعد امارہ وحکومت کے بارے میں اپنے دل میں خواہش نہیں رکھتے؟ پس زبیر نے کہا: ہاں! ہم سب اپنے دل میں تمہارے بعد امارہ وحکومت کی خواہش رکھتے ہیں اور سب اپنے آپ کو اس کا اہل گمان کرتے ہیں۔ پس اس سے کسی کو کوئی انکار نہیں ہے۔ پھر حضرت عمر نے کہا: میں تم کو تمھارے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ پس سب خاموش رہے۔ پس زبیر نے کہا: اگرچہ ہم سب خاموش ہیں لیکن تو بیان کر۔ حضرت عمر نے کہا: اے زبیر تو رضایت وخوشی کے وقت مومن ہے لیکن غضب کے وقت کافر۔ تو ایک دن مومن ہوتا ہے اور دوسرے دن شیطان۔ پس تو خود دیکھ جس دن تو شیطان ہوگا اس دن خلیفہ ہوگا (یعنی شیطان خلیفہ ہوگا)۔

بہر حال اے طلحہ تو خدا کی قسم! جب رسولؐ خدا اس دنیا سے گئے تھے تو وہ تیرے اوپر غضب ناک تھے۔ بہر حال اے علیؑ آپ بہادر اور مزاح کرنے والے ہیں۔ تو اے عبد الرحمن پس خدا کی قسم اگر تجھے کوئی خیر حاصل ہوگی تو اپنے خاندان کو دے گا۔ لیکن تم میں ایک ایسا مرد موجود ہے کہ اگر اس کا ایمان لشکروں میں ہر لشکر پر تقسیم کیا جائے تو وہ سب کو پورا آ سکتا ہے اور وہ ہے عثمان۔

(یہ روایت تھی اور اس کتاب میں درج ہے اس لیے اس کا ترجمہ کر دیا ہے لیکن مترجم کے لیے ضروری نہیں ہے کہ ہر روایت کے متن کا وہ عقیدہ رکھتا ہو۔ باقی اس روایت کا آخری حصہ وہ قابلِ اعتراض ہے کیونکہ یہ اس نے ہمیشہ کی طرح اس میں بھی غلط بیانی سے کام لیا ہے ورنہ یہ اس کا اہل نہیں تھا۔ بھلا جو دشمن آلِ محمدؐ ہو وہ اس کے بارے میں یہ رائے دینا از خود جہالت کی نشانی ہے۔ مترجم)

رسولؐ کے بھائی کون ہیں؟

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبداللہ

جعفر بن محمد بن جعفر الحسنی ﴿قال حدثنا﴾ ابوموسی عیسی بن مہران ﴿قال حدثنا﴾ ابویشکو البلخی ﴿قال حدثنا﴾ موسی بن عبیدة عن محمد بن کعب القرظی عن عوف بن مالك قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ذات یوم یالیتنی قد لقیت اخوانی- فقال لہ ابوبکر وعمر اولسنا اخوانك آمنا بك وھاجرنا معك، قال صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قد آمنتم وھاجرتم ویالیتنی قد لقیت اخوانی فاعادا القول فقال رسول اللّٰہ (ص) انتم اصحابی لکن اخوانی الذین یاتون من بعدکم یؤمنون بی ویحبونی وینصرونی ویصدقونی وما راونی فیالیتنی قد لقیت اخوانی

حدیث نمبر 9 (بحذف اسناد)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کرتا۔ پس ابوبکر و عمر نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ کیا ہم آپؐ کے بھائی نہیں جبکہ ہم آپؐ پر ایمان بھی لائے ہیں اور آپؐ کے ساتھ ہجرت بھی کی ہے۔

حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا درست ہے کہ تم میرے اوپر ایمان رکھتے ہو اور میرے ساتھ تم نے ہجرت بھی کی ہے لیکن کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کرتا۔ پس ان لوگوں نے پھر اس قول کو دہرایا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا تم میرے اصحاب ہو لیکن میرے بھائی وہ ہیں جو آپ لوگوں کے بعد میں آئیں گے۔ وہ میرے پر ایمان رکھتے ہوں گے وہ مجھ سے محبت کرتے ہوں گے اور وہ میری مدد کرتے ہوں گے اور میری تصدیق کرنے والے ہوں گے حالانکہ انھوں نے مجھے دیکھا نہیں ہوگا۔ کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کروں۔

حج پر لوگوں کو آمادہ کیا گیا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ ابوالحسن محمد بن یحیی التمیمی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن بہرام ﴿قال حدثنی﴾ محسن بن یحیی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن حمدون عن محمد بن ابراهیم بن عبدالله ﴿قال حدثنی﴾ الحسن بن حمدون عن محمد بن ابراهیم بن عبدالله ﴿قال حدثنی﴾ سدیر الصیرفی قال کنت عند ابی عبدالله جعفر بن محمد (ع) وعنده جماعة من اهل الکوفة فاقبل علیهم وقال لهم حجوا قبل ان لا تحجوا قبل ان یمنع البر جانبه حجوا قبل هدم مسجد بالعراقین بین نخل وانهار، حجوا قبل ان یقطع سدرة بالزوراء علی عروق النخلة التی اجتنت منها مریم علیها السلام رطباً جنیاً فعند ذلک یمنعون الحج وینقص الثمار وتجدب البلاد ویتلون اغلاء الاسعار وجور السلطان ویظهر فیکم الظلم والعدوان مع البلاء والوباء والجوع وتظلکم الفتن من جمیع الآفاق فویل لکم یااهل العراق اذا جائتکم الرآیات من خراسان وویل لاهل الری من الترک وویل لاهل العراق من اهل الری وویل لهم من الثط قال سدیر فقلت یامولای من الثط قال قوم آذانهم کاذان الفار صغراً لبسهم الحدید کلامهم کلام الشیاطین صغار الحدق، مرد جرد استعیذوا بالله من شرهم اولئک یفتح الله علی ایدیهم الدین ویکونون سبب لامرنا۔

حدیث نمبر 10 (مختصراً)

جناب سدیر صیرفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا۔ آپؑ کے پاس اہل کوفہ کی جماعت

بھی موجود تھی۔ آپؑ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا حج ادا کرو قبل اس کے کہ آپ لوگوں کو حج نہ کرنے دیا جائے۔ قبل اس کے کہ برجانیہ والے (یعنی برطانیہ) تم کو حج کرنے سے روک دیں۔ حج ادا کرو قبل اس کے کہ کوفہ و بصرہ کی مسجد جو کھجوروں اور شہر کے درمیان ہے اس کو منہدم کر دیا جائے۔ حج ادا کرو قبل اس کے کہ وہ بیری کے درخت زور و طاقت سے کاٹ دیئے جائیں اور وہ کھجور کا درخت کہ جس سے جناب مریمؑ کے لیے تازہ کھجوریں گری تھیں اس کی شاخیں خشک ہو جائیں۔ پھر حج سے منع کیا جائے گا۔ پھل کم ہو جائیں گے۔ شہروں میں قحط کا سامان ہوگا۔ غلات کی قیمتیں بڑھ جائیں گی۔ بادشاہ ظالم ہوں گے۔ اس زمانے میں ظلم و عدوان تم میں ظاہر ہوگا۔ ساتھ ساتھ وبائی امراض آسمانی و زمینی بلاء و مصیبتیں غربت زیادہ ہوگی۔ فتنے تمام اطراف سے تم کو گمراہ کریں گے۔ اے اہل عراق! تم پر افسوس اور وائے ہو کہ جب اہل خراسان (یعنی ایران) کی طرف سے تم کو دعائیں ملیں گی۔ وائے ہو اہل ری کے لیے ترک کی طرف سے۔ اور اہل عراق کے لیے اہل ری سے وائے ہو اور ویل اور وائے ہو ان کے لیے الشط کی طرف سے۔

سدیر نے عرض کی: اے میرے مولا! یہ الشط کون ہیں؟

آپؑ نے فرمایا یہ ایک قوم ہوگی ان کے کان چھوٹے چوہے کی مانند ہوں گے ان کا لباس لوہے کا ہوگا اور وہ شیطان کی گفتگو کریں گے۔ چھوٹے قد کے اور کھودے (یعنی بغیر داڑھی) ہوں گے۔ خداوند متعال سے ان کے شر سے پناہ طلب کرو۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے ہاتھ دین کو فتح دے گا اور یہ ہماری حکومت کا سبب بنیں گے (یعنی ظاہراً یاجوج اور ماجوج کی طرف اشارہ ہے جو ظہور امامؑ سے پہلے آئیں گے)

اللہ کی مدد لوگوں کی نیت کے حساب سے ہوگی

﴿قال أخبرني﴾ ابوغالب احمد بن محمد ﴿قال حدثني﴾ جدي عن

محمد بن سلیمان ﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سنان عن حمزة بن محمد الطیار قال سمعت ابا عبدالله (ع) یقول ان قدر الله عون العباد علی قدر نیاتهم فمن صحت نیته تم عون الله و من قصرت نیته قصر عنه عون بقدر الذی قصر

حدیث نمبر 11 (بحذف اسناد)

حضرت حمزہ بن محمد الطیار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد ان کی نیت کی مقدار کے حساب سے کرتا ہے۔ پس جس کی نیت صحیح ہوگی اس کی مدد پوری کی جائے گی اور جن کی نیت میں قصور و کمی ہوگی ان کی مدد میں اتنی مقدار میں کمی کردی جائے گی جتنی مقدار اس کی نیت میں کمی یا قصور ہوگا۔

علم جہالت سے پہلے خلق ہوا ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوغالب احمد بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابوطاہر محمد بن سلیمان الزراری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسین عن محمد بن یحیی عن غیاث بن ابراهیم ﴿قال حدثنا﴾ خارجة بن مصعب عن محمد بن ابی عمیر العبدی قال قال امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ع) ما اخذ الله میثاقا من اهل الجهل بطلب تبیان العلم حتی اخذ میثاقا من اهل العلم بتبیان العلم للجهال لان العلم کان قبل الجهل۔

حدیث نمبر 12 (بحذف اسناد)

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

لله تعالی نے جاہلوں سے وعدہ نہیں لیا کہ وہ اہل علم سے علم کے بیان کو طلب کریں بلکہ للہ نے اہل علم سے وعدہ وعہد لیا ہے کہ وہ علم کو جاہلوں کے لیے بیان کریں کیونکہ علم جہالت سے پہلے خلق ہوا ہے۔

رسولؐ خدا کے قریب سب سے زیادہ وہ ہے جو امانت ادا کرنے والا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالقاسم محسن بن علی بن الحسن الکوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسمعیل الهاشمی عن عبد المؤمن عن محمد بن علی الباقر (ع) ﴿قال حدثنی﴾ جابر بن عبداللہ الانصاری قال قال رسول الله (ص) اقربکم منی فی الموقف غداً اصدقکم حدیثا واداکم امانة واوفاکم بالعهد واحسنکم خلقا و اقربکم من الناس۔

حدیث نمبر 13 (بحذف اسناد)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن تم سب میں سے میرے زیادہ قریب وہ کھڑا ہوگا جو تم میں زیادہ زبان کا سچا ہوگا۔ امانت کو ادا کرنے والا ہوگا۔ تم میں زیادہ وعدہ وفا کرنے والا ہوگا اور اس کے اخلاق تم سے اچھے ہوں گے اور تم سے زیادہ لوگوں کے قریب ہوگا۔

مجلس نمبر 8

[بروز پیر ۲۴ رمضان المبارک سال ۴۰۴ ہجری قمری]

ثواب کے اعتبار سے سب سے تیز ترین نیکی

مجلس يوم الاثنين الرابع والعشرين منه سماعي من املائه حدثنا الشيخ الاجل المفيد ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان ادام الله تاييده وتوفيقه في هذا اليوم ﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد بن علي بن الحسين ﴿قال حدثني﴾ محمد بن موسى بن المتوكل ﴿قال حدثنا﴾ علي بن الحسين السعد آبادي عن احمد بن ابي عبدالله البرقي عن عبدالرحمن بن ابي نجران عن عاصم بن حميد عن ابي حمزة الثمالي عن ابي جعفر الباقر محمد ابن علي (ع) عن آبائه قال قال رسول الله (ص) ان اسرع الخير ثواباً البر واسرع الشر عقابا البغي وكفى بالمرء عيباً ان ينظر من الناس الى ما يعمى عنه من نفسه او يعير الناس بما لا يستطيع تركه ويوذي جليسه بمالا يعنيه۔

حدیث نمبر 1۔ (بحذف اسناد)

حضرت امام ابوجعفر الباقر محمد بن علی علیہما السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمائی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

تحقیق سب سے جلدی جس خیر پر ثواب ملتا ہے وہ اس کی اطاعت کرنا ہے اور

سب سے جلدی جس بدی پر عذاب و عتاب ہوتا ہے وہ بغاوت کرنا ہے۔ انسان کے عیب دار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ لوگوں کے عیب تلاش کرے اور اپنے عیب اس کو نظر نہ آئیں۔ اور لوگوں کی اس عیب پر سرزنش کرے جس کو وہ خود ترک کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اور وہ اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو بے ہودہ ولغو باتوں سے اذیت دے۔

اپنے گناہ پر رونے والے کے لیے طوبیٰ ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ عبداللّٰہ بن جعفر الحمیری ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن ھشام بن سالم عن ابی عبداللّٰہ (ع) قال قال رسول اللّٰہ (ص) طوبی لشخص نظر الیه اللّٰہ یبکی علی ذنب من خشیة اللّٰہ لم یطلع علی ذلك الذنب غیره۔

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام نے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

طوبیٰ ہے اس شخص کے لیے جب خدا اس کو دیکھے تو وہ اس کے خوف سے اپنے گناہ پر گریہ کر رہا ہو جس پر اس کے علاوہ کوئی اور اطلاع نہ رکھتا ہو۔

اپنے بارے میں لوگوں سے دھوکا نہ کھاؤ

﴿قال أخبرني﴾ ابوجعفر محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی عن عمه محمد بن ابی القاسم عن محمد بن علی الکوفی عن محمد بن سنان عن ابی النعمان عن ابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیه السلام قال قال لی یا ابا النعمان لا یغرنك الناس من نفسك فان الامر یصل الیك دونھم ولا

يقطع نهرك بكذا وكذا فان معك من يحصي عليك واحسن فاني لم ارشد طلباً ولا اسرع دركا من حسنة محدثة لذنب ان الله عزوجل يقول ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك لذكرى للذاكرين

حديث نمبر 3 (مختصر اسناد)

ابوالنعمان نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپؑ نے فرمایا

اے ابوالنعمان! تحقیق لوگ آپ کو خود آپ کے بارے میں دھوکا نہ دیں کہ وہ آپ کے ساتھ تعلقات جوڑیں اور آپ ان سے تعلقات قائم نہ کرسکیں اور آپ اپنا دن اس طرح نہ گزاریں کیونکہ آپ کے ساتھ جو (یعنی فرشتے) ہیں جو آپ کی ہر چیز شمار کر رہے ہیں جس کی طلب و مانگ بہت سخت ہے اور وہ سب سے جلدی لاحق ہونے والی ہے۔ جس کو میں دیکھتا ہوں وہ نیکی ہے جو برائی کو ختم کر دے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے تحقیق نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ یاد رکھنے والوں کے لیے یاددہانی ہے۔

امام کی اطاعت ہر چیز کی چابی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن محمد بن يعقوب الكليني عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة بن اعين عن ابي جعفر محمد بن علي بن الحسين (ع) قال ذروة الامر وسنامه ومفتاحه وباب الاشياء ورضاء الرحمن تعالى طاعة الامام بعد معرفته ثم قال ان الله تعالى يقول "ومن يطع الرسول فقد اطاع الله" [ومن تولى فما ارسلناك عليهم حفيظا]

حدیث نمبر 4: (مختلف اسناد)

حضرت زرارۃ بن اعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپ نے فرمایا

ہر چیز کی بلندی، اس کا بڑاپن، اس کی چوٹی اور چیزوں کا دروازہ اور خدائے رحمن کی رضا وخوشنودی امام کی معرفت کے بعد ان کی اطاعت میں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ کہ جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اس کے بعد فرمایا

ومن تولی فما ارسلناك علیهم حفیظا اور جو انکار کردے گا ہم نے آپ کو ان کا محافظ بنا کر مبعوث نہیں فرمایا۔
(یعنی آپ کی ذمہ داریوں میں ان کی حفاظت کرنا نہیں ہے۔)

حضرت عمار یاسرؓ پر ظلم

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد بن حبیش الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ محسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن علی اللؤلؤی ﴿قال حدثنا﴾ یحیی بن المغیرة عن سمة بن الفضل عن علی بن صبیح الکندی عن ابی یحیی مولی معاذ بن عفرة الانصاری قال ان عثمان بن عفان بعث الی الارقم بن عبداللہ وکان خازن بیت مال المسلمین فقال له اسلفنی مائة الف الف درهم فقال له الارقم اکتب علیك بها صکا للمسلمین قال وما انت وذاك لا أم لك انما

ت خازن له قال فلما سمع الارقم ذلك خرج مبادراً الى الناس فقال ايها الناس عليكم بمالكم فاني ظننت اني خازنكم ولا اعلم اني خازن عثمان بن عفان حتى اليوم ومضى فدخل بيته فبلغ ذلك عثمان فخرج الى الناس حتى اتى المسجد ثم رقى المنبر وقال ايها الناس ان ابابكر يؤثر بني تيم على الناس وان عمر كان يؤثر بني عدي على كل الناس واني اؤثر والله بني امية على من سواهم ولو كنت جالساً بباب الجنة ثم استطعت ان ادخل بني امية جميعاً الى الجنة لفعلت وان هذا المال لنا فان احتجنا اليه اخذناه وان رغم انف القوم فقال عمار بن ياسر رحمه الله معاشر المسلمين اشهدوا ان ذلك مرغم لي فقال عثمان وانت ههنا ثم نزل من المنبر ثم يتوطاه برجله حتى غشي على عمار واحتمل وهو لا يعقل الى بيت ام سلمة فاعظم الناس ذلك وبقي عمار مغمى عليه لم يصلي يومئذ الظهر والعصر والمغرب فلما افاق قال الحمدلله فقد اوذيت في الله وانا احتسب ما اصابني في جنب الله بيني وبين عثمان العدل الكريم يوم القيمة قال وبلغ عثمان ان عمارا عند أم سلمة فارسل اليها فقال ما هذه الجماعة في بيتك مع هذا الفاجر اخرجيهم من عندك فقالت والله ما عندنا مع عمار الابنتاه فاجتنبنا ياعثمان واجعل سطوتك حيث شئت وهذا صاحب رسول الله (ص) يجود بنفسه من فعالك قال فندم عثمان على ما صنع فبعث الى طلحة والزبير يسألهما ان يأتيا عمار فيسألاه ان يستغفر له فاتياه فابى عليهما فرجعا اليه فخبراه فقال عثمان من حكم الله يابني امية يافراش النار وذباب الطمع شنعتم علي والبتم علي اصحاب رسول الله (ص) ثم ان عمارا رحمه الله صلح من مرضه فخرج الى مسجد رسول الله (ص) فبينما هو كذلك اذ دخل ناعي

ابی ذر علی عثمان من الربذۃ فقال ان ابا ذر مات بالربذۃ وحید ودفنہ قوم سفر فاسترجع عثمان وقال رحمہ اللہ فقال عمار رحم اللہ ابا ذر من کان انفسد فقال لہ عثمان وانک لھناک بعدما ابرأبیہ اترانی ندمت علی تسییری ایہ قال لہ عمار لا واللہ ما اظن ذاک قال وانت انصافا احق بالمکان الذی کان فیہ ابو ذر فلا تبرحہ ما حییتا قال عمار افعل فواللہ لمجاورۃ سبع احب علی من مجاورتک قال فتھیاء عمار للخروج وجاء ت بنو مخزوم الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام فسألوہ ان یقوم معھم الی عثمن یسترلہ عن تسییر عمار فقام معھم فسألہ فیھم ورفق بہ حتی اجابہ الی ذلک

حدیث نمبر 5 (مختلف اسناد)

محاد بن حضرۃ الانصاری کے غلام ابو یحییٰ نے روایت بیان کی ہے وہ کہتا ہے تحقیق حضرت عثمان بن عفان (خلیفۂ سوم) نے ارقم بن عبداللہ کی طرف پیغام بھیجا جو بیت المال مسلمین کا خزانچی تھا اور اس سے کہا کہ مجھے دس لاکھ درہم قرض دیا جائے۔ پس ارقم نے کہا کہ میں دس لاکھ کا چیک تمہارے لیے مسلمانوں کے نام لکھ دیتا ہوں (یعنی میں تو رقم دینے کو تیار نہیں)۔ حضرت عثمان نے کہا کہ تو کون ہوتا ہے مجھے روکنے والا کیا تیری ماں کوئی نہیں ہے تو صرف ہمارا خزانچی ہے۔

راوی کہتا ہے: جب ارقم نے یہ الفاظ سنے جلدی سے لوگوں کے پاس گیا اور جا کے کہنے لگا اے لوگو! میں تمہیں ایک بات بتانا چاہتا ہوں میں یہ گمان کرتا تھا کہ میں تمہارا خزانچی ہوں مجھے آج تک پتہ ہی نہیں تھا میں عثمان بن عفان کا خزانچی ہوں۔ یہ تو مجھے آج پتہ چلا یہ کہہ کر اپنے گھر چلا گیا۔ جب اس کی اطلاع حضرت عثمان کو ملی حضرت عثمان باہر آئے یہاں تک کہ مسجد میں چلے گئے۔ پھر منبر پر گئے اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا اے لوگو! حضرت ابوبکر نے بنی تمیم کو لوگوں پر مقدم کیا حضرت عمر نے بنی عدی کو تمام لوگوں پر

مقدم کیا اور اللہ کی قسم! میں بنوامیہ کو تمام لوگوں پر مقدم رکھوں گا۔ اگر مجھے جنت کے دروازے پر بٹھا دیا جائے اور مجھے اختیار دیا جائے کہ تمام بنوامیہ کو جنت میں داخل کردوں تو میں ایسا ضرور کروں گا۔

درحقیقت یہ مال ہمارا ہے۔ اگر ہم اس کی ضرورت محسوس کریں گے تو اس کو لے لیں گے اگرچہ اس سے قوم کی ذلت و رسوائی ہی کیوں نہ ہو۔ پس عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اے معاشر المسلمین! گواہ رہنا یہ میرے لیے رسوائی ہے۔ پس حضرت عثمان نے کہا، کیا آپ ہمارے یہاں ہیں۔ پس وہ منبر سے اترے اور آکر جناب عمارؓ کو پاؤں سے مارنا شروع کردیا۔ یہاں تک کہ عمار بے ہوش ہوگئے اور احتمال تھا کہ شاید ام المومنین جناب سلمیٰ کے گھر میں بھی پناہ حاصل نہ کرسکیں' پس لوگوں نے اس کو بہت برا محسوس کیا۔ جناب عمارؓ وہاں بے ہوش پڑے رہے حتیٰ کہ اس دن آپ نماز ظہر' عصر اور مغرب بھی ادا نہ کرسکے۔ پس جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا الحمدللہ یہ جو میں نے اذیت برداشت کی ہے یہ خدا کے لیے ہے اور جو کچھ میرے ساتھ کیا گیا ہے اس کا قیامت کے دن بارگاہ خدا میں حساب لوں گا۔ اور میرے اور عثمان کے درمیان عادل کریم قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اس کے بارے میں عثمان کو اطلاع ملی کہ عمار ام المومنین ام سلمیٰ کے گھر میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔ پس اس نے ایک آدمی بی بی کی خدمت میں بھیجا اور اس بندے نے بی بی کی خدمت میں عرض کیا' یہ لوگوں کی جماعت اس فاجر (نعوذ باللہ) کے ساتھ آپ کے گھر میں موجود ہے اس کو باہر نکال دیں۔

بی بی نے فرمایا خدا کی قسم میرے گھر میں عمار اور اس کی دو بیٹیوں کے علاوہ کوئی اور موجود نہیں ہے۔ تم ان سے دور رہو اور اپنا غصہ کسی دوسرے پر نکالو جس پر تمہارا جی چاہے' اور یہ رسول اللہ کا ساتھی ہے ان پر تجھے مہربانی و سخاوت کرنی چاہیے۔ پس جو کچھ حضرت

عثمان نے کیا تھا اس پر پشیمان ہوئے اور اس نے طلحہ اور زبیر کو بی بی کی خدمت میں بھیجا کہ وہ ان سے عمارؓ کو لے کر آئیں تاکہ وہ ان سے معذرت کر سکے۔ پس وہ دونوں آئے اور آپ نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ پس وہ دونوں واپس آئے اور ان دونوں نے عثمان کو آکر خبر دی کہ وہ نہیں آیا۔

پس حضرت عثمان نے حکم اللہ سے کہا: اے بنو امیہ! اے جہنم کا ایندھن اے رہی کھیو! تم نے مجھے رسوا کرا دیا ہے اور نبی کے اصحاب پر مجھ سے ظلم کرا دیا ہے۔ پس جب جناب عمارؓ تندرست ہو گئے تو دوبارہ مسجد میں تشریف لائے جب آپ تشریف لائے تو اس وقت حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر لے کر ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے حضرت عثمان سے بیان کیا کہ ابوذرؓ ربذہ میں عالم تنہائی میں انتقال کر گئے ہیں اور ان کو مسافروں کے ایک گروہ نے دفن کیا ہے۔ پس حضرت عثمان نے خبر سن کر کلمات استرجاع (یعنی انا للہ و انا الیہ راجعون) کے کلمات دہرائے اور کہا کہ خدا ابوذر پر رحمت نازل فرمائے۔ حضرت عمارؓ نے فرمایا: خدا ابوذرؓ پر رحمت نازل فرمائے اور ہمارے ہر نفس کے بدلے میں خدا ان پر رحمت نازل فرمائے۔

حضرت عثمان نے جناب عمارؓ سے کہا: اے عمارؓ تو پھر یہاں ہے اور تیرے باپ کے مرنے کے بعد تو مجھے یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ میں ابوذرؓ کی جلاوطنی پر نادم و پشیمان ہوں۔ جناب عمارؓ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اس کا گمان نہیں کرتا۔ حضرت عثمان نے کہا: نصفا آپ بھی اسی مقام پر جانے کے سزاوار ہیں کہ جس میں ابوذر نے وفات پائی ہے۔ اور جب تک تو زندہ رہے اسی جگہ پر رہے۔ جناب عمارؓ نے فرمایا ایسے ہی کرو۔ خدا کی قسم! تمہارے ساتھ رہنے کے بجائے جنگل کے درندوں کے ساتھ رہنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

پس حضرت عثمان نے کہا اے عمار! پس تم جانے کی تیاری کرو۔ اس کے بعد بنو مخزوم کے لوگ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا

آپ ہمارے ساتھ آئیں تاکہ حضرت عثمان سے حضرت عمارؓ کی جلاوطنی کے بارے میں بات کی جائے۔ پس آپؑ ان لوگوں کے ساتھ مل کر حضرت عثمان کے پاس آئے اور جناب عمارؓ کی جلاوطنی کے بارے میں ان سے بات کی۔ وہ نرم ہو گئے اور انہوں نے دوبارہ جلاوطنی کے احکام واپس لے لیے۔

حضرت رسولؐ خدا کا علیؑ کو شہادت کی خبر دینا

﴿قال أخبرني﴾ الشريف ابوعبدالله محمد بن الحسن الجوني ﴿قال أخبرني﴾ مظفر بن جعفر العلوي العمري ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مسعود عن أبيه عن محمد بن حاتم ﴿قال حدثنا﴾ سويد بن سعيد ﴿قال حدثني﴾ محمد بن عبدالرحيم اليماني عن ابن ميت عن أبيه عن عايشه قالت جاء علي بن ابي طالب (ع) يستأذن على النبي (ص) فلم يأذن له فاستأذن دفعة اخرى فقال النبي (ص) ادخل ياعلي فلما دخل قام اليه رسول الله (ص) فاعتنقه وقبل بين عينيه وقال بابي الوحيد الشهيد بابي الوحيد الشهيد

حدیث نمبر 6 (بحذف اسناد)

بی بی عائشہ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام دو نبیؐ پر آئے اور آ کر اجازت طلب کی۔ پس آپؐ نے داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔ پھر آپؐ نے دوسری مرتبہ اجازت طلب فرمائی تو نبی اکرمؐ نے فرمایا اے علیؑ اندر آ جاؤ۔ پس جب علی علیہ السلام اندر داخل ہوئے رسولؐ خدا کھڑے ہو گئے تو آپؐ نے ان کو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا میرا باپ آپؐ پر قربان ہو اے شہید وحید (اور اس کو دو مرتبہ دہرایا)

طلحہ اور زبیر نے بیعت کو توڑا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم محسن بن علی الکوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان ﴿قال حدثنا﴾ اسحاق بن یزید ﴿قال حدثنا﴾ سلیمان بن قرم عن ابی الجحاف عن عمار الدھنی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعثمان مؤذن بنی قصی قال سمعت علی بن ابی طالب (ع) حین خرج طلحة والزبیر لقتاله یقول عذیری من طلحة والزبیر بایعانی طائعین غیر مکرھین ثم نکثا بیعتی من غیر حدث ثم تلا ھذہ الآیة "وان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمة الکفر انھم لا ایمان لھم لعلھم ینتھون

<u>حدیث نمبر 7 (بحذف اسناد)</u>

ابوعثمان جو بنی قصی کا مؤذن تھا وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالبؑ سے سنا ہے، فرماتے ہیں:

جب طلحہ اور زبیر آپؑ کے مقابلے میں جنگ کے لیے آئے تو آپؑ نے فرمایا

ے عذیری! یہ طلحہ اور زبیر دو ہیں جنہوں نے بغیر کسی مجبوری کے میری بیعت کی دو

پھر ان دونوں نے بیعت کو بغیر کسی وجہ کے توڑ دیا۔ پھر آپؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

وان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم وطعنوا فی دینکم
فقاتلوا ائمة الکفر انھم لا ایمان لھم لعلھم ینتھون۔

رسولؐ خدا سے پہلے کس نبی کو جنت میں جانے کی اجازت ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمہ اللہ عن ابیه عن سعد بن عبداللہ عن احمد بن محمد بن عیسی عن سعید بن جناح عن

عبداللہ بن محمد عن جابر بن یزید عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر (ع) عن ابائہ (ع) قال قال رسول اللہ (ص) الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتی ادخلھا ومحرمۃ علی الامم کلھا حتی تدخلھا شیعتنا اھل البیت

حدیث نمبر 8 (مختلف اسناد)

حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا

جنت تمام نبیوں پر حرام ہے جب تک میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں اور جنت تمام امتوں پر حرام ہے جب تک ہم اہل بیتؑ کے شیعہ جنت میں داخل نہ ہو جائیں۔

انسان غافل پر تعجب ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن محمد بن جعفر بن محمد الکوفی النحوی التمیمی ﴿قال حدثنا﴾ ھشام بن یونس النھشلی ﴿قال حدثنا﴾ یحیی بن یعلی عن احمد بن محمد الاعرج عن عبداللہ بن محرث عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ (ص) عجب لغافل ولیس بمغفول عنہ وعجب لطالب الدنیا والموت یطلبہ وعجب لضاحک ملاء فیہ وھو لا یدری ارضی اللہ ام سخط لہ۔

حدیث نمبر 9 (مختلف اسناد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا:

مجھے تعجب ہے اس انسان غافل پر، حالانکہ اس سے غفلت نہیں کی جائے گی وردنیا کے چاہنے والے پر تعجب ہے جب کہ موت اس کو طلب کر رہی ہے اور مجھے تعجب ہے اس

بٹنے وسے پر جو اس میں مصروف ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اللہ اس پر راضی ہے یا اس پر غضب ناک ہے۔

دشمنِ علیؑ جہالت کی موت مرتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن محمد بن جعفر ﴿قال حدثنا﴾ هشام بن يونس الهشلي ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد الانصاري ﴿قال حدثنا﴾ ابو بكر بن عياش عن محمد بن شهاب الزهري عن انس بن مالك قال نظر النبي (ص) الى علي بن ابي طالب (ع) فقال يا علي من ابغضك اماته الله ميتة جاهلية وحاسبه بما عمل يوم القيامة۔

حدیث نمبر 10: (بحذف اسناد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا

اے علیؑ! جو آپ سے بغض رکھے گا اس کو اللہ جہالت کی موت مارے گا اور جو کچھ وہ عمل کر رہا ہے اس کا قیامت کے دن حساب لے گا۔

اللہ سے محبت کرنے والوں کا مقام

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن محمد بن جعفر ﴿قال حدثنا﴾ هشام ﴿قال حدثني﴾ يحيى بن يعلى عن حميد عن عبدالله بن الحرث عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله (ص) المتحابون في الله عزوجل على عمدة من ياقوت احمر في الجنة يشرفون على اهل الجنة قد اضاء احدهم ملاء حسنه بيوت اهل الجنة فيقول اهل الجنة اخرجوا ننظر المتحابين في الله عزوجل فيخرجون وينظرون اليهم ، احدهم وجهه مثل القمر في بيئة

یبدر علی جبھھم ھولاء المتحابون فی اللہ عزوجل

حدیث نمبر 11 (بحذف اسناد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

وہ لوگ جو اللہ کی خاطر محبت کرتے ہیں وہ جنت میں یاقوت سرخ کے محلوں میں ہوں گے اور تمام اہل جنت پر ان کو فضیلت حاصل ہوگی۔ پس جب ان میں سے کوئی اپنے محل سے باہر آئے گا تو جنت کا ہر گھر اس کے حسن سے چمک اٹھے گا۔ پس اہل جنت عرض کریں گے باہر نکلو تاکہ ہم اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں کی زیارت کریں۔ پس جب وہ اپنے محلوں سے باہر تشریف لائیں گے اور تمام اہل جنت ان کی زیارت کریں گے اور ان میں ہر ایک کا چہرہ ایسے روشن ہوگا جیسا کہ رات کو چودھویں کا چاند چمکتا ہے۔

وہ اہل جنت کہیں گے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی خاطر محبت کرنے والے ہیں۔

●●●

مجلس نمبر 9

[بروز ہفتہ ۲۹ رمضان المبارک سال ۳۰۴ ہجری قمری]

چار چیزوں میں جنت کی ضمانت ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر بن سلم بن ابیر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد عبداللہ بن برید البجلی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن بواب ابھری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی بن جعفر عن أبیہ ﴿قال حدثنی﴾ اخی موسی ابن جعفر عن أبیہ عن آبائہ صلوات اللّٰہ علیہم قال قال رسول اللہ (ص) اربع من کن فیہ کتبہ اللّٰہ من اہل الجنۃ من کان عصمتہ شہادۃ ان لا الہ الا اللّٰہ وانی محمد رسول اللّٰہ ومن اذا نعم للہ بنعمۃ قال الحمد للہ ومن اذا اصاب ذنباً استغفراللّٰہ ومن اذا اصابتہ مصیبۃ قال انا للہ وانا الیہ راجعون

حدیث نمبر 1 (حذف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص میں چار چیزیں پائی جائیں گی اللہ تعالیٰ اس کا نام اہل جنت میں تحریر فرما دے گا۔ جس شخص کی عصمت لا الہ الا اللّٰہ وانی محمد رسول للہ کی شہادت دے ور جب اس کو کوئی نعمت ملے تو وہ الحمدللہ رب العالمین کے کلمات ادا کرے اور جب کوئی گناہ اس سے سرزد ہو جائے تو وہ اللہ سے استغفار کرے ور جب اس پر کوئی

مصیبت آئے تو وہ ان للہ وانا الیہ راجعون کے کلمات زبان پر جاری کرے۔

علی علیہ السلام کی مودت میں نبی کو خطبے کا حکم

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد عبد الله بن محمد بن سعيد بن زياد المقرى من كتابه ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عيسى بن الحسن الحربي ﴿قال حدثنا﴾ نصر بن حماد ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن شمر عن جابر الجعفي عن ابي جعفر محمد بن علي الباقر عن جابر بن عبدالله الانصاري قال نزل جبرئيل على النبي (ص) فقال ان الله يأمرك ان تقوم تفضيل علي بن ابي طالب عليه السلام خطيباً على صحابك ليبلغوا من بعدهم ذلك عنك وقد أمر جميع الملائكة ان تسمع ما تذكره والله يوحي اليك يامحمد ان من خالفك في امره فله النار ومن اطاعك فله الجنة فامر النبي (ص) مناديا فنادى الصلوة جامعة فاجتمع الناس وخرج حتى علا المنبر وكان اوّل ما تكلم به اعوذ بالله من الشيطان بسم الله الرحمن الرحيم قال ايها الناس انا البشير وانا النذير وانا النبي الحق لي مبلغكم عن الله تعالى في امر رجل لحمه لحمي ودمه دمي وهو عيبة العلم وهو الذي انتجبه الله من هذه الامة واصطفاه وتولاه وهداه وخلقني و اياه من طينة واحدة ففضلني بالرسالة وفضله بالتبليغ عني وجعلني مدينة العلم وجعله الباب وجعله خازن العلم والمقتبس منه الأحكام وخصه بالوصية و ابان امره وخوف من عداوته واوجب موالاته وامر جميع الناس بطاعته و انه عزوجل يقول من عاداه عاداني ومن والاه والاني ومن ناصبه ناصبني ومن خالفه خالفني ومن عصاه عصاني ومن اذاه اذاني ومن ابغضه ابغضني

ومن حبه احبني ومن اطاعه اطاعني ومن ارضاه ارضاني ومن حفظه حفظني ومن حاربه حاربني ومن اعانه اعانني ومن اراده ردني ومن كاده كادني ايها الناس اسمعوا لما امركم به واطيعوه فاني اخوفكم عقاب الله عزوجل (يوم تجد كل نفس ما عملت من خير محضرا وما عملت من سوء تودو لو ان بينها وبينه امدا بعيدا ويحذركم الله نفسه) ثم اخذ بيد امير المؤمنين عليه السلام فقال معاشر الناس هذا مولى المؤمنين وقاتل الكافرين وحجة الله على العالمين اللهم انى قد ابلغت وهم عبادك وانت القادر على صلاحهم فاصلحهم برحمتك يا ارحم الراحمين ثم نزل عن المنبر فاتاه جبرئيل عليه السلام فقال يامحمد الله يقرئك السلام ويقول لك جزاك الله عن تبليغك خيرا فقد بلغت رسالات ربك ونصحت لامتك و رضيت المؤمنين وارغمت الكافرين يامحمد ان ابن اعمك مبتلى ومبتلى به وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون

حدیث نمبر 2 (مختلف اسناد)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ آپ کھڑے ہو جائیں اور اپنے اصحاب کے سامنے علی علیہ السلام کی فضیلت کا خطبہ دیں تاکہ وہ آپؐ کے بعد آپ کی طرف سے بعد آنے والوں کے لیے تبلیغ کریں اور تمام ملائکہ کو حکم دیا گیا ہے کہ جو کچھ ہم بیان کریں وہ اس کو غور سے سنیں۔

اے محمدؐ! اللہ نے آپ کی طرف وحی فرمائی ہے کہ جو شخص آپؐ کے حکم کی مخالفت کرے گا اس کے لیے جہنم کو لازم قرار دیا گیا ہے اور جو شخص آپ کی اطاعت کرے گا اس

کی جزا جنت قرار دی گئی ہے۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی منادی کو ندا کا حکم دیا۔ پس منادی نے نماز باجماعت کی ندا دی۔ پس لوگ جمع ہو گئے اور رسولؐ خدا اپنے گھر سے باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف لے گئے اور جو سب سے پہلے کلمات آپ نے ادا فرمائے وہ یوں تھے

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم اور پھر فرمایا "اے لوگو! میں بشیر ہوں (بشارت دینے والا) میں نذیر ہوں (یعنی ڈرانے والا) میں برحق نبی ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسے مرد کے حق کی تبلیغ کرنے والا ہوں جس کا گوشت میرا گوشت ہے جس کا خون میرا خون ہے۔ وہ علم کا خزانہ ہے اور اس کو اللہ نے اس اُمت سے منتخب فرمایا ہے اور اس کو چن لیا ہے اس کو اپنا محبوب بنایا ہے اور اس کی ہدایت فرمائی ہے۔ مجھے اور اس کو ایک مٹی سے بنایا ہے۔ پس مجھے اس نے رسالت کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی ہے اور اس کو میری تبلیغ کی فضیلت عطا فرمائی ہے۔ مجھے علم کا شہر قرار دیا ہے اور اس کو اس کا دروازہ قرار دیا ہے اور اس کو علم کا خازن (یعنی خزانہ دار) قرار دیا ہے اور احکام دین کو اس سے لیا جائے گا اور اس کو وصایت و وصی قرار دیا گیا ہے اور اس کے امر کو ظاہر کیا ہے اور اس کی عداوت کے خوف کو بھی۔ اور اس کی موالات کو واجب قرار دیا ہے۔ اور اللہ نے تمام لوگوں کو اس کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو اس سے عداوت رکھے گا گویا اس نے مجھ سے عداوت کی ہے اور جس نے اس سے دوستی کی اس نے مجھ سے دوستی کی ہے۔ جس نے اس سے

بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ جس نے اس کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی س نے میری نافرمانی کی' اور جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے دیت دی ہے' جس نے اس سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس ے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس کی طاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے اس کو راضی کیا اس نے مجھے راضی کیا اور جس نے اس کی حفاظت کی اس ے میری حفاظت کی۔ جس نے اس سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی۔ جس نے اس کی مدد کی اس نے میری مدد کی۔ اور جس نے اس کا ارادہ کیا اس نے میرا ارادہ کیا اور جس نے اس کو روکا اس نے مجھے روکا''۔

پھر فرمایا

اے لوگو! جس کا تم کو اس کے بارے میں حکم دیا جائے اس کی اطاعت کرو اور میں تم کو اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں (یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضرا وما عملت من سوء تودو لو ان بینھا وبینہ امدا بعیدا ویحذرکم اللہ نفسہ) ''جس دن ہر نفس نے جو کچھ اس نے نیکی انجام دی ہوگی س کو وہ اپنے سامنے پائے گا اور جو کچھ اس نے برا کام کیا ہوگا اس کو بھی اپنے سامنے پائے گا اور وہ خواہش کرے گا کہ اس کے اور اس کے عمل کے درمیان بہت زیادہ دوری ہو جائے اور اللہ تم کو اپنے آپ ڈراتا ہے''۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیرالمومنین علی ابن ابی طالب کا ہاتھ پکڑ

اور فرمایا:

"اے لوگو! یہ ہے مومنین کا مولا کافروں کو قتل کرنے والا اور یہ سارے جہانوں پر اللہ کی حجت ہے اور فرمایا۔ اے میرے اللہ! میں نے اس کی تبلیغ کر دی ہے اور یہ تیرے بندے ہیں اور تو ان کی اصلاح پر قدرت و طاقت رکھتا ہے۔ اپنی رحمت کے ساتھ ان کی صلاح فرما کیونکہ تو ہی رحم کرنے والا ہے"۔

پھر آپ منبر سے نیچے تشریف فرما ہوئے پس حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور عرض کیا یا محمدؐ! اللہ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپؐ نے خیر کی تبلیغ کی ہے اس پر آپؐ کے رب کی طرف سے آپؐ کے لیے جزائے خیر ہے۔ پس آپؐ نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ فرمائی ہے اور اپنی اُمت کو نصیحت فرمائی ہے اور مومنین کو خوش کیا ہے اور کافرین کو ذلیل و رسوا کیا ہے۔ اے محمدؐ! تحقیق یہ آپؐ کے چچازاد کا ان کی وجہ سے امتحان ہوگا اور ان میں اُن کو آزمایا جائے گا۔

امام حسن اور حسین علیہما السلام کے بارے میں رسولؐ کی دعا

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ احمد ابن محمد بن زياد ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علي بن عفان عن بريد بن هارون عن حميد عن جابر بن عبدالله الانصاري قال خرج علينا رسول الله (ص) آخذاً بيد الحسن والحسين (ع) فقال ان ابني هذين ربيتهما صغيرين ودعوت لهما كبيرين وسألت الله لهما ثلاثاً فاعطاني اثنتين ومنعني واحدة سألت الله لهما ان يجعلهما طاهرين مطهرين زكيين فاجابني الى ذلك وسألت ان يقيهما وذريتهما وشيعتهما النار فاعطاني ذلك وسألت

اللہ ان یجمع الامۃ علی محبتھما فقال یامحمد انی قضیت قضاء وقدرت قدرً وان طائفۃ من امتك ستفی لك بذمتك فی الیھود و النصاری والمجوس وسیخفرون ذمتك فی ولدك وانی اوجبت علی نفسی لمن فعل ذلك الا احلہ محل کرامتی ولا اسکنہ جنتی ولا انظر الیہ بعین رحمتی الی یوم القیمۃ۔

حدیث نمبر 3۔(کشف الغمہ)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپؐ نے امام حسن اور حسین علیہما السلام دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ پس آپؐ نے فرمایا تحقیق میرے یہ دونوں بیٹے جن کی بچپن سے میں پرورش کر رہا ہوں میں دعا گو ہوں کہ جب یہ جوان ہوں گے تو میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال کیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے دو مجھے عطا فرمائی ہیں اور ایک سے مجھے روک دیا ہے۔

میں نے اللہ سے سوال کیا کہ وہ ان دونوں کو طاہر و مطہر قرار دے اور زکی و پاکیزہ قرار دے۔ پس اس نے میری اس دعا کو قبول کر لیا۔ پھر میں نے سوال کیا ان دونوں کو ان دونوں کی ذریت کو اور ان دونوں کے شیعوں کو جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ پس اللہ نے میری اس دعا کو بھی قبول کر لیا۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی میری ساری اُمت کو ان دونوں کی محبت پر جمع فرما دے۔

پس آواز قدرت آئی: اے محمدؐ! میری قضا و قدر حاوی ہو چکی ہے کہ آپ کی اُمت کا ایک گروہ وہ سلوک کرے گا جو یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں نے کیا تھا اور تیرے اس بیٹے کے ساتھ بھی وہی کام انجام دیں گے اور میں نے اپنے لیے واجب قرار دیا ہے کہ جو بھی اس طرح کرے گا میں اس کو اپنی کرامت کا محل نہیں دوں گا اور میں اس کو اپنی جنت میں بھی

سکونت نہیں دوں گا اور اس کی طرف قیامت کے دن اپنی رحمت کی نظر بھی نہیں کروں گا۔

حضرت مالک بن الحارث الاشترؓ کی وفات

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن محمد بن حبیش الكاتب ﴿قال أخبرنی﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن محمد الثقفی عن محمد بن زكريا عن عبدالله بن الضحاك عن هشام بن محمد قال لما ورد مصر علی امیرالمؤمنین (ع) بمقتل محمد بن ابی بكر كتب الی مالك بن الحارث الاشتر رحمه الله وكان مقيما بنصيبين اما بعد فانك ممن استظهر علی اقامة الدين واقمع به نخوة الأثيم واسد به الثغر المخوف وقد كنت وليت محمداً بن ابی بكر رحمه الله مصر فخرج عليه خوارج وكان حدثاً لاعلم له بالحروب فاستشهد رحمه الله فاقدم علی لننظر فی امر مصر واستخلف علی عملك اهل الثقة والنصيحة فاستخلف مالك علی عمله شبيب بن عامر الازدی واقبل حتی ورد علی اميرالمؤمنين عليه السلام فحدثه حديث مصر واخبره عن اهلها وقال له ليس لهذا الوجه غيرك فاخرج فانی ان لم اوصيك اكتفيت برأيك واستعن بالله علی ما اهمك واخلط الشدة باللين وارفق ما كان الرفق ابلغ واعتزم علی الشدة متی لم تغن عنك الا الشدة قال فخرج مالك فاتی رحله وتهيأ للخروج الی مصر وقدم اميرالمؤمنين عليه السلام كتابا الی اهل مصر بسم الله الرحمن الرحيم سلام عليكم فانی احمد اليكم الله الذی لا اله الا هو واسأله الصلوة علی نبيه محمد وآله وانی قد بعثت اليكم عبداً من عباد الله لاينام ايام الخوف ولاينكل عن الاعداء حذار الدوائر من اشد عبيدالله بأساً

و كرمهم حسبا اضر على الفجار من حريق النار وابعد الناس من دنس او عر وهو مالك بن الحارث الاشتر لأنابي الضرس ولا كليل الحد حم في الحذر رزين في الحرب ذوي رأي اصيل وصبر جميل فاسمعوا له واطيعو مره فان امركم بالنفير فانفروا وان امركم ان تقيموا فاقيموا فانه لايقدم ولا يحجم الا بأمري فقد آثرتكم به على نفسي نصيحة لكم وشدة شكيمة على عدوكم وعصمكم الله بالهدى وثبتكم بالتقوى ووفقنا و اياكم لما يحب ويرضى و سلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ولما تهيأ مالك الاشتر للرحيل الى مصر كتب عيون معوية بالعراق اليه يرفعون خبره فعظم ذلك على معاوية وقد كان طمع في مصر فعلم ان الاشتر ان قدمها فاتته وكان اشد عليه من ابن ابي بكر فبعث الى دهقان من اهل الخراج بالقلزم ان عليا قد بعث بالاشتر الى مصر وان كفيتنيه سوغتك خراج ناحيتك ما بقيت فاحتل في قتله بما قدرت عليه ثم جمع معوية اهل الشام وقال لهم ان عليا قد بعث بالاشتر الى مصر فهلموا ندعو الله عليه يكفينا امره ثم دعا ودعوا معه وخرج الاشتر الى القلزم فاستقبله ذلك الدهقان فسلم عليه وقال انا رجل من اهل الخراج ولك ولاصحابك علي حق في ارتفاع ارضي فانزل علي اقم بامرك وامر اصحابك وعلف دوابك واحتسب بذلك لي من الخراج فنزل عليه الاشتر فقدم له ولاصحابه بما احتاجوا اليه وحمل اليه طعاما دس في جملته عسلا جعل فيه سما فلما شربه الاشتر قتله ومات من ذلك وبلغ معاوية خبره فجمع اهل الشام وقال لهم ابشروا فان الله تعالى قد دعاكم وكفاكم الاشتر وامانه فسرو بذلك واستبشروا به ولما بلغ اميرالمؤمنين عليه السلام وفاة

لاشتر جعل يتنهف ويتاسف عليه ويقول لله در مالك لو كان من جبل لكان عظم اركانه ولو كان من حجر لكان صلداً اما والله ليهدن موتك عالما وعي مثلك فلتبك البواكي ثم قال انا لله وانا اليه راجعون والحمدلله رب العالمين اني احتسبه عندك فان موته من مصايب الدهر فرحم الله مالكا فقد وفي بعهده وقضى برسول الله (ص) فانها اعظم المصيبة

__حدیث نمبر 4:(محذوف اسناد)__

ہشام بن محمد رضی اللہ عنہ نے روایت ذکر کی ہے کہ جب محمد ابن ابی بکر کی موت کی خبر امیر المومنین علی علیہ السلام کو ملی تو آپ نے مالک بن حارث اشتر کی طرف خط لکھا جو ان دنوں "نصیبین" کے مقام پر مقیم تھے۔

لکھا: امابعد: اے مالک! آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن سے میں دین کو قائم کرنے کے لیے مدد طلب کرتا ہوں اور ان کے ذریعے لئیم اور کمینے لوگوں کا قلع قمع کرتا ہوں اور جن کے ساتھ میں خوفناک سرحدوں میں بھی شکار کرتا ہوں اور تحقیق میں نے محمد بن ابی بکر (خدا اُن پر رحمت کرے) کو مصر کا والی بنایا تھا لیکن ان پر خوارج نے حملہ کر دیا وہ اتنا اچانک تھا کہ وہ ان چالوں کو نہیں جان سکے اور وہ شہید ہو گئے (خدا ان پر رحمت فرمائے)۔ اب آپ مصر کے معاملہ میں اقدام کریں اور انتظامی امور پر کسی قابل اعتماد کو نائب خلیفہ قرار دیں۔ پس مالک نے اپنے کاروبار پر شبیب بن عامر ازدی کو اپنا نائب مقرر کیا اور خود مولا کی خدمت میں چلے آئے۔ جب وہ امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے مصر کے سارے واقعہ سے ان کو آگاہ کیا اور مصریوں کے بارے میں بھی ان کو خبر دی اور فرمایا اس کے لیے آپ کے علاوہ کوئی مناسب نہیں ہے لہٰذا سفر کے لیے قصد کریں۔ کیونکہ اگر میں آپ کو کوئی وصیت نہ بھی کروں تب بھی میں جانتا ہوں آپ کی رائے ہی کافی ہے۔ اپنے اہم امور میں اللہ سے مدد حاصل کریں اور لوگوں سے شدت کے

ساتھ ری کو مخلوط کریں۔ پس مالک کے لیے زادِراہ کو آمادہ کیا گیا اور وہ مصر کی طرف روانہ ہو گئے۔ روانگی کے وقت امیر المومنین علیہ السلام نے آپ کو ایک خط مصریوں کے لیے دیا جس میں تحریر تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم، السلام علیکم! میں تمہارے بارے میں اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اس سے میں درود وسلام کا سوال کرتا ہوں۔ اس کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اور ان کی آل کے لیے۔ میں آپ لوگوں کی طرف اللہ کے بندوں میں سے ایک ایسے بندے کو والی و گورنر بنا کر بھیج رہا ہوں جو خطرات کے ایام میں سوتا نہیں؛ دشمنوں کے خوف سے وہ بزدل نہیں ہوتا۔ اللہ کے بندوں میں سب سے بہادر ہے اور حسب ونسب کے اعتبار سے صاحب عزت و اکرام ہے اور فاجروں کے لیے جلانے والی آگ سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ عیب و عار میں لوگوں سے بہت دور ہے اور وہ مالک بن حارث اشتر ہے۔ جو تجربہ کار ہے؛ حد کو روکنے والا نہیں ہے؛ غضب میں بردبار رہتا ہے اور جنگ میں ڈٹ جانے والا ہے۔ صاحب رائے اور صبر جمیل کا مالک ہے۔ پس اس کے حکم کو سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ اگر یہ تم کو کوچ کا حکم دے تو کوچ کرو۔ اور اگر یہ قیام کا حکم دے تو قیام کرو کیونکہ یہ آپ کو نہ مقدم کرے گا اور نہ موخر؛ مگر میرے حکم کے ساتھ۔ پس میں تم کو اپنے لیے اس کے ساتھ موثر قرار دیتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور تمہارے دشمن پر تم کی شدت کے بدلے کی اور اللہ سے تمہاری اطاعت کے ساتھ حفاظت اور تقویٰ پر

ثابت قدم رہنے کی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس چیز
کی توفیق عطا فرمائے جو اس کو پسند ہو اور جس میں وہ راضی ہو۔
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جب مالک اشترؒ نے مصر کی طرف جانے کا ارادہ کرلیا تو عراق میں معاویہ کے جاسوسوں نے معاویہ کو اس کی اطلاع کردی۔ پس یہ خبر معاویہ کو بہت گراں گزری کیونکہ وہ مصر میں خود بھی حریص نظروں سے دیکھتا تھا اور وہ جانتا تھا کہ مالک اشتر اگر وہاں چلے گئے تو باقی بس۔ مالک اشترؒ اس کے لیے محمد بن ابی بکر سے بھی زیادہ سخت تھے۔ پس معاویہ نے چپ چاپ قلزم کے خوارج میں سے ایک کسان کو پیغام روانہ کیا کہ علی ابن ابی طالبؑ نے مالک اشترؒ کو مصر کی طرف روانہ کیا ہے اگر تو نے مالک اشترؒ کو روک لیا تو اس علاقے کا سارا خراج تیرے لیے بطور سوغات و ہدیہ پیش کروں گا۔ پس تم اس کے قتل کا قصد تلاش کرو۔ اس کے بعد معاویہ نے اہل شام کو جمع کیا اور ان کو اطلاع دی کہ علی ابن ابی طالبؑ نے مالک اشترؒ کو مصر کی طرف روانہ کردیا ہے۔ پس سب آؤ اور ہم اللہ کی بارگاہ میں اس کے خلاف دعا کریں تاکہ وہ اس کے امر و معاملہ کو ختم کردے۔ پھر معاویہ نے اور اس کے حواریوں نے دعا کی۔ ادھر مالک اشترؒ قلزم کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔ راستے میں اسی کسان نے مالک کا استقبال کیا آپ کو سلام کیا اور عرض کیا میں اہل خراج میں سے ایک مرد ہوں (یعنی جو خراج وغیرہ حکومت کو دیتے ہیں) آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا میرے اوپر ایک حق ہے۔ آپ میرے علاقے سے گزر رہے ہیں آپ بھی تشریف لائیں اور اپنے اصحاب کو بھی اترنے کا حکم دیں اور اپنے جانوروں کو گھاس کھلائیں اور ہم آپ کی مہمان نوازی کا شرف چاہتے ہیں۔ مالک اشترؒ اترے اور اپنے ساتھیوں کو بھی اترنے کا حکم دیا۔ ضروریات طعام فراہم کیے گئے۔ اس کھانے میں شہد بھی تھا جس میں اس کسان نے زہر ملا دیا تھا۔ اسی سے مالک کی موت واقع ہوئی اور جب معاویہ کو اس کی خبر ملی تو معاویہ نے

اہلِ شام کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ میں تم کو خوشخبری دیتا ہوں تحقیق تم نے اللہ کو مالک اشترؓ کے بارے میں پکارا تھا اللہ نے تمہاری دعا قبول فرمائی اور مالک کو اس نے موت دے دی ہے۔ پس تم اس پر خوش ہو جاؤ اور بشارت دو ایک دوسرے کو۔ ور جب امیر المومنین علی علیہ سلام کو مالکِ اشترؓ کی وفات کی خبر ملی تو آپؑ بے قرار ہوگئے اور افسوس کیا ور فرمایا ے مالکؓ تو کتنا عظیم اور اچھا تھا۔ اگر پہاڑ کا آپ کے ساتھ قیاس کیا جائے تو آپ اس سے عظیم تھے اور اگر پتھر کا آپ سے موازنہ کیا جائے تو آپ اس سے زیادہ سخت تھے۔ ور آپ کی موت سے ایک عالم کو سکون نہیں ملے گا اور آپ جیسے لوگوں پر ہر رونے والے کو رونا چاہیے۔ پھر فرمایا اناللہ وانا الیہ راجعون والحمد للہ رب العالمین ے میرے اللہ! میں اس معاملہ کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ اس کی موت زمانے کے مصائب میں سے ایک ہے۔ اللہ مالک پر رحم کرے۔ اس نے اپنے عہد کو پورا کر دیا ہے ور رسولِ خدا کے حق کو ادا کر دیا ہے۔ پس تحقیق اس کی موت میرے لیے بہت بڑی مصیبت ہے۔

الائمہ بعض بعض کے لیے دلیل ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوغالب احمد بن محمد الزراری عن عبد الله بن جعفر لحمیری عن الحسن بن علی بن الحسن بن زکریا عن محمد بن سنان ویونس بن یعقوب عن عبدالاعلی بن اعین قال سمعت ابا عبدالله (ع) یقول اولنا دلیل علی آخرنا وآخرنا مصدق لاولنا و سنة فینا سواء ان الله تعالی اذا حکم حکما اجراه الحمدللہ رب العالمین وصلی الله علی سیدنا محمد النبی واله وسلم تسلیماً حدثنا الشیخ المفید ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ادام الله تمکینه یوم الاثنین سلخ شوال سنة اربع واربعمائة

حدیث نمبر 5 (بحذف اسناد)

عبداعلیٰ بن اعین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا

ہمارا پہلا ہمارے آخری کے لیے دلیل ہے اور ہمارا آخری ہمارے اوّل کا مصداق ہے ور ہماری روش وسنت سب میں برابر ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ جب کسی کام کا حکم کرتا ہے تو اس کو وہ جاری بھی فرمایا ہے۔ الحمدللہ رب العالمین وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم تسلیماً۔

اس حدیث کو علامہ شیخ مفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمانؒ نے یکم شوال سال ۴۰۴ ہجری کو بیان فرمایا۔

جنت کے سارے دروازے اُس کے لیے کھول دیئے جائیں گے

﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الولید عن أبیہ عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسی عن الحسین بن سعید عن محمد بن الفضیل عن ابی الصباح الکنانی عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) قال من قال اذا اصبح قبل ان یطلع الشمس و اذا امسی قبل ان تغرب الشمس اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ وان الدین کما شرع والاسلام کما وصف والقول کما حدث و الکتاب کما نزل وان اللّٰہ ھوالحق المبین ذکر اللّٰہ محمداً وآل محمد بالسلام فتح اللہ لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ وقیل لہ ادخل من ای ابوابھا شئت ومحی عنہ خطا ذلک الیوم۔

حدیث نمبر 6 (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص صبح کو طلوع آفتاب سے پہلے اور شام کو غروب آفتاب سے پہلے یہ کلمات ادا کرتا ہے

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله وان الدين كما شرع والاسلام كما وصف والقول كما حدث والكتاب كما نزل وان الله هو الحق المبين- اور وہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود و سلام بھی پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دے گا اور اس سے کہا جائے گا جس دروازے سے تو گزرنا چاہتا ہے اس سے گزر کر جنت میں داخل ہو جا اور اس دن اس کی ساری خطائیں محو و ختم کر دی جائیں گی۔

مجلس نمبر 10

[بروز بدھ ۲ شوال سال ۴۰۴ ہجری قمری]

اللہ کے مخلص دوست کی نشانی

حدث الشیخ المفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن النعمان د م اللہ تاییدہ فی مسجدہ بدرب رباح ﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ رحمہ للہ ﴿قال حدثنی﴾ ابی عن سعد بن عبداللہ عن حمد بن محمد بن عیسی ومحمد بن الحسین بن ابی الخطاب جمیعا عن الحسن بن محبوب عن ابن سن ن عن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفر محمد بن علی ب قر علیہ اسلام قال قال موسی بن عمران علی نبینا وآلہ وعلیہ لسلام الہی من صفیئک من خلقک قال الری الکفین الری القدمین[1] یقول صدق ویمشی هون فولئک تزول الجبال ولا یزولون قال الہی فمن ینزل د ر لقدس عندک- قال الذین لا تنظر اعینہم الی الدنیا ولا یذیعون اسرارھم فی لدین ولا یأخذون علی الحکومۃ الرشا الحق فی قلوبھم والصدق علی لسنتھم فولئک فی ستری فی الدنیا وفی دار القدس عندی فی الاخرۃ

حدیث نمبر 1 (بحذف اسناد)

حضرت ابو حمزہ ثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی علیہما السلام

1- ھکذا فی النسخ

سے روایت کی ہے' آپ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے بارگاہ خدا میں عرض کی

اے میرے پروردگار! تیری مخلوق میں سے تیرے مخلص دوست کون ہیں؟

آواز قدرت آئی اے موسیٰ! میرے مخلص دوست وہ ہیں جو اپنے ہاتھوں اور قدموں کو روکنے والے ہیں' زبان کے سچے اور وہ ایسے پُر وقار و پُرسکون چلتے ہیں کہ پہاڑ میں لغزش ہوسکتی ہے لیکن ان کے قدموں میں لغزش نہیں آئے گی۔

پھر حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار! تیرے دارالقدس میں کون وارد ہوں گے؟

آواز قدرت آئی' اے موسیٰ! یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نظریں اس دنیا کی طرف نہیں ہوں گی اور وہ اپنے دین میں رازوں کو فاش نہیں کرتے اور حق کا فیصلہ کرنے میں رشوت نہیں لیتے۔ ان کے دل میں حق کی محبت ہوتی ہے اور ان کی زبان پر سچ ہوتا ہے۔ وہ دنیا میں پس پردہ ہوتے ہیں اور آخرت میں میرے پاس دارالقدس میں ہوں گے۔

اولیاء اللہ کون ہیں؟

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبدالله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد الكاتب ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن ابي خيثمة ﴿قال حدثنا﴾ عبدالملك بن داهر عن الاعمش عن عباية الاسدي عن ابن عباس رحمه الله قال سئل اميرالمؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام عن قوله تعالى "الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولاهم يحزنون" فقيل له من هؤلاء الاولياء فقال اميرالمؤمنين (ع) هم قوم اخلصوا لله تعالى في عبادته ونظروا الى باطن الدنيا حين نظر الناس الى ظاهرها فعرفوا اجلها حين غر

يخلق سواهم بعدهم فتركوا منها ما علموا انه سيتركهم واماتوا منها ما علموا انه سيميتهم ثم قال ايها المعلل نفسه بالدنيا الراكض على حبائلها المجتهد في عمارة ما سيخرب منها الم تر الى مصارع ابائك في البلاد ومصاجع ابنائك تحت الجنادل والثرى كم مرضت بيدك وعللت بكفيك يستوصف لهم الاطباء ويستعيب لهم الاحياء فلم يغن غنائك ولا ينجع فيهم دوائك۔

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

حضرت ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علیہ سلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیهم ولا هم یحزنون سے "آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کے اولیاء وہ ہیں جن پر کسی قسم کا کوئی خوف نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوتے ہیں" ان کے بارے میں سوال کیا گیا اے مولا! یہ اللہ کے اولیاء کون لوگ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے قرار دیتے ہیں اور وہ دنیا کی حقیقت کی طرف نظر رکھتے ہیں۔ جب کہ لوگ دنیا کے ظاہر کی طرف دیکھتے ہیں۔ وہ اس کی شان کو جانتے ہیں جب کہ ان کے علاوہ باقی مخلوق کی نظر دنیا کے دھوکے میں ہوتی ہے۔ اور جس چیز کے بارے میں وہ جانتے ہیں کہ وہ عنقریب ان کو چھوڑنی پڑے گی وہ اس کو پہلے ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور جس کے بارے میں جانتے ہیں کہ یہ عنقریب مر جائیں گے وہ اس کو پہلے ہی مار دیتے ہیں۔ پھر آپؑ نے فرمایا وہ جو اپنے نفس کے ساتھ دنیا میں مشغول ہو چکے ہیں اس کے پھندوں میں جکڑے جا چکے ہیں اور وہ اس کی خرابیوں کی تعمیر کرنے کی کوشش کرنے میں مصروف ہیں، کیا آپ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جو تیرے آباؤ اجداد کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے ہیں اور اب بڑی بڑی چٹانوں کے تحت تیری اولاد کے ساتھ جھگڑا کرتے ہیں۔ کتنے ایسے مریض ہیں جو تیرے

ہاتھوں میں ہیں اور ان کے لیے اطباء و حکیموں نے نسخے تجویز کیے ہیں وہ جب ان پر پردہ ڈال رہا ہے۔ ان کو آپ کی دولت بے نیاز نہیں کر سکتی اور آپ کی دوائیں اس کو صحت نہیں دے سکتیں یعنی تیری دوائیں اس کے لیے کامیاب ثابت نہیں ہوتیں۔

میرا دین رسولؐ کا دین ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن ابراهیم ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن نصر بن مزاحم ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الرحمن عبد الله بن عبد الملک عن یحییٰ بن سلمة عن أبیه سلمة بن کهیل عن ابی صادق قال سمعت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام یقول دینی دین رسول الله (ص) وحسبی حسب رسول الله (ص) فمن تناول دینی وحسبی فقد تناول دین رسول الله (ص) وحسبه

<u>حدیث نمبر 3 (مختلف اسناد)</u>

ابو صادق نے فرمایا: میں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میرا دین رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین ہے اور میرا حسب رسولؐ خدا کا حسب ہے۔ جس شخص نے میرے دین اور حسب کو اخذ کر لیا اس نے رسولؐ خدا کے دین اور حسب کو اختیار کر لیا ہے۔

وہ چیز جو اللہ نے سب سے زیادہ انسان پر واجب کی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد عن أبیه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب عن هشام بن سالم عن زرارة بن اعین عن ابی عبد الله جعفر بن محمد الصادق علیه

سلام قال الا اخبرك باشد ما فرض الله علی خلقه قلت بلی قال نصف الناس من نفسك ومواساة اخيك وذكر الله فی كل حال اما انی لا اريد بذكر سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله اكبر وان كان هذا من ذلك ولكن ذكر الله فی كل موطن تهجم فيه علی طاعة الله او معصية

حدیث نمبر 4 (حذف اسناد)

حضرت زرارہ بن اعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا: کیا میں آپ کو بتاؤں کہ اللہ نے انسان پر سب سے زیادہ کون سی چیز واجب قرار دی ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ آپؑ نے فرمایا لوگوں کے ساتھ اپنی طرف سے انصاف فراہم کرنا' اپنے بھائی کے ساتھ مواسات و ہمدردی کرنا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔ اس ذکر سے میری مراد یہ نہیں ہے ''سبحان اللہ و الحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر''۔ اگرچہ یہ بھی ذکر خدا میں شامل ہے لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ ہر مقام پر وہ خدا کو یاد رکھے۔

میں علیؑ اور شیعانِ علیؑ کے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں

﴿قال أخبرنی﴾ ابونصر محمد بن الحسين البصيری المقری ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبدالله الاسدی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن عبد الله بن جعفر العلوی المحمدی ﴿قال حدثنا﴾ يحيیٰ بن هاشم الغسانی ﴿قال حدثنا﴾ غياث بن ابراهيم ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد عليه السلام عن ابيه عن جده قال قال رسول الله علمت سبعا من المثانی ومثلت لی أمتی فی الطين حتی نظرت الی صغيرها وكبيرها ونظرت فی السموات كلها فلما رأيت رأيتك ياعلی استغفرت لك ولشيعتك يوم القيمة

حدیث نمبر 5 (بحذف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں سبع مثانی (یعنی سورۂ حمد) کا علم رکھتا ہوں اور میرے لیے میری پوری اُمت کو مٹی میں شبیہ کردیا یہاں تک کہ میں نے اس تصویر میں چھوٹے بڑے سب کو دیکھا ہے اور میں نے سارے آسمانوں کو بھی دیکھا ہے اور جیسے ہی میں نے ان میں علیؑ کو دیکھا اور آپؑ کے شیعوں کو دیکھا تو میں نے آپؑ کے اور آپؑ کے شیعوں کے لیے قیامت کے دن تک مغفرت طلب کی۔

حضرت علی علیہ السلام سب سے افضل ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابونصر محمد بن الحسين المقرى ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبدالله جعفر بن عبدالله العلوي المحمدي ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن هشم الغساني ﴿قال حدثنا﴾ اسماعيل بن عياش عن معاذ بن رفاعة عن شهر بن حوشب قال سمعت ابا امامة الباهلي يقول ولا يمنعني مكان معاوية ان اقول الحق في علي عليه السلام سمعت رسول الله (ص) يقول علي افضلكم وفي الدين افقهكم وبسنتي ابصركم ولكتاب الله اقراكم اللهم اني احب عليا فاحبه اللهم اني احب عليا فاحبه -

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

شہر بن حوشب نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوامامہ باہلی سے سنا ہے وہ کہتے ہیں معاویہ کا مکان و محل بھی مجھے علی علیہ السلام کے حق کو بیان کرنے سے نہیں روک سکا۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں تم میں سب سے افضل علی علیہ السلام ہیں اور دین میں تم سب سے زیادہ فقیہ علی علیہ السلام ہیں اور میری سنت میں سب سے زیادہ بصیر ہیں اور اللہ کی کتاب کو تم سب سے زیادہ تلاوت کرنے والے

ہیں۔ اے میرے اللہ! میں علیؑ سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت فرما۔ اے میرے اللہ! میں علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت فرما۔

ابوبکر کے والد ابوقحافہ کا خلافت کے بارے میں بیان

﴿قال أخبرنی﴾ أبوالحسن علی بن محمد البصری البزار ﴿قال حدثنا﴾ ابوبشر احمد بن ابراهیم ﴿قال حدثنا﴾ زکریا بن یحیی الساجی ﴿قال حدثنا﴾ عبد الجبار ﴿قال حدثنا﴾ سفیان عن الولید بن کثیر عن ابن مصعود عن سعید بن المسیب قال لما قبض النبی (ص) ارتجت مکة بنعیه فقال ابوقحافة ما هذا قالوا قبض رسول اللّٰه (ص) قال فمن ولی الناس بعده قالوا ابنك قال فهل رضیت بنوعبدشمس وبنو المغیرة قالوا نعم قال لا مانع لما اعطی اللّٰه ولا معطی لما منع اللّٰه ما اعجب هذا الامر تنازعون النبوة وتسلمون الخلافة أن هذا لشیئ یراد۔

حدیث نمبر 7 (بحذف اسناد)

سعید بن مسیب نے بیان کیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا سے رحلت ہوئی میں اس کی خبر لے کر مکہ میں آیا تو مجھے ابوقحافہ نے کہا۔ یہ کیا کہہ رہے ہو؟ لوگوں نے کہا رسولؐ خدا کی رحلت ہوگئی ہے۔ اس نے کہا ان کے بعد لوگوں کا مولا اور خلیفہ کون بنا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا آپ کا بیٹا۔ اس نے کہا کیا بنوعبدشمس اور بنوالمغیرہ والے اس کی خلافت پر راضی ہوگئے ہیں۔ لوگوں نے کہا ہاں۔ پھر اس نے کہا جو اللہ دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس کو اللہ روکے اس کو کوئی دینے والا نہیں ہے۔ یہ کتنا عجیب کام ہے کہ انہوں نے نبوت میں تنازع واختلاف کیا لیکن اس کی خلافت کو سب نے تسلیم کر لیا۔ یہ بڑی عجیب بات ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرنی﴾ ابونصر محمد بن الحسین ﴿قال أخبرنی﴾ ابو علی حمد بن محمد الصولی ﴿قال حدثنا﴾ عبدالعزیز بن یحیی الجلودی ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن حمید ﴿قال حدثنا﴾ مخول بن ابراهیم ﴿قال حدثنا﴾ صالح بن ابی الاسود ﴿قال حدثنا﴾ محفوظ بن عبید الله عن شیخ من اهل حضرموت عن محمد بن الحنفیة علیه الرحمة بینا امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام یطوف بالبیت اذا رجل متعلق بالاستار وهو یقول یامن لا یشغله سمع عن سمع یامن لایغلطه السائلون یامن لا یبرمه الحاح الملحین اذقنی برد عفوك وحلاوة رحمتك فقال له امیرالمؤمنین علیه السلام هذا دعائك قال له الرجل وقد سمعته قال نعم قال فادع به فی دبر کل صلوة فوالله مایدعو به احد من المؤمنین فی ادبار الصلوة الاغفر الله له ذنوبه ولو کانت عدد نجوم السماء وقطرها وحصباء الارض وثراها فقال له امیرالمؤمنین (ع) ان علم ذلك عندی والله واسع کریم فقال له ذلك وهو الخضر (ع) صدقت والله یاامیر المؤمنین وفوق کل ذی علم علیم وصلی الله علی سیدنا محمدالنبی وآله الطاهرین

حدیث نمبر 8 (بحذف اسناد)

حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ سلام کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ اچانک ایک مرد کو دیکھا جو بیت اللہ کے غلاف کے ساتھ چمٹا ہوا تھا اور یوں دعا مانگ رہا تھا۔

یامن لا یشغله سمع عن سمع یامن لا یغلطه السائلون یامن لایبرمه الحاح الملحین اذقنی برد عفوك وحلاوة رحمتك۔

پس میر مومنین علی علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا: یہ تیری دعا ہے؟ س شخص نے عرض کی کیا آپؑ نے میری دعا کو سن لیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا ہاں۔ اس شخص نے کہا اس دعا کو ہر نماز کے بعد پڑھو۔ پس اللہ کی قسم مومنین میں سے جو بھی نماز کے بعد اس دعا کو پڑھے گا للہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف کر دے گا خواہ آسمان کے تاروں کے برابر، بارش کے قطروں کے بر بر اور زمین کے ذرات کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

پس امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا اس چیز کا علم میرے پاس ہے۔ للہ کا کرم س سے بھی وسیع ہے۔ پس اس مرد نے آپؑ سے کہا جو کہ حضرت خضرؑ تھے ے میر المومنین! آپؑ نے سچ فرمایا۔ وہ ہر صاحب علم سے زیادہ جاننے والا ہے۔

صلی للہ علی سیدنا محمد النبی و آلہ الطاہرین

مجلس نمبر 11

[بروز ہفتہ ۷ رجب سال ۴۰۷ ہجری قمری]

حضرت علی علیہ السلام کا مواعظ

حدثنا الشیخ المفید ابو عبداللہ محمد بن محمد بن النعمان ادام اللہ تاییدہ فی مسجدہ بدرب رباح فی هذا الشهر ﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ الفضل بن الحباب الجمحی ﴿قال حدثنا﴾ مسدد بن عبداللہ البصری ﴿قال حدثنا﴾ ابی قال حدثنی محمد بن عبد الرحمن النهدی ﴿قال حدثنا﴾ شعبة بن سلمة بن کهیل عن حبة العرنی قال سمعت امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام یقول انی اخشی علیکم اثنتین طول الامل واتباع الهوی فاما طول الامل فینسی الآخرة و ما اتباع الهوی فیصد عن الحق وان الدنیا قد ترحلت مدبرة و الآخرة قد جاءت مقبلة ولکل واحد منهما بنون فکونوا من ابناء الآخرة ولا تکونوا من ابناء الدنیا فالیوم عمل ولا حساب وغداً حساب ولا عمل-

<u>حدیث نمبر 1. (بحذف اسناد)</u>

جناب حبہ العرنی نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امیر المومنین علی علیہ سلام سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا

میں آپ لوگوں کے بارے میں دو چیزوں سے ڈرتا ہوں لمبی آرزو اور خواہشات

ی تباج ہے۔ کیونکہ لمبی لمبی آرزوئیں انسان کو آخرت سے فراموش کرا دیتی ہیں ور خواہشاتِ نفس کی پیروی انسان کو حق سے روک دیتی ہیں۔ تحقیق دنیا تمہارے پیچھے ہے ور آخرت تمہارے سامنے ہے اور ان میں ہر ایک کے بیٹے ہیں۔ پس تم لوگ آخرت کے بیٹے ہو دنیا کے بیٹے نہ بنو۔ آج عمل کا دن ہے آج حساب نہیں ہوگا اور کل کا دن عمل کا دن نہیں ہوگا بلکہ فقط حساب ہوگا۔

حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی مناجات

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن ﴿قال حدثني﴾ ابي عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن محسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن داود بن فرقد عن ابي عبدالله الصادق جعفر بن محمد (ع) قال ان فيما ناجى الله به موسى بن عمران (ع) ان يا موسى ما خلقت خلقا هو احب الي من عبدي المؤمن واني نما ابتليته بما هو خير له وانا اعلم بما يصلح عبدي وليصبر على بلائي وليشكر نعمائي وليرض بقضائي اكتبه في الصديقين عندي اذا عمل بما يرضيني واطاع امري

حدیث نمبر 2: (مختلف اسناد)

جناب داؤد بن فرقد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوعبداللہ الصادق جعفر بن محمد علیہما سلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا

تحقیق وہ چیز جو خدا نے جناب موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے مناجات کی ہے ان میں سے یک چیز یہ تھی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں نے ایسی کوئی مخلوق خلق نہیں کی جو مجھے مومن بندے سے زیادہ محبوب ہو اور میں اپنے مومن بندے کو اس چیز کے

ساتھ مبتلا کرتا ہوں جو اس کے لیے بہتر ہوتی ہے اور میں جانتا ہوں کہ میرے بندے کے لیے کون سی چیز فلاح رکھتی ہے اور اس کے لیے میری مصیبت پر صبر کرنا چاہیے اور میری نعمت پر شکر ادا کرنا چاہیے اور میرے فیصلے پر اس کو راضی رہنا چاہیے۔ پس اگر وہ ایسا کام کرے جو میری خوشنودی کا باعث بنے اور وہ میری اطاعت کرے تو وہ میرے نزدیک صدیقین میں تحریر کیا جائے گا۔

حضرت علی علیہ السلام کے لیے ردِّ آفتاب ہونا

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبدالله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر أحمد بن محمد بن عيسى المكي ﴿قال حدثنا﴾ الشيخ الصالح ابوعبدالله عبدالرحمن بن محمد بن حنبل ﴿قال أخبرنا﴾ عن عبد الرحمن بن شريك عن أبيه ﴿قال حدثنا﴾ عروة بن عبدالله بن بشير الجعفي قال دخلت على فاطمة بنت علي بن ابي طالب عليه السلام وهي عجوز كبيرة وفي عنقها خرزة وفي يدها مسكتان فقلت يكره للنساء ان يتشبهن بالرجال ثم ﴿قال حدثتني﴾ اسماء بنت عميس قالت اوحى الله الى نبيه محمد (ص) فيغشاه الوحي فستره علي بن ابي طالب عليه السلام بثوبه حتى غابت الشمس فلما سرى عنه قال ياعلي ما صليت العصر قال لا يارسول الله شغلت عنها بك فقال رسول الله (ص) اللهم اردد الشمس على علي بن ابي طالب (ع) وقد كانت غابت فرجعت حتى بلغت الشمس حجرتي ونصف المسجد

حدیث نمبر 3 (بحذف اسناد)

حضرت فاطمہ بنت علی علیہ السلام فرماتی ہیں کہ عورتوں کے لیے مکروہ ہے کہ مردوں

کے مشابہ ہوں۔ پھر فرمایا کہ اسماء بنت عمیس نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی اور وحی کے وقت آپ حالت مدہوشی میں تھے۔ پس علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے آپ کو چادر سے ڈھانپے رکھا۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ جب آپؐ وحی سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا یا علیؑ! کیا آپؑ نے نماز عصر ادا کی ہے؟ آپؑ نے عرض کی نہیں یا رسولؐ اللہ! میں آپ کی اطاعت میں مشغول تھا۔ پس رسولؐ خدا نے فرمایا اے میرے اللہ تو علی علیہ السلام کے لیے سورج کو واپس پلٹا دے جب کہ وہ غروب ہو چکا تھا۔ پس سورج واپس پلٹ آیا یہاں تک کہ اس کی شعاع دھوپ میرے حجرے اور آدھی مسجد تک پھیل گئی۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام کی رضایت سے اللہ راضی ہوتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوحفص عمر بن محمد الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلي محمد بن همام الكاتب الاسكافي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن القاسم المحاربي ﴿قال حدثنا﴾ اسماعيل بن اسحاق الراشدي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علي عن محمد بن الفضيل الازدي عن ابي حمزة الثمالي عن ابي جعفر باقر محمد بن علي (ع) عن أبيه عن جده قال قال رسول الله (ص) ان الله ليغضب لغضب فاطمة ويرضى لرضاها

<u>الحديث نمبر 4</u> (مختلف اسناد)

حضرت ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے والد علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ غضب ناک ہوتا ہے جناب فاطمہؑ کے غضب ناک ہونے سے اور ان کے راضی ہونے

سے اللہ راضی ہوتا ہے۔

برا دن جس سے زیادہ کوئی نہ ہو

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرني﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال أخبرني﴾ محمد الثقفی ﴿قال أخبرنا﴾ ابو اسماعیل العطار ﴿قال أخبرنا﴾ ابولهیعة عن ابی الاسود عن عروة بن الزبیر قال لما بایع الناس ابابکر خرجت فاطمة بنت محمد علیها السلام فوقفت علی بابها وقالت ما رأیت کالیوم قط حضروا سوء محضر ترکوا نبیهم (ص) جنازة بین اظهرنا واستبدوا بالامر دوننا

حدیث نمبر 5 (مختلف اسناد)

جناب عروہ بن زبیر نے روایت بیان کی ہے کہ جب لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کر لی تب جناب فاطمہ بنت محمد علیہا السلام اپنے گھر سے باہر آئیں اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا

میں نے اس دن سے برا دن کوئی نہیں دیکھا جب تم لوگ ہمارے ساتھ بہت برے انداز میں پیش آ رہے ہو۔ تم نے اپنے نبی کا جنازہ بھی ہمارے درمیان چھوڑ دیا اور تم نے ہمیں چھوڑ کر حکومت کا معاملہ بھی خود اپنے لیے اختیار کر لیا۔

حق وہ ہے جو ہم اہل بیتؑ سے لیا جائے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد عن أبیه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عیسی عن الحسن بن محبوب عن ابی ایوب الخزاز عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر محمد بن علی (ع) قال انه لیس عند احد من الناس حق ولا صواب الا شیئ أخذوه منا اهل البیت

ولا احد من الناس يقضي بحق وعدل الا ومفتاح ذلك القضاء وبابه واوله سنة امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام فاذا اشتبهت عليهم الامور كان الخطأ من قبلهم اذا اخطأوا والصواب من قبل علي بن ابي طالب (ع) اذا اصابوا

حدیث نمبر 6 (محذوف اسناد)

حضرت محمد بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوجعفر امام محمد بن علی الباقر علیہما السلام سے روایت کی ہے، آپؑ نے فرمایا:

"آگاہ ہو جاؤ لوگوں میں سے کسی کے پاس کوئی حق وصواب نہیں ہے مگر وہ چیز جو انہوں نے ہم اہل بیت علیہم السلام سے حاصل کی ہے اور لوگوں میں سے کسی کے پاس حق وعدل کے ساتھ فیصلہ نہیں ہے مگر اس فیصلے کی چابی اور اس کا دروازہ اور اس کی ابتداء امیر المومنین علیہ السلام کی سنت میں ہے۔ پس جب معاملات تم پر مشتبہ ہو جائیں تو جب تم فیصلے کرو گے تو ان میں خطا ہوگی اور اگر تم ان کے فیصلے میں حق وثواب پاؤ تو وہ علی ابن ابی طالبؑ کی طرف سے ہوگا۔

شداد بن اوس کا دربار معاویہ میں خطبہ

﴿قال حدثنا﴾ ابو الطيب الحسين بن محمد التمار بجامع المنصور في سحرة سنة سبع واربعين وثلثمائة ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر محمد بن القاسم الانباري ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن يحيى ﴿قال حدثنا﴾ ابن الاعرابي عن حبيب بن بشار عن أبيه ﴿قال حدثني﴾ علي بن عاصم عن الشعبي قال لما وفد شداد بن اوس على معاوية بن ابي سفيان اكرمه واحسن قبوله ولم يعتبه على شيئ كان منه ووعده ومناه ثم انه احضره في يوم حفل فقال

له يا شداد قم في الناس واذكر عليا وعبه لأعرف بذلك نيتك في مودتي فقال له شداد اعفني من ذلك فان عليا قد لحق بربه وجوزي بعمله وكفيت ما كان يهمك منه واستقادت لك الأمور على ايثارك فلا تلتمس من الناس ما لا يليق بحسنك فقال له معاوية لتقومن بما امرتك به و لا دلريب فيك وقع فقام شداد فقال الحمدلله الذي فرض طاعته على عباده وجعل رضاه عند اهل التقوى اثر من رضا خلقه على ذلك مضى اولهم وعليه يمضي اخرهم ايها الناس ان الآخرة وعد صادق يحكم فيها ملك قادر وان الدنيا اجل حاضر يأكل منها البر والفاجر وان السامع المطيع لله لاحجة عليه وان السامع العاصي لاحجة له وان الله اذا اراد بالعباد خيراً عمل عليهم صلحائهم وقضى بينهم فقهائهم وجعل المال في اسخيائهم واذا اراد بهم شراً عمل عليهم سفهائهم وقضى بينهم جهلائهم وجعل المال عند بخلائهم وان من صلاح الولاة قرنائها ونصحك يامعاوية من اسخطك بالحق وغشك من ارضاك بالباطل وقد نصحتك بما قدمت وما كنت اغشك بخلافه فقال له معاوية اجلس ياشداد فجلس فقال له اني قد امرت لك بمال يغنيك الست من السمحاء الذين جعل الله المال عندهم لصلاح خلقه فقال له شداد ان كان ما عندك من المال هو لك دون مال للمسلمين فعمدت جمعه مخافة تفرقه فاصبته حلالا فنعم وان كان مما شاركك فيه المسلمين فاحتجبته دونهم فتردد و نفقته اسرافا فان الله جل اسمه يقول ان المبذرين كانوا اخوان الشياطين ، فقال معاوية اظنك قد خولطت ياشداد اعطوه ما حلفنا به ليخرج الى اهله قبل ان يغلبه مرضه فنهض شداد وهو يقول معطوب على عقله تبوء بسوى وارتحل ولم يأخذ من معاوية شيئاً

حدیث نمبر 7 (بحذف اسناد)

جناب علی بن عاصم نے شعبی سے روایت کی ہے وہ بیان کرتا ہے کہ جب شداد بن اوس معاویہ بن ابوسفیان کے دربار میں قاصد بن کر آیا تو اس نے شداد کی عزت کی اور اس کو پچھلے دنوں میں خوش آمدید کہا اور اس کو کسی چیز کے بارے میں عتاب نہ کیا۔ پھر اس سے حال احوال جاننے کے بعد اس کو آرام و سکون کا کہا۔ پھر اس کو اس دن حاضر ہونے کا حکم دیا جب بہت زیادہ لوگ اس کے پاس جمع تھے۔ پس اس سے کہا اے شداد! ان لوگوں کے سامنے علیؑ کے عیب بیان کرو تا کہ مجھے تمہاری اپنے ساتھ محبت کا پتہ چل سکے۔

پس شداد نے کہا کہ اے معاویہ! مجھے اس سے معاف فرما کیونکہ علی ابن ابی طالبؑ اس دنیا سے اپنے رب کے پاس جا چکے ہیں اور وہ اپنے عمل و عمر کے حساب سے جزا پا چکے ہیں۔ پس تمہاری اس کے بارے میں جو کوشش ہے اس کو روک دو۔ معاملہ اب صرف تیرے لیے بچ گیا ہے (یعنی حکومت اب صرف تیرے لیے ہے تو اپنے اختیار پر عمل کر)۔ پس لوگوں سے ایسی چیز کا مطالبہ و التماس نہ کر جو تیرے حلم کے ساتھ لائق نہیں ہے۔ معاویہ نے اس سے کہا کہ آپ کو ضرور کھڑا ہونا پڑے گا اور جو میں نے حکم دیا ہے اس کو انجام دینا پڑے گا ورنہ تیری نیت میں کوئی فتور و عیب پایا جاتا ہے۔

پس شداد بن اوس کھڑے ہو گئے اور یوں شروع ہوئے تمام تعریفیں صرف اللہ کے لیے ہیں جس کی طاعت اپنے بندوں پر واجب ہے اور اس نے اپنی رضا اور خوشی کو اہل تقویٰ کے لیے قرار دیا ہے اور اس کی رضا اور خوشنودی کا اثر اس کی اوّل و آخر سب مخلوق پر ہوتا ہے۔ اے لوگو! تحقیق آخرت کا وعدہ سچا ہے کہ جس میں ایک مالک اور قادر حکم فرمائے گا اور یہ دنیا موجودہ زندگی ہے جس سے نیک و بد دونوں استفادہ کر رہے ہیں۔ پس جو سننے والا سن کر اللہ کی طاعت کرے گا اس پر اللہ کی طرف سے کوئی حجت نہیں ہو گی اور جو سامع بات سن کر اللہ کی نافرمانی کرے گا اس کے پاس اللہ کے لیے کوئی حجت و دلیل باقی

نہیں رہے گی۔ تحقیق جب اللہ اپنے بندوں پر خیر کا ارادہ کرتا ہے تو ان کے حاکم نیک لوگوں کو قرار دیتا ہے اور ان کے درمیان قاضی فقہاء کو بناتا ہے اور دولت ان کے سخیوں کے پاس قرار دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ناراضگی ظاہر کرتا ہے تو ان کے حاکم بے وقوفوں اور ظالموں کو قرار دیتا ہے اور ان پر قاضی نااہل لوگوں کو بنا دیتا ہے اور ان کی دولت بخیلوں کے پاس قرار دیتا ہے۔

تحقیق حکام کی اصلاح میں سے یہ ہے کہ ان کا نصیحت کے ساتھ ملا ہونا ہے۔ اے معاویہ نصیحت وہ کرے گا جو تجھے حق سنا کر غضب ناک کر رہا ہے اور وہ شخص تجھے دھوکا دے رہا ہے جو باطل اور گمراہی کے لیے تجھے خوش کر رہا ہے اور میں تجھے نصیحت کرتا ہوں اس کے بارے میں جو تو آگے بھیج رہا ہے اور میں حق کے خلاف بات کر کے تجھے خوش نہیں کر سکتا۔ پس معاویہ نے شداد سے کہا: بس کرو بیٹھ جاؤ۔ پس شداد بیٹھ گیا۔

پس معاویہ نے اس سے کہا: میں نے تیرے لیے مال کا حکم دے دیا ہے اگر چہ میں ان سخیوں میں سے نہیں ہوں جن کو اللہ نے مال اس لیے دیا ہے کہ وہ اس سے اس کی مخلوق کی اصلاح کریں۔ پس شداد نے کہا: اگر وہ مال جو تیرے پاس ہے وہ تیرا ہے اس میں مسلمانوں کا کوئی حق نہیں ہے تو پھر تو نے اس مال کو جمع کیا ہوا ہے۔ کبھی اس کے ضائع ہونے کا خوف ہے۔ پس تو نے جائز کام کیا ہے اور اگر یہ مال وہ ہے جس میں دوسرے مسلمان بھی اس میں شریک ہیں اور تو نے ان سے اس مال کو گنتے ہوئے پوشیدہ رکھا ہوا ہے ان کو اس تک رسائی نہیں ہے اور تو اس مال کو اسراف میں خرچ کرتا ہے۔

تحقیق اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میں فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا اور فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں۔ پس معاویہ نے کہا: اے شداد پس حق ہے کہ تو بیمار ہے پس جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا وہ میں تجھے عطا کرتا ہوں تا کہ بیماری کے غلبہ ہونے سے پہلے تو اپنے خاندان میں جا سکے۔ پس شداد کھڑا ہوا اور وہ یہ کہہ رہا تھا جس کی عقل معیوب

ہو جانے پر کہ اس کو اس کے غیر نے جو کا دیا ہے۔ وہ بغیر کچھ لیے وہاں سے چلا گیا۔

تین خصال جنہیں عقوبت دنیا میں مل جاتی ہے

قال أخبرني أبو الحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن مالك بن عطيه عن ابي عبيدة الحذاء عن ابي جعفر الباقر محمد بن علي (ع) قال في كتاب اميرالمؤمنين (ع) ثلاث خصال لايموت صاحبهن حتى يرى وبالهن البغي وقطيعة الرحم واليمين الكاذبة وان اعجل الطاعة ثوابا لصلة الرحم وان القوم ليكونون فجارا فيتواصلون فينمى اموالهم ويثرون وان اليمين الكاذبة وقطيعة الرحم تذر الديار بلاقع من اهلها وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم تسليماً

حدیث نمبر 8 (بحذف سند)

حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام فرماتے ہیں: امیرالمومنین علی علیہ السلام کی کتاب میں ذکر ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کا صاحب اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک ان کی عقوبت و عذاب دنیا میں نہیں دیکھ لے گا ① بغاوت ② قطع رحمی (یعنی عزیز رشتہ داروں سے تعلقات ختم کرنا) ③ جھوٹی قسم اور سب سے جلدی جس طاعت پر ثواب ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے کیونکہ جو اقوام فاجر ہوتی ہیں وہ بھی صلہ رحمی کرتی ہیں کیونکہ اس سے ان کے اموال میں زیادتی ہوتی ہے۔ جھوٹی قسمیں اور قطع رحمی شہروں کو برباد کر دیتی ہیں۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم تسلیماً

مجلس نمبر 12

[بروز ہفتہ ۱۲ رجب سال ۴۰۷ ہجری قمری]

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل عمل ایمان ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علي بن مهرويه القزويني سنة اثني وثلثمائة ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علي بن موسى (ع) عن أبيه العبد الصالح موسى بن جعفر عن أبيه الصادق جعفر بن محمد عن أبيه الباقر محمد بن علي عن أبيه زين العابدين علي بن الحسين عن أبيه الشهيد الحسين بن علي عن أبيه امير المؤمنين علي بن ابي طالب قال قال رسول الله (ص) افضل الاعمال عند الله ايمان لاشك فيه ولا غزو لاغلول فيه وحج مبرور و اول من يدخل الجنة عبد مملوك أحسن عبادة ربه ونصح لسيده ورجل عفيف ذو عبادة

حدیث نمبر 1 (مختصر اسناد)

حضرت امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے والد مکرم عبد صالح حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد مکرم جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد مکرم محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد مکرم امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد گرامی امام حسین شہید کربلا علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد امیر المومنین علی بن ابی طالب

علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل عمل ایمان ہے کہ جس میں شک شامل ہوا ہو کا نہ ہو اور خیانت نہ ہو اور حج جو مقبول ہو۔ سب سے پہلے جو بندہ جنت میں جائے گا وہ عبد مملوک ہے جو اپنے رب کی عبادت احسن انداز میں کرے اور اپنے مالک کو نصیحت کرے اور دوسرا وہ مرد ہوگا جو عبادت گزار اور پاک دامن ہوگا۔

اپنے دین کی حفاظت تقیہ کے ذریعے کرو

﴿قال اخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن الحسن ﴿قال حدثنی﴾ ابی عن سعد بن عبداللہ عن احمد بن محمد بن عیسی عن الحسن بن محبوب عن حدید بن حکیم الأزدی قال سمعت ابا عبداللہ جعفر بن محمد (ع) یقول اتقوا اللہ وصونوا دینکم بالورع وقووہ بالتقیۃ والاستغناء باللہ عزوجل عن طلب الحوائج الی صاحب سلطان الدنیا واعلموا انہ من خضع لصاحب سلطان الدنیا او من یخالفہ فی دینہ طلبا لما فی یدیہ من دنیاہ اخملہ اللہ ومقتہ علیہ ووکلہ الیہ فان ہو غلب علی شیئ من دنیاہ وصار الیہ منہ شیئ نزع اللہ البرکۃ منہ ولم یؤجرہ علی شیئ ینفقہ منہ فی حج ولا عتق ولا بر۔

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

جناب حدید بن حکیم ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا

اللہ سے ڈرو اور پرہیزگاری کے ذریعے اپنے دین کو بچا کر رکھو اور تقیہ کے ذریعے

اپنے دین کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ سے بے نیازی طلب کرو۔ دنیا کے بادشاہوں سے کوئی چیز طلب کرنے سے بچ لو۔ جو شخص کسی دنیا کے بادشاہ کے سامنے یا کسی دین میں مخالف کے سامنے انکساری و تواضع کرتا ہے تاکہ ان سے کوئی دنیاوی چیز حاصل کی جائے تو اللہ اس کو اس پر ذلیل کر دے گا اور اس کا گناہ اس پر ہوگا اور اس کو اس کے سپرد کر دے گا۔ اور اگر وہ اس چیز کو ان سے حاصل کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اس چیز سے برکت کو اٹھا لے گا اور اس پر اس کو کوئی اجر و ثواب نہیں ملے گا خواہ وہ اس کو حج کے ادا کرنے پر یا غلام کے آزاد کرنے پر یا کوئی نیک کام میں خرچ کرے اس پر اسے کوئی ثواب و اجر نہیں ملے گا۔

اعتراض اہل بصرہ جب مسلمان ہیں تو ان سے جنگ کیوں؟

﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن بن بلال المهلبي رحمه الله يوم الجمعة لسبع بقين من شعبان سنة ثلاث وخمسين وثلثمائة ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسين بن حميد بن الربيع اللخمي ﴿قال حدثنا﴾ سليمان بن الربيع النهدي ﴿قال حدثنا﴾ نصر بن مزاحم المنقري ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن يعلى الاسلمي عن علي بن الحزور عن الاصبغ بن نباتة رحمه الله قال جاء رجل الى امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام بالبصرة فقال يا امير المؤمنين هؤلاء القوم الذين نقاتلهم الدعوة واحدة والرسول واحد والصلاة واحدة والحج واحد فبم نسميهم فقال عليه السلام سمهم بما سماهم الله عزوجل في كتابه انا سمعته تعالى يقول تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض منهم من كلم الله ورفع بعضهم درجات وآتينا عيسى بن مريم البينات وأيدناه بروح القدس ولو شاء الله ما اقتتل الذين من بعدهم من بعد ما جاءتهم ولكن اختلفوا فمنهم من آمن ومنهم من كفر فلما وقع

الاختلاف كان وبی بالله وبدينه وبالنبی (ص) وبالكتاب وبالحق فنحن الذين امنوا وهم الذين كفروا وشاء الله منا قتالهم فقاتلناهم بمشيئة وامره وارادته

حدیث نمبر 3 (مختلف اسناد)

جناب اصبغ بن نباتہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام کی خدمت میں بصرہ کا ایک مرد حاضر ہوا اور عرض کی اے امیرالمومنینؑ وہ قوم جو بصرہ کی ہے اور جن سے ہم جنگ کر رہے ہیں ان کا اور ہمارا خدا ایک ہے رسولؐ ایک ہے نماز ایک ہے حج ایک ہے پھر ہم ان کا نام دوسرا کیوں رکھتے ہیں؟ (یعنی ان کو منافق کیوں کہتے ہیں)۔

پس آپؑ نے فرمایا ہم نے ان کا نام وہ رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کا نام اپنے قرآن میں رکھا ہے۔ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے جس میں ارشاد قدرت ہے:

تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض (تیسرا پارہ پہلی آیت)

''ہم نے اپنے بعض رسولوں کو دوسرے بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا ہے اور بعض کے درجات کو بلند کیا ہے اور ہم نے عیسیٰ بن مریمؑ کو واضح نشانیاں عطا کی ہیں اور ہم نے ان کی روح القدس کے ذریعے تائید کی ہے اور اگر اللہ چاہتا ان کے پاس سب کچھ (یعنی ہدایت) آنے کے بعد وہ ایک دوسرے کے ساتھ جنگ نہ کرتے لیکن انہوں نے اختلاف کیا ہے۔ پس ان میں سے بعض وہ ہیں جو ایمان لائے اور بعض وہ ہیں جو کافر ہوں گے''۔

آپؑ نے فرمایا جب اختلاف واقع ہوگیا۔ ہم اللہ کے دین اور اس کے نبیؐ اور اس کی کتاب اور حق کے ساتھ زیادہ سزاوار ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ وہ ایمان لائے اور وہ (یعنی بصرہ والے) ہیں جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے اور جب تک اللہ چاہے گا ہم ان سے جنگ کریں اور یہ ہماری ان کے ساتھ جنگ مشیت خدا اور اس کے حکم اور اس کے ارادہ کے ساتھ ہے۔

غسلِ نبی اکرمؐ میں علی علیہ السلام کے ساتھ کون کون شریک تھا

﴿قال حدثنا﴾ ابونصر محمد بن الحسين المقرى البصير ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن يحيى القطان ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن الحسين بن ابى سعيد القرشى ﴿قال حدثنا﴾ ابى ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن مخارق عن عبدالصمد بن على عن أبيه عن عبدالله بن العباس رضى الله عنه قال لما توفى رسول الله (ص) تولى غسله على بن ابى طالب عليه السلام و العباس معه و الفضل بن العباس فلما فرغ على عليه السلام من غسله كشف الازار عن وجهه ثم قال بابى انت وامى طبت حيا وطبت ميت انقطع بموتك مالم ينقطع بموت احد ممن كوالك من النبوة والانباء فيك كوه ولولا انك امرت بالصبر ونهيت عن الجزع لانفدنا عليك ماء الشؤن ولكان الداء مما طلا والكمد محالفا وقلاء لك ولكنه مالا يملك رده لا يستطاع دفعه بابى انت وامى اذكرنا عند ربك واجعلنا من همك ثم اكب عليه فقبل وجهه ومد الازار عليه

حدیث نمبر 4۔ (محذوف اسناد)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت رسولِ خدا

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس دنیا سے رحلت فرمائی تو آپ کو غسل حضرت علی علیہ السلام نے دیا اور آپ کے ساتھ جناب عباس اور فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے۔ جب آپ حضور انور کے غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے چہرۂ اقدس سے چادر کو اٹھایا۔ پھر فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ نے پاک و پاکیزہ زندگی بسر کی ہے اور آپ نے پاک و پاکیزہ موت پائی ہے۔ آپ کی موت سے جو چیز منقطع ہو گئی ہے جو آپ کے علاوہ کسی دوسرے کی موت سے منقطع نہیں ہو سکتی تھی وہ نبوت ہے اور آسمانی خبروں کا سلسلہ۔ اور آپ کے علاوہ اس نبوت کا امکان کوئی دوسرا تصیر نہیں کر سکتا۔ اگر آپ صبر کرنے کا حکم نہ دیتے اور گریہ و زاری سے روکا نہ ہوتا تو میں ضرور بہ ضرور آپ پر آپ کی شایان شان گریہ کرتا اور آپ کے غم کا حق ادا نہ کر سکتا اور آپ کے غم کو ہمیشہ لازم قرار دیتا اور آپ کے غم میں تڑپتا رہتا لیکن میں اس کے رد و ختم کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ مجھے اپنے رب کے پاس یاد رکھنا اور ہمارا خیال رکھنا اور مخصوصین میں قرار دینا۔ پھر آپ جھکے اور آپ کے رخ انور کا بوسہ دیا اور پھر دوبارہ آپ کے چہرۂ اقدس پر چادر ڈال دی۔

حضرت شمعون علیہ السلام کا امیر المومنینؑ کو جنگ پر صبر کی تلقین کرنا

﴿قال حدثني﴾ ابوالحسن علي بن بلال المهلبي ﴿قال حدثنا﴾ علي بن عبد الله بن اسد الاصفهاني ﴿قال حدثنا﴾ ابراهيم بن محمد الثقفي ﴿قال حدثنا﴾ اسماعيل بن يسار ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن ملح عن عبد الوهاب بن ابراهيم الازدي عن ابي صادق عن مزاحم بن عبد الوارث عن محمد بن زكريا عن شعيب بن واقد المزني عن محمد بن سهل مولى سليمان بن علي بن عبد الله بن العباس عن أبيه عن قيس مولى علي ابن

ابی طالب علیه السلام قال ان علیا امیرالمؤمنین علیه السلام کان قریب من
جبل بصفین فحضرت صلوة المغرب فامعن بعیداً ثم اذن فلما فرغ من
اذانه اذ رجل مقبل نحو الجبل ابیض الرأس واللحیة و الوجه فقال السلام
علیک یا أمیرالمؤمنین ورحمة اللّٰه وبرکاته مرحبا بوصی خاتم النبیین
وقائد الغر المحجلین والأعز المأمون والفاضل الفائز بثواب الصدیقین
وسید الوصیین فقال له امیرالمؤمنین (ع) کیف حالك فقال بخیر أنا منتظر
روح القدس ولا اعلم احداً اعظم فی اللّٰه عزوجل اسمه بلاء ولا احسن
ثواباً منك ولا ارفع عنداللّٰه مکاناً اصبر یااخی علی ما انت فیه حتی تلقی
الحبیب فقد رأیت اصحابنا ما لقوا بالأمس من بنی اسرائیل نشروهم
بالمناشیر وحملوهم علی الخشب ولو یعلم هذه الوجوه التربة الشیهة
واومی بیده الی اهل الشام ما اعدلهم فی قتالك من عذاب وسوء نکال
لأقصروا ولو تعلم هذه الوجوه المبیضة واوماً بیده الی اهل العراق ماذا بهم
من الثواب فی طاعتك لودت انها قرضت بالمقاریض والسلام علیك
ورحمة اللّٰه وبرکاته ثم غاب من موضعه فقام عمار بن یاسر وابو الهیثم بن
التیهان وابو ایوب الأنصاری وعبادة بن الصامت وخزیمة بن ثابت
وهاشم المرقال فی جماعة من شیعة امیر المؤمنین علیه السلام وقد کانو
سمعوا کلام الرجل فقالوا یاامیرالمؤمنین من هذا الرجل فقال امیر المؤمنین
(ع) هذا شمعون وصی عیسٰی (ع) بعثه اللّٰه یصبرنی علی قتال اعدائه
فقالوا له فداك اباؤنا وامهاتنا واللّٰه لننصرك نصرنا لرسول اللّٰه (ص) ولا
یتخلف عنك من المهاجرین والأنصار الا شقی فقال لهم امیر المؤمنین علیه
السلام معروفا۔

حدیث نمبر 5 (محذوف اسناد)

حضرت قیسؓ جو مولائے کائنات امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے خادم تھے انہوں نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنینؑ پہاڑ کے قریب صفین کے مقام پر تھے۔ نماز مغرب کا وقت ہو گیا۔ پس آپؑ نے اذان دی۔ جب آپؑ اذان سے فارغ ہوئے آپ کے سامنے پہاڑ کی جانب سفید شکل کا خوبصورت انسان جس کے سر اور داڑھی کے بال بھی سفید تھے اس نے کہا السلام علیکم یا امیر المومنین رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مرحبا اے خاتم انبیاء کے وصیؑ اے چمکتی پیشانی والے کے قائد اے امن میں رہنے والوں کے سب سے زیادہ عزیز اے صاحب فضل صدیقین کے ثواب کو پانے والے اے وصیوں کے سردار۔ پس امیر المومنینؑ نے اس سے فرمایا

آپ کا کیا حال ہے۔ اس نے عرض کی میں خیریت سے ہوں اور روح القدس کا انتظار کر رہا ہوں۔ میں کسی کو نہیں جانتا جو اللہ کی بارگاہ میں آپ سے زیادہ جس کا امتحان ہوا ہو اور اس کا اجر و ثواب آپ سے زیادہ ہو اور اس کا مقام آپ سے زیادہ ہو۔ اے میرے بھائی جو کچھ آپ کے ساتھ ہو رہا ہے اس پر صبر کریں یہاں تک کہ آپ اپنے حبیب سے ملاقات کریں۔ پس آپ نے ہمارے اصحاب کو نہیں دیکھا کہ ان کے ساتھ ہی سر ش والوں نے کیا سلوک کیا تھا۔ انہوں نے ہمارے اصحاب کو رسوا کیا ان کو تختہ دار تک چڑھایا۔ اگر یہ منہ سے منہ موڑنے والے (اس کا اشارہ شام والوں کی طرف تھا) لوگ جان لیں کہ آپ کے ساتھ جنگ کرنے پر ان کے لیے کتنا بڑا اور دردناک عذاب تیار کیا ہے تو یقیناً وہ آپ کے مقابلے سے ہٹ جائیں۔ یہ لوگ (اشارہ تھا اہل عراق کی طرف) چمکتے چہرے والے ہیں۔ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ آپ کی اطاعت کرنے میں ان کے لیے کتنا ثواب و اجر اللہ کی بارگاہ میں ہے تو ضرور آپ سے محبت کریں گے خواہ آپ ان کو قینچی سے کاٹ بھی دیں۔ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس کے بعد وہ مرد وہاں

سے غائب ہو گیا۔

پس جناب عمار بن یاسرؓ، ابو ہیثمؓ، ابو ایوب انصاریؓ، عبادہ بن صامتؓ، خزیمہ بن ثابتؓ اور ہاشمؓ جو علی علیہ السلام کے شیعوں میں سے تھے اور انہوں نے اس مرد کی گفتگو سنی تھی، عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! یہ مرد کون تھا؟

آپؑ نے فرمایا: یہ حضرت شمعون علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی تھے جو مجھے دشمنوں کے مقابلے میں جنگ کرنے پر صبر کی تلقین کرنے کے لیے آئے تھے۔

پس ان حضرات نے عرض کیا: ہمارے ماں باپ آپؑ پر قربان ہو جائیں اللہ کی قسم! ہم آپؑ کی مدد و نصرت اسی طرح کریں گے جس طرح ہم رسولِ خدا کی مدد کرتے تھے اور مہاجرین اور انصار میں سے آپ کی کوئی مخالفت نہیں کرے گا سوائے اس شخص کے جو شقی ہوگا۔ پس امیر المومنین علیہ السلام نے ان کے لیے دعائے خیر کی۔

صدیق اکبر علی علیہ السلام ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد عباس بن الفضل بن جعفر الأزدی المکی بمصر ﴿قال حدثنا﴾ علی بن سعید بن بشیر الرازی قال محمد بن ابان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن تمام بن سابق ﴿قال حدثنا﴾ عامر بن سیار عن ابی الصباح عن ابی هشام عن کعب الحبیر قال جاء عبد الله بن سلام الی رسول الله (ص) فقال یا رسول الله (ص) ما اسم علی فیکم فقال له النبی (ص) عندنا الصدیق الأکبر فقال عبد الله اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله انا نجد فی التورية محمد نبی الرحمة وعلی مقیم الحجة

حدیث نمبر 6 (کشف الیقین)

کعب الخیر نے روایت ذکر کی ہے کہ عبداللہ بن سلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ لوگوں کے نزدیک علی کا اسم گرامی کیا ہے؟ پس رسول خدا نے فرمایا:

ہمارے نزدیک اس کا نام صدیق اکبر ہے پس (یہ جواب سنتے ہی) عبداللہ بن سلام نے کلمہ شہادت زبان پر جاری کیا "اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ۔ میں نے اپنی کتاب تورات میں پایا ہے کہ محمد نبی رحمت ہیں اور علی حجت و دلیل کو قائم کرنے والا ہے۔

رویہ بن عجاج اور ذوالرمۃ کے درمیان مناظرہ

﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن علی بن مالک النحوی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن فضیل ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراهیم الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ یموت بن المزرع ﴿قال حدثنا﴾ عیسی بن اسماعیل ﴿قال حدثنا﴾ الاصمعی ﴿قال حدثنا﴾ عیسی بن عمر قال کان ذو الرمة الشاعر يذهب الى النفی فی الافعال وکان رؤبة بن العجاج يذهب الى الاثبات فيه فجمعهما فی يوم من ايامها عند بلال بن ابی بردة وهو والی البصرة وبلال يعرف ما بينهما من الخلاف فحضهما على المناظرة فقال رؤبة و الله لا يفحص طير فحوصا ولا يقرمص سبع قرموصا الا كان ذلك بقضاء الله وقدره فقال له ذوالرمة ما اذن الله للذيب ان يأخذ حلوبة عالة عيايل صرايل فقال له رؤبة فبمشيته اخذها ام بمشية الله فقال ذوالرمة بل بمشية الله وارادته فقال رؤبة هذا والله الكذب على الذيب فقال ذوالرمة والله و الله لكذب على الذيب اهون من الكذب على رب الذيب فقال و شتمني

بو نحسن علی بن مالك النحوی فی اثر هذا الحدیث لمحمود الوراق

اعذل لم ات الذنوب علی جهل　　ولا انها من فعل غیری ولا فعلی

ولا جرأۃ منی علی الله جئتها　　ولا ان جهلی لا یحیط به عقلی

ولکن بحسن الظن منی یعفو من　　تفرد بالصنع لجمیل وبالفضل

فان صدق الظن الذی قد ظننته　　ففی فضله ما صدق الظن من مثلی

وان تالنی منه العقاب فانما　　اتیت من الانصاف فی محکم والعدل

حدیث نمبر 7 (مختلف اسناد)

عیسیٰ بن عمر نے روایت کی ہے کہ ذوالرمہ جو ایک شاعر تھا اس کا نظریہ اور عقیدہ تھا کہ وہ انسان کے افعال میں جبر کی نفی کرتا تھا جب کہ روبہ بن عجاج اس کے ثابت ہونے کا قائل تھا۔ ایک دن دونوں حاکم بصرہ بلال بن ابی بردہ کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ چونکہ بلال ان دونوں کے درمیان اعتقادی اختلاف کو جانتا تھا اس لیے اس نے ان دونوں کے درمیان مناظرہ کروا دیا۔

پس روبہ نے کہا: اللہ کی قسم نہ کوئی پرندہ پر مار سکتا ہے اور نہ کوئی درندہ شکار کر سکتا ہے مگر اللہ کی قضاء اور اس کی قدرت کے ساتھ۔

پس ذوالرمہ نے روبہ سے کہا: کیا اللہ بھیڑیے کو اجازت دے گا کہ وہ دودھ دینے والی اونٹنی کو اپنے عیال میں سے قرار دے۔ پس روبہ نے کہا اس کے اپنے ارادہ کی بات ہے یا خدا کی مشیت سے ہے۔ پس ذوالرمہ نے کہا: نہیں یہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ و مشیت کے تحت ہے۔ پس روبہ نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! یہ بھیڑیے پر جھوٹ ہے۔ پس ذوالرمہ نے کہا: بھیڑیے پر جھوٹ بولنا آسان ہے اللہ کی نسبت۔ پس اس مناسبت کے تحت ابوالحسن علی بن مالک نحوی نے اس حدیث کے تحت اشعار ذکر کیے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں

اعاذل لم آت الذنوب علی جہل

ولا انہا من فعل غیری ولا فعلی

''اے سرزنش کرنے والے! میں جہالت کی وجہ سے گناہ انجام نہیں دیتا' اور نہ ہی یہ میرے گناہ کسی دوسرے کی وجہ سے ہیں''۔

ولا جرأۃ منی علی اللّٰہ جئتہا

ولا ان جہلی لا یحیط بہ عقلی

'' ورنہ ہی یہ میرے گناہ خدا کے مقابلے میں میرے جری ہونے کی وجہ سے ہیں' ورنہ اس وجہ سے میں جاہل ہوں کہ میری عقل کام نہیں کرتی''۔

ولکن بحسن الظن منی یعفو من

تفرد بالصنع الجمیل وبالفضل

''لیکن جو خدا کے بارے میں میرا حسنِ ظن ہے اور اس اچھی امید اور اس کے فضل کی امید ہے''۔

فان صدق الظن الذی قد ظننتہ

ففی فضلہ ما صدق الظن من مثلی

''پس اگر میرا گمان سچا ہو کہ میں جو اس کے بارے میں رکھتا ہوں' پس اس کا فضل میں ہوں اور مجھ جیسا سچا ظن کسی کا نہیں ہے''۔

وان نالنی منہ العقاب فانما

اتیت من الانصاف فی الحکم والعدل

''اور اگر اس کا عقاب و عذاب بھی مجھے ملے گا تو یہ اس کا انصاف و رعدل ہوگا''۔

○

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علي بن مالك النحوي ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن الفضل باسناده الاول الى الاصمعي عن عيسى بن عمر قال سأل رجل ابا عمرو بن العلا حاجة فوعده ثم ان الحاجة تعذرت على ابن عمرو فلقيه الرجل بعد ذلك فقال له أبا عمرو وعدتني وعداً فلم تنجزه قال ابوعمرو فمن اولى بالغم انا او انت فقال الرجل انا فقال ابوعمرو لا والله بل انا فقال له الرجل وكيف ذالك فقال لأنني وعدتك وعداً فبت بفرح الوعد وبت بهم الانجاز وبت فرحا مسروراً وبت ليلتي مفكراً مغموماً ثم عاق القدر عن بلوغ الارادة فلقيتني مذلا ولقيتك محتشما۔

حکایت نمبر 8۔(بحذف اسناد)

گزشتہ اسناد کے تحت یہ بھی روایت ہے عیسیٰ بن عمر نے بیان کیا ہے کہ ابوعمرو بن علا سے ایک شخص نے سوال کیا۔ پس ان نے اس کے سوال کا وعدہ کر لیا۔ پھر اس کی حاجت کو پورا کرنا اس کے لیے مشکل ہو گیا۔ اس کے بعد پھر وہ شخص ابوعمر سے ملا اور اس نے کہا: اے ابوعمر! آپ نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا جس کو آپ نے وفا نہیں کیا۔ ابوعمر نے کہا کہ یہ بتاؤ ہم دونوں میں سے غم کا مستحق کون ہے؟ پس اس شخص نے کہا میں ہوں۔ ابوعمر نے کہا نہیں اللہ کی قسم میں ہوں۔ اس شخص نے کہا وہ کیسے؟ اس نے کہا اس لیے کہ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا پس آپ نے رات بسر کی اس خوشی سے کہ وعدہ ہوا ہے اور یہ خوشی بھی وہ وعدہ پورا بھی ہوگا۔ پس تو خوش بھی اور مسرور بھی' جب کہ میں نے رات بسر کی سوچ و بچار میں اور غم زدہ ہو کر پھر میرے لیے قدر اس کو پورا کرنے میں مانع ہوگی۔ پس قدر یہ تھی کہ تو مجھے ذلیل ہو کر ملے اور میں تجھے عزت دار ہو کر ملوں۔

الائمہ ہی عروۃ الوثقیٰ ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی یوم الاثنین لخمس بقین من شعبان سنة ثلث وخمسین وثلثمائة ﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد بن عبد الله بن علی بن الحسین بن زید بن علی بن ابی طالب (ع) قال حدثنی ابی ﴿قال حدثنی﴾ الرضا علی بن موسیٰ عن أبیه موسی بن جعفر عن أبیه جعفر بن محمد عن أبیه محمد بن علی عن أبیه علی بن الحسین عن أبیه الحسین بن علی عن أبیه امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام قال قال لی رسول الله (ص) یاعلی بکم یفتح هذا الأمر وبکم یختم علیکم بالصبر فان العاقبة للمتقین انتم حزب الله واعدائکم حزب الشیطان طوبی لمن اطاعکم وویل لمن عصاکم انتم حجة الله علی خلقه والعروة الوثقی من تمسک بها اهتدی ومن ترکها ضل اسأل الله لکم الجنة لایسبقکم احد الی طاعة الله فانتم اولی بها۔

حدیث نمبر 9 (کثرت اسناد)

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا

یا علیؑ! اللہ نے اس کائنات کی ابتداء ہی تم اہل بیتؑ سے کی ہے اور اس کا اختتام بھی آپ اہل بیتؑ پر ہی ہوگا۔ پس آپ لوگوں پر صبر کرنا واجب ہے۔ اور تحقیق یہ خیر انجام متقین کے لیے ہے۔ تم لوگ اللہ کی جماعت ہو اور تمہارے دشمن شیطان کی جماعت ہیں۔ طوبیٰ اور خوش بختی ہے اس شخص کے لیے جو آپؐ کی اطاعت کرے گا۔ اور ذلیل و بدبختی ہے اُس کے لیے جو آپؐ کی نافرمانی کرے گا۔ آپ اللہ کی مخلوق پر اللہ کی حجت اور دلیل ہیں اور آپ عروۃ الوثقیٰ (اللہ کی مضبوط رسی) ہیں جو اس سے تمسک کرے گا وہ ہدایت

پا جائے گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہوگا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے آپؑ کے لیے
جنت کا سوال کیا ہے اور آپؑ سے پہلے کسی نے اس کی اطاعت نہیں کی۔ آپ لوگ ہی اس
کے زیادہ حق دار ہیں۔

جب تک خود اپنے لیے واعظ نہیں بنو گے خیر و خوبی کو نہیں پا سکتے

﴿قال أخبرني﴾ احمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن حسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن ابي حمزة الثمالي قال كان علي بن الحسين زين العابدين عليه السلام يقول ابن آدم انك لا تزال بخير ما كان لك واعظ من نفسك وما كانت المحاسبة لها من همك وما كان الخوف لك شعاراً والحزن لك دثاراً انك ميت ومبعوث وموقوف بين يدي الله عزوجل فعد جواباً وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم تسليماً

حدیث نمبر 10 (بحذف اسناد)

حضرت ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:

اے فرزند آدم! جب تک تو خود اپنے لیے واعظ نہیں بن جاتا اس وقت تک تو کوئی خیر و خوبی کو حاصل نہیں کر سکتا اور جب تک تو خود اپنا محاسبہ نہ کرے اور جب تک خوف تیرا شعار نہ بن جائے اور غم و حزن تیرے لیے لباس نہ بن جائیں۔ تو نے مرنا ہے اور اس کے بعد پھر مبعوث بھی ہونا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں کھڑا بھی ہونا ہے اور تجھ سے سوال بھی کیے جانے ہیں پس ان کے لیے جواب تیار کرلو۔

صلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم وتسليماً

مجلس نمبر 13

[بروز ہفتہ ۱۹ رجب سال ۳۰۷ ہجری قمری]

تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوحفص عمر بن محمد الصیرفی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن مہرویہ القزوینی ﴿قال حدثنا﴾ داؤد بن سلیمان الغازی ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علی بن موسی ﴿قال حدثنی﴾ ابی موسی ابن جعفر ﴿قال حدثنی﴾ ابی جعفر بن محمد ﴿قال حدثنی﴾ ابی علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ ابی حسین بن علی ﴿قال حدثنی﴾ ابی أمیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام قال قال رسول اللّٰہ (ص) ثلاثة اخافهن علی امتی الضلالة بعد معرفة ومضلات الفتن وشهوة الفرج والبطن۔

حدیث نمبر 1. (بحذف اسناد)

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے، آپؐ نے فرمایا

میں اپنی اُمت پر تین چیزوں کا خوف رکھتا ہوں

① ہدایت کے بعد گمراہی ② فتنوں کی گمراہی ③ شکم اور شرمگاہ کی شہوت (یعنی خواہش)

رمضان المبارک کی عظمت

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن یحیی بن سلیمان بن زیاد المروزی ﴿قال حدثنا﴾ عبیداللہ بن محمد عیسی ﴿قال حدثنا﴾ حماد بن سلمة عن ایوب عن ابی قلابہ عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ (ص) شهر رمضان شهر مبارک افترض الله صیامه یفتح ابواب الجنان ویصفد فیه الشیاطین فیه لیلة خیر من الف شهر من حرمها فقد حرم یردد ذلک ثلاث مرات

حدیث نمبر 2 (کذب سند)

حضرت ابوہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے جس کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو اس ماہ میں قید کر دیا جاتا ہے اور اس میں ایک رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جس نے اس ماہ کی عزت وحرمت کا خیال رکھا اس کی عزت وحرمت کا خیال رکھا جائے گا اور آپ نے اس کی تین دفعہ تکرار فرمائی۔

بُرے لوگوں کی محفل سے بچو

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد عن أبیه عن سعد بن عبداللہ عن احمد بن ابی عبداللہ البرقی ﴿قال حدثنی﴾ بکر بن صالح الرازی عن سلیمان بن جعفر الجعفری قال سمعت ابا الحسن علیه السلام یقول لابی مالی رأیتک عند عبدالرحمن بن یعقوب قال انه خالی فقال له ابو الحسن علیه السلام انه یقول فی اللہ قولا عظیما یصف اللہ ویحده و اللہ لا

يوصف فاما جلست معنا وتركته فقال ان هو يقول ماشاء اي شيئ علي منه اذا لم اقل ما يقول فقال له ابو الحسن عليه السلام اما تخاف ان ينزل به نقمة فتصيبكم جميعا اما علمت بالذي كان من اصحاب موسى وكان ابوه من فرعون فلما لحقت خيل فرعون موسى (ع) تخلف عنه ليعظه و ادركه موسى و ابوه يراغمه حتى بلغا طرف البحر فغرقا جميعاً فاتى موسى الخبر فقال هو غرق رحمه الله ولم يكن على رأي ابيه لكن النقمة اذا نزلت لم يكن لها عمن قارب المذنب دفاع

حدیث نمبر 3 (بحذف اسناد)

جناب سلیمان بن جعفر جعفری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بیان کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے سنا آپؑ نے میرے والد سے فرمایا کیا بات ہے میں آج کل آپ کو عبدالرحمٰن بن یعقوب کے پاس دیکھتا ہوں۔ اس نے جواب میں عرض کیا اس لیے کہ وہ میرا خالو ہے۔ پس ابوالحسن علیہ السلام نے میرے والد سے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بہت عجیب باتیں کرتا ہے وہ اللہ کے وصف بیان کرتا ہے اور اس کی حد معین کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی وصف بیان نہیں کی جا سکتی (اس سے مراد اللہ کی تعریف و حمد کرنا نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ مخلوق کے اوصاف اللہ کے لیے ثابت کرتا ہے۔ مترجم) پس بہر حال تم ہمارے ساتھ بیٹھو اور اس کو چھوڑ دو۔ پس میرے والد نے عرض کی اگر وہ جو کچھ کہتا ہے اس کا میرے ساتھ کیا تعلق۔ میں تو ایسا نہیں کہتا۔

پس ابوالحسن علیہ السلام نے میرے والد سے فرمایا مجھے خوف اور ڈر ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اس پر عذاب نازل ہو اور اس میں سب شامل ہو جائیں۔ کیا تم نہیں جانتے اس شخص کے بارے میں جو اصحاب موسیٰؑ میں سے تھا اور اس کا باپ فرعون کے ساتھ تھا۔ جب

فرعون کا گھوڑا موسیٰ سے مل گیا پس وہ موسیٰ کا ساتھی پیچھے رہ گیا تا کہ وہ اپنے باپ کو وعظ کرے لیکن جب موسیٰ نے اس کو پایا تو وہ اپنے باپ سے ناراض ہو کر جدا ہو چکا تھا یہاں تک کہ وہ دریا کے کنارے تک جا چکے تھے اور فرعون کے ساتھ وہ بھی غرق ہو گیا حالانکہ وہ فرعونی نہیں تھا اور جب جناب موسیٰ کو خبر ملی تو آپؑ نے فرمایا وہ بھی غرق ہو گیا خدا اس پر رحمت نازل فرمائے حالانکہ وہ اپنے باپ کے عقیدہ پر نہیں تھا لیکن جب عذاب نازل ہوتا ہے تو جو گروہ کے قریب ہوتا ہے وہ اس سے بچ نہیں سکتا۔

اللہ چاہے یا علیؑ چاہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن ابي جميلة عن ابان بن تغلب عن ابي عبدالله جعفر بن محمد (ع) قال بلغ رسول الله (ص) عن قوم قريش من انهم قالوا يرى محمد انه قد احكم الامر في اهل بيته ولئن مات لنعزلنها منهم ولنجعلها في سواهم فخرج رسول الله (ص) حتى قام في مجمعهم ثم قال يا معشر قريش كيف بكم وقد كفرتم بعدي ثم رأيتموني في كتيبة من اصحابي اضرب وجوهكم ورقابكم بالسيف فنزل جبرئيل (ع) في الحال فقال يا محمد ان ربك يقرئك بالسلام ويقول لك قل ان شاء الله او علي بن ابي طالب عليه السلام فقال رسول الله (ص) ان شاء الله او علي بن ابي طالب (ع) يتولى ذلك منكم

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ملی کہ قریش کے بعض لوگ (منافق) یہ کہتے ہیں کہ کیا دیکھ رہے ہو کہ محمدؐ کس طرح امرِ خلافت کو اپنے اہلِ بیتؑ کے لیے محکم کر رہے ہیں ور گر یہ مر گئے تو ہم ضرور اس امر کو ان سے جدا کریں گے اور ان کے غیر کو ہم حاکم ور خلیفہ قرار دیں گے۔ پس رسولِ خدا اپنے گھر سے نکلے اور لوگوں کے مجمعے میں کھڑے ہوئے اور فرمایا:

اے گروہِ قریش: تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم میرے بعد دوبارہ کافر ہونا چاہتے ہو ور میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے اصحاب میں ایک چھوٹا سا گروہ ہو۔ میں تمہارے چہروں اور تمہاری گردنوں کو تلوار سے ماروں گا۔ پس اسی وقت حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور عرض کی ے محمدؐ آپ کا رب آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اے رسولؐ ساتھ میں یہ بھی کہو۔ گر اللہ یا علی ابن ابی طالب چاہے۔ پس رسولؐ خدا نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ یا علی ابن ابی طالبؑ چاہیں تو اس کو تم سے روک سکتے ہیں۔

علی علیہ السلام کی اطاعت رسولؐ خدا کی اطاعت ہے

﴿قال أخبرني﴾ محمد بن عمران المرزباني ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر حمد بن عيسى المكي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن حنبل ﴿قال حدثنا﴾ عبد برحمن بن صالح ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سعد الانصاري عن عمر بن عبدالله بن يعلى بن مرة عن أبيه عن جده يعلى بن مرة قال سمعت رسول لله (ص) يقول لعلي بن ابي طالب عليه السلام ياعلي انت ولي ناس بعدي فمن طاعك فقد اطاعني ومن عصاك فقد عصاني -

حدیث نمبر 5 (کشف استار)

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا

یاعلیؑ! میرے بعد لوگوں کے ولی و حاکم آپؑ ہیں۔ پس جس نے آپؑ کی طاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے آپؑ کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

سب روحوں سے پہلے روح علیؑ نے مجھے سلام کیا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبداللہ محمد بن القاسم المحاربی ﴿قال حدثنا﴾ اسمٰعیل بن اسحٰق الراشدی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحارث ﴿قال حدثنا﴾ ابراھیم بن محمد بن مسلمہ الاعور عن حبة العرنی عن ابی الھیثم بن التیہان الانصاری قال قال رسول اللہ (ص) ان اللہ عزوجل خلق الارواح قبل الاجسام بالفی عام وعلقھا بالعرش وامرھا بالتسلیم علی والطاعة لی وکان اول من سلم علی واطاعنی من الرجال روح علی بن ابی طالب علیہ السلام

حدیث نمبر 6 (مختلف اسناد)

ابوالہیثم بن تیہان انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے روحوں کو جسموں سے دو ہزار سال پہلے خلق فرمایا اور ان کو اپنے عرش کے ساتھ معلق فرما دیا اور ان سب کو مجھے سلام کرنے اور میری اطاعت کا حکم فرمایا۔ پس مردوں کی ارواح میں سے سب سے پہلے مجھے جس نے سلام کیا اور میری اطاعت کی وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی روح تھی۔

شوریٰ اور مقداد بن اسود کندی رحمۃ اللہ علیہ

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن بلال المھلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن عبداللہ الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراھیم بن محمد ثقفی ﴿قال

حدثنا﴾ یوسف بن سعید الارجی ﴿قال حدثنا﴾ عبیداللہ بن موسی العبسی عن کامل عن حبیب بن ابی ثابت قال لما حضر القوم الدار للشوری جاء المقداد بن الاسود الکندی رحمہ اللّٰہ فقال ادخلونی معکم فان اللّٰہ عندی نصحاً ولی بکم خیر فابوا فقال ادخلوا راسی واسمعوا منی فابوا علیہ ذلک فقال اما اذا ابیتم فلا تبایعوا رجلالم یشھد بدراً ولم یبایع بیعۃ الرضوان وانھزم یوم احد ویوم التقی الجمعان فقال عثمان اما واللّٰہ لئن ولیتھم لاردنک الی ربک الاوّل فلما نزل بالمقداد الموت قال اخبروا عثمان انی قد رددت الی ربی الاوّل والآخر فلما بلغ عثمان موتہ جاء حتی وقف علی قبرہ فقال رحمک اللّٰہ ان کنت وان کنت یثنی علیہ خیراً فقال لہ الزبیر

لا عرفنک بعد الموت تندبنی وفی حیاتی ما زودتنی زادی

فقال یا زبیر اترانی احب ان یموت مثل ھذا من اصحاب محمد (ص) وھو علی ساخط۔

<u>حدیث نمبر 7:(بحذف اسناد)</u>

جناب حبیب بن ابو ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جب قوم شوری والے گھر میں جمع ہوئی۔ مقداد بن اسود کندی رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لائے۔ اپنے ساتھ مجھے بھی داخل ہونے دیا جائے میں اللہ کی خاطر تم لوگوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں اور میرے پاس آپ لوگوں کے لیے خیر و بھلائی ہے۔ پس انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا صرف مجھے اپنا سر اندر داخل کرنے دو تا کہ وہ میری بات کو سن لیں۔ پھر بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا یہ جو گھر میں موجود ہیں تم ایسے شخص کی بیعت نہ کرنا جو بدر میں نہیں تھا جس نے بیعت رضوان نہیں کی اور جو اُحد کے دن دو لشکروں کے ملنے والے دن فرار کر گیا تھا۔ پس عثمان نے کہا: آگاہ ہو جاؤ اللہ کی قسم! اگر تم میرے سپرد کر دو تو میں

تم کو ضرور، بر ضرور رب کی طرف پہلے پلٹا دوں گا۔ پس جب جناب مقدادؓ کی موت کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! عثمان کو خبر دینا۔ کہ میں اپنے اول و آخر کے رب کی طرف پلٹ گیا ہوں۔ جب حضرت عثمان کو آپ کی وفات کی خبر ملی وہ آئے اور آپ کی قبر پر کھڑے ہو کر کہا: اللہ تمہارے اوپر رحمت نازل کرے اگر تم اس کے اہل ہو گرچہ اس کی خیر کے ساتھ تعریف کی جاتی ہے۔ پس زبیر نے حضرت عثمان سے کہا:

لا عرفتك بعد الموت تندبني

وفي حياتي ما زودتني زادي

"میں جانتا ہوں کہ تو میری موت کے بعد مجھ پر گریہ نہیں کرے گا

کیونکہ تو میری زندگی میں میرے لیے حصّہ کو زیادہ نہیں کر رہا"۔

پس حضرت عثمان نے کہا: اے زبیر! کیا تو دیکھ رہا ہے کہ میں محمدؐ کے اس صحابی کی موت مرنا پسند کرتا ہوں جو مجھ پر ناراض ہو کر گیا ہے۔

میرے اہلِ بیتؑ کی دوستی کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن هشام عن مرازم عن الصادق جعفر بن محمد (ص) قال قال رسول الله (ص) ما بال قوم من امتي اذا ذكر عندهم ابراهيم وآل ابراهيم استبشرت قلوبهم وتهللت وجوههم واذا ذكرت واهل بيتي اشمأزت قلوبهم وكلحت وجوههم والذي بعثني بالحق نبيا لو ان رجلا لقى الله بعمل سبعين نبيا ثم لا يأت بولاية ولى الأمر من اهل البيت ما قبل الله منه صرفا ولا عدلا۔

<u>حدیث نمبر 8 (مختلف اسناد)</u>

حضرت امام صادق جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کیا ہو گیا ہے میری اُمت کے لوگوں کو جب ان کے سامنے ابراہیمؑ اور ان کی آل کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہرے باغ باغ ہو جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے میرا اور میری اہل بیت علیہم السلام کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل جل کر کوئلہ ہو جاتے ہیں اور ان کے چہروں پر تیوری چڑھی ہوتی ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے کہ کوئی بندہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو اور اس نے ۷۰ نبیوں کے برابر اعمال خیر انجام دیے ہوں مگر اس کے پاس میرے اہل بیت میں سے کسی ولی امر کی ولایت نہ ہو تو اللہ تعالی اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا اور کسی کا کوئی بدلہ نہیں دے گا۔

زید بن علی بن حسین علیہم السلام کی روایت

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن عبدالله الاصفهانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهيم بن محمد الثقفي ﴿قال أخبرني﴾ محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهيم بن هراشة ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن زيد الأحمر عن زيد بن علي بن الحسين (ع) قال قرء (واما الجدار فكان ليتيمين في المدينة وكان تحته كنزلهما وكان ابوهما صالحا فارد ربك ان يبلغا اشدهما ويستخرجا كنزهما) ثم قال حفظهما ربهما لصلاح ابيه فمن أولى بحسن الحفظ منا رسول الله (ص) جدنا و ابنته سيدة نساء الجنة امنا وأوّل من آمن بالله وحده وصلى ابونا

حدیث نمبر 9 (مختلف اسناد)

جناب جعفر بن زیاد الاحمر رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زید بن علی بن حسین علیہما سلام سے روایت کی کہ آپؑ نے قرآن کی اس آیت کی تلاوت کی

و ما الجدار فکان لیتیمین فی المدینة وکان تحته کنزلهما وکان ابوهما صالحا فاراد ربك ان یبلغ اشدهما ویستخرجا کنزهما

''بہرحال یہ دیوار اس کے نیچے دو یتیم بچوں کے لیے خزانہ ہے اور ان دونوں کا باپ صالح و نیک تھا۔ پس تیرے رب کا ارادہ ہے کہ یہ دونوں بالغ ہو جائیں اور وہ اس خزانے کو نکال لیں''۔

پھر آپؑ نے فرمایا ان کے رب نے ان دونوں کی ان کے باپ کی نیکی کی وجہ سے حفاظت فرمائی۔ پس ہم سے زیادہ بہتر محافظ کون ہوسکتا ہے جب رسولؐ خدا ہمارے نانا اور ان کی پاک طاہرہ بیٹی ہماری ماں جو تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ پہلا شخص جو اللہ کی توحید پر ایمان لایا اور نماز ادا کی وہ ہمارے باپ تھا۔

بادشاہوں کی حالت

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن علی بن مالك النحوی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الفضل ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد بن ابراهیم الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ یموت بن المزارع ﴿قال حدثنا﴾ عیسی بن سمعیل عن الاصمعی قال سمعت اعرابیاً و ذکر السلطان فقال لان عزوا بالظلم فی الدنیا فیذلون بالعدل فی الآخرة رضوا بقلیل من کثیر ویسیر من خطیر وانما یندمون عدم حین لا ینفع الندم. قال وانشدنی ابو الحسن لأبی العتاهیة۔

سبحان ذی الملکوت انه لیلة　　محضت بوجه صبح یوم الموقف

لو أن نفساً همتها نفسها … ما في المعاد مصور لم يطرف

كتب الفناء على البرية ربها … والناس بين مقدم ومخلف

وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم

حدیث نمبر 10: (محذوف اسناد)

جناب اصمعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک اعرابی سے سنا ہے جو بادشاہوں کا ذکر کر رہا تھا۔ میں نے کہا تحقیق یہ بادشاہ دنیا میں اپنے ظلم کی وجہ سے عزت دار اور شریف بنے ہوئے ہیں' آخرت کے دن ان کو عدل ذلیل و رسوا کرے گا۔ یہ کثیر کے بجائے قلیل پر راضی ہو چکے ہیں (یعنی آخرت کے بجائے دنیا پر راضی ہو چکے ہیں) اور یہ بہت بڑے خطرے میں ہیں' سوائے اس کے کہ یہ اس وقت ندامت سے ملاقات کریں گے' جب ندامت ان کو کوئی فائدہ نہیں دے سکے گی۔ اور کہا کہ میرے والد عتاہیہ کے لیے ابوالحسن نے یہ اشعار پڑھے تھے

سبحان ذي الملكوت اية ليلة … محضت بوجه صباح يوم الموقف

لو أن نفساً همتها نفسها … ما في المعاد مصور لم يعرف

كتب الفناء على البرية ربها … والناس بين مقدم ومخلف

① صاحب ملک و ملکوت منزہ و پاک ہے تحقیق یہ رات اس کے چہرے کے نور سے قیامت کے دن چمک اٹھے گا۔

② اگر ہر نفس کی ہمت اس کا اپنا نفس ہوگا تو قیامت کے دن کوئی مصور نہیں ہوگا کہ وہ آنکھیں پھیرے گا۔

③ اس دنیا کے رب نے اس کے لیے فنا ہو جانا لازم قرار دیا ہے۔ اور لوگ اس کے سامنے ہیں اور اس کے فرمان کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

مجلس نمبر 14

[بروز ہفتہ ۲۶ رجب سال ۴۰۷ ہجری قمری]

واجب کے بعد دعا مستجاب ہوتی ہے

حدثنا الشیخ المفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن النعمان ادام اللہ تأییدہ ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علی بن موسیٰ علیہ السلام ﴿قال حدثنی﴾ ابی العبد الصالح موسیٰ بن جعفر ﴿قال حدثنی﴾ ابی الصادق جعفر بن محمد ﴿قال حدثنی﴾ ابی الباقر محمد بن علی ﴿قال حدثنی﴾ ابی زین العابدین علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ ابی الحسین ابن علی الشہید ﴿قال حدثنی﴾ ابی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام قال قال رسول اللہ (ص)

من أدی فریضة فلہ عند اللہ دعوة مستجابة

حدیث نمبر 1 (بحذف اسناد)

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

"جو شخص فریضہ (واجب) کو ادا کرے گا اُس کے لیے بارگاہ خدا میں ایک دعا ہے جو مستجاب و قبول ہوگی"۔

ایک شخص کا قنبرؓ کو گالیاں دینا

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن محمد بن المظفر البزاز ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم عبدالملک بن علی الدهان ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن محسن عن الحسن بن بشیر عن اسد بن سعید عن جابر قال سمع امیر المؤمنین علیه السلام رجلا یشتم قنبراً وقد رام قنبر ان یرد علیه فناداه امیر المؤمنین علیه السلام مهلاً یاقنبر دع شاتمک مهانا ترضی الرحمن وتسخط الشیطان وتعاقب عدوک فوالذی فلق الحبة وبرء النسمة ما ارضی المؤمن ربه بمثل الحلم ولا اسخط الشیطان بمثل الصمت ولا عوقب الاحمق بمثل السکوت عنه۔

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

جناب جابر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص قنبر رحمۃ اللہ علیہ کو گالیاں دے رہا تھا اور قنبرؓ بھی ارادہ کر رہے تھے کہ اس کی گالیوں کا جواب دیں۔ پس جناب امیرالمومنینؑ نے آواز دی: اے قنبرؓ! اس گالیاں دینے والے کو دفع کرو رحمٰن کو خوش کرو شیطان کو ناراحت کرو اور اپنے دشمن کو سزا دو۔ پس مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور جس نے سانس پیدا کیا، حلم کی مثل کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کر سکتی اور خاموشی سے زیادہ کوئی چیز شیطان کو ناراحت نہیں کر سکتی اور سکوت سے زیادہ کوئی چیز احمق کو سزا نہیں دے سکتی۔

جناب علی علیہ السلام کا بازار بصرہ میں وعظ کرنا

﴿قال أخبرنی﴾ ابو نصر محمد بن الحسین البصیر المقری ﴿قال حدثنا﴾ ابو نصر المخزومی عن الحسن بن ابی الحسن البصری قال لما قدم علینا امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام البصرة مربی وانا

توضأ فقال ياغلام احسن وضوئك يحسن الله اليك ثم جزني فقبت قفوا اثره فحانت منه التفاته فنظر الي فقال ياغلام ألك حاجة قلت نعم علمني كلاما ينفعني الله به فقال يا غلام من صدق الله نجا ومن اشفق على دينه سلم من الردى ومن زهد في الدنيا قرت عينه بما يرى من ثواب الله عزوجل ولا ازيدك يا غلام قلت بلى يا اميرالمؤمنين قال من كن فيه ثلاث خصال سلمت له الدنيا والآخرة من أمر بالمعروف وأتمر به ونهى عن المنكر وانتهى عنه وحافظ حدود الله ياغلام ايسرك ان تلقى الله يوم القيمة وهو عنك راض قلت نعم يا اميرالمؤمنين قال كن في الدنيا زاهداً وفي الآخرة راغبا وعليك بالصدق في جميع امورك فان الله يعبدك وجميع خلقه بالصدق ثم مشى حتى دخل سوق البصرة فنظر الى الناس يبيعون ويشترون فبكى عليه السلام بكاء شديداً ثم قال يا عبيد الدنيا وعمال اهلها اذا كنتم بالنهار تحلفون وبالليل في فرشكم تنامون وفي خلال ذلك عن الآخرة تغفلون فمتى تحرزون الزاد وتفكرون في المعاد ، فقال له رجل يا امير المؤمنين انه لا بدلنا من المعاش فكيف تصنع فقال امير المؤمنين (ع) ان طلب المعاش من حله لا يشغل عن عمل الآخرة فان قلت لابد من الاحتكار لم تكن معذوراً فولى الرجل باكيا فقال له امير المؤمنين (ع) اقبل على ازيدك بيانا فعاد الرجل اليه فقال له اعلم ياعبد الله ان كل عمل في الدنيا للآخرة لابد ان يوفى اجر عمله في الآخرة وكل عمل دنيا للدنيا عمالته في الآخرة نار جهنم ثم تلا امير المؤمنين (ع) قوله تعالى (فاما من طغى وآثر الحياة الدنيا فان الجحيم هي المأوى)

حديث نمبر 3 (كشف الغمه)

جناب حسن بن ابوالحسن بصری نے بیان کیا ہے کہ بصرہ میں امیرالمومنین علی علیہ السلام ہماری طرف آئے اور میرے قریب سے گزرے۔ میں اس وقت وضو کر رہا تھا۔ پس آپؑ نے فرمایا اے نوجوان! وضو کو احسن انداز میں انجام دو تاکہ اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ احسان فرمائے۔ پھر میرے قریب سے گزر گئے۔ پس میں آپ کے پیچھے چلنے لگا۔ جب آپؑ نے میرے آنے کی آہٹ محسوس فرمائی تو آپؑ رک گئے اور میری طرف دیکھ کر فرمایا اے نوجوان! کیا تجھے میرے ساتھ کوئی کام ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں مولا! آپؑ مجھے کوئی ایسی چیز کی تعلیم دیں جس کو میرا اللہ میرے لیے فائدہ مند قرار دے۔ پس آپؑ نے فرمایا جو سچ بولتا ہے وہ کامیاب ہے اور جو اپنے دین پر مہربان ہوگا وہ ہلاکت سے محفوظ رہے گا اور جو دنیا میں زہد کو اپنا وطیرہ بنائے گا قیامت کے دن اللہ کی طرف سے ثواب کو دیکھنے سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ پھر آپؑ نے فرمایا اے نوجوان اور اضافہ کروں۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں! اے امیرالمومنینؑ! آپؑ نے فرمایا جس شخص میں تین اوصاف پائے جائیں گے اس کی دنیا اور آخرت دونوں سالم و محفوظ ہوں گی

① نیکی کا حکم دینا، پس تم بھی نیکی کا حکم دیا کرو۔

② برائی سے روکنا تو بھی اس سے روکو۔

③ اللہ کی قائم کردہ حدود کی حفاظت کرنا۔

اے نوجوان! کیا تو خوش ہے کہ اللہ سے تیری ملاقات ہو اور اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں امیرالمومنینؑ! میں یہ چاہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا دنیا میں زاہد بن جاؤ اور آخرت کی طرف رغبت کرو۔ اپنے تمام امور میں سچ کو اپنے لیے لازم قرار دو کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کی اور تمام مخلوق کی عبادت کو سچ کے ساتھ قبول کرے گا۔ پھر آپ چلتے چلتے بصرہ کے بازار میں تشریف لے گئے۔ آپؑ نے لوگوں کو دیکھا جو خرید و فروخت میں مصروف تھے۔ آپؑ نے وہاں بہت سخت گریہ فرمایا اور اس کے بعد فرمایا اے دنیا کے

غلہ سودا اور اس کے ذکر وا سنا زادن تم قسمیں کھاتے ہو۔ ساری رات تم سو کر گزار دیتے ہو۔ اس کے دوران تم آخرت سے غافل ہو۔ تم آخرت کے لیے زادِ راہ کب حاصل کرو گے اور آخرت و قیامت کے لیے کب فکر کرو گے۔

پس ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا اے امیر مومنینؑ! زندگی کی معاش کے لیے اس کی ضرورت ہے۔ پھر ہم ان کے بارے میں کیا کریں (یعنی جو آپ فرما رہے ہیں اس کے بارے میں ہم کب اور کیسے عمل کریں) پس امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا رزق حلال کمانا ہمیں آخرت سے غافل نہیں کر سکتا۔ پس جو کچھ تو نے کہا ہے وہی میں کہتا ہوں۔ ہمارے لیے سودا مہنگا فروخت کرنا ضروری ہے تو اس پر آپ سے عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔ پس وہ بندہ روتا ہوا واپس چلا گیا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے اس سے فرمایا اے شخص واپس آ تاکہ میں تمہارے لیے آخرت کے اعمال کی تاکید کروں۔ پس وہ واپس آیا۔ آپؑ نے فرمایا اے بندہ خدا! جان لو مرد وہ شخص جو اس دنیا میں آخرت کے لیے کام کرنے والا ہے ضروری ہے کہ آخرت میں اس کے اس عمل کا پورا پورا اجر اس کو دیا جائے اور جو اس دنیا میں دنیا کی خاطر کام کرنے والا ہے آخرت میں اس کی سزا جہنم کی آگ ہے۔ پھر امیر المومنین علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

فاما من طغی واثر الحیاۃ الدنیا فان الجحیم ھی الماوی
"بہر حال جس شخص نے سرکشی کی ہوگی اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا"۔

جو علی علیہ السلام پر لعنت کرے گا وہ جہنم میں جائے گا

﴿قال اخبرنی﴾ ابو عبیداللہ محمد بن عمران مرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسین الجوھری ﴿قال حدثنا﴾ ھرون بن عبید اللہ

سمقري قال حدثنا عثمان بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ ابویحیی التیمی عن

کبیر عن ابی مریم الخولانی عن مالك بن ضمرة قال سمعت علیا (ع)

یقول انکم معروضون علی لعنی ودعای کذابا فمن لعننی کارها مکرها یعلم

الله انه کان مکرها وردت انا وهو علی محمد (ع) معا ومن امسك الله

لسانه فلم یلعنی سبقنی کرمیة سهم اولمحة بالبصر ومن لعننی منشرح

صدره بلعنی فلا حجاب بینه وبین الله ولا حجة له عند محمد (ص) الا ان

محمدا (ص) اخذ بیدی یوما فقال من بایع هؤلاء الخمس ثم مات وهو یحبك

فقد قضی نحبه ومن مات وهو یبغضك مات میتة جاهلیة یحاسب بما عمل

فی الاسلام ومن عاش بعدك وهو یحبك -

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

جناب مالک بن ضمرہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ

السلام سے سنا وہ فرما رہے تھے اے لوگو! عنقریب تمہیں میرے اوپر لعنت کرنے پر اور

میرے خلاف جھوٹ بولنے پر مجبور کیا جائے گا۔ پس جو بندہ حالت جبری اور مجبوری میں

مجھ پر لعنت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مجبوری کو جانتا ہوگا۔ میں اور وہ دونوں اکٹھے سید الانبیاءؐ

کے پاس ہوں گے اور جس بندے کی زبان رب روک لے گا اور وہ حالت مجبوری میں بھی

مجھ پر لعنت نہیں کرے گا وہ عزت و کرامت میں ایک درجہ ہم سے آگے ہوگا' خواہ وہ ایک

آنکھ جھپکنے کے برابر کیوں نہ ہو اور جو بندہ مجھ پر لعنت کرے گا اس حالت میں کہ اس کا

سینہ مجھ پر لعنت کرنے سے خوش ہوگا پس اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوگا۔

سید الانبیاءؐ کے پاس اس کے لیے کوئی حجت نہیں ہوگی۔ آگاہ ہو جاؤ تحقیق محمد مصطفی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا

''جو شخص ان پانچ کی بیعت کرے گا پھر وہ آپ سے محبت کرتے ہوئے مر جائے

گا وہ کامیابی کی موت مر رہا ہے اور جو شخص آپ کے ساتھ بغض رکھتے ہوئے مرے گا وہ جہالت کی موت مرا ہے' جو بھی اس نے اسلام میں عمل کیا ہے اس کا قیامت کے دن حساب ہوگا۔ اگر چہ وہ تیرے بعد زندہ رہے اور تجھ سے محبت کرتا رہے"۔

(یعنی اگر وہ زندگی میں آپ کے ساتھ محبت کرتا تھا لیکن اس کی موت آپ کے بغض کے ساتھ ہوئی ہو تب بھی اس کے اعمال کا حساب ہوگا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے حقیقی شیعوں کے اعمال کا حساب نہیں ہوگا وہ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ مترجم)

حضرت عثمان کا حضرت ابوذر کو جلا وطن کرنا

﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن عبد الله الاسدی الاصفهانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال أخبرنا﴾ محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن سفیان عن أبیه عن ابی جهضم الازدی عن أبیه وکان من اهل الشام قال لما سیر عثمان اباذر من المدینة الی الشام کان یقص علینا فیحمد الله فیشهد شهادة الحق ویصلی علی النبی (ص) ویقول اما بعد فانا کنا فی جاهلیتنا قبل ان ینزل علینا الکتاب ویبعث فینا الرسول ونحن نوفی بالعهد ونصدق بالحدیث ونحسن الجوار ونقری الضیف ونواسی الفقیر فلما بعث الله فینا رسول الله (ص) وانزل علینا کتابه کانت تلک الاخلاق یرضاها الله ورسوله وکان احق بها اهل الاسلام واولی ان یحفظوها فلبثوا ما شاء الله ان یلبثوا ثم ان الولاة قد احدثوا اعمالا قباحا ما نعرفها من سنة تطفی وبدعة تحیی وقائل بحق مکذب واثرة بغیر تقی وامین مستأثر علیه من الصالحین اللهم ان کان ما عندک خیراً لی فاقبضنی الیک

غير مبدل ولا مغير وكان يعيد هذا الكلام ويبديه فأتى حبيب بن مسلمة معاوية بن أبي سفيان فقال ان أباذر يفسد عليك الناس بقوله كيت وكيت فكتب معاوية الى عثمان بذلك فكتب عثمان أخرجه الى فلما صار الى المدينة نفاه الى الربذة

حدیث نمبر 5 (بحذف اسناد)

ابو حرب دؤلی نے اپنے والد سے روایت کی ہے جو اہل شام سے تھا، وہ کہتا ہے جب حضرت عثمان نے حضرت ابوذر کو مدینہ سے شام کی طرف جلاوطن کیا تو وہ ہمیں بیان کرتے تھے پس انہوں نے اللہ کی حمد کی اور حق کی گواہی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھا اور اس کے بعد فرمایا

جب ہم جاہلیت میں تھے ابھی ہم پر کتاب نازل نہیں ہوئی تھی ہمارے درمیان رسول مبعوث نہیں ہوئے تھے تو ہم وعدوں کو وفا کرتے تھے، سچ بولتے تھے، ہمسایوں سے نیک سلوک کیا کرتے تھے، مہمان نوازی کیا کرتے تھے، فقیروں کی دادرسی کیا کرتے تھے پس جب اللہ نے ہم میں رسول کو مبعوث فرمایا اور ہم پر کتاب کو نازل فرمایا تو یہ اخلاق جو اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کا باعث ہیں یہ اہل اسلام ان کے ساتھ زیادہ حق رکھتے تھے اور سزاوار ہے کہ ان اخلاق کی زیادہ حفاظت کریں اور جتنا ہو سکے انہیں اپناتے تھے۔ پھر ان حاکموں نے ایسے اعمال قبیح کو ایجاد کیا ہے جن کے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ وہ سنت میں سرکشی ہے یہ بدعت کو ایجاد کر رہے ہیں اور وہ حق پر جھوٹ بول رہے ہیں اور وہ غیر متقی کی پیروی کر رہے ہیں اور اس امانت کو نیک و صالحین کے بجائے اپنے لیے مخصوص کر لیا ہے۔ اے میرے اللہ! تیری بارگاہ میں میرے لیے کوئی خیر ہے تو مجھے اپنی بارگاہ میں بلا لے بغیر کسی تبدیلی کے آپ اکثر اس کلام کی تکرار فرمایا کرتے تھے۔

حبیب بن مسلمہ معاویہ بن ابی سفیان کے پاس آیا اور کہا کہ ابوذر لوگوں کو تیرے —

خلاف بھڑکا رہا ہے وہ لوگوں کو اس اس طرح کہہ رہا ہے۔ معاویہ نے حضرت عثمان کی طرف سب کچھ ان کے بارے میں لکھ دیا۔ جواب میں حضرت عثمان نے لکھا کہ ان کو میری طرف روانہ کر دو۔ جب آپ مدینہ پہنچے تو اس نے آپ کو ربذہ کی طرف جلاوطن کر دیا۔

لوگ اپنے آپ کو ہدایت قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ جھوٹ و افتراء ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن ﴿قال حدثني﴾ ابی عن سعد بن عبداللہ عن احمد بن محمد بن عیسی عن محسن بن محبوب ﴿قال حدثنی﴾ یحیی بن عبداللہ بن محسن قال سمعت جعفر بن محمد (ع) یقول وعندہ اناس من اهل الکوفة عجبا للناس یقولون اخذوا علمهم کله عن رسول اللہ (ص) فعملوا به واهتدوا ویرون ان اهل بیته لم نأخذ علمه ولم نهتد به ونحن اهل وذریته في منازلنا نزل الوحی ومن عندنا خرج الی الناس العلم افتراهم عملوا واهتدوا وجهلنا وضللنا ان هذا محال -

حدیث نمبر 6: (مختلف اسناد)

جناب یحییٰ بن عبداللہ بن حسن نے روایت بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا۔ آپؑ کے پاس اہل کوفہ سے ایک جماعت موجود تھی۔ آپؑ نے فرمایا: مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سارا علم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا ہے۔ ہم اس پر عمل کرتے ہیں لہٰذا ہم ہدایت یافتہ ہیں اور ان کا عقیدہ وگمان یہ ہے کہ ہم اہل بیت نبی اکرمؐ سے علم حاصل نہیں کرتے اور ہم علم نبیؐ کے ساتھ ہدایت یافتہ نہیں ہیں حالانکہ ہم آپؐ کے اہل بیتؑ ہیں اور آپ کی ذریت ہیں۔ ہمارے گھر میں قرآن نازل ہوا اور رسول اکرمؐ کا علم ہمارے ہی ذریعے

لوگوں تک پہنچتا ہے۔ یہ لوگ کتنا افتراء و جھوٹ بولتے ہیں جو اپنے آپ کو عمل کرنے والا اور ہدایت یافتہ قرار دیتے ہیں اور ہمیں گمراہ قرار دیتے ہیں، حالانکہ یہ محال اور غیر ممکن ہے۔

○

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن مالك النحوی ﴿قال حدثني﴾ محمد بن المفضل الكاتب قال حدثنا عیسی بن حمید قال سمعت ابا عبد الله الربعي يقول حدثنا الاصمعي قال دخلت البصرة فبينما امشي بشارعها اذ بصرت بجارية احسن وجها واذا كالشن البالي فلم ازل اتبعها وحبست نفسي عنها حتى انتهت الى المقابر الى قبر فجلست عنده ثم انشأت تقول بصوت ما يكاد يبين هذا والله هو المسكن لاانه نعم انفس هذا والله هو المفرق بين الاحباب والمقرب من الحساب وبه عرفان الرحمة من العذاب يا به فسح لك في قبرك وتغمدك بما تغمد به نبيك اما اني لا اقول خلاف ما علم كان علي بك جواداً واذا اتيت اتيت وساداً واذا اعتمدت وجدت عمداً ثم قالت:

ياليت شعري كيف غيرك البلا	أم كيف صار جمال وجهك في الثرى
لله درك يا كهفي غيبوا	تحت الجنادل لاتحس ولا ترى
بانت وحلت بعد حزم زانه	بأس وجود حين يطرق طارقي
ما نمت في المقابر والبلى	دمت الهموم فغاب عن عيني الكرى

وصلى الله على محمد وآله الطاهرين وسلم تسليماً

<u>حدیث نمبر 7 (حذف اسناد)</u>

جناب اصمعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں بصرہ کی ایک سڑک پر چل رہا تھا۔ چونکہ میں نے ایک خوبصورت کنیز کو دیکھا۔ وہ اتنی خوبصورت تھی کہ اپنے

آپ پر قابو نہ رکھ سکا اور اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ لیکن میں نے اپنے آپ کو اس سے دور رکھا یہاں تک وہ قبرستان سے چلی گئی اور وہاں ایک قبر کے قریب جا کر بیٹھ گئی۔ پھر اس نے اشعار پڑھنے شروع کیے اور اس نے گریہ و بکا کرنا شروع کیا کہ میں بھی اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکا۔ وہ اپنے قریبی اعزہ سے جدا ہو چکی تھی اور وہ حساب کے قریب تھے۔ وہ رحمت کو عذاب سے عرفان رکھتی تھی اور وہ کہہ رہی تھی۔ اے میرے بابا! آپ قبر میں جا چکے ہیں ورقہ میں اس طرح چھپ گئے ہیں جس طرح تیرا نبی چھپ گیا ہے لیکن میں اپنے علم کے خلاف کچھ نہیں کہوں گی کیونکہ میں جانتی ہوں کہ تو جواد و سخی ہے اور جب تو آئے گا تو سردار بن کر آئے گا اور جب تو احتماد کرے گا تو ایک ستون پائے گا۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

۱ لیت شعری کیف غیرک البلا ام کیف صار حسن وجهک فی الثری

۲ درث نی کہول غیبوا تحت الجنادل لاتحس ولا تری

۳ وحلہ بعد حزم زانه باس وجود حین یطرق الطری

۴ نعمت لی المقابر والبلی دنت الھموم فذاب عن عینی الکری

وصلی اللہ علی محمد و آلہ الطاھرین وسلم تسلیماً

① تیرے بعد میرے لیے مصیبت کو برداشت کرنا مشکل ہوگا اور میں کیسے قبر میں حسین چہرے کو مٹی میں دفن کروں

② خدا کی قسم! کتنا عجیب ہے کہ کتنے جوان ان بڑی چٹانوں میں غائب ہو گئے ہیں جب ان کو نہ محسوس کیا جاتا ہے اور نہ دیکھا جاتا ہے۔

③ یہ عقل و رنج و بردباری جو اتنی مضبوطی کے ساتھ وجود کو مزین کرتی ہیں وہ بھی عقل کو کمزور کر دیتی ہے۔

④ اور جب میں قبروں کی طرف متوجہ ہوتی ہوں تو غم میرے قریب ہو جاتے ہیں اور میری آنکھوں سے نیند اڑ جاتی ہے۔

مجلس نمبر 15

[بروز ہفتہ ۳ شعبان سال ۴۰۷ ہجری قمری]

مجھے امیری نہیں چاہیے

حدثنا الشیخ السعید ابوعبداللہ محمد بن محمد النعمان ادام اللہ تأییدہ ﴿قال حدثنی﴾ ابوحفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ علی بن مہرویہ القزوینی ﴿قال حدثنا﴾ داؤد بن سلیمان الغازی ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علی بن موسی ﴿قال حدثنی﴾ ابی موسی بن جعفر ﴿قال حدثنی﴾ ابی جعفر بن محمد ﴿قال حدثنی﴾ ابی محمد بن علی ﴿قال حدثنی﴾ ابی علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ ابی الحسین بن علی ﴿قال حدثنی﴾ ابی علی بن ابی طالب (ع) قال قال رسول اللّٰہ (ص) اتانی ملك فقال محمدان ربك یقرئك السلام ویقول ان شئت جعلت لك بطحاء مكة ذهبا قال فرفعت رأسی الی السماء وقلت یارب اشبع یوما فاحمدك واجوع یوما فاسئلك

حدیث نمبر 1. (مختلف اسناد)

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت بیان کی ہے آپؐ نے فرمایا

ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور عرض کی کہ اے محمدؐ! آپ کا رب آپ کو سلام کہہ رہا

ہے ورفرماتا ہے کہ اے میرے حبیب! اگر آپؑ چاہیں تو میں آپؐ کے لیے تمام پتھروں کو سونے کا بنا دوں۔ مولاؑ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے اپنا سرِاقدس آسمان کی طرف بلند فرمایا اور عرض کی اے میرے خدایا! میں چاہتا ہوں تو آج مجھے کھانا کھلائے اور میں تیری حمد کروں اور ہر روز میں تیری بارگاہ میں سوال کروں اور تو مجھے عطا فرمائے اور میں تیری حمد و شکر کرتا رہوں۔

نبیؐ کے چار محبوب ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوعبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال احمد بن عیسی المکی ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن احمد بن حنبل ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنی﴾ الحسین بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ شریک عن ابی ربیعة الایادی ورأیته معسراً یسمع معه عن ابی بریدة عن أبیه قال قال رسول الله (ص) ان الله امرنی بحب اربعة من اصحابی وأخبرنی انه یحبهم قلنا من هم یارسول الله ولیس منا احداً لایحب ان یکون منهم فقال (ص) الا ان علیا منهم یقولها ثلاثا والمقداد بن الاسود وابوذر الغفاری وسلمان الفارسی۔

حدیث نمبر 2: (کشف الستار)

جناب ابو بریدہ نے اپنے والد سے انھوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے اصحاب میں سے چار سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ وہ چار مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! وہ کون ہیں اور ہم میں سے کوئی ان میں شامل ہے؟ کیا ہم ان میں سے نہیں ہو سکتے؟

پس آپؐ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ ان میں سے ایک علی ابن ابی طالب علیہ السلام
ہیں اور اس کو تین دفعہ آپؐ نے فرمایا اور دوسرا مقداد بن اسود کندی تیسرا ابوذر غفاری
سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

حضرت عائشہ اور حضرت عثمان کا اختلاف

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثنی﴾ حسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق ابراهیم بن محمد ثقفی ﴿قال حدثنا﴾ حسن بن الحسین الانصاری ﴿قال حدثنا﴾ سفیان عن فضیل بن الزبیر ﴿قال حدثنی﴾ فروة بن مجاشع عن ابی جعفر محمد بن علی (ع) قال جاءت عائشة الی عثمان فقالت له اعطنی ما کان یعطینی ابی وعمر بن الخطاب فقال لها لم اجد له موضعا فی الکتاب ولا فی السنة وانما کان ابوک وعمر بن الخطاب یعطیانک بطیبة من انفسهما وانا لا افعل قالت له فاعطنی میراثی من رسول اللّٰه (ص) فقال لها او لم تجیئنی انت ومالک بن اوس النضری فشهدتما ان رسول اللّٰه (ص) لا یورث حتی منعتما فاطمة میراثها و ابطلتما حقها فکیف تطلبین الیوم میراثا من النبی (ص) فترکته و انصرفت وکان عثمان اذا خرج الی الصلوة اخذت قمیص رسول اللّٰه (ص) علی قصبة فرفعته علیها ثم قالت ان عثمان قد خالف صاحب هذا القمیص وترک سنة۔

حدیث نمبر 3 (بحذف اسناد)

حضرت ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا عائشہ ام المومنین حضرت عثمان کے پاس آئیں اور کہا جو حقوق اور مال مجھے میرے والد دیا کرتے تھے وہی حقوق

حقوق تم مجھے دیا کرو۔ حضرت عثمان نے کہا اس کے بارے میں نہ قرآن میں کوئی آیت آئی ہے اور نہ ہی نبی اکرمؐ کی کوئی سنت اس پر قائم ہے کہ آپ کو اتنا ہی دیا جائے۔ باقی آپ کے والد حضرت ابوبکر اتنا دیا کرتے تھے تو وہ صرف اور صرف اپنی طبیعت و خوشی سے اتنا دیا کرتے تھے میں ایسا نہیں کر سکتا۔

بی بی عائشہ نے کہا کہ اچھا تو یہ نہیں دے سکتے تو جو رسولؐ خدا کی میراث ہے وہ مجھے دی جائے۔ پس حضرت عثمان نے کہا اے بی بی کون سی میراث کا آپ مطالبہ کر رہی ہیں کیا آپ اور مالک بن اوس نصری ہی نہیں آئے تھے اور آپ دونوں نے گواہی دی تھی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہم رسول اپنی میراث نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اسی وجہ سے آپ لوگوں نے جناب فاطمہ بنت رسولؐ کو ان کی میراث سے منع کیا اور ان کے حق کو آپ نے باطل کیا آج آپ کس طرح نبی اکرمؐ کی میراث کا مجھ سے مطالبہ کر رہی ہیں۔ پس بی بی حضرت عثمان کو چھوڑ کر چلی گئیں اور ان سے منہ موڑ لیا اور جب حضرت عثمان نماز کے لیے مسجد کی طرف جا رہے تھے تو بی بی عائشہ نے رسول اکرمؐ کی قمیص پکڑی اور اس کو بلند مقام پر لے گئی اور کہا: اے لوگو! تحقیق حضرت عثمان اس قمیص (نبی اکرمؐ) کی مخالفت کر رہے ہیں اور ان کی سنت و سیرت کو چھوڑ چکے ہیں۔

جو آلِ محمدؐ کی عداوت و بغض میں مرے گا وہ یہودی محشور ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسين محمد بن المظفر البزاز ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الله جعفر بن الحسني ﴿قال حدثنا﴾ ادريس بن زيد الكفرتوثي ﴿قال حدثنا﴾ حنان بن سدير عن سيف المكي ﴿قال حدثني﴾ محمد بن علي وما رأيت محمديا قط يعدله ﴿قال حدثني﴾ جابر بن عبد الله الانصاري قال نادى رسول الله (ص) في المهاجرين و الأنصار فحضروا و

لسلاح فصعد النبی (ص) المنبر فحمدالله واثنی علیه ثم قال یامعشر المسلمین من ابغضنا اهل البیت بعثه الله یوم القیمة یهودیا قال جابر فقمت الیه فقلت یارسول الله (ص) وان شهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله فقال وان شهد ان لا اله الا الله فانما احتجز من سفك دمه او یؤدی الجزیة عن ید وهو صاغر ثم قال علیه السلام من ابغضنا اهل البیت بعثه الله یوم القیمة یهودیا فان ادرك الدجال کان معه وان لم یدرکه بعث فی قبره فامن به ان ربی عزوجل مثل لی امتی فی الطین وعلمنی اسمائهم کما علم آدم الاسماء کلها فمربی اصحاب الرایات فاستغفرت الله لعلی وشیعته قال حنان بن سدیر فعرضت هذا الحدیث علی ابی عبدالله جعفر بن محمد علیه السلام فقال لی انت سمعت هذا من سدیف فقلت اللیلة سبع من سمعته منه یقول ان هذ الحدیث ما ظننت انه خرج من فی ابی الی احد۔

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے مجمع میں بلند آواز سے فرمایا

اپنے اسلحہ سمیت رک جاؤ۔ پس آپ منبر پر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بجا لانے کے بعد فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ! جو بھی میرے اہل بیتؑ سے بغض وعداوت رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن یہودی محشور کرے گا۔

جابر بیان کرتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! خواہ یہ گواہی دیتا ہو اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ۔ پس آپؐ نے فرمایا اگر وہ گواہی دیتا ہے کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ تو اس گواہی سے اس کا خون محترم ہوا ہے اور وہ جزیہ سے محفوظ ہوا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: جو میرے

اہل بیتؑ سے بغض وعداوت رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو یہودی محشور کرے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے اگر وہ دجال کو پائے گا تو اس کی بیعت کرے گا اور اگر وہ مر گیا تو دجال اس کی قبر میں جائے گا۔ وہ قبر میں اس کی بیعت کرے گا۔

تحقیق میرے رب نے میری پوری اُمت کو مٹی میں مصور کر کے مجھے دکھایا ہے اور مجھے ان کے اسماء کے بارے میں بھی ایسا ہی علم عطا فرمایا ہے جیسے جناب آدمؑ کو اسماء کا علم عطا فرمایا تھا۔ پس جب میرے قریب سے اصحاب رایات گزرتے ہیں تو میں اللہ سے علی علیہ السلام اور اس کے شیعوں کے لیے طلب مغفرت کرتا ہوں۔

حنان بن سدیر بیان کرتا ہے کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الباقر علیہ السلام کے سامنے پیش کی۔ آپؑ نے فرمایا کیا تو نے اس حدیث کو سدیق سے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا سات راتوں سے میں نے اس کو سدیق سے سنا ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ حدیث میں گمان نہیں کرتا کہ اس کو جس نے بھی مجھ سے سنا ہے اس کا کسی نے انکار نہیں کیا۔

امیرالمومنینؑ کا بصرہ سے واپسی پر کوفہ میں خطبہ

﴿قال أخبرنی﴾ ابوعبداللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن موسیٰ بن حماد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سہل ﴿قال أخبرنا﴾ ھشام عن محمد بن السائب عن ابی مخنف لوط بن یحییٰ عن الحارث بن حصیرة عن عبدالرحمٰن بن عبید أبی الکنود قال قدم امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیه السلام من البصرة الی الکوفة لاثنتی عشرة لیلة خلت من رجب فاقبل حتی صعد المنبر فحمداللّٰه واثنی علیه ثم قال اما بعد فالحمدللّٰه الذی نصر ولیه وخذل عدوه واعز الصادق المحق واذل

الكاذب لمبغض عليكم ياأهل المصر بتقوى الله وطاعته من اطاع الله من اهل بيت نبيكم الذين هم اولى بطاعتكم فيما اطاعوا الله من المنتحلين المدعين الذين الذين يتنصلون بفضلنا ويجاحدونا وينازعون حقنا ويدفعون عنه وقد ذاقوا وبال ما اجرموا فسوف يلقون غيا انه قد قعد عن نصري رجال منكم فانا عليكم عاتب فاهجروهم واسمعوهم ما يكرهون حتى يعتبوا او نرى منهم ما نرضى، قال فقام اليه مالك بن حبيب التميمي ثم اليربوعي وكان صاحب شرطته فقال والله انى لأرى الهجر وسماع الكره لهم قليلا و الله لئن امرتنا لنقتلنهم فقال له امير المؤمنين يامالك جزت المدى وعدوت الحق واغرقت في النزع فقال ياأميرالمؤمنين (ع) لبعض الغشم ابلغ في امور ينوبك في مهادنة الاعادي فقال امير المؤمنين ليس هكذا قضاء الله يامالك قال الله تعالى النفس بالنفس فما بال الغشم وقال سبحانه (ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لوليه سلطانا فلا يسرف في القتل انه كان منصورا)۔ فقام اليه ابوبردة ابن عوف الازدي وكان عثمانيا تخلف عنه يوم الجمل وحضر معه يوم صفين نية في نصرته فقال يا اميرالمؤمنين رأيت القتلى حول عائشة وطلحة والزبير قتلوا فقال اميرالمؤمنين عليه السلام قتلوا بما قتلوا شيعتي وعمالي وبقتلهم اخا ربيعة العبدي رحمه الله في عصبة المسلمين قالوا لا ننكث البيعة ولا نغدر كما غدر ثم فوثبوا عليهم فقتلوهم ظلما وعدوانا فسألتهم ان يدفعوا الى قتلة اخواني منهم نقتلهم بهم ثم كتاب الله بيني وبينهم قالوا علي وقاتلوني وفي اعناقهم بيعتي ودماء نحو الف من شيعتي فقتلتهم بذلك افى شك انت من ذلك فقال قد كنت في شك واما الآن فقد عرفت واستبان خطأ القوم فانك

جمل میں سب سے پہلے میدان میں اترنے والا تھا۔ پس اس نے کہا: خدا کی قسم میں ان سے ان نامناسب کو دیکھوں گا اور مکروہ سنوں گا لیکن بہت کم۔ خدا کی قسم! اگر آپ ہمیں حکم دیں تو ہم ضرور بہ ضرور ان سے جنگ کریں گے۔

پس امیر مومنینؑ نے فرمایا: اے مالک! تو نے چھری سے بدلہ دیا' حق سے عداوت کی اور تو نے اپنے آپ کو (حق کے ساتھ) نزع میں غرق و برباد کر دیا۔ پس مالک نے عرض کیا: یا امیرالمومنینؑ! بعض پر ظلم ہوا ہے پس آپؑ اپنے امور میں کسی کو صلح کروانے میں نائب بنا کر بھیج دیں۔ پس امیرالمومنینؑ نے فرمایا اے مالک! اب اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ نہیں ہے کہ صلح کی جائے۔ اے مالک! اللہ تعالیٰ نے فرمایا النفس بنفس، جان کے بدلے جان ہے۔ پس اب اس ظلم کی کیا پروا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جو کوئی مظلوم مارا جائے پس ہم نے ان کے ولی کے لیے سلطان قرار دیا ہے (یعنی اس کو حق دیا ہے۔ پس وہ اسراف نہ کرے' پس تحقیق اس کی مدد کی جائے گی) اس دوران ابو بردہ بن عوف ازدی کھڑا ہوا جو کہ عثمانی تھا اور جنگِ جمل میں سے ان سے الگ ہوا تھا اور جنگِ صفین میں آپ کے ساتھ آپ کی مدد کی نیت سے ملا تھا۔ پس اس نے کہا اے امیرالمومنینؑ! ہم نے جنگِ جمل میں حضرت عائشہ کے اردگرد مقتولوں کو دیکھا۔ طلحہ اور زبیر کو بھی دیکھا ہے کہ جن کو قتل کیا گیا ہے کیا وہ مقتول نہیں ہیں؟ آپؑ نے فرمایا ہمارے شیعوں کو جو قتل کیا گیا تھا ان کو ان کے بدلے میں قتل کیا گیا ہے اور انھوں نے مسلمانوں کی جماعت میں بیعت کو توڑا ہے۔ ان سب نے کہا کہ ہم نے بیعت نہیں توڑی اور نہ ہم نے خیانت کی جیسا کہ تم لوگوں نے خیانت کی ہے۔ ان پر ٹوٹ پڑے اور ان کو ظلم و عداوت سے قتل کیا گیا۔ میں نے ان سے سوال کیا تھا کہ میرے بھائیوں کے قاتل کو میرے حوالے کرو تاکہ میں ان کو ان کے بدلے میں قتل کروں' میرے اور ان کے درمیان کتابِ خدا تھی۔ وہ میرے خلاف ہوئے اور میرے مقابلے میں جنگ

کے لیے آمادہ ہو گئے اور ان کی گردنوں پر میری بیعت اور میرے یک جز رشیعہ کا خون بھی تھا پس میں نے ان سے اس وجہ سے جنگ کی۔ کیا تمہیں اس کے بارے میں شک ہے۔ پس اس نے کہا مجھے اس کے بارے میں شک تھا لیکن اب میں جان چکا ہوں ور میرے لیے واضح ہو گیا ہے وہ قوم غلطی پر تھی اور تحقیق بلاشبہ آپؑ حق پر تھے۔

اس کے بعد آپؑ منبر سے اُترنا چاہتے تھے کہ لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہو گئی ورانہوں نے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ جب آپؑ نے ان کو دیکھا تو آپؑ اتر آئے وہ سب بیٹھ گئے اور انہوں نے باتیں کرنا بند کر دیں۔ ابو کنود بیان کرتا ہے کہ ابو بردہ صفین میں آپؑ کے ساتھ تھا لیکن آپؑ سے منافقت کرتا تھا اور معاویہ کے لیے پوشیدہ طور پر جاسوسی کرتا تھا۔ جب معاویہ کو واضح ہوا تو معاویہ نے ظوجہ میں قطع تعلق کر لیے ور وہ اس پر کریم تھا۔

جناب سیدہ علیہا السلام کا محشر میں آنا

﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن موسی ﴿قال حدثنا﴾ بی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن ابراهیم بن هاشم عن أبیه عن بن بی عمیر عن ن بن عثمان عن ابی جعفر بن محمد بن علی عن بی عبد الله جعفر بن محمد (ع) ذا کان یوم القیمة جمع الله الاولین و لآخرین فی صعید و حد فیه دی منذ غضوا ابصارکم ونکسوا رؤسکم حتی تجوز فاطمة بنت محمد (ص) لصراط قال فتغض الخلائق ابصارهم فتأتی فاطمة (ع) علی نجیب من نجب یشیعها سبعون الف ملك فتقف موقفا شریفا من مواقف لقیمة ثم تنزل عنه نجیبها فتأخذ قمیص الحسین بن علی بیدها مضمخا بدمه وتقول یارب هذا قمیص ولدی وقد علمت ما صنع به فیأتیها الندا

من قبل الله عزوجل يا فاطمه لك عندي الرضا فتقول يارب انتصرلي من قاتله فيأمر الله تعالى عنقاً من النار فتخرج من جهنم فتلتقط قتلة الحسين بن علي عليه السلام كما يلتقط الطير الحب ثم يعود العنق بهم الى النار فيعذبون فيها بانواع العذاب ثم تركب فاطمة (ع) نجيبها حتى تدخل الجنة ومعها الملائكة مشيعون لها وذريتها بين يديها واوليائهم من الناس عن يمينها وشمالها۔

حدیث نمبر 6 (بحذف اسناد)

حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ تمام اولین و آخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا۔ ایک منادی آواز دے گا (اے اہل محشر) اپنی اپنی آنکھوں کو بند کرو اور اپنے سر جھکالو تاکہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پل صراط سے گزر جائیں۔ (امام فرماتے ہیں) کہ ساری مخلوق اپنی اپنی آنکھیں بند کرے گی۔ پس جناب فاطمہ علیہا السلام جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک ناقہ پر سوار ہو کر تشریف لائیں گی۔ ان کے پیچھے ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔ وہ ناقہ قیامت کے بہترین مقاموں میں سے ایک مقام پر کھڑا ہوگا۔ پھر بی بی پاک اس ناقہ سے نیچے تشریف فرما ہوں گی اور آپ حسین بن علیؑ کی قمیص جو آپ کے پاک خون سے غلطان ہوگی کو ہاتھ میں لے کر بارگاہ خدا میں آواز دیں گیں۔ اے میرے پروردگار! یہ میرے بیٹے کی قمیص ہے اور تو جانتا ہے کہ میرے بیٹے کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا تھا۔ پس خداوند کریم کی طرف سے آواز آئے گی اے فاطمہؑ! آج میں آپ کو خوش کروں گا۔ پس بی بی پاک فرمائیں گیں اے میرے رب! میرے بیٹے کے قاتلوں سے آج میرے لیے بدلہ لے۔ اللہ تعالیٰ آگ کی ایک لمبی گردن والے جانور کو حکم دے گا اور وہ جہنم سے باہر آئے گا۔ پس وہ امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کو محشر سے اس طرح چن لے گا جیسے

پرندہ دانہ چن لیتا ہے۔ پھر وہ جانور ان سب کو ساتھ لے کر جہنم میں چلا جائے گا۔ پس وہاں ان کو مختلف قسم کے عذاب میں سے ان کو عذاب دیا جائے گا۔ پھر بی بی پاک دوبارہ اپنی ناقہ پر سوار ہو کر جنت میں جائیں گی اور ان کے ساتھ فرشتے ہوں گے اور آپ کی ذریت پاک آپ کے سامنے ہوگی اور لوگوں میں سے آپ کے شیعہ آپ کے دائیں بائیں ہوں گے۔

اے شیعو! تم درختوں کی مانند ہو

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی الحسین بن محمد الکندی ﴿قال حدثنا﴾ عمر بن محمد بن الحارث عن أبیه محمد بن الحارث ﴿قال حدثنی﴾ بن حضیرة عن أبیه قال قال امیر المؤمنین علی بن ابی طالب لشیعته کونوا فی الناس کالنحلة فی الطیر لیس شیئ من الطیر الا وھو یستضعفھا ولا تعلمون ما فی اجوافھم من البرکة لم تفعلوا ذلک بھا خالطوا الناس بالسنتکم واجسادکم وزایلوھم بقلوبکم واعمالکم لکل امرء ما اکتسب وھو یوم القیمة مع من احب

حدیث نمبر 7: (مختلف اسناد)

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے شیعوں سے فرمایا تم لوگ اس کھجور کے درخت کی مانند ہو کہ وہ فضا میں بلند ہوتا ہے اور اس پر پرندے نہیں آتے مگر یہ کہ اس کو وہ کمزور سمجھتے ہیں لیکن جو اس کے اندر برکت ہے وہ اس کو نہیں جانتے ورنہ وہ اس برکت کو حاصل کرنے کے لیے اقدام بھی نہیں کرتے۔ تم لوگوں کے درمیان زبان اور جسموں سے مل کر رہو اور اپنے دل اور اعمال کو ان سے جدا رکھو کیونکہ ہر بندہ جو کسب کرے گا وہ اس کے ساتھ محشور ہوگا اور جس سے محبت کرے گا وہ اس کے ساتھ رہے گا۔

مالک بن دینار کے اشعار

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن احمد بن ابراهیم الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ ابو علی محمد بن علی الاسکافی ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن احمد ترمذی ﴿قال حدث﴾ عبیداللہ بن عمر القواریری ﴿قال حدث﴾ جعفر بن سیمان الضبعی قال سمعت مالك بن دینار یقول اتیت الجبانة فوقفت علیہ قلت۔

أتیت القبور فنادیتها   فاین المعظم والمحتقر

واین من اذاما دعا   واین العزیز اذاما افتخر

واین العدل بسلطانه   واین القوی اذا ما قدر

قال فنودیت صوت من ناحیة المقابر ولا اری صورة

تفانوا جمیعا فما مخبر   فما توا جمیعا ومات الخبر

تروح وتغدو بنات الثری   فتمحو محاسن تلك الصور

فیا سائلی عن اناس مضوا   أمالك فیما تری معتبر

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ الطاهرین وسلم تسلیما۔

تصدیث نمبر 8 (کشف اسناد)

جناب جعفر بن سیمان ضبعی نے بیان کیا ہے کہ میں نے مالک بن دینار سے سنا وہ بیان کرتا ہے میں قبرستان میں آیا اور قبرستان میں کھڑے ہو کر میں نے کہا

أتیت القبور فنادیتها   فاین المعظم والمحتقر

''وہ بڑے آپ میں بڑا جاننے والے اور دوسروں کو حقیر جاننے والے کہاں گیا''۔

واین الملی اذاما دعا واین العزیز اذاما فتخر

''وہ عقل مندی کا دعویٰ کرنے والے کہاں ہیں اور مقام فخر میں اپنے
آپ کو عزیز جاننے والے کہاں ہیں''۔

واین المدل بسلطانہ واین القوی اذ ما قدر

''اپنی حکومت پر غرور کرنے والے کہاں ہیں اور اپنی طاقت پر فخر
کرنے والے قوی کہاں ہیں۔ پس قبر میں سے آواز آئی جبکہ کوئی جواب
دینے والا مجھے نظر نہ آیا''۔

تفانوا جمیعا فما مخبر فماتوا جمیعا ومات الخبر

''سب فنا ہو گئے ہیں۔ کوئی بتانے والا نہیں سب مر گئے ہیں اور ان
کی خبریں بھی ختم ہو گئی ہیں''۔

تروح وتغدو بنات الثری فتمحو محاسن تلک الصور

''وہ مٹی کے نیچے صبح و شام بسر کر رہے ہیں اور مٹی نے ان کی حسین
صورتوں کو ختم کر دیا ہے''۔

فیاسائلی عن اناس مضوا أمالک فیما تری معتبر

''پس اے ہم سے سوال کرنے والے! لوگوں سے پوشیدہ رہو کیا
جو کچھ تو نے دیکھا ہے وہ تیرے لیے قابل عبرت نہیں ہے۔

وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطاهرین وسلم تسلیماً

مجلس نمبر 16

[بروز ہفتہ ۱۰ شعبان سال ۴۰۷ ہجری قمری]

دنیا میں پرہیز کرنے والوں کے لیے طوبیٰ ہے

حدثنا الشیخ المفید ابوعبداللہ محمد بن محمد النعمان ادام اللہ عزہ ﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن محمد البزاری ﴿قال حدثنی﴾ ابوعبداللہ جعفر بن عبداللہ العلوی المحمدی ﴿قال حدثنا﴾ یحیی بن ھاشم الغسانی عن ابی عاصم النبیل عن سفیان عن ابی اسحاق عن علقمۃ بن قیس عن نوف البکالی قال بت لیلۃ عند امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام فرأیتہ یکثر الاختلاف من منزلہ وینظر الی السماء قال فدخل کبعض ما کان یدخل قال انائم انت ام رامق فقلت بل رامق یا امیرالمؤمنین مازلت ارمقک منذ اللیلۃ بعینی و انظر ما تصنع قال یانوف طوبی للزاھدین فی الدنیا الراغبین فی الآخرۃ قوم یتخذون الارض بساطا وترابہ وساداً وکتابہ شعاراً ودعاء دثاراً والماء طیبا یقرضون الدنیا قرضا علی منہاج المسیح (ع) وان اللہ تعالی اوحی الی عیسی (ع) یاعیسی علیک بالمنہاج الأول یلحق ملاحق المرسلین قل لقومک یا اخا المنذرین ان لا تدخلوا بیتاً من بیوتی الا بقلوب طاھرۃ واید نقیۃ و ابصار خاشعۃ فانی لا اسمع من داع دعانی ولأحد من عبادی عندہ

مظلمة ولا استجیب له دعوة ولی قبله حق لم یرده الی ءن ستطعت ان لا تکون عریفا ولا شاعراً ولا صاحب کربة ولا صاحب عرطبة فدعی فءن د ود (ع) رسول رب العالمین خرج لیلة من اللیالی فنظر فی نواحی سسماء ثم قال واللہ رب داود ان الساعة لساعة ما یوافقہا عبد مسلم یسئل فیہ خیراً الا اعطاہ ایاہ الا ان یکون عریفاً او شاعراً او صاحب کربة و صحب عرطبة

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

جناب نوف البکالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات میر مومنین عل علیہ سلام کے پاس تھا پس میں نے آپؑ کو دیکھا کہ آپؑ بار بار اپنی جگہ پر کروٹیں لے رہے ہیں اور آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پھر آپؑ کے دل میں کچھ خیال آیا ور آپؑ نے مجھ سے فرمایا کیا تو سوگیا ہے یا جاگتا ہے؟ پس میں نے عرض کیا اے امیر مومنینؑ! میں ابھی جاگ رہا ہوں کیا بات ہے آپؑ ابھی تک جاگ رہے ہیں اور میں جو کچھ آپ کر رہے ہیں دیکھ رہا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: اے نوف! جو لوگ دنیا میں پرہیزگاری کرتے ہیں ور آخرت کی طرف رغبت رکھتے ہیں ان کے لیے طوبیٰ ہے۔ وہ قوم جو اللہ کی زمین کو اپنے لیے بچھونا قرار دیتے ہیں اور مٹی کو اپنا تکیہ اور کتاب کو اپنا شعار اور دعا کو اپنا اوڑھنا اور پانی کو اپنے لیے حیات ور جناب عیسیٰ علیہ السلام کے راستے پر چل کر اس دنیا کو قرض دیتے ہیں یعنی اس کی خدمت کرتے ہیں تحقیق اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی

"اے عیسیٰ! آپؑ کے لیے پہلے لوگوں کا رستہ ہے اور آپؑ کے ساتھ دوسرے مرسلین کو ملحق کیا جائے گا۔ پس اپنی قوم سے کہہ دیں: اے ڈرنے والوں کے بھائیو! میرے گھر میں کوئی بندہ داخل نہیں ہوسکتا مگر وہ جس کا دل پاک ہو اور اس کے ہاتھ محفوظ

ہیں اور اس کی آنکھیں ڈرنے والی ہیں۔ پس میں ہر پکارنے والے جو مجھے پکارے میں اس کی دعا نہیں سنتا اور میں اپنے بندوں میں سے کسی ظالم کی دعا نہیں سنتا اور میں اس کی دعوت کو مستجاب نہیں کرتا حالانکہ میں نے دعا کو قبول کرنا اپنے لیے لازم قرار دیا ہے اس کو رد نہیں کرتا۔ اگر تیرے لیے ممکن ہو تو عریف نہ ہو (یعنی رئیس نہ ہو) شاعر نہ ہونا صاحب غم نہ ہو صاحب غیبت نہ ہو تو پھر جو کچھ دل چاہے کرو۔ پس حضرت داؤد علیہ السلام رسول تھے (یعنی خدا کی طرف سے مبعوث تھے) وہ ایک رات گھر سے باہر نکلے۔ انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ پھر فرمایا مجھے قسم ہے اس اللہ کی جو داؤد کو پالنے والا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب بندہ مسلمان کو یہ وقت نصیب ہو جائے گا اور وہ اس وقت میں جو سوال کرے گا اس کو عطا کیا جائے گا مگر یہ وہ عریف نہ ہو شاعر نہ ہو صاحب غم وعصبیت نہ ہو اور صاحب غیبت نہ ہو۔

امیر المومنینؑ نے حلوہ کھانے سے انکار فرمایا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله ابن رشد الاصفهانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال أخبرنا﴾ احمد بن شمر ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن میمون المکی مولی بنی مخزوم عن جعفر الصادق علیه السلام بن محمد الباقر علیه السلام عن أبیه ان امیر المؤمنین (ع) اتی بخبیص فابی ان یاکله فقالوا له اتحرمه قال لا ولکنی اخشی ان تتوق الیه نفسی فاطلبه ثم تلا هذه الآیة اذهبتم طیبتکم فی حیوتکم الدنیا واستمتعتم بها

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

حضرت امام ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ

سلام سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین علی علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں کھجور اور گھی سے تیار شدہ حلوہ پیش کیا گیا۔ پس آپؑ نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا۔ لوگوں نے عرض کی: یا امیر المومنینؑ! کیا آپؑ اس کو اپنے لیے حرام قرار دیتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: یہ حرام نہیں ہے لیکن میں اس کو نہیں کھاؤں گا۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں میرا نفس اس کے کھانے کا شائق، خواہش مند نہ ہو جائے۔ پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت کی

اذھبتم طیباتکم فی حیوتکم الدنیا واستمتعتم بھا

"تم نے سارے کے سارے مزے دنیا میں ہی لے لیے ہیں اور آرام کر لیا ہے"۔

نبی اکرمؐ کا آخری خطبہ

﴿قال أخبرنا﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثنی﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراھیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنی﴾ ابوعمرو وحفص بن عمر الفرا ﴿قال حدثنا﴾ زید بن الحسن الانماطی عن معروف بن خربوذ قال سمعت ابا عبداللہ مولی العباس یحدث ابا جعفر محمد بن علی علیہ السلام قال سمعت ابا سعید الخدری یقول آخر خطبة خطبنا بھا رسول اللہ (ص) لخطبة خطب فی مرضه الذی توفی فیه خرج متوکاء علی علی بن ابی طالب علیه السلام ومیمونة مولاته فجلس علی المنبر ثم قال ایھا الناس انی تارك فیکم الثقلین وسکت فقام رجل فقال یارسول اللہ ما ھذان الثقلان فغضب حتی احمر وجھه ثم سکن وقال ما ذکرتھما الا وانا ارید ان اخبرکم بھما ولکن ربوت فلم استطع سبب طرفه بیداللہ وطرف بایدیکم تعملون فیه کذا الا وھو القرآن والثقل

لأصغر - اهل بيتى ثم قال و ايم الله انى لاقول لكم هذا ورجال فى اصلاب اهل شرك رجى عندى من كثير منكم ثم قال والله لا يحبهم عبداً الا اعطاه الله نوراً يوم القيمة حتى يرد على الحوض ولا يبغضهم عبداً الا احتجب الله عنه يوم القيمة فقال ابوجعفر عليه السلام ان ابا عبد الله ياتى به يعرف

حدیث نمبر 3 (محذوف اسناد)

جناب ابوسعید خدری نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آخری خطبہ ہمارے سامنے فرمایا اور وہ خطبہ تھا جو آپؐ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا تھا۔ آپ علی بن ابی طالب علیہ السلام اور اپنے غلام میمونہ کے کندھوں کا سہارا لے کر باہر تشریف لائے۔ پس آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور آپؐ نے یوں فرمایا

اے لوگو! میں تمھارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ پھر آپؐ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک شخص کھڑا ہوا۔ عرض کیا' یارسولؐ اللہ! وہ دو گراں قدر چیزیں کون سی ہیں؟ پس آپؐ غضب ناک ہو گئے اور آپ کا چہرۂ انور سرخ ہو گیا۔ پھر آپؐ ٹھیر گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا (میں جو کچھ ذکر کیا ہے وہ نہیں ہے مگر یہ کہ میں تم لوگوں کو یہ خبر دینا چاہتا ہوں لیکن میں نے غور و فکر کیا کہ میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا' اس کے بعد فرمایا) ایک سبب وہ ہے کہ جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمھارے ہاتھوں میں ہے۔ تم اس پر عمل بھی کرتے ہو وہ قرآن کریم ہے' جو اللہ کی کتاب ہے۔ جو ثقل کبیر ہے اور دوسری ثقل اصغر ہے وہ میرے اہل بیتؑ ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا مجھے خدا کی قسم! یہ جو میں نے آپ سے کہا ہے یہ خود آپ لوگوں کے لیے اور دوسرے تمام کے لیے ہے خواہ وہ مشرکوں کے صلبوں میں ہی کیوں نہ ہوں اور تم میں سے اکثر اس سے منکر ہو جائیں گے۔

پھر آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم! میرے اہل بیتؑ سے کوئی بندہ محبت نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ایک نور عطا فرمائے گا اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر آئے گا اور جو شخص ان کے ساتھ بغض و عداوت رکھے گا قیامت کے دن وہ خدا کے سامنے نہیں آ سکے گا۔ یعنی وہ اس کی رحمت میں داخل نہیں ہوگا۔ پس ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا تحقیق ابوعبداللہ علیہ السلام ہمارے پاس آئے اور ہمیں اس کی معرفت عطا فرمائی۔

حضرت سلمان فارسیؓ اور کوفہ کا ایک نوجوان

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن محمد بن عبدالله بن جعفر الحميری عن أبيه عن احمد بن محمد بن عيسى عن ابن ابی عمير عن عمر بن يزيد عن ابی عبدالله عليه السلام قال مر سلمان رضی الله عنه علی الحدادين بالكوفة فرأی شابا قد صعق والناس قد اجتمعوا حوله فقالوا يا ابا عبدالله هذا شاب قد صرع فلو قرأت فی اذنه قال فدنا منه سلمان فلما رآه الشاب افاق وقال يا ابا عبدالله ليس بی ما يقول هؤلاء القوم ولكنی مررت بهؤلاء الحدادين وهم يضربون المرزبات فذكرت قوله تعالی ولهم مقامع من حديد فذهب عقلی خوفا من عذاب الله تعالی فاتخذه سلمان اخا ودخل قلبه حلاوة محبته فی الله تعالی فلم يزل معه حتی مرض الشاب فجاءه سلمان فجلس عند رأسه وهو يجود بنفسه فقال يا ملك الموت ارفق باخی فقال ملك الموت یاابا عبد الله بكل مؤمن رفيق -

حدیث نمبر 4: (کشف اسرار)

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جناب سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ کے لوہاروں کے قریب سے گزرے۔ آپ نے وہاں ایک نوجوان کو دیکھا جو زور زور

سے چیخ رہا تھا اور لوگ اس کے اردگرد جمع تھے۔ لوگوں نے جناب سلمانؓ سے کہا اے ابوعبداللہ! اس نوجوان کو مرگی ہوگئی ہے اگر آپ اس کے کان میں کوئی دم پڑھیں تو یہ تندرست ہوسکتا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے۔ جناب سلمانؓ اس نوجوان کے قریب ہوئے۔ جب اس نوجوان نے آپ کو دیکھا اور اس کو افاقہ ہوا تو اس نے کہا اے ابوعبداللہ! جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں مجھے وہ تکلیف نہیں ہے لیکن میں ان لوہاروں کے قریب سے گزرا ہوں جو ہتھوڑے لوہے کی سلاخوں کو کوٹ رہے تھے۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان یاد آگیا جس میں اس نے ارشاد فرمایا ''ان کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے'' پس خدا کے عذاب کے خوف سے میری عقل معطل ومفلوج ہوگئی تھی۔ پس جناب سلمانؓ نے اس نوجوان کو اپنا بھائی بنالیا۔ اس کے دل میں اللہ کی محبت کی حلاوت کو پیدا کیا۔ وہ آپ سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ وہ بیمار ہوا اور پھر مرگیا۔ پس آپ اس کے سر کی طرف اس کے قریب بیٹھے اور اس سے پیار کرنے لگے اور آپ نے ملک الموت سے فرمایا میرے بھائی سے نرمی کرنا' پس ملک الموت نے فرمایا اے ابوعبداللہ! میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرنے والا ہوں۔

نماز کے حقوق کی رعایت کے فوائد

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن سعيد بن عقدة ان احمد بن يحيىٰ بن زكريا حدثهم ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علي ﴿قال حدثنا﴾ ابوبدر عن عمرو عن يزيد بن مرة عن سويد بن غفلة عن علي بن ابي طالب عليه السلام قال قال رسول الله (ص) ما من عبد اهتم بمواقيت الصلوٰة مواضع الشمس الا ضمنت له الروح عند الموت و انقطاع الهموم والأحزان والنجاة من النار كنا مرة رعاة الابل فصرنا اليوم رعاة الشمس

حدیث نمبر 5 (بحذف اسناد)

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا جو شخص نماز کے اوقات اور سورج کے مواضع کا اہتمام کرے گا میں اس کی موت کے وقت اس کی آسانی کا ضامن ہوں اور اس کے غم و حزن کے دور کرنے اور جہنم سے نجات کا ضامن ہوں۔ ہم اونٹ رعایت کرتے ہیں تا کہ ہم سورج کی رعایت کرسکیں۔

رنگین مزاج بندہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علي بن احمد بن ابراهيم الكاتب ﴿قال حدثنا﴾ ابو علي محمد بن همام الاسكافي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن جعفر الحميري ﴿قال حدثني﴾ احمد بن ابي عبدالله البرقي ﴿قال حدثني﴾ القاسم بن يحيى عن جده الحسن بن راشد عن محمد بن مسلم عن ابي عبدالله عليه السلام قال اعلموا ان الله تعالى يبغض من خلقه المتلون فلا تزولوا عن الحق واهله فان من استبد بالباطل واهله هلك وفاتته الدنيا وخرج منها

حدیث نمبر 6 (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو! جان لو تحقیق اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے اس بندے کو پسند نہیں کرتا جو رنگین مزاج ہو۔ وہ حق سے الگ ہو جائے گا۔ پس جو شخص باطل اور باطل پرستوں کے نزدیک رہے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اس کو دنیا برباد کر دے گی اور وہ اس سے نکل جائے گا۔

احمق سے نیکی کرنے کے بارے میں

﴿قال أخبرني﴾ ابوحفص عمر بن محمد الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾

بوالحسن احمد بن الحسن الصوفی ﴿قال حدثنا﴾ عبداللہ بن مطیع ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن عبداللہ عن ابی لیلی عن عطیۃ عن کعب الأحبار قال مکتوب فی التوراۃ من صنع معروفا الی احمق فھی خطیئۃ تکتب علیہ

وصلی اللہ علی محمد و الہ الطیبین الطاہرین وسلم تسلیماً

__حدیث نمبر 7__ (بحذف اسناد)

کعب الاحبار سے روایت ہے کہ تورات میں یہ لکھا ہوا ہے "جو کسی احمق سے نیکی کرے گا اس نے خطا کی ہے"۔

وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین وسلم تسلیماً۔

●●●

مجلس نمبر 17

[بروز ہفتہ ۷ا شعبان سال ۴۰۷ ہجری قمری]

خوف اور اُمید کا ایک دل میں جمع ہونا

سمعه ابو الفوارس وحده وسمعته و ابو محمد عبدالرحمن بن علی سیش بوری بقرآة سیدنا الجلیل المفید ادام اللّٰہ تأییده حدثنا الشیخ مجلیل مفید محمد بن محمد بن النعمان اید اللّٰہ عزه قال أخبرنی المفید بو عبداللّٰہ محمد بن عمران المرزبانی قال أخبرنی ابوعبداللّٰہ محمد بن حمد لحکیمی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحاق الصاغانی ﴿قال أخبرنی﴾ سلیمان بن ایوب ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس قال مرض رجل من الانصار فأتاه النبی (ص) یعوده فوافقه وهو فی الموت فقال کیف تجدك قال اجدنی ارجو رحمة ربی واتخوف من ذنوبی فقال النبی (ص) ما اجتمعتا فی قلب عبد فی مثل هذا الموطن الا اعطاه الله رجائه وآمنه مما یخافه۔

حدیث نمبر 1 (بحذف اسناد)

جناب ثابت رضی اللہ عنہ نے جناب انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی بیان کرتے ہیں انصار میں سے ایک شخص مرض الموت میں مبتلا تھا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تاکہ اس کی عیادت فرمائیں۔ وہ موت کی کشمکش میں

تھا۔ آپؐ نے اس سے پوچھا آپ اپنے کو کیسا پا رہے ہیں؟ اس نے عرض کیا میں اپنے آپ کو یہ محسوس کر رہا ہوں کہ مجھے اپنے رب کی رحمت کی اُمید بھی ہے اور اپنے گناہوں کے عذاب کا خوف بھی ہے۔

پس رسولؐ خدا نے فرمایا: جس مومن بندے کے دل میں یہ دونوں چیزیں برابر ہوں گی اللہ اس کو امید عطا کرتا ہے اور اس کو خوف سے امن عطا فرماتا ہے۔

مولا علی علیہ السلام رسولؐ کے اسرار کے عالم تھے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد بن حبیش الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ المسعودی ﴿قال حدثنا﴾ یحیی بن سالم العبدی ﴿قال حدثنا﴾ میسرة عن منهال بن عمر عن زر بن حبیش قال مر علی بن ابی طالب علیه السلام علی بغلة رسول الله (ص) وسلمان فی ملاء فقال سلمان رحمه الله الا تقومون تأخذون بحجزته تسألونه فوالله الذی فلق الحبة وبرء النسمة لایخبرکم سر نبیکم احد غیره وانه لعالم الأرض وزرها و بها تسکن ولو قد فقدتموه لفقدتم العلم وانکرتم الناس۔

<u>حدیث نمبر 2: (محذوف اسناد)</u>

جناب زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچر پر تشریف فرما تھے اور راستے سے گزر رہے تھے۔ جناب سلمان فارسیؓ آپؑ کے پیچھے تھے۔ پس انہوں نے فرمایا اے لوگو آگاہ ہو جاؤ اٹھو اور اس شخص کے دامن کو پکڑو اور اس سے سوال کرو۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جو دانے کو شگافتہ کر کے نفس سا پودا باہر نکالتا ہے۔ اس شخص کے علاوہ تم کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے اسرار و رموز کے بارے میں کوئی دوسرا خبر نہیں دے سکتا۔ اور یہ زمین و اس کا بھی عالم ہے اور وہ اس کی وجہ سے ہی سکون پذیر ہے۔ ور گر تم نے سے کھو دیا تو گویا علم کو تو نے کھو دیا ہے اور تم لوگ اس کا اکثر انکار کرتے ہو۔

لوگوں نے ولایت کو ترک کر دیا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن راشد الاصفهانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال أخبرنا﴾ اسماعیل بن صبیح ﴿قال حدثنا﴾ سالم بن ابی سلمة البصیر عن ابی هرون العبدی قال کنت اری رأی الخوارج لا رأی لی غیره حتی جلست الی ابی سعید الخدری رحمه الله فسمعته یقول امر الناس بخمس فعملوا باربع وترکوا واحدة فقال له رجل یا اباسعید ما هذه الأربع التی عملوا بها قال الصلوة والزکوة والحج وصوم شهر رمضان قال فما الواحدة التی ترکوها قال ولایة علی بن ابی طالب علیه السلام قال الرجل وانها لمفترضة قال ابوسعید نعم ورب الکعبة قال الرجل فقد کفر الناس اذن قال ابوسعید فما ذنبی۔

حدیث نمبر 3 (بحذف اسناد)

جناب ابوہارون عبدی نے بیان کیا ہے کہ مجھے خوارج کے عقائد کا علم ہوا میری رائے بھی وہی تھی۔ پس میں ابوسعید خدری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے ان سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں لوگوں کو پانچ چیزوں پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور لوگوں نے چار پر عمل کیا ہے اور ایک کو انھوں نے پوشیدہ چھوڑ دیا ہے۔ پس اس مرد نے ابوسعید سے کہا وہ چار کون سی ہیں جن پر عمل ہوا ہے اور ایک کون سی ہے جس کو لوگوں نے چھوڑ دیا

ہے۔ آپ نے فرمایا وہ چار جن پر لوگ عمل کرتے ہیں وہ نماز زکوٰۃ حج اور ماہ رمضان کے روزے ہیں۔ اس شخص نے کہا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کو چھوڑ دیا ہے؟ فرمایا وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت ہے۔ اس شخص نے عرض کیا کیا یہ بھی واجب ہے؟ ابوسعید نے کہا ہاں رب کعبہ کی قسم یہ بھی واجب ہے۔ اس مرد نے پھر کہا یہ لوگ تو اس کا انکار کرتے ہیں؟ ابوسعید نے کہا اس میں میرا تو کوئی گناہ نہیں ہے۔

بندے کے نیک اعمال ہماری محبت کے بغیر فائدہ مند نہیں ہوں گے

﴿قال اخبرنی﴾ ابونصر محمد بن الحسین المقری ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبداللہ الحسین بن محمد البزار ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبداللہ جعفر بن عبداللہ العلوی المحمدی ﴿قال حدثنا﴾ یحیی بن هاشم الغسانی عن ابی معمر ابن سلیمان عن لیث ابن ابی سلیم عن عطا بن ابی رباح عن ابن عباس، قال قال رسول اللّٰہ (ص) ایها الناس الزموا مودّتنا اهل البیت فانه من لقی اللّٰہ بودنا دخل الجنة بشفاعتنا فوالذی نفس محمد لا ینفع عبدا عمله الا بمعرفتنا وولایتنا۔

<u>حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)</u>

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا

اے لوگو ہم اہل بیتؑ کی محبت وولایت کو اپنے لیے لازم قرار دو کیونکہ جو شخص اللہ کی بارگاہ میں ہماری مودّت ومحبت کے ساتھ حاضر ہوگا وہ ہماری شفاعت کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے کسی بندے کو اس کے نیک اعمال کوئی فائدہ نہیں دیں گے مگر جب اس کے دل میں

ہماری محبت وولایت اور معرفت ہوگی۔

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الولید رحمہ اللہ عن أبیہ عن سعد بن عبداللہ عن احمد بن محمد بن عیسی عن محمد بن سنان عن اسحق بن عمار قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول وھو قائم عند قبر الرسول اللہ (ص) اسأل الذی انتجبک واصطفاک وھدی بک ان یصلی علیک ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یاأیھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

حدیث نمبر 5: (مختلف اسناد)

جناب اسحاق بن عمار سے روایت ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے خود حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے وہ قبر نبی اکرمؐ کے پاس کھڑے ہو کر فرما رہے تھے

میں سوال کرتا ہوں اس ذات سے جس نے آپ کو منتخب فرمایا اور آپ کو چن لیا اور آپؐ کے ذریعے ہدایت فرمائی کہ وہ آپؐ پر درود وسلام نازل فرمائے۔ تحقیق اللہ تعالی اور اس کے ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپؐ پر درود وسلام بھیجو اس طرح کہ جس طرح سلام پڑھنے کا حق ہے۔

ایک مردِ تقی اہلِ بیتؑ سے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد عن أبیہ عن سعد بن عبداللہ عن احمد بن محمد بن عیسی عن موسی بن طلحۃ عن ابی محمد یونس بن یعقوب عن اخیہ یونس قال کنت بالمدینۃ فاستقبلنی جعفر بن محمد (ع) فی بعض ازقتہا فقال اذھب یا یونس فان بالباب رجلا منا اھل

البیت قال فجئت الی الباب فاذا عیسی بن عبداللّٰہ جالس فقلت له من انت قال رجل من اهل قم قال فلم یکن باسرع من ان اقبل ابوعبداللّٰہ (ع) علی حمار فدخل علی الحمار الدار ثم التفت الینا فقال ادخلا ثم قال یا یونس احسب انك انکرت قولی لك ان عیسی بن عبداللّٰہ رجل منا اهلا البیت قال ای واللّٰہ جعلت فداك لأن عیسی بن عبداللّٰہ من اهل قم فکیف یکون منکم اهل البیت قال یا یونس ان عیسی بن عبداللّٰہ رجل منا حی وهو منا میت

حدیث نمبر 6 (مختلف اسناد)

جناب یونس نے بیان کیا ہے کہ میں مدینہ منورہ میں تھا۔ میں بعض اوقات جعفر بن محمد علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تھا۔ ایک دن میں آپ کے پاس موجود تھا کہ آپ نے فرمایا اے یونس! جاؤ اور دروازے پر ہمارے اہل بیت میں سے ایک شخص ہے اس کو اپنے ساتھ اندر لے آؤ۔ میں گیا، میں نے دیکھا کہ عیسیٰ بن عبداللہ دروازے پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ پس اس نے جواب دیا میں اہل قم میں سے ہوں۔ وہ یوں کہتا ہے کچھ دیر ہی کے بعد حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام اپنی سواری پر جلدی سے آئے اور گھر میں داخل ہو گئے اور ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم دونوں اندر آجاؤ۔ پھر فرمایا اے یونس! میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے میرے قول کے بارے میں شک کیا ہے کہ یہ عیسیٰ بن عبداللہ جو اہل قم میں سے ہے ہماری اہل بیت میں سے ہے۔ میں نے عرض کیا خدا کی قسم! میں آپ پر قربان ہو جاؤں ایسے ہی ہے۔ یہ عیسیٰ بن عبداللہ جو قم کا رہنے والا ہے وہ آپ کی اہل بیت سے کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اے یونس! یہ عیسیٰ بن عبداللہ وہ شخص جو ہمارے ساتھ زندہ ہے اور ہمارے ساتھ رہے گا (یعنی اس کا مرنا اور جینا ہمارے لیے ہے ہماری اطاعت میں ہے)۔

فقراء امیروں سے ۴۰ سال پہلے جنت میں جائیں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد عن ابیه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عیسی عن حسن بن محبوب عن العلا بن رزین عن عبد الله بن ابی یعفور عن ابی جعفر (ع) قال ان فقراء المؤمنین ینقلبون فی ریاض الجنة قبل اغنیائهم باربعین خریفا ثم قال ساضرب لك مثل ذلك انما مثل ذلك مثل سفینتین مربهما علی عاشر فنظر فی احدهما فلم یجد شیئا فقال اسربوا بها ونظر فی الاخری فاذا هی موقرة فقال احبسوها

حدیث نمبر 7:(مختلف اسناد)

جناب عبداللہ بن ابویعفور نے حضرت ابوجعفر امام باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپؑ نے فرمایا

مومنین میں سے جو فقراء ہیں وہ امیروں سے جنت کے باغ میں چالیس بہاریں پہلے داخل ہوں گے۔ پھر آپؑ نے فرمایا آپ کے لیے میں ایک مثال بیان کرتا ہوں۔ اس کی مثال دو کشتیوں کی ہے جو دونوں ایک پولیس چوکی سے گزریں اور ان میں سے ایک خالی ہے اور اس میں کوئی چیز پولیس والوں کو نہیں ملتی تو وہ اس کو جانے دیں اور دوسری وہ ہے کہ جس میں وہ دیکھتے ہیں کہ خلاف قانون سامان موجود ہے پس وہ اس کو روک لیں گے۔

مومنین کے عیب تلاش کرنے والا رسوا ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عیسی عن محمد بن سنان عن اسحاق بن عمار عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال رسول الله (ص) یا معشر من امن

بحسناته ولم یسأل الایمان الی قلبه لا تتبعوا عورات المؤمنین ولا تذموا المسلمین فانه من تتبع عورات المؤمنین تتبع اللّٰه عوراته ومن تتبع اللّٰه عوراته فضحه فی جوف بیته ۔

حدیث نمبر 8 (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اے لوگو! جو شخص (تمہارے سامنے) زبان سے ایمان کا اقرار کرے اُس کے دل کے ایمان کے بارے میں سوال نہ کرو اور مومنین کے عیب تلاش نہ کرو اور مسلمانوں کی مذمت نہ کرو کیونکہ جو شخص مومنین کے عیب تلاش کرنا شروع کرے گا اللہ اس کے عیبوں کو ظاہر کرے گا اور جس کے عیب اللہ ظاہر کردے گا وہ اپنے گھر کے اندر بھی رسوا ہو جائے گا۔

تمام انبیاءؑ بھی ہماری ولایت کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر بن محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ ابو العباس محمد بن محمد بن سعد الهمدانی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علی بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن عن محمد بن سنان عن عبد الله القصبانی عن ابی بصیر قال سمعت اباعبدالله جعفر بن محمد علیه السلام یقول ان ولایتنا ولایة اللّٰه عزوجل التی لم یبعث نبی قط الا بها ان اللّٰه سمه عرض ولایتنا علی السموات والأرض والجبال والأمصار فلم یقبلها قبول اهل الکوفة وان الی جانبهم لقبراً مالقاه مکروب الا نفس اللّٰه کربته واجب دعوته وقلبه الی اهله مسروراً

حدیث نمبر 9 (بحذف اسناد)

جناب ابوبصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں۔ ہماری ولایت اللہ تعالیٰ کی ولایت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا مگر ہماری ولایت کے اقرار کے ساتھ پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری ولایت کو آسمانوں، زمین، پہاڑوں اور شہروں سب پر پیش کیا۔ کوفہ کی مثل کسی نے بھی اس کو قبول نہیں کیا اور اس کی ایک جانب ہماری قبور ہیں اور جو غم زدہ بھی اس جگہ آئے گا اللہ اس کے کرب و غم کو دور کرے گا اور اس کی دعا کو قبول کرے گا اور اس کا دل بچے بل کے لیے مسرور ہوگا۔

عبدالملک بن مروان کے اشعار

﴿قال أخبرني﴾ ابوعبیداللہ محمد بن عمر المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ حنظلة ابوغسان ﴿قال حدثنا﴾ ابوالمنذر هشام بن محمد بن السائب عن محرر عن جعفر مولی ابی هريرة قال دخل ارطاة بن سهية علی عبد الملك بن مروان وقد اتت عليه مائة وثلاثون سنة فقال له عبدالملك بن مروان ما بقی من شعرك يا ارطاة قال واللّٰه يا امير المؤمنين ما اطرب ولا اغضب ولا اشرب ولا يجيئني الشعر الاعلی هذا غير انی الذی اقول:

رأيت المرء يأكله الليالی ... كأكل الأرض ساقطة الحديد

وما تبقی المنية حين تأتی ... علی نفس ابن آدم من مزيد

واعلم انها ستكر حتی ... توفی نذرها بابی الوليد

قال فارتاع عبدالملك وكان يكنی ابا الوليد فقال ارطاة لم اعنيت نفسی يا امير المؤمنين وكان يكنی ارطاة بابی الوليد فقال عبدالملك وانا واللّٰه سيمر بی الذی مربك وصلی اللّٰه علی سيدنا محمد النبی الامی وآله

الطاہرین وسلم تسلیماً

حکایت نمبر 10 (بحذف اسناد)

ابوہریرہ کے غلام جعفر نے بیان کیا ہے: عبدالملک بن مروان کے پاس ارطاۃ بن سمیہ آیا۔ اس کی عمر ایک سو تیس سال تھی۔ پس عبدالملک بن مروان نے اس سے کہا اے ارطاۃ! تیرے تو بال ہی ختم ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا اے امیر! میں اتنی عمر کا ہو چکا ہوں' میں نے کبھی کوئی نشہ نہیں لگایا نہ ہی میں نے کبھی غصہ کیا ہے اور نہ ہی میں نے شراب نوشی کی ہے اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی شعر پڑھے ہیں سوائے ان اشعار کے۔

رأیت امرء یاکله اللیالی　　　کاکل الأرض ساقطة بحدید

''میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کو زمانے کی راتیں اس طرح کھا رہی ہیں جس طرح زمین پر گرے ہوئے لوہے کو کھاری ہے''۔

وما تبقی المنیة حین تأتی　　　علی نفس ابن آدم من مزید

''اور جب انسان موت کے شکنجے میں پھنس جاتا ہے تو موت پھر اس کو مزید مہلت نہیں دیتی''۔

وعلم انه ستکر حتی　　　توفی نذرها بابی الولید

''اور تو جان لے کہ مجھے موت عنقریب گھیر لے گی' یہاں تک کہ اس کا لشکر بن الولید کو بھی فنا کر دے گا''۔

راوی بیان کرتا ہے۔ عبدالملک بن مروان ڈر گیا اور وہ مجھے ابو الولید کی کنیت سے پکارتا تھا۔ پس ارطاۃ نے کہا اے امیر! آپ نے میرا ارادہ کیا ہے (یعنی مجھے آواز دی ہے) اور میری کنیت ارطاۃ ابوالولید ہے۔ پس عبدالملک بن مروان نے کہا اللہ کی قسم' میرے ساتھ بھی وہی گزر رہا ہے جو تیرے ساتھ گزر رہا ہے۔

●●●

مجلس نمبر 18

[بروز ہفتہ ۲۳ شعبان سال ۳۶۷ ہجری قمری]

خوفِ خدا میں رونے والی آنکھ

مما سمعه ابو الفوارس وحده وسمعته و ابو عبدالرحمن اخي وسمع الحسين بن النيشابوري من لفظ الشيخ الجليل ﴿حدث﴾ المفيد محمد بن محمد ابن النعمان ادام الله تأييده ﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسى الأشعري عن الحسن بن محبوب عن هشام بن سالم عن محمد بن مروان عن ابي جعفر الباقر عليه السلام قال سمعته يقول ما اغرورقت عين بمائها من خشية الله عزوجل الأحرم جسدها على النار ولا فاضت دمعة على خد صاحبها فرهق وجهه قتر ولا ذلة يوم القيمة وما من شيئ من اعمال الخير الا وله وزن واجر الا الدمعة من خشية الله فإن الله يطفي بالقطرة منها بحاراً من نار يوم القيمة وان الباكي ليبكي من خشية الله في امة فيرحم الله تلك الامة ببكاء ذلك المؤمن فيها

حدیث نمبر 1 (بحذفِ اسناد)

محمد بن مروان نے حضرت ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے آپؑ سے سنا کہ آپؑ فرما رہے تھے: کوئی آنکھ نہیں جو اللہ

تعالیٰ کے خوف سے آنسو بہائے اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر جہنم کو حرام قرار دے دے۔ اور وہ آنسو جو آنکھوں سے بہتا ہے اور وہ اپنے صاحب کے رخساروں پر جاری ہوگا پس اللہ تعالیٰ اس چہرے کو قیامت کے دن ذلیل و رسوا نہیں کرے گا۔ اور کوئی نیک عمل ایسا نہیں ہوگا مگر اس کے لیے اجر و وزن ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ اللہ کے خوف سے ایک آنسو جو جاری ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس آنسو کے ایک قطرہ سے قیامت کے دن کی آگ کے ایک سمندر کو خاموش کر دے گا اور تحقیق ایک رونے والا جو اللہ کے خوف سے کسی قوم کے حال پر گریہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس ایک مومن کے گریہ کی وجہ سے پوری قوم پر رحم فرما دے گا۔

علامات امام زمانہ کے ظہور کی

﴿قال اخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن موسی الحضرمی ﴿قال حدثنا﴾ مالك بن عبيد الله بن يوسف ﴿قال حدثنا﴾ علی بن معبد ﴿قال حدثنا﴾ اسحق بن يحيى الكعبی عن سفيان الثوری عن منصور الربعی عن حراش عن حذيفة بن اليمان قال سمعت رسول الله (ص) يقول يميز الله اوليائه واصفيائه حتى تطهر الأرض من المنافقين والضالين وأبناء الضالين وحتى تلتقی بالرجل خمسون امرأة هذه تقول ياعبدالله اشترنی وهذه تقول ياعبدالله آونی

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

جناب حذیفہ یمانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اور دوستوں کو زمین پر ایک سے جدا کرے گا اور زمین کو منافقین و گمراہ اور تمام گمراہ ہونے والوں کی اولادوں سے پاک کرے گا۔ یہاں تک کہ

اس وقت ایک مرد کو پچاس عورتیں ملیں گی۔ ہر عورت یہ کہے گی۔ اے عبد خدا! مجھے خرید و اور دوسری آواز دے گی: مجھے خرید لو۔

علی علیہ السلام کے بارے میں شک کرنے والے کا حشر

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الله الأسدی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن عبد اللہ العلوی المحمدی ﴿قال حدثنا﴾ یحیی بن هاشم السمسار الغسانی ﴿قال حدثنا﴾ ابو الصباح عن عبد الغفور الواسطی عن عبد اللہ بن محمد القرشی عن ابی علی الحسن بن علی المرسی عن الضحاك بن مزاحم عن ابن عباس رحمه الله قال قال رسول اللہ (ص) الشاك فی فضل علی بن ابی طالب علیه السلام یحشر یوم القیمة من قبره وفی عنقه طوق من نار فیه ثلاثمائة شعبة علی کل شعبةٍ شیطان یکلح فی وجهه ویتفل فیه۔

حدیث نمبر 3:(بحذف اسناد)

جناب ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا

جو شخص علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں شک کرے گا اس کو قیامت کے دن اس کی قبر سے اس طرح محشور کیا جائے گا کہ اس کی گردن میں آگ کا ایک طوق ہوگا جس کے تین سو کانٹے ہوں گے اور ہر کانٹا شیطان ہوگا جو اس کو منہ چڑھائے گا اور اس کے منہ پر تھوکے گا۔

میں سردار ہوں

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثنا﴾

محسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنی﴾ ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن ابان ﴿قال حدثنا﴾ فضل بن الزبیر عن عمران بن میثم عن عبایة الأسدی قال سمعت علیا علیه السلام یقول انا سید الشیب وفی سنة من أیوب و واللہ لیجمعن اللہ لی اھلی کما جمعوا لیعقوب –

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا میں شیب کا سردار ہوں اور ایوب علیہ السلام کے ہم سن ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے خاندان کو میرے لیے اس طرح جمع فرمائے گا جس طرح یعقوب علیہ السلام کے لیے اس نے جمع کیا تھا۔

وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ سے مراد میں ہوں

﴿قال أخبرنی﴾ علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن عبداللہ بن رشد الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن ابان ﴿قال حدثنا﴾ الصباح بن یحیی المزنی عن الأعمش عن المنہال بن عمر عن عباد بن عبداللہ قال قدم رجل الی امیرالمؤمنین علیہ السلام فقال یا امیرالمؤمنین اخبرنی عن قول اللہ افمن کان علی بینة من ربه ویتلوه شاهد منه قال قال رسول اللہ (ص) الذی کان علی بینة من ربه وانا الشاهد له ومنه والذی نفسی بیده ما احد جرت علیه المواسی من قریش الا وقد نزل اللہ فیه من کتابه طائفة والذی نفسی بیده لأن یکونوا یعلمون ما قضی اللہ لنا أهل البیت علی لسان النبی (ص) الأمی احب الی من ان یکون لی ملء هذه الرحبة ذهبا واللہ ما مثلنا فی هذه الامة الا کمثل سفینة نوح او کباب حطة فی بنی اسرائیل

حدیث نمبر 5: (کشف استاد)

حضرت عباد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیر مومنینؑ اللہ تعالٰی کے اس فرمان کے بارے میں فرمائیں: اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ

آپؑ نے فرمایا عَلٰى بَيِّنَةٍ سے مراد حضرت رسولِ خداؐ ہیں اور شاھد منہ سے مراد میں ہوں۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں علیؑ کی جان ہے جس کسی نے بھی قریش (یعنی بنو ہاشم) میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی کوئی نیکی کی ہے اس کے حق میں کتابِ خدا میں کوئی نہ کوئی آیت ضرور نازل ہوئی ہے۔ مجھے قسم ہے اس بات کی اگر تم لوگ جان جاتے کہ اللہ تعالٰی نے ہم اہلِ بیتؑ کے بارے میں اپنے رسول کی زبان پر جو کچھ جاری فرمایا ہے وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میرے لیے یہ کشادہ میدان سونے سے پُر ہو جائے۔ خدا کی قسم! ہماری اس اُمت میں مثال کشتی نوح علیہ السلام جیسی ہے اور ہماری اس میں مثال اس باب حطہ جیسی ہے جو بنی اسرائیل میں ہوتا تھا۔ (بنی اسرائیل میں ایک دروازہ تھا جس کا نام حطۃ تھا "یعنی مغفرت"۔ بنو اسرائیل والے جب کوئی گناہ کرتے تھے تو وہ اس دروازے سے حِطَّةٌ حِطَّةٌ کہہ کر گزر جاتے تھے تو اللہ تعالٰی ان کو معاف کر دیتا تھا۔ ایسے ہی اگر اس امت کے گناہگار اپنے دل میں آپ محمدؐ کی محبت سے کر جائیں گے تو اللہ ان کو بھی معاف کر دے گا۔ مترجم)

امیرالمومنینؑ کا اپنے اصحاب کو خطبہ دینا

﴿قال اخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن محمد بن حبیش الکاتب قال حدثنا الحسن بن علی الزعفرانی قال حدثنا ابراهیم بن محمد الثقفی قال

حدثنا محمد بن اسمعيل عن زيد بن المعدل عن يحيى بن صالح عن الحرث بن حصيرة عن ابي صادق عن جندب بن عبدالله الازدي قال سمعت امير المؤمنين عليه السلام يقول لأصحابه وقد استنفرهم ايام الى الجهاد فلم ينفروا ايها الناس اني قد استنفرتكم فلم تنفروا ونصحت لكم فلم تقبلوا فانتم شهود كاغياب وصم وذووا اسماع اتلوا عليكم الحكمة واعظكم بالموعظة الحسنة واحثكم على جهاد عدوكم الباغين فما اتى على آخر منطقي حتى اراكم متفرقين ايادي سبا فاذا انا كففت عنكم عدتم الى مجالسكم حلقا عزين تضربون الأمثال وتتناشدون الأشعار وتسألون عن الأخبار وقد نسيتم الاستعداد للحرب وشغلتم قلوبكم بالاباطيل تربت ايديكم اغزوكم القوم قبل ان يغزوكم فوالله ما غزي قوم قط في عقر ديارهم الا ذلوا وايم الله ما اراكم تفعلون حتى يفعلوا ولوددت اني لقيتهم على نيتي وبصيرتي فاسترحت من مقاساتكم فما انتم الا كابل جمة ضل راعيها فكلما ضمت من جانب انتشرت من جانب آخر والله لكأني بكم لو حمي الوغى وحمي البأس قد انفرجتم عن علي بن ابي طالب انفراج المرأة عن قبلها فقام اليه الأشعث بن قيس الكندي فقال له يا امير المؤمنين فهلا فعلت كما فعل ابن عفان فقال له (ع) (يا عرف النار) ويلك ان فعل ابن عفان لمخزاة على من لا دين له ولا حجة معه فكيف وانا على بينة من ربي والحق في يدي والله ان امرء يمكن عدوه من نفسه يخدع لحمه ويهشم عظمه ويفري جلده ويسفك دمه لضعيف ما ضمت عليه جوارح صدره انت فكن كذلك ان احببت اما انا فدون اذ اعطي ذلك ضرب بالمشرفي يطير منه فراش الهام وتطيح منه الأكف والمعاصم ويفعل

الله بعد مایشاء

فقام ابوایوب الأنصاری خالد بن زید صاحب منزل رسول الله (ص)

فقال أیها الناس ان امیرالمؤمنین من کانت له اذن واعیة وقلب حفیظ ان الله قد اکرمکم بکرامة لم تقبلوها حق قبولها انه ترک بین ظهرکم بن عم نبیکم وسیدالمسلمین من بعده یفقهکم فی الدین ای جهاد المحدین فکانکم صم لا تسمعون او علی قلوبکم غلف مطبوع علیها فانتم تعقلون افلا تستحون عباد الله الیس انما عهدکم بالجور والعدوان امس قد شمل البلاء وشاع فی البلاد فذو حق محروم وملطوم وجهه وموطوء بطنه وملقی بالعراء یسفی علیه الاعاصیر الایکنه من الحر والقر وصهر الشمس والضح الا الاثواب الهامدة وبیوت الشعر البالیة حتی جائکم الله بامیرالمؤمنین علیه السلام فصدع بالحق ونشر العدل وعمل بما فی الکتاب یاقوم فاشکروا نعمة الله علیکم ولا تولوا مدبرین ولا تکونوا کالذین سمعنا وهم لا یسمعون اشحذوا السیوف واستعدوا الجهاد عدوکم واذا دعیتم فأجیبوا واذا امرتم فاسمعوا واطیعوا وما قلتم فلیکن وما امرتم فکونوا بذلک من الصادقین –

<u>حدیث نمبر 6: (بکتاب اشاد)</u>

جناب جندب بن عبداللہ ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے سنا ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام اپنے اصحاب سے فرمار ہے تھے

اے لوگو! میں تم کو پکارتا ہوں، دعوت دیتا ہوں اور جہاد کے لیے بلاتا ہوں اور تم جہاد کی طرف کوچ نہیں کرتے۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں تم قبول نہیں کرتے۔ تم موجود ہونے کے باوجود غائب ہو۔ کان رکھنے کے باوجود بہرے ہو۔ میں تمھارے لیے حکمت کو

بیان کرتا ہوں ۔ میں تم کو موعظہ حسنہ کے ساتھ وعظ کرتا ہوں ۔ میں تم کو تمھارے دشمنوں جو باغی ہیں ان کے مقابلے میں جہاد کے لیے آمادہ کر رہا ہوں اور میں اپنی گفتگو کے آخر تک نہیں پہنچتا کہ تم تتر بتر ہو جاتے ہو اور جب میں تم کو وعظ ختم کرتا ہوں تو تم پھر حلقے بنا کر بیٹھ جاتے ہو' مثالیں بیان کرتے ہو' اشعار کہتے ہو اور ایک دوسرے سے نئی و پرانی خبروں کے بارے میں سوال کرتے ہو۔ جنگ کی استعداد تم میں ختم ہو رہی ہے۔ تمھارے دن باطل میں مشغول ہو رہے ہیں ور تمھارے ہاتھ خشک ہو رہے ہیں۔ اُٹھو اس قوم کے خلاف جنگ کرو قبل اس کے وہ تمھارے خلاف جنگ کرنے کے لیے آ جائیں۔ خدا کی قسم' جو قوم اپنے گھروں کے درمیان جنگ کرتی ہے وہ ذلیل ہو جاتی ہے۔ خدا کی قسم! میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم غافل ہو چکے ہو۔ اسی وجہ سے ایسا کر رہے ہو اور میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی نیت اور بصیرت کے ساتھ ان سے ملاقات کرو' پس تمھاری ان قیاس آرائیوں سے میں راحت پا سکوں۔ تمھاری مثال ان اُونٹوں کے گروہ کی مانند ہے کہ جب بھی اُونٹ چرانے والا ایک طرف سے ان کو اکٹھا کرتا ہے تو وہ دوسری طرف منتشر ہو جاتے ہیں۔ خدا کی قسم! میں تمھارے لیے فضول دعوت دینے والا' شور کرنے والا اور تم جاؤ علی ابن ابی طالب سے دُور ہو جاؤ' جس طرح بیوی اپنے شوہر سے دُور ہوتی ہے۔

پس آپ کے سامنے اشعث بن قیس کندی کھڑا ہوا اور کہا' اے امیرالمومنینؑ' کیا آپ بھی ہمارے ساتھ ویسے ہی کرنا چاہتے ہیں جو ابن عفان نے کیا تھا۔ پس آپؑ نے فرمایا' اے جہنم کے ایندھن' تیرے لیے ویل ہے۔ اگر عثمان ابن عفان نے ایسا کیا تھا تو اس کے لیے دین نہیں تھا۔ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی بھلا میں کیسے ایسا کر سکتا ہوں جبکہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح نشانی کے ساتھ ہوں اور حق میرے ہاتھ میں ہے اور خدا کی قسم' انسان کے لیے ممکن ہے کہ اپنے نفس کا دشمن ہو جائے اور وہ اپنے گوشت کو دھوکا دے اور اپنی ہڈی کو توڑ دے اور اپنی جلد کو زخمی کرے اور اپنا خون بہا دے۔ اس کی

کمزوری کی وجہ سے وہ اپنے جوارح صدر پر حاکم نہیں ہے۔ پس تو جیسا کر سکتا ہے مگر تو چاہتا ہے۔

پس جناب ابوایوب انصاری خالد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے گھر میں رسول اکرمؐ نے قیام فرمایا تھا وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! یہ امیر مومنینؑ وہ ہیں جن کے لیے سننے والے کان اور حقیقۃً ولی اللہ نے قرار دیا ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو اس کی کرامت سے نوازا ہے اور تم اس کو قبول نہیں کر رہے جس طرح اس کو قبول کرنے کا حق ہے۔ تمہارے نبی کے چچا کا بیٹا ہے جو تمہارے درمیان وہ چھوڑ کر گئے ہیں جو تمام مسلمانوں کے سردار ہیں اور تم سب سے زیادہ دین میں سمجھ رکھتا ہے۔ وہ تم کو منکرین کے ساتھ جہاد کرنے پر آمادہ کر رہا ہے اور تم ایسے بہرے ہو کہ سنتے ہی نہیں یا تمہارے دلوں پر مہریں لگ چکی ہیں اور ان پر پردے پڑ چکے ہیں۔ پس تم کیسے عقل مند ہو کہ تم اللہ کے بندوں کی حمایت نہیں کرتے۔ کیا اللہ نے تم سے ظلم و عداوت کا عہد لیا ہے۔ کل تک تمہاری حالت یہ تھی کہ فتنے میں گھر چکے تھے اور تمام آبادیوں میں پھنس چکے تھے۔ پس ان میں ہر صاحب حق محروم تھا۔ ہر شخص پر ظلم ہو رہا تھا۔ اس کے بطن کو پھاڑا جا رہا تھا اور تمہاری عزتوں کو پامال کیا جا رہا تھا اور تمہاری عزتیں خاک میں ملائی جا رہی تھیں۔ کوئی گرمی اور سردی، دھوپ اور سورج کی گرمی سے پناہ نہیں تھی سوائے ان بوسیدہ کپڑوں کے اور بیابانوں کے بوسیدہ کپڑے کے بنے ہوئے خیموں سے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف امیر مومنینؑ بھیجا جس نے حق کو بلند کیا ہے اور عدل کو عام کیا ہے اور کتاب خدا پر عمل کروایا ہے۔

اے قوم! اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں تم کو عطا کی ہیں ان کا شکریہ ادا کرو۔ کفرانِ نعمت کرنے والے نہ بن جاؤ۔ ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا ہے جب کہ وہ سنتے نہیں ہیں۔ تم اپنی تلواروں کو تیز کرو اور اپنے دشمن کے خلاف جہاد کرنے کے

لیے آمادہ ہو جاؤ اور جب تم لوگوں کو پکارا جائے تو اس پر لبیک کہو اور جب تمہیں حکم دیا جائے تو اس وقت اس کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم سے کہا جائے اس پر حکم کی پیروی کرنے والے ہو جاؤ تاکہ تم اس طرح سے ان میں سے ہو جاؤ

پرہیزگاری اور زہد جنت کا باعث ہے

﴿قال أخبرنا﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن ابراهيم الكوفي قال سمعت جعفر بن محمد ابا عبدالله (ع) يقول لا يجمع الله لمؤمن الورع و الزهد في الدنيا الا رجوت له الجنة ثم قال واني لاحب للرجل المؤمن منكم اذا قام في صلوته في ان يقبل بقلبه الى الله تعالى ولا يشغله بامر الدنيا فليس من مؤمن يقبل بقلبه في صلوته الى الله والا اقبل الله اليه بوجهه واقبل بقلوب المؤمنين اليه بالمحبة له بعد حب الله اياه

<u>حدیث نمبر 7 (حذف سند)</u>

حضرت امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی مومن میں ورع اور زہد کو جمع نہیں کرتا مگر اس کی جزا و اجر جنت ہوتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا میں تم میں سے اس مرد مومن سے محبت کرتا ہوں جو نماز کے لیے کھڑا ہو اس کا دل اللہ کی طرف ہو اور کسی امر دنیا نے اس کے دل کو اپنے میں مشغول نہ کر لیا ہو۔ پس کوئی مومن ایسا نہیں ہے کہ جس کا دل نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ بھی اپنا رخ انور (یعنی رحمت کا رخ) اس کی طرف کر دے گا اور مومنین کے دلوں کو اس کی طرف محبت کے ساتھ متوجہ کر دے گا جبکہ وہ خود بھی اس سے محبت کرتا ہوگا۔

تمام مومنین بھائی ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوحفص عمر الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن همام الكاتب الاسكافي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن جعفر الحميري ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عيسى الأشعري ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابراهيم ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن زيد عن جعفر بن محمد عن أبيه قال قال رسول الله (ص) المؤمنون أخوة يقضي بعضهم حوائج بعض فبقضاء بعضهم حوائج بعضهم يقضي الله حوائجهم القيمة وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم۔

حدیث نمبر 8 (بحذف اسناد)

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام مومنین آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں اور ایک دوسرے کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ پس بعض کا بعض کی ضروریت کو پورا کرنے سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی ضروریات کو پورا کرے گا۔

صلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم

●●●

مجلس نمبر 19

[بروز ہفتہ یکم رمضان المبارک سال ۴۰۷ھ ہجری قمری]

ایمان کا مضبوط ترین ستون

وحضره الاخ ابقاه الله حدثني الشيخ الجليل المفيد محمد بن محمد بن النعمان ادام الله تأييده قال ابوالحسن احمد بن محمد بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن سعيد الاعرج عن ابی عبدالله جعفر بن محمد الصادق (ع) ان من اوثق عرى الايمان ان تحب في الله وتبغض في الله وتعطی فی الله وتمنع في الله -

<u>حدیث نمبر 1 (بحذف اسناد)</u>

حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا ایمان کا مضبوط ترین گوشہ یا ستون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہی کسی سے دشمنی رکھو۔ اگر کسی کو کچھ عطا کرو وہ بھی اللہ کی محبت میں اور اگر کسی کو کسی چیز سے روکو وہ بھی اللہ کی محبت کی خاطر۔

جو جس سے محبت کرے گا وہ اُس کے ساتھ ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ ابونصر محمد بن الحسين المقرى ﴿قال حدثنا﴾

ابوعبداللہ الحسین بن محمد الأسدی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبداللہ جعفر بن عبداللہ المحمدی ﴿قال حدثنا﴾ یحیی بن ھاشم الغسانی قال ابوالمعوم یحیی ثعلبة الأنصاری عن عاصم بن ابی النجود عن زر بن حبیش عن عبداللہ بن مسعود قال کنا مع النبی (ص) فی اسفارہ اذ ھتف بنا اعرابی بصوت جھوری فقال یامحمد فقال له النبی ما تشاء فقال المرء یحب القوم ولا یعمل باعمالھم فقال النبی (ص) مع من احب فقال یامحمد اعرض علی الاسلام فقال اشھد ان لا اله الا اللہ وانی رسول اللہ وتقیم الصلوة وتؤتی الزکوة وتصوم شھر رمضان وتحج البیت فقال یامحمد تاخذ علی ھذا اجرً فقال لا الا المودة فی القربی قال قربای او قرباك فقال بل قربای قال ھلم یدك حتی ابایعك لاخیر فیمن یودك ولا یود قرباك

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

جناب عبداللہ بن مسعود رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں. ہم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر جا رہے تھے۔ ایک اعرابی نے بلند آواز سے پکارا: اے محمدؐ! پس نبی کریمؐ نے فرمایا (اے عبدِ خدا) تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کیا ایک بندہ ہے وہ ایک قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان کے عمل پر عمل نہیں کرتا اس کے بارے میں کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا وہ جن کے ساتھ محبت کرتا ہے ان کے ساتھ ہوگا۔ اس نے عرض کیا آپ اسلام کو میرے سامنے بیان کریں۔

آپؐ نے فرمایا اسلام یہ ہے اشھد ان لا اله الا اللہ وانی محمد رسول اللہ کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا۔ پس اس اعرابی نے کہا اے محمدؐ! کیا اس کے ساتھ اجر و ثواب ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ مگر جب تک قربی سے مودت نہ کی جائے۔ اس نے عرض کیا کیا یہ قربی سے

مراد میرے قریبی ہیں یا آپؐ کے۔ آپؐ نے فرمایا اس سے مراد میرے قریبی ہیں۔ پس اس مرد نے کہا یا رسول اللہؐ آپ اپنا ہاتھ میرے قریب کریں تاکہ میں آپؐ کی بیعت کروں جو آپؐ سے محبت کرے اور آپؐ کے قریبی کے ساتھ محبت نہ کرے اس کے لیے کوئی خیر نہیں ہے۔

میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن هلال المهلبي ﴿قال حدثنا﴾ علي بن عبد الله بن أسد الأصفهاني ﴿قال حدثنا﴾ إبراهيم بن محمد الثقفي ﴿قال حدثنا﴾ مسدد ﴿قال حدثنا﴾ علي بن هاشم عن أبيه عن سعيد بن المسيب قال سمعت يحيى بن أم الطويل يقول سمعت أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب عليه السلام يقول ما بين لوحي المصحف من آية إلا وقد علمت فيمن نزلت وأين نزلت في سهل أو جبل وإن بين جوانحي لعلما جما قال سلوني قبل أن تفقدوني فإنكم إن فقدتموني لم تجدوا من يحدثكم مثل حديثي

حدیث نمبر 3 (حذف اسناد)

جناب یحییٰ بن ام طویل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا قرآن کریم کی کوئی آیت نہیں ہے مگر میں اس کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے، کس مقام پر نازل ہوئی ہے، میدان میں یا پہاڑ پر۔ میرے اس سینے میں تمام کا تمام قرآن جمع ہے۔ آپؑ نے فرمایا مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ تم مجھے اپنے اندر نہ پاؤ۔ میری مثل تمہیں کوئی نہیں ملے گا جو میری طرح تم سے حدیث بیان کرے۔

میسر رحمۃ اللہ علیہ کا امام صادق علیہ السلام سے سوال

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن أبيه عن سعد ابن عبدالله احمد بن محمد بن سنان عن عبدالكريم بن عمرو و ابراهيم بن راحة جميعا ﴿قال حدثنا﴾ ميسر قال قال لى أبوعبدالله جعفر بن محمد عليه السلام ما تقول فيمن لا يعصى الله في أمره ونهيه لا انه يبرء منك ومن اصحابك على ذلك الامر قال قلت وما عسيت ان اقول و ما بحضرتك قال قل فانى انا الذى امرك ان تقول قال هو فى النار يا ميسر ما تقول فيمن يدين الله بماتدينه به وفيه من الذنوب ما فى الناس الا انه مجتنب الكبائر قال قلت وما عسيت ان اقول وانا بحضرتك قال قل فانى امرك ان تقول قال قلت فى الجنة قال فلعلك ان تحرج ان تقول هو بالجنة قال قلت لا قال لا تحرج فانه فى الجنة ان الله يقول ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه نكفر عنكم سيأتكم وندخلكم مدخلا كريما

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

جناب میسر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا ایک بندہ جو خدا کی کسی امر اور نہی میں نافرمانی نہیں کرتا صرف اور صرف وہ آپؑ سے اور آپؑ کے اصحاب سے اس امر امامت میں برأت کرتا ہے (یعنی آپؑ کو امامت کا مستحق قرار نہیں دیتا) اس کے بارے میں آپؑ کی رائے اور نظریہ کیا ہے؟

آپؑ نے کہا کہ وہ جہنم میں جائے گا۔ اے میسر! تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے جو اللہ کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا ہے جو تو نے اس کے ساتھ کیا ہے اور اس میں تمام وہ گناہ ہیں جو دوسرے لوگوں میں نہیں پائے جاتے مگر یہ کہ وہ گناہان کبیرہ سے اجتناب کرتا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے کہا اگرچہ میں آپ کے سامنے کچھ بھی کہہ

سکنے کی صلاحیت نہیں رکھتا پھر بھی میں کہتا ہوں کہ وہ جنت میں جائے گا۔ آپؑ نے فرمایا مجھے امید تھی کہ آپ یہ کہہ دیں گے شاید وہ جنت میں ہوگا۔ پس آپؑ نے کہا کہ میں کہتا ہوں کہ اس کو جنت سے باہر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اللہ خود ارشاد فرماتا ہے۔

''اگر تمام گناہانِ کبیرہ سے اجتناب کرو کہ جن سے ہم نے تمھیں روکا ہے ہم تمھارے تمام گناہوں کو بخش دیں گے اور ہم تمھیں مقامِ کریم (یعنی جنت میں) داخل کریں گے''۔

امیرالمومنین علیہ السلام کا خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد الكاتب ﴿قال أخبرني﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنی﴾ المسعودی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن حماد عن أبيه ﴿قال حدثنی﴾ رزين بياع الانماط قال سمعت زيد بن علی بن الحسين (ع) يقول حدثنی ابی عن أبيه قال سمعت اميرالمؤمنين علی بن ابی طالب (ع) يخطب الناس قال فی خطبته والله لقد بايع الناس ابابكر وانا اولی الناس بهم منی بقميصی هذا فكظمت غيظی وانتظرت امر ربی والصقت كلكلی بالارض ثم ان ابابكر هلك واستخلف عمر وقد علم والله انی اولی الناس بهم منی بقميصی هذا فكظمت غيظی وانتظرت امر ربی ثم ان عمر هلك وقد جعلها شوریٰ فجعلنی سادس ستة كسهم الجدة وقال اقتلوا الأقل وما اراد غير فكظمت غيظی وانتظرت امر ربی و الصقت كلكلی بالارض ثم كان من امر القوم بعد بيعتهم لی ما كان ثم لم اجد الا قتالهم او الكفر بالله–

حدیث نمبر 5 (مختلف اسناد)

حضرت زید بن علی بن حسین علیہما السلام نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے جد سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امیر مومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا' آپؑ نے لوگوں کے درمیان خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

خدا کی قسم' لوگوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت کر لی' حالانکہ میں ان تمام لوگوں میں سے زیادہ اس خلافت کے لیے سزاوار تھا۔ پس میں نے اپنے غصے پر کنٹرول کیا اور حکم خدا کا انتظار کرتا رہا اور زمین نشین رہا۔ پھر جب حضرت ابوبکر مرنے لگے تو انھوں نے اپنے بعد حضرت عمر کو خلیفہ مقرر کیا حالانکہ وہ جانتے تھے کہ تمام لوگوں میں سے میں اس امر خلافت کا سب سے زیادہ سزاوار ہوں۔ پھر میں نے اپنا غصہ پی لیا اور حکم خدا کا انتظار کرتا رہا پھر جب حضرت عمر مرنے لگے تو انھوں نے اس امر خلافت کو شوری کے سپرد کر دیا اور اس شوری میں سے چھٹا مجھے بھی قرار دیا۔ ایک معمولی چانس دیتے ہوئے اور ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ اکثریت کا فیصلہ قبول کیا جائے اور اقلیت کو قتل کر دیا جائے اور یہ صرف میرے قتل کا منصوبہ تھا۔ میں نے پھر بھی اپنے غصے پر قابو رکھا اور حکم خدا کا انتظار کرتا رہا اور گوشہ نشین رہا۔ پھر اس کے بعد قوم کا معاملہ میرے پاس آیا (یعنی لوگوں نے میری بیعت کر لی) ان کی بیعتوں کے بعد میں ان سے یا جنگ کو پایا ہے یا ان کو اپنے رب سے کفر کرتے ہوئے پایا ہے۔

جنگِ جمل سے پہلے آپؑ کا لوگوں سے خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله عن سعد بن عبد الله عن احمد بن علوية عن ابراهيم بن محمد الثقفي ﴿قال

أخبرنا﴾ محمد بن عمر الزارى ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن المبارك ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن سلمة قال لما بلغ اميرالمؤمنين صلوات الله عليه مسير طلحة و الزبير وعايشة من مكة الى البصرة نادى الصلوة جامعة فلما اجتمع الناس حمد لله و اثنى عليه ثم قال اما بعد فان الله تبارك وتعالى لما قبض نبيه (ص) قلنا نحن اهل بيته وعصبته و ورثته و اوليائه احق خلائق الله به لا ينازع حقه وسلطانه فبينما نحن على ذلك اذ نفر المنافقون فانتزعوا سلطان نبينا منا و ولوه غيرنا فبكت والله لذلك العيون والقلوب منا جميعا وخشنت و الله الصدور وايم الله لولا مخافة الفرقة من المسلمين ان يعودوا الى الكفر ويعود الدين لكنا قد غيرنا ذلك ما استطعنا وقد ولى ذلك ولاة ومضوا لسبيلهم ورد الله الامر الى وقد بايعاني وقد نهضا الى البصرة ليفرقا جماعتكم ويلقيا باسكم بينكم اللهم فخذهما لغشهما هذه الامة وسوء نظرهما للعامة فقام ابوالهيثم بن التيهان رحمه الله وقال يا اميرالمؤمنين ان حسد قريش اياك على وجهين اما خيارهم فحسدوك منافسة في الفضل وارتفاعا في الدرجة واما اشرارهم فحسدوك حسدا حبط الله به اعمالهم و اثقل به اوزارهم وما رضوا ان يساووك حتى ارادوا ان يتقدموك فبعدت عليهم الغاية واسقطهم المضمار وكنت احق قريش بقريش نصرت نبيهم حيا وقضيت عنه الحقوق ميتا والله ما بغيهم الا على انفسهم ونحن انصارك واعوانك فمرنا بامرك ثم انشأ يقول

ان قوما بغوا عليك وكادوك — وعابوك بالامور القبح
ليس من عيبها جناح بعوض — فيك حقا ولا كعشر جناح
بصروا نعمة عليك من الله — وقرما يدق قرن النطاح

واماما تأوی الأمور الیه	ولجاما یلین غرب اجمح
کل ما تجمع الاماة فیه	هاشمیا به عرض لبطاح
حسداً لذی اتاك من اللّٰه	وعاده ابی قلوب قراح
ونفوس هناك اوعیة البغض	علی الخیر للشقاء شحاح
من سبر یکنه حجب الغیب	ومن مظهر العداوة لاح
یا وصی النبی نحن من الحق	علی مثل بهجة الاصباح
فخذ الاوس والقبیل من الخز	رج بالطعن فی الوغی و بکفاح
لیس منا من یکن لك فی اللّٰه	ولیا علی الهدی والفلاح

فجزاه امیرالمؤمنین علیه السلام خیراً ثم قال الناس بعده کل واحد بمثل مقاله

حدیث نمبر 6 (مختلف اسناد)

جناب حسن بن سلمہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب طلحہ زبیر اور حضرت عائشہ کا مکہ سے بصرہ کی طرف جانے کی خبر امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام تک پہنچی تو آپؑ نے لوگوں میں نماز باجماعت کا اعلان کروایا (یعنی یہ اعلان کر دیا کہ کوئی بندہ بھی آج جماعت سے غیر حاضر نہ ہو) پس جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو آپؑ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور بعد میں فرمایا

اما بعد! تحقیق اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بلایا ہم نے لوگوں سے کہا اے لوگو! ہم نبیؐ کے اہل بیتؑ ہیں ان کے وارث ہیں ان کے قریبی رشتہ دار ہیں اور ان کے دوست ہیں محبوب ہیں اور اللہ کی تمام مخلوق میں سے ان کے ساتھ زیادہ حق رکھتے ہیں۔ ان کے حق اور سلطنت میں جو ہمارے لیے وہ قرار

---

1 فی الأبیات الآتیة سقط واختلال فی جمیع النسخ

دے گئے ہیں اس میں ہمارے ساتھ جھگڑا اور نزاع نہ کرو جبکہ چند منافقین نے حضور نبیؐ کی مخالفت کی اور انہوں نے نبیؐ کی خلافت و سلطنت جو ہمارے لیے تھی اس میں ہماری مخالفت کی اور ہمارے غیر کو اپنا ولی اور خلیفہ بنا لیا۔ خدا کی قسم! ان کے اس فعل پر ہماری آنکھیں اور دل روئے۔ اور خدا کی قسم! ہمارے سینے تنگ و غم زدہ ہو گئے۔ خدا کی قسم! اگر مسلمانوں کی ایک جماعت کے دوبارہ کافر ہونے کا خطرہ نہ ہوتا اور دین سے پھر جانے کا خوف نہ ہوتا تو ہم اس کو (یعنی معاملۂ خلافت کو) تبدیل کر سکتے تھے اور ہم میں اس کی استطاعت موجود تھی۔ پھر ان والیوں نے امر خلافت کو اپنے پاس رکھا، ان کا وقت گزر گیا۔ پھر اللہ نے اس امر (خلافت) کو ہماری طرف واپس کر دیا۔ اور تحقیق ان دونوں (طلحہ اور زبیر) نے میری بیعت کی۔ اب وہ دونوں بصرہ کی طرف جا رہے ہیں تاکہ تم مسلمانوں کے اجتماع میں تفرقہ پیدا کریں اور تمہارے درمیان عداوت اور دشمنی کا بیج بوئیں۔ اے میرے اللہ! ان دونوں کو اٹھا لے تاکہ یہ امت ان کے دھوکے سے محفوظ رہے۔

پس ابوالہیثم بن التیہان رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے امیر المومنین! ان قریش والوں کا آپ سے حسد دو طرح کا ہے۔ نیک لوگوں کا آپؑ سے حسد اس وجہ سے ہے کہ وہ آپؑ کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہتے ہیں اور آپؑ سے بلند درجہ کی توقع رکھتے ہیں اور قریش کے برے لوگ وہ آپؑ سے اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس حسد کی وجہ سے ان کے اعمال کو غارت کرے اور ان پر گناہوں کا بوجھ زیادہ سخت کر دے۔ وہ راضی نہیں ہیں کہ آپؑ کے برابر رہیں بلکہ وہ اپنے آپ کو آپؑ سے مقدم کرنا چاہتے ہیں۔ پس ان کی علامت قصد کبھی پورا نہیں ہوگا اور حسیر ان کو گرا دے گا اور آپؑ قریش میں سب سے زیادہ حق رکھتے ہیں کیونکہ آپؑ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ان کی مدد و نصرت کی ہے اور ان کے اس دنیا سے جانے کے بعد ان کے وعدے پورے فرمائے ہیں۔ خدا کی قسم! ان لوگوں نے کسی کو دھوکا نہیں دیا بلکہ یہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں۔ ہم

آپ کے معاون و مددگار ہیں اور ہم آپ کے امر کی اطاعت کریں گے۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے

ان قوما بغوا عليك وكادوك

وعابوك بالامور القباح

''تحقیق ایک قوم نے آپ کے خلاف بغاوت کی ہے اور آپ کے ساتھ مکر و فریب کیا ہے اور بُری باتوں کے ساتھ آپ کو معیوب کیا ہے''۔

ليس من عيبها جناح بعوض

فيك حقا ولا كعشر جناح

''جب ان عیبوں میں سے مچھر کے برابر اور اس کا عشر عشیر بھی آپ کے اندر نہیں ہے''۔

ابصروا نعمة عليك من الله

وقرما يدق قرن النطاح

''اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نعمت نازل ہوئی ہے' اس کو بیل کے سینگ بھی چھیل نہیں سکتے''۔

واماما تأوى الامور اليه

ولجاما يلين غرب الجماح

''یہ وہ امام ہے کہ تمام اُمور اس کی طرف پلٹتے ہیں اور منہ زور گھوڑے کی لگام بھی اس کے لیے آسان ہے''۔

كل ما تجمع الاماة فيه

هاشميا له عراض البطاح

''اگر تمام اُمت جمع ہو جائے تو ان میں ہاشمی سب کے سردار ہیں''۔

حسداً لذی اتاك من اللّٰه

وعادوا الی قلوب قراح

”اور جو خدا نے آپ کو عطا کیا ہے حسد کرنے والے اپنے حسد سے اپنے بیماردوں کا مداوا کرنا چاہتے ہیں“۔

ونفوس هناك اوعية البغض

علی الخیر للشفاء شحاح

”نفوس یہاں پر بغض کے سپرد ہیں اور وہ خیر سے شفاء پر حریص ہیں“۔

من مسر یکنه حجب الغیب

ومن مظهر العداوة لاح

”جو پوشیدہ ہے وہ غیب کے پردے میں ہے اور جو عداوت کو ظاہر کرے وہ ظاہر ہے“۔

یا وصی النبی نحن من الحق

علی مثل بهجة الاصباح

”اے نبی کریمؐ کے وصیؑ! ہم حق کے روشن راستہ پر ہیں“۔

فخذ الاوس والقبیل من الخز

رج بالطعن فی الوغی والکفاح

”پس آپ اوس اور قبیلہ خزرج کو لڑائی اور دشمن کے آمنے سامنے نیزوں کے ساتھ پائیں گے“۔

لیس منا من یکن لك فی اللّٰه

وليا علی الهدی والفلاح

”ہم میں سے کوئی ایک ایسا نہیں ہے جو ہدایت اور فلاح میں تیرے سے منہ موڑ جائے گا“۔

میر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کے بعد دوسرے لوگ بھی باری باری کھڑے ہوئے اور یوں ہی عرض کیا۔

ابلیس کا جناب موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی خدمت میں آنا

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه ﴿قال حدثني﴾

محمد بن يعقوب الكليني عن علي بن ابراهيم عن محمد بن عيسى اليقطيني عن يونس بن عبدالرحمن عن سعدان بن مسلم عن ابي عبد الله جعفر ابن محمد عليه السلام قال رسول الله (ص) بينما موسى بن عمران جالس اذ اقبل عليه ابليس وعليه برنس ذولون فلما دنا من موسى خلع البرنس واقبل عليه فسلم عليه فقال موسى من انت قال انا ابليس قال موسى فلا قرب الله دارك فيم جئت قال انما جئت لاسلم عليك لمكانك من الله عزوجل فقال له موسى فما هذا البرنس قال اختطف به قلوب بني آدم قال له موسى أخبرني بالذنب الذي اذا اذنبه ابن آدم استحوذت عليه فقال اذا اعجبته نفسه واستكثر عمله وصغر في عينه ذنبه ثم قال له اوصيك بثلاث خصال ياموسى لاتخل بامرأة ولا تخلوا بك فانه لا يخلو رجل بامرأة ولاتخلو به الا كنت صاحبه دون اصحابي واياك ان تعاهد الله عهداً فانه ما عاهد الله احداً الا كنت صاحبه من دون اصحابي حتى احول بينه وبين الوفاء به واذا هممت بصدقة فامضها فانه اذاهم العبد بصدقة كنت صاحبه دون اصحابي احول بينه وبينها ثم ولى ابليس ويقول ياويله وياحربه علمت موسى مالا يعلمه بني آدم

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ایک دن جناب موسیٰ بن عمران علیہ السلام تشریف فرما تھے کہ اچانک ابلیس ملعون (جس کے سر پر رنگین سی ٹوپی تھی) آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ پس جب وہ جناب موسیٰ کے قریب ہوا تو اس نے وہ ٹوپی اتاری اور آپ کے سامنے آیا اور سلام عرض کیا۔ پس جناب موسیٰ نے فرمایا تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں ابلیس ہوں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا خدا تجھے غارت کرے کیوں آیا ہے؟ اس نے عرض کی: آپ کا اللہ کی بارگاہ میں جو مقام ہے اس کی وجہ سے آپ کو سلام کرنے آیا ہوں۔ جناب موسیٰ نے فرمایا یہ ٹوپی کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یہ ٹوپی وہ ہے جس کے ذریعے میں لوگوں کے دلوں میں گھس جاتا ہوں اور وسوسے ڈالتا ہوں۔ جناب موسیٰ نے فرمایا: مجھے بتاؤ وہ کون سا گناہ ہے جب ابن آدم سے سرزد ہو جائے تو تو اس پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے؟ اس نے عرض کی: جب وہ اپنے نفس میں تعجب کرتا ہے (یعنی تکبر کرتا ہے) اور اپنے اعمال کو زیادہ قرار دیتا ہے اور گناہوں کو کم شمار کرتا ہے۔ پھر اس نے جناب موسیٰ سے عرض کیا: میں آپ کو تین چیزوں کی نصیحت کرتا ہوں

① کسی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی نہ کرو اور وہ بھی آپ کے ساتھ خلوت نہ کرے کیونکہ جب بھی ایک مرد اور ایک عورت تنہائی میں اکٹھے ہوتے ہیں تو میں وہاں پر ان کا ساتھی ہوتا ہوں۔ اپنے اصحاب کے بغیر (یعنی میں خود وہاں ہوتا ہوں)۔

② پھر اس سے کہ آپ کسی سے اللہ کا وعدہ کریں کیونکہ جب بھی کوئی اللہ کا وعدہ کسی سے کرتا ہے (یعنی خدا کی خوشنودی کے لیے) پس اپنے ساتھیوں کے علاوہ خود میں اس کے وعدے وفا کے درمیان حائل ہو جاتا ہوں۔

③ جب آپ صدقہ کا ارادہ کر لیں تو جلدی ادا کریں کیونکہ جب کوئی صدقے کا ارادہ کرتا ہے خود اس کے اور اس کے صدقے کے ارادے کے درمیان حائل ہو جاتا ہوں۔ پھر ابلیس وہاں سے چلا گیا اور یہ کہہ رہا تھا: اس کے لیے ویل ہے اور تعجب ہے کہ میں نے

موسیٰ کو اس کی تعلیم دے دی ہے جس کو ابن آدم نہیں جانتا تھا۔

نیک اعمال کو زیادہ قرار نہ دو

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویه رحمه الله عن أبيه عن علي بن ابراهيم عن محمد بن عيسى بن عبيد عثمان بن عيسى عن سماعة بن مهران عن ابي الحسن موسى بن جعفر عليه السلام قال سمعته يقول لا تستكثروا كثير الخير ولا تستقلوا قليل الذنوب فان قليل الذنوب تجتمع حتى تكون كثيراً وخافوا الله عزوجل في السر حتى تعطوا من انفسكم النصف وسارعوا الى طاعة الله واصدقوا الحديث و ادوا الأمانة فانما ذلك لكم ولا تدخلوا فيما لايحل فانما ذلك عليكم

حدیث نمبر 8 (مختلف اسناد)

حضرت ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا نیک اعمال کو کبھی بھی زیادہ قرار نہ دو اور قلیل گناہوں کو بھی قلیل قرار نہ دو کیونکہ قلیل گناہ بھی جمع ہو کر کثیر بن جاتے ہیں اور پوشیدہ طور پر بھی اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں کے ساتھ انصاف کرو۔ اللہ کی طاعت کی طرف جلدی کرو۔ بات کے سچے ہو جاؤ اور امانت کو ادا کرو۔ یہ سب کچھ تمہارے ہی فائدے کے لیے ہے اور جو کام تیرے لیے جائز نہیں ہے اس کو انجام مت دو۔ یہ تمہارے نقصان میں ہوگا۔

اللہ جب احسان کرتا ہے تو علم دین عطا کرتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن ابي جعفر محمد ابن يعقوب الكليني رحمه الله عن الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن الحسن بن علي الوشا عن حماد بن عثمان عن ابي عبد الله جعفر

بن محمد علیه السلام عن آبائه قال قال رسول اللّٰه (ص) اذا اراد اللّٰه بعبد خیراً فقهه فی الدین وصلی اللّٰه علی سیدنا محمد النبی و آله وسلم

حدیث نمبر 9 (بحذف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ نیکی و احسان کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین میں فقہ (یعنی سوجھ بوجھ) عطا کرتا ہے (یعنی علم دین اور فقہ عطا کرتا ہے)۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم۔

●●●

مجلس نمبر 20

[بروز ہفتہ ۸ رمضان المبارک سال ۴۰۷ ہجری قمری]

اللہ کی حدود سے تجاوز نہ کرو

﴿قال أخبرنی﴾ سمعه ابوالفوارس سماع أخی بی محمد ابقاه الله و حسین بن علی النیشابوری من أهل المجلس الذی قبل هذا حدث شیخ الجلیل ابوعبدالله محمد بن محمد بن النعمان ید الله عزه ﴿قال أخبرنی﴾ عبد الله بن محمد بن اعین البزاز ﴿قال أخبرنی﴾ زکریا بن صبیح ﴿قال حدثنا﴾ خلف بن خلیفة عن سعید بن عبید الطائی عن علی بن ربیعة الوالبی عن امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب (ع) قال قال رسول الله (ص) ان الله تعالی حد لکم حدوداً فلا تعتدوها وفرض علیکم فرائض فلا تضیعوها وسن لکم سنناً فاتبعوها وحرم علیکم حرمات فلا تهتکوها وعفا عن اشیاء رحمة منه لکم من غیر نسیان فلا تتکلفوها-

حدیث نمبر 1:(محذوف اسناد)

حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

تحقیق اللہ تعالی نے تمہارے لیے حدود معین فرمائی ہیں پس ان سے تجاوز نہ کرو اور تمہارے لیے فرائض قرار دیے ہیں ان فرائض کو ضائع مت کرو اور تمہارے لیے سنت

قائم کی ہے س کی اتباع کرو اور تمہارے لیے جو بات بھی قرار دی ہیں پس ن کی حرمت کرو، ہتک نہ کرو ور کافی اشیاء سے اپنی رحمت کے ذریعے تم کو معاف کیا ہے۔ وہ ان میں بھول نہیں ہے پس ن کو اپنے کلفت و زحمت نہ بناؤ۔

اس دنیا میں زہد اختیار کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابوعبيدالله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال أخبرني﴾ احمد بن محمد المكي ﴿قال حدثنا﴾ ابو العينا عن محمد بن حكم عن لوط بن يحيى عن الحرث بن كعب عن مجاهد قال قال امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام ازهدوا في هذه الدنيا التي لم يتمتع بها احد كان قبلكم ولا تبقى لأحد من بعدكم سبيلكم فيها سبيل الماضين قد تصرمت وآذنت بانقضاء وتنكر معروفها فهي تخبر اهلها بالفناء وسكانها بالموت وقد امر منها ما كان حلواً وكدر منها ما كان صفواً فلم تبق منها الا سملة كسملة الاداوة وجرعة كجرعة الاناء لو تمززها العطشان لم ينقع بها فارتحلوا بالرحيل من هذه الدار المقدور على اهلها بالزوال الممنوع اهلها من الحيوة المذللة فيها انفسهم بالموت فلا حي يطمع في البقاء ولا نفس الا مذعنة بالمنون ولا يعلكم الأمل ولا يطول عليكم الأمد ولا تغتروا منها بالآمال ولو حننتم حنين الوله العجال ودعوتم مثل حنين الحمام وجأرتم جأر متبتل الرهبان وخرجتم الى الله تعالى من الأموال والأولاد التماس القربة اليه في ارتفاع درجة عنده او غفران سيئة احصتها كتبته وحفظتها ملائكته لكان قليلا فيما ارجو لكم من ثوابه واتخوف عليكم من عقابه جعلنا الله واياكم من التائبين العابدين

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

جناب مجاہد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا

اے لوگو! اس دنیا میں پرہیزگاری اختیار کرو۔ یہ وہ دنیا ہے جس سے تم سے پہلے لوگوں میں سے بھی کسی نے زیادہ بڑا فائدہ نہیں اٹھایا اور نہ یہ تیرے بعد والوں کے لیے باقی رہے گی۔ تمہارا راستہ اس دنیا میں گزرنے والوں جیسا ہے۔ یہ تو ختم ہونے والی ہے اور اپنے ختم و منقطع ہونے سے اذیت دیتی ہے۔ اس کی تجلی کا انکار کرو جب یہ اپنے اہل کو فنا کی خبر دیتی ہے اور اپنے اندر رہنے والے کو موت کی خبر دیتی ہے۔ اور جو گزرا ہوتا ہے وہ اس کا میٹھا ہوتا ہے اور گندھا ہے وہ جو اس کا مخلص دوست ہے اور اس میں سے کچھ نہیں بچے گا مگر جو بچے گا وہ تھوڑا سا پانی ہے جو دوا کی مانند ہے اور اس کا ایک گھونٹ انتظار کا گھونٹ ہے۔ یہ گھونٹ اگر پیاسا پی لے تو اس کے لیے بھی فائدہ مند نہیں ہے۔ پس اس کے گھر سے کوچ کرنے والوں کے ساتھ کوچ کرو کیونکہ اس کے گھر والوں کے لیے زوال مقدر ہے اور اس کے رہنے والوں کے لیے کوئی زندگی نہیں ہے۔ اس میں موت کے ذریعے نفوس کو ذلیل کیا جاتا ہے۔ پس اس میں کوئی زندگی کہ جس کی بقا کا لالچ کیا جائے اور کوئی نفس نہیں مگر نون کی طرح مڑا ہوا ہے۔ اس دنیا کو لمبی آرزو کی وجہ سے مضبوط نہ کرو اور تم اس کی مدت کو طویل نہ قرار دو اور اس کی لمبی آرزوؤں کی وجہ سے دھوکا نہ کھاؤ اور اگر تم سے ... کی ہے تو اس کی مہربانی جلدی ختم ہونے والی ہے اور تم ... رہنے کی طرح پکارتے ہو اور خوف و ڈرنے والے کی طرح تم بلند آواز سے پکارتے ہو۔ تم اللہ کی طرف نکلو، اپنے مالوں سے اولاد سے خدا کی قربت کو حاصل کرنے کے لیے اور اس کی بارگاہ میں بلند درجے کی خاطر اور گناہوں کی بخشش کے لیے جن کو اس کے لکھنے والوں نے لکھا ہے اور اس کے ملائکہ نے ان کو محفوظ کیا ہے۔ اور جو تم ثواب کی امید رکھتے ہو وہ بہت کم

ہے ور اس میں تمہارے اوپر ہونے والے عتاب سے ڈرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو توبہ کرنے والے عبادت گزاروں میں سے قرار دے۔

سعید حقیقی کون ہے؟

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن عبد الله بن اسد الاصفهانی ﴿قال حدثنا﴾ یحیی بن الحسین یحیی عن ابی هرون العبدی عن زاذان عن سلمان الفارسی رحمه الله قال خرج رسول الله (ص) یوم عرفة فقال ایها الناس ان الله باهی بکم فی هذا الیوم لیغفرلکم عامة ویغفر لعلی علیه السلام خاصة ثم قال ادن منی یا علی فاخذ بیده ثم قال ان السعید کل السعید حق السعید من اطاعك وتولاك من بعدی وان الشقی کل الشقی حق الشقی من عصاك ونصب لك عداوة من بعدی۔

حدیث نمبر 3 (بحذف اسناد)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفہ کے دن باہر تشریف لائے اور فرمایا

اے لوگو! آج اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر فخر و مباہات کر رہا ہے اور تم سب کو عمومی طور پر اس نے بخش دیا ہے اور علی علیہ السلام کے لیے خصوصی طور پر بخشش کو قرار دیا ہے۔ پھر آپؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا

یا علیؑ! میرے قریب آؤ۔ پس آپؐ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا، پھر فرمایا نیک بخت مکمل نیک بخت اور نیک بخت ہونے کا حق اس بندے کو ہے جو آپؑ کی اطاعت کرے گا اور میرے بعد آپؑ کی ولایت کو قبول کرے گا اور شقی اور شقی ترین اور حقیقی شقی وہ

شخص ہے جو آپ کی نافرمانی کرے اور میرے بعد آپ سے عداوت وبغض رکھے گا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلاوطنی کے دوران تبلیغ

﴿قال أخبرنی﴾ علی بن بلال المهلبی ﴿قال أخبرنی﴾ علی بن عبد الله الاصفهانی ﴿قال حدثنی﴾ ابواسحاق ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن علی ﴿قال حدثنی﴾ الحسین بن سفیان عن أبیه عن ابی جهضم الازدی عن أبیه قال لما اخرج عثمان ابا ذر الغفاری رحمه الله من المدینه الی الشام کان یقوم فی کل یوم فیعظ الناس ویأمرهم بالتمسک بطاعة الله ویحذرهم من ارتکاب معاصیه ویروی عن رسول الله (ص) ما سمعه فی فضائل اهل بیته (ع) ویحضهم علی التمسک بعترته فکتب الی عثمان امابعد فان اباذر یصبح اذا اصبح ویمسی اذا امسی وجماعة من الناس کثیرة عنده فیقول کیت وکیت فان کان لک حاجة فی الناس قبلی فاقدم اباذر الیک فانی اخاف ان یفسد الناس علیک و السلام فکتب عثمان الیه امابعد فاشخص الی اباذر حین تنظر فی کتابی هذا و السلام فبعث معویة الی ابی ذر ودعاه واقرأه کتاب عثمان فقال النجا الساعة فخرج ابو ذر الی راحلته فشدها بکورها وانساعها فاجتمع الیه الناس فقالوا له یا اباذر رحمک الله این ترید قال اخرجونی الیکم غضبا علی واخرجونی منکم الیهم الان عبثا بی ولا یزال هذا الأمر فیما اری شأنهم فیما بینی وبینهم حتی یستریح برأ ویستراح من فاجر ومضی وتسامع الناس بخروجه حتی خرج من دمشق فساروا معه حتی انتهی الی (دیر مران) فنزل ونزل معه الناس فاستقدم فصلی بهم، ثم قال ایها الناس انی

موصيكم به ينفعكم وتارك الخطب والتشقيق احمدوا الله عزوجل قالوا
محمدلله قال اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً عبده ورسوله فاجابوه بمثل
ما قال فقال اشهد ان البعث حق وان الجنة حق وان النار حق واقر بماجاء
من عند الله و شهدوا على بذلك قالوا نحن على ذلك من الشاهدين قال
لبشر من مات منكم على هذه الخصال برحمة الله وكرامته ما لم يكن
مجرمين ظهيراً ولا لأعمال الظلمة مصلحا ولا لهم معينا ايها الناس اجمعوا
مع صلاتكم وصومكم غضبا لله عزوجل اذا عصى في الأرض ولا ترضوا
أئمتكم بسخط الله واذ احدثوا مالا تعرفون فجانبوهم وازروا عليهم وان
عذبتم وحرمتم ويسر الله حتى يرضى الله عزوجل فان الله اعلا واجل
لاينبغي ان يسخط برضا المخلوقين غفرالله لي ولكم استودعكم الله
واقرء عليكم السلام ، فناداه الناس ان سلم الله عليك ورحمك يا اباذر
يا صاحب رسول الله (ص) انا لا نردك ان كان هؤلاء القوم اخرجوك ولا
نمنعك فقال لهم ارجعوا رحمكم الله فاني اصبر منكم على البلوى واياكم
والفرقة والاختلاف فمضى حتى قدم على عثمان فلما دخل عليه قال له
لاقرب الله بعمر وعينا فقال ابوذروا الله ماسماني ابو اى عمرو ولكن
لاقرب الله من عصاه وخالف امره وارتكب هواه فقام اليه كعب الأحبار
فقال الا تتقي الله ياشيخ وتجيب اميرالمؤمنين بهذا الكلام فرفع ابوذر
عصى كانت في يده فضرب بها رأس كعب ثم قال له يا ابن اليهوديين ما
كلامك مع المسلمين فوالله ما خرجت اليهودية من قلبك بعد فقال عثمان
والله لاجمعتني و يك دار قد خرفت وذهب عقلك اخرجوه من بين يدى
حتى تركبوه قتب ناقته بغير وطاء ثم انخسوا به الناقة وتعتعوه حتى

توصوه الربذة فنزلوه بها من غير انيس حتى يقضى الله فيه ما هو قاض
فخرجوه متعتعا موهونا بالعصا وتقدم ان لايشيعه احد من الناس فبلغ ذلك
امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام فبكى حتى بل لحيته بدموعه
ثم قال أهكذا يصنع بصاحب رسول الله (ص) انا لله وانا اليه راجعون ثم
نهض ومعه الحسن والحسين (ع) وعبدالله بن العباس والفضل وقثم
وعبيد الله حتى لحقوا اباذر فشيعوه فلما ابصربهم ابوذر رحمه الله حن
اليهم وبكى عليهم وقال بابي وجوه اذا رأيتها ذكرت رسول الله (ص)
وشملتني البركة برؤيتها ثم رفع يديه الى السماء وقال اللهم ولو قطعت
اربا اربا في محبتهم ما زلت عنها ابتغاء وجهك والدار الآخرة فارجعوا
رحمكم الله والله اسأل ان يخلفني فيكم احسن الخلافة فودعه القوم
فرجعوا وهم يبكون على فراقه

حدیث نمبر 4 (مختلف اسناد)

جناب ابوجہضم ازدی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں جب حضرت عثمان نے جناب ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ سے شام کی طرف جلا وطن کیا تو آپؓ ہر روز لوگوں کے درمیان کھڑے ہوجاتے اور ان کو وعظ فرماتے اور ان کو اللہ تعالیٰ سے تمسک کرنے کی ہدایت دیتے اور جو کچھ آپؓ نے رسولِ خدا سے جو روایات و احادیث اہلِ بیت علیہم السلام کی شان میں سنی تھیں وہ سب لوگوں کے سامنے بیان فرماتے تھے اور ان کو اہلِ بیتؑ سے تمسک کے بارے میں آمادہ فرماتے تھے۔ پس حاکم شام نے حضرت عثمان کی طرف خط تحریر کیا۔

ما بعد! ہر روز صبح و شام ابوذر کے اردگرد لوگ جمع ہوجاتے ہیں اور وہ ان کے سامنے ایسی ایسی گفتگو کرتا ہے۔ اگر آپ کو ان لوگوں کی ضرورت ہے تو ان کو اپنی طرف

بدنے کے اقدامات کریں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ وہ لوگوں کو آپ کے خلاف بھڑکا دیں۔ پس حضرت عثمان نے اس کی طرف تحریر کیا۔ امابعد! جیسے ہی میرا خط تمھارے پاس آ جائے اسی وقت اس کو میری طرف واپس پلٹا دو۔ والسلام

پس معاویہ نے ایک بندے کو جناب ابوذرؓ کی خدمت میں روانہ کیا' ان کو بلا کر لایا اور اس نے حضرت عثمان کا خط ان کے سامنے پیش کر دیا اور کہا کہ یہ حضرت عثمان کا خط ہے اس کو پڑھیں۔ پس جناب ابوذر غفاریؓ نے فرمایا: میں اسی وقت تجھے نجات دیتا ہوں۔ پس آپؓ اس وقت اپنی سواری کی طرف جو راستے میں بندھی ہوئی تھی اس کی طرف روانہ ہو گئے۔

لوگ جناب ابوذرؓ کے ارد گرد جمع ہو گئے اور عرض کیا اے ابوذرؓ! (خدا آپؓ پر رحم کرے) کہاں کا ارادہ ہے؟ آپؓ نے فرمایا ان لوگوں نے غضب ناک ہو کر مجھے تمھاری طرف روانہ کیا تھا اور ان لوگوں نے مجھے تم سے نکال کر ان کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ اب یہ میرے لیے کوئی پریشان کن نہیں ہے۔ ان کے اور میرے درمیان اللہ کا فیصلہ ہوگا۔ یہ عنقریب ایک نیک سے محروم ہوں گے اور میں ایک فاجر و فاسق سے راحت پاؤں گا۔ جب لوگوں نے آپؓ کے دمشق سے نکلنے کے بارے میں سنا تو بہت زیادہ لوگ آپؓ کے ساتھ آپ کو "دیر مران" رخصت کرنے کے لیے آپؓ کے ساتھ روانہ ہوئے اور امران راہب کے دیر تک آپؓ کے ساتھ آئے۔ پس جب آپؓ اپنی سواری سے اُترے تو لوگ بھی سب کے سب اپنی اپنی سواریوں سے اُترے۔ پس آپؓ نے لوگوں کو نماز باجماعت کی امامت کروائی۔ پھر آپؓ نے فرمایا اے لوگو! میں آپ کو ایسی چیز کی وصیت کرتا ہوں جو تمھارے لیے فائدہ مند ہے اس کو اپناؤ اور آپس میں شک و عداوت کو چھوڑ دو۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد کرو۔ سب لوگوں نے الحمد للہ کہا۔ پھر آپؓ نے فرمایا اشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ پس لوگوں نے بھی ان کلمات کو دہراتے ہوئے جواب دیا۔

پھر آپؓ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ مرنے کے بعد دوبارہ مبعوث ہونا حق

ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے اور جو کچھ خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کا اقرار کرتا ہوں اور تم لوگ بھی اس کی شہادت دو۔ پس لوگوں نے کہا: ہم بھی ان چیزوں کی گواہی دیتے ہیں۔ تم میں سے جو کوئی بھی ان خصائل کی گواہی دے اس کو اللہ کی رحمت اور اس کے کرام کی بشارت ہو۔ جب تک وہ مجرمین کا پشت پناہ ہو اور نہ ہی وہ ظالموں کے کاموں کی اصلاح کرے اور نہ ہی ان کے لیے معاون و مددگار ہو۔

اے لوگو! اپنی نمازوں اور روزوں کے ساتھ اجتماع کرو۔ جب زمین پر نافرمانی کرو گے تو خدا تعالیٰ کے غضب کا موجب ہو گے۔ پس خداوند متعال کی ناراضگی سے بچنے حاکموں کو خوش نہ کرو اور اگر وہ کوئی ایسی بدعت ایجاد کریں جو تم نہیں جانتے ہیں اس سے علیحدہ ہو جاؤ۔ ان کا گناہ ان کے سر پر ہوگا اور اگر ان پر عذاب ہو تو تم اس سے بچ جاؤ گے۔ کوشش کرو یہاں تک کہ خدا تم سے راضی ہو جائے۔ کیونکہ اللہ اعلیٰ و ارفع ہے سزاوار نہیں ہے کہ مخلوق کی خوشی کی خاطر اس کو ناراض کیا جائے۔ خدا مجھے اور آپ سب کو بخش دے۔ میں تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور میری طرف سے تم سب کو سلام ہو۔

پس لوگوں نے بھی آواز دی ہماری طرف سے آپ کو سلام ہو۔ اے ابوذرؓ! اے صحابیٔ رسولؐ! اللہ تعالیٰ آپؓ پر رحم نازل فرمائے۔ ہم آپؓ کو واپس نہیں کرتے۔ اگر یہ قوم آپؓ کو نکال دے تو ہم آپؓ کو پناہ دینے کو تیار ہیں۔ پس آپؓ نے فرمایا آپ لوگ واپس چلے جائیں خدا آپ سب پر رحم فرمائے۔ میں تم سب کو مصیبتوں میں صبر کی تلقین کرتا ہوں۔ تفرقہ اور اختلاف سے بچو۔ اس کے بعد آپؓ جب مدینہ میں تشریف لائے تو آپؓ حضرت عثمان کے دربار میں داخل ہوئے تو حضرت عثمان نے کہا خدا مجھے تیرے قریب نہ کرے۔ پس جناب ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

خدا مجھے ایسے شخص کے قریب نہ کرے جو اس کی نافرمانی کرے اور اس کے حکم کی مخالفت کرے اور اپنی خواہشات کی پیروی کرے۔ پس وہاں پر کعب الاحبار یہودی کھڑا

ہوگیا اور اس نے کہا اے بوڑھے کیا تجھے خوف خدا نہیں تم امیر کو کیسے جواب دے رہے ہو؟ جناب ابوذرؓ نے اپنے ہاتھ میں جو عصا پکڑا ہوا تھا اس کو اٹھایا اور اس کے سر پر مارا اور فرمایا اے یہودیہ کے بیٹے! تم مسلمانوں کے ساتھ کس طرح بات کر رہے ہو تمہاری اتنی جرأت خدا کی قسم! تیرے دل سے یہودیت کو نکال دوں گا۔ اس کے بعد حضرت عثمان نے کہا اسے ابوذرؓ تیری آخرت خراب ہو چکی ہے اور تیری عقل ختم ہو چکی ہے۔ اس کو میری آنکھوں سے دور کر دو اور اس کو بغیر پالان کے اونٹ پر سوار کرو اور اس کو روانہ کر دو۔ یہاں تک اس کو ربذہ پہنچا دو اور اس کو بے سہارا و مددگار وہاں چھوڑ آؤ یہاں تک کہ یہ وہاں مر جائے۔ پس اس کو خارج کر دو اور اس کے اردگرد گھیرا رکھو کہ کوئی اس کو ملنے نہ پائے۔

پس جب حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اس کی خبر ملی آپؑ نے جناب ابوذرؓ کی حالت زار پر اتنا گریہ فرمایا کہ آپؑ کی داڑھی اقدس تر ہو گئی۔ پھر فرمایا کیا صحابیٔ رسولؐ کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر آپؑ کھڑے ہوئے اور آپؑ کے ساتھ امام حسن و امام حسین علیہما السلام، جناب عبداللہ بن عباسؓ، جناب فضلؓ، جناب قثمؓ، جناب عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے۔ آپ جناب ابوذرؓ کے پاس گئے تاکہ آپؑ وداع کریں۔ جب جناب ابوذرؓ نے آپؑ کی طرف دیکھا اور بلند آواز سے ان پر گریہ کیا اور فرمایا: میرے ماں باپ ان چہروں پر قربان ہو جائیں جب میں ان کو دیکھتا ہوں تو مجھے رسول اکرمؐ یاد آ جاتے ہیں اور ان کو دیکھنے سے برکت خدا میرے شامل حال ہو جاتی ہے۔

پھر آپؓ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور عرض کی اے خدایا! میں ان سے محبت کرتا ہوں اور اگر مجھے ان کی محبت میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے تب بھی میں ان سے منحرف نہیں ہوں گا اے میرے اللہ! تو اپنی رحمت قیامت تک ان کی طرف فرما۔ پس اللہ تم سب پر رحمت نازل فرمائے تم سب واپس چلے جاؤ۔ خدا کی قسم! میں نے اللہ سے

سوال کیا ہے۔ خدا آپ کو اچھی خلافت عطا فرمائے۔ پس آپ لوگوں نے آپ کو وداع فرمایا اور واپس آئے اس حالت میں کہ آپ سب رو رہے تھے۔

احسان کے بدلے میں برائی کرنا

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم الحسن بن عمر بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسماعيل الهاشمي ﴿قال حدثنا﴾ عبد المؤمن عن محمد بن علي بن الحسين (ع) عن جابر بن عبد الله الانصاري قال قال رسول الله (ص) اسرع الأشياء عقوبة رجل تحسن اليه ويكافيك عن حسنتك باسائة ورجل عاهدته ومن شأنك الوفاء به ومن شأنه ان يكذبك ورجل لاتبغي عليه وهو دائما يبغي عليك ورجل تصل قرابته وهو يقطعك

حدیث نمبر 5 (بکشف ستار)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب گناہوں میں سے جس گناہ پر بہت جلدی عذاب ہوتا ہے وہ یہ کہ ایک شخص کے ساتھ تو احسان کرے اور وہ تیرے احسان کے بدلے میں تیرے ساتھ برائی کرے۔ اور جس شخص کے ساتھ تو وعدہ کرے اور اس کو وفا کرنا ضروری قرار دے اور وہ تیرے ساتھ جھوٹ بولے اور تو اس شخص پر کبھی بغاوت نہ کرے اور وہ ہمیشہ تیرے خلاف بغاوت کرے اور وہ شخص جس کے ساتھ تو تعلقات کو قائم کرے اور وہ ان کو ختم کرے۔ یہ جلدی عذاب کا مستحق ہوگا۔

مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کی دعا

﴿حدثنا﴾ ابوعلي احمد بن محمد الصولي بمسجد مرة سنة ثنتين وخمسين وثلثمئة ﴿قال حدثنا﴾ عبدالعزيز بن يحيى الجلودي ﴿قال

حدثنا محمد بن زكريا الغلابي ﴿قال حدثنا﴾ قيس بن حفص الدورقي ﴿قال حدثنا﴾ حسين الأشقر عن عمر بن الفعار عن اسحاق بن الفضل الهاشمي قال كان من دعاء امیرالمؤمنين علی بن ابی طالب اللهم انی عوذبك ان عادی لك وليا او اوالی لك عدواً او ارضی لك سخطاً ابداً اللّهم من صليت عليه فصلواتنا عليه ومن لعنته فلعنتنا عليه اللّهم من كان فی موته فرح لنا ولجميع المسلمين فارحنا منه وابدل لنا من هو خير لنا منه حتی تريناه من علم الاجابة ما نتعرفه فی ادياننا ومعايشنا يا ارحم الراحمين - وصلی الله علی سيدنا محمد النبی وآله وسلم -

حکایت نمبر 6: (بحذف اسناد)

جناب اسحاق بن فضل بیان کرتے ہیں کہ جناب امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی:

اے میرے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں تیرے کسی دوست وولی کے ساتھ دشمنی کروں یا میں تیرے دشمن کے ساتھ دوستی کروں اور میں تیری نافرمانی پر راضی ہو جاؤں۔ اے میرے اللہ! جس کے لیے تو نے اپنا درود وسلام خاص قرار دیا ہے اس کے لیے میرا درود وسلام ہو۔ اور جس پر تو لعنت کرتا ہے میں بھی اس پر لعنت کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! جس شخص کی موت سے ہمارے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے باعث خوشی ہو اس کی موت سے ہم کو راضی وخوش فرما اور اس کے بدلے جو ہمارے لیے بہتر وخیر ہے اس کو قرار فرما یہاں تک کہ تو اپنے علم سے اجازت قرار فرما۔ اور جو ہمارے دین اور زندگی میں ہمارے لیے تو بہتر جانتا ہے اس کو ہمارے لیے قرار فرما۔ اے سب سے بہتر رحم کرنے والے۔ صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم

⊛⊛⊛

مجلس نمبر 21

[بروز ہفتہ ۱۵ رمضان المبارک سال ۴۰۷ ہجری قمری]

ایمان کا وزنی ہونا

سمعه ابوالفوارس ﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد محمد بن محمد بن نعمان ادام الله تاييده ﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد ﴿قال حدثني﴾ ابي عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن ابي ايوب الخزاز عن ابي حمزة الثمالي رحمه الله عن ابي جعفر الباقر محمد بن علي (ع) قال سمعته يقول أربع من كن فيه كمل اسلامه واعين على ايمانه ومحصت عنه ذنوبه والقي ربه وهو عنه ارض ولو كان فيما بين قرنه الى قدميه ذنوب حطها الله عنه وهي الوفاء بما يجعل الله على نفسه وصدق اللسان مع الناس والحياء مما يقبح عندالله وعند الناس وحسن الخلق مع الأهل و الناس واربع من كن فيه من المؤمنين اسكنه الله في اعلا عليين وغرف فوق غرف في محل الشرف كل الشرف من اوى اليتيم ونظر له وكان له ابا ومن رحم الضعيف واعانه وكفاه ومن انفق على والديه ورفق بهما وبرهما ولم يحزنهما ومن لم يخرق بمملوكه واعانه على ما يكلفه ولم يستسعه فيما لا يطيق

حدیث نمبر 1: (مختلف اسناد)

جناب ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا

جس شخص میں چار چیزیں ہوں گی اس کا اسلام کامل ہے اور اس کا ایمان وزنی ہوگا اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ خدا اس سے راضی ہوگا اور اگر سر سے پاؤں تک اس کا جسم گناہوں سے پُر ہو تب بھی اللہ تعالیٰ ان سب کو گرا دے گا اور وہ چار یہ ہیں

① جو اللہ نے تیرے لیے قرار دیا ہے اس سے وفا کرنا۔

② لوگوں کے ساتھ سچ بولنا۔

③ اور جو چیز قبیح ہے کے بارے میں اللہ اور لوگوں سے حیا کرنا۔

④ اپنے اہل ورلوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔

چار چیزیں مومنین میں سے جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے گا اور اس گھر میں جگہ دے گا جس گھر سے زیادہ شرافت و کرامت میں کوئی دوسرا گھر نہیں ہوگا

① جو یتیم پروری کرے اور اس کے ساتھ نظر کرم کرے اور اس کے لیے باپ ہو۔

② جو کمزور پر رحم کرے اور اس کی مدد کرے اور اس کی کفالت کرے۔

③ جو اپنے والدین پر خرچ کرے ان کے ساتھ نرمی کرے اور احسان کرے ور ان کو غمگین نہ کرے۔

④ جو اپنے غلام پر سختی نہ کرے اس کو خوف زدہ نہ کرے اور جو اس کو حکم دیا ہے یا کام اس کے سپرد کیا ہے اس میں اس کی مدد کرے اور جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔ اس کا م کا اس پر بوجھ نہ ڈالے۔

فحش کا حساب ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ أبو عبدالله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن [illegible] الحكيمي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن إسحاق ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن معين ﴿قال حدثنا﴾ معمر عن ثابت عن أنس بن مالك قال قال رسول الله [illegible] ما كان الفحش في شيئ قط إلا شانه ولا كان الحياء في شيئ [illegible]

[illegible]

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فحش وگالی جو کسی کو دی جائے گی اس کو [illegible] ہوگی [illegible] گا [illegible] جائے گا یعنی جزو دیا جائے گا۔

نبی کریمؐ سے ان کے وصی کے بارے میں سوال

[illegible] منصور محمد بن الحسين المقرئ ﴿قال حدثنا﴾ أبو [illegible] بن علي الوزري ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد الحسني ﴿قال حدثني﴾ يحيى بن هاشم السمسار ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن شمر ﴿قال حدثنا﴾ [illegible] عن أبي الزبير عن جابر بن عبدالله بن حزام الأنصاري [illegible] قلت يارسول الله من وصيك قال فمسك عني [illegible] ياجابر ألا أخبرك عما سألتني فقلت [illegible] وامي [illegible] ظننت أنك وجدت علي فقال ما وجدت عليك [illegible]

[illegible]

[illegible]

هلك و متك و يذاد عن حوضك وهو صاحب لوائك يقدمك الى الجنة

فقلت يا نبي الله من لا يؤمن بهذا اقتله قال نعم يا جابر ما وضع هذا الموضع

لا يتابع عليه فمن تبعه كان معي غداً ومن خالفه لم يرد علي حوضي ابداً

حديث نمبر 3 [illegible]

حضرت [illegible] انصاری رضی اللہ عنہ سے [illegible] کہ میں [illegible]

[illegible] خدمت میں [illegible]

[illegible] خاموش [illegible]

[illegible] تھا [illegible] مجھے [illegible]

[illegible] خاموش [illegible] تک [illegible]

[illegible]

جب آپ نے فرمایا [illegible] آپ سے کسی چیز [illegible] شدید [illegible] لیکن [illegible]

چیز کا انتظار [illegible] سے میرے اوپر نازل ہوتی ہے (یعنی وحی کا)۔ [illegible] جبرئیل

میرے پاس آئے [illegible] محمد صلی اللہ علیہ [illegible] آپ کو

[illegible] فرمایا [illegible]

[illegible] ہے اور آپ [illegible] اور آپ کی امت [illegible] آپ کے

حوض سے لوگوں کو دور کرنے والا ہے [illegible] جنت میں

[illegible]

[illegible] جائے اور جس جگہ پر بھی [illegible]

[illegible] قیامت [illegible]

دن میرے ساتھ ہوگا اور جو اس کی مخالفت کرے گا وہ میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا۔

جو دشمنِ آلِ محمدؐ ہے وہ گدھا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعبی ﴿قال حدث﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی ﴿قال أخبرني﴾ عمر بن اسمه ﴿قال حدثنا﴾ سعید بن یوسف البصری عن عبدالرحمن المدایني عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابی ذر الغفاري رضی الله عنه قال رأيت رسول (ص) وقد ضرب كتف علی بن ابی طالب علیه السلام بیده وقال یاعلی من احبنا فهو العربی ومن ابغضنا فهو العلج شیعتنا اهل البیوتات والمعادن والشرف ومن كان مولده صحیحا وما علی ملة ابرهیم علیه السلام الا نحن وشیعتنا وسایر الناس منها براء وان لله ملائكة یهدمون سیئات شیعتنا كما یهدم القدوم البنیان۔

<u>حدیث نمبر 4: (مختصر اسناد)</u>

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے کندھے پر رکھا اور فرمایا یاعلیؑ! جو ہمارے ساتھ محبت کریگا وہی فصاحت کے ساتھ بولنے والا ہوگا اور جو ہمارے ساتھ بغض وعداوت رکھے گا وہ گدھا ہوگا۔ ہمارے شیعہ ہی گھروں والے مشرف ومعاون کے مالک ہوں گے اور ہمارے شیعہ ہی ہیں جن کی ولادت صحیح ہوگی (یعنی حلال زادے) اور ملتِ ابراہیم علیہ السلام پر سوائے ہمارے اور ہمارے شیعوں کے کوئی نہیں ہوگا۔ باقی تمام لوگ اس ملت سے بے زار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا ایک خاص گروہ ہے جو ہمارے شیعوں کے گناہوں کو ختم کردیں گے جس طرح کلہاڑے درختوں کی جڑوں کو کاٹ کر ختم کردیتے ہیں۔

جناب مقداد رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن کے درمیان مکالمہ

﴿قال أخبرنا﴾ ابوالحسن علی بن محمد الكاتب ﴿قال أخبرنا﴾ الحسن ابن علی الزعفرانی عن ابراهيم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن سفيان عن أبيه ﴿قال حدثنا﴾ لوط بن يحيىٰ ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرحمٰن بن جندب عن أبيه قال لما بويع عثمان سمعت المقداد بن الأسود الكندی رحمه الله يقول لعبد الرحمن بن عوف والله ياعبد الرحمٰن ما رأيت مثل ما اتی الی اهل هذا البيت بعد نبيهم (ص) فقال له عبدالرحمٰن وما انت وذاك يامقداد قال انی والله احبهم لحب رسول الله لهم ويعتريني والله وجد لأبثه لتشرف قريش علی الناس بشرفهم واجتماعهم علی نزع سلطان رسول الله (ص) من ايديهم فقال له عبد الرحمن ويحك والله لقد اجتهدت نفسی لكم فقال له المقداد اما والله لقد تركت رجلا من الذين يأمرون بالحق وبه يعدلون اما والله لو ان لی علی قريش اعوانا لقاتلتهم قتالی اياهم يوم بدر واحد فقال له عبد الرحمن ثكلتك امك لا يسمعن هذا الكلام منك الناس اما والله لخائف ان تكون صاحب فرقة وفتنة قال جندب فاتيته بعد ما انصرف من مقامه وقلت له يامقداد انا من اعوانك فقال رحمك الله ان الذی نريد لا يكتفی فيه الرجلان والثلاثة فخرجت من عنده فدخلت علی علی بن ابی طالب عليه السلام فذكرت له ما قال وقلت قال فدعا لنا بالخير

حدیث نمبر 5 (بحذف اسناد)

جناب عبد الرحمٰن ابن جندب نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کرتے ہیں ۔

حضرت عثمان کی بیعت کر لی گئی تو میں نے مقداد بن اسود کو عبدالرحمٰن سے کہتے سنا ۔ ۔

فرماتے ہوئے سنا آپ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا

خدا کی قسم! اے عبدالرحمٰن، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانے کے بعد جو

ن اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ لوگوں نے سلوک کیا ہے اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔

عبدالرحمٰن نے کہا آپ کو ان سے کیا واسطہ اور تعلق ہے؟ جناب مقداد رضی اللہ عنہ نے

فرمایا خدا کی قسم! میں ان سے محبت کرتا ہوں جیسے رسول خدا ان سے محبت کرتے تھے اور

ی مجھے قرابت میں سچا والے ہیں۔ خدا کی قسم ان کو ایک عظمت کا مقام حاصل ہے

قریش والے لوگوں پر چڑھے آپ کو شرافت مقام کی وجہ سے ...یا ہے اور جو

ہے حکومت وخلافت کو چھینے پر جمع ہو گئے ہیں۔ پس عبدالرحمٰن نے آپ سے کہا کہ ...ے

افسوس تیرے لیے خدا کی قسم! میں اپنے نفس کے ساتھ تمہارے خلاف جہاد کروں گا۔

جناب مقداد نے ان کے مقابلے میں فرمایا: خدا کی قسم! اس مرد کو چھوڑ دیا ہے جو ان میں

سے ہے جو حق کا حکم دیتے والے ہیں اور حق کے ساتھ عدل وفیصلہ کرنے والے ہیں۔ آگاہ

ہو جاؤ خدا کی قسم! اگر مجھے طاقت مل جائے اور میرے مددگار جمع ہو جائیں تو میں تم لوگوں سے

خلاف اس طرح جہاد کروں جس طرح میں نے بدر واحد میں تمہارے خلاف جہاد کیا ہے۔

پس عبدالرحمٰن نے آپ سے کہا تیری ماں تیرے غم میں روئے لوگ تیری اس

گفتگو کو نہ سنیں۔ آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم! مجھے لگتا ہے کہ تو ... کوئی فتنہ وفساد برپا کرے

گا۔ جناب مقداد نے ان لوگوں کے جدا جدا ہونے کے بعد حق اور اس سے ... مقداد

ی تیرا مددگار ومعاون ہوں۔ پس آپ نے فرمایا: خدا ... رحم کرے تو جو چاہتا

ہے ... کے ... تین مددگار کافی ہیں۔ پس میں ... سے ... امیر المومنین علی ابن ابی

طالب علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور جو مقداد ... کی ... سے ... ہوئی

گفتگو ہوئی اور میں نے ساری بیان کی۔ آپ نے ... کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

معاویہ اور جاریہ بن قدامہ سعدی کے درمیان نوک جھوک

﴿قال أخبرني﴾ أبو عبد الله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال
أخبرني﴾ أبو عبد الله محمد بن أحمد الحكيمي ﴿قال حدثنا﴾ إسماعيل بن
إسحاق [illegible] ﴿حدثنا﴾ محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ عبد الصمد بن
[illegible] جارية بن قدامة السعدي على معاوية ومع معاوية
[illegible] الأحنف بن قيس والحتات المجاشعي فقال له معاوية من أنت
[illegible] قال وكان قليلا [illegible] يكون هل أنت إلا
[illegible] ولله حامية [illegible]
[illegible] معاوية لا تأمة تعوي [illegible] لا تصغر
[illegible] فقال معاوية [illegible] قال له فادن اجلس معي على
سريري [illegible] لأني رأيت هذين قد أماطاك عن مجلسك
ثم [illegible] فقال معاوية إن أشركك [illegible] فقال له يا جارية إني
اشتريت من هذين دينهم قال ومني فاشتر يا معاوية قال له لا تجهر

حدیث نمبر 6 (بحذف اسناد)

[illegible] جاریہ بن قدامہ سعدی معاویہ کے پاس
[illegible] تھے۔
[illegible] معاویہ نے [illegible] جاریہ بن قدامہ
[illegible]

ہے (میہ کا معنی ہوا چھوٹی کنیز)۔ پس معاویہ نے کہا نہیں یا را ایسے نہ کر۔ اس نے کہا اگر تو ایسے کہے گا تو میں تجھے ایسا ہی کہوں گا۔ پس معاویہ نے اس سے کہا آؤ میرے قریب آؤ اور میرے ساتھ تخت پر تشریف رکھو۔ پس جاریہ نے کہا نہیں میں ایسا نہیں کروں گا۔ معاویہ نے کہا کیوں؟ جاریہ نے کہا۔ اس لیے کہ یہ دو بندے تیرے پاس موجود ہیں پس تیری مجلس میں نہیں بیٹھوں گا۔ میں ان کے ساتھ شریک محفل نہیں ہو سکتا۔ پس معاویہ نے جاریہ سے کہا کہ میرے قریب آؤ۔ میں تجھے ان کا شریک قرار دینا چاہتا ہوں۔ پس وہ اس کے قریب ہوا اور معاویہ نے کہا کہ میں نے ان دونوں کے ایمان کو خرید لیا ہے۔ جاریہ نے کہا اچھا تو پھر میرے ایمان کو بھی خرید لو اے معاویہ! معاویہ نے کہا آہستہ بولو۔

غیبت کا کفارہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوعبيدالله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد الحكيمي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحاق ﴿قال أخبرنا﴾ داود بن المخبر ﴿قال حدثنا﴾ عنبسة بن عبدالرحمن القرشي ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن يزيد اليماني عن انس بن مالك قال قال رسول الله (ص) كفارة الاغتياب ان تستغفر لمن اغتبته وصلى الله على سيدنا

حدیث نمبر 7 (بحذف اسناد)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے استغفار کرو۔ صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم

مجلس نمبر 22

[بروز ہفتہ ۲۴ رمضان المبارک سال ۴۰۸ ہجری قمری]

رزق حلال طریقہ سے حاصل کرو

سمعه ابوالفوارس حدثنا الشیخ المفید محمد بن محمد بن النعمان ادام الله تأییده ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر بن سلم البراء المعروف بابن الجعابی رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید المعروف بابن عقدة ﴿قال حدثنا﴾ یحییٰ بن زکریا بن شیبان ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن مروان الذهلی عن عمرو بن سیف الازدی قال لی ابوعبدالله جعفر بن محمد (ع) لاتدع طلب الرزق من حله فانه عون لك علی دنیاك و عقل راحلتك وتوكل -

تصدیث نمبر 1 (بحذف اسناد)

عمرو بن سیف ازدی نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا رزق حلال طلب کرو کیونکہ یہ تیری دنیا میں تیرا مددگار ہے اور اپنے کوچ میں عقل مندی کرو اور اس پر توکل کرو۔

تین بندوں کی نماز قبول نہیں ہوگی

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو

العباس احمد بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عبدالله بن غالب ﴿قال حدثنا﴾ حسين بن علی بن رباح عن سیف بن عمیرة ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مروان ﴿قال حدثنی﴾ عبدالله بن ابی یعفور عن ابی عبدالله جعفر بن محمد (ع) قال ثلاثة لایقبل الله لهم صلوة عبد ابق عن مولیه حتی یرجع الیهم فیضع یده فی ایدیهم ورجل ام قوما وهم له کارهون و مرأة تبیت وزوجها علیها ساخط -

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

جناب ابوعبداللہ بن ابویعفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

تین لوگوں کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرے گا۔

① وہ بندہ اور غلام جو اپنے آقا سے بھاگ گیا ہو جب تک وہ واپس اپنے مولا / آقا کے پاس نہ آ جائے۔ پس وہ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں میں رکھتا ہے۔

② وہ مرد جو ایک قوم کو جماعت نماز کروائے اور وہ اس کو پسند نہ کرتے ہوں۔

③ وہ عورت جو سو جائے اور اس کا شوہر اس پر ناراض ہو۔

معراج کی رات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آواز دی گئی

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید رحمه الله ﴿قال حدثنی﴾ ابی عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عیسی عن بکر بن صالح عن الحسن بن علی عن عبدالله بن ابراهیم ﴿قال حدثنی﴾ الحسین بن زید عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده علیه السلام قال قال رسول الله (ص) لما اسری بی الی السماء انتهیت بی

سدرة المنتهى نوديت يامحمد استوص بعلي خيرا فانه سيد الوصيين
وامام المتقين وقائد الغر المحجلين الى يوم القيمة

حدیث نمبر 3 (حذف اسناد)

حضرت حسین بن زید نے حضرت امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے والد سے اور آپ نے اپنے جد علیہم السلام سے اور آپ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا

جب معراج کی رات مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو جب میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ گیا تو مجھے آواز دی گئی اے محمدؐ! میں آپ کو علی علیہ السلام کے ساتھ خیر اور نیکی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمام اوصیاء کا سردار اور متقین کا امام اور قیامت تک کے لیے تمام روشن پیشانی والوں کے قائد ہیں۔

اے علیؑ! آپؑ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد الكاتب ﴿قال أخبرنا﴾ الحسن بن علی الزعفراني ﴿قال أخبرنا﴾ ابراهيم بن محمد الثقفي ﴿قال حدثني﴾ عثمان بن ابي شيبة عن عمرو بن ميمون عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عليه السلام قال قال امير المؤمنين علی بن ابي طالب عليه السلام على منبر الكوفة ايها الناس انه كان لی من رسول الله (ص) عشر خصال هن احب الی مما طلعت عليه الشمس قال لی رسول الله (ص) ياعلی انت اخی فی الدنيا والآخرة وانت اقرب الخلائق الی يوم القيمة فی الموقف بين يدی الجبار ومنزلك فی الجنه مواجه منزلی كما يتواجه منازل الاخوان فی الله وانت الوارث عنی وانت الوصی من بعدی فی عداتی

وامری وانت الحافظ لی فی اهلی عند غیبتی وانت الامام لامتی القائم بالقسط فی رعیتی وانت ولیی وولیی ولی اللّٰہ وعدوك عدوی وعدوی عدو اللّٰہ ۔

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کوفہ کے منبر پر فرمایا

اے لوگو! مجھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دس نسبتیں ہیں جو مجھے تمام دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ رسولِ خدا نے میرے لیے فرمایا

① اے علیؑ! آپؑ میرے دنیا و آخرت میں بھائی ہیں۔

② قیامت کے دن خدائے جبار کے سامنے تمام دنیا سے آپؑ میرے زیادہ قریب ہوں گے۔

③ جنت میں آپؑ کا مکان میرے مکان کے سامنے ہوگا جیسے دو بھائیوں کے مکان ایک دوسرے کے سامنے ہوتے ہیں۔ جنہوں نے خدا کے لیے ایک دوسرے سے برادری قائم کر رکھی ہو۔

④ اے علیؑ! آپ میرے وارث ہیں۔

⑤ آپؑ میرے بعد میری عدالت میں میرے وصی ہیں۔

⑥ میری غیبت کے دوران میرے خاندان میں میرے محافظ ہیں۔

⑦ آپؑ میری اُمت میں عدل و انصاف کرنے والے امام ہیں۔

⑧ آپؑ میرے دوست ہیں۔

⑨ اور میرا دوست وولی اللہ کا ولی و دوست ہوتا ہے۔

⑩ آپؑ کا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

آلِ محمدؐ کے غم میں رونے کا ثواب

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عبد الحمید بن خالد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عمرو بن عتبه عن حسین الاشقر عن محمد بن ابی عمارة الکوفی قال سمعت جعفر بن محمد علیه السلام یقول من دمعت عینه فینا دمعة لدم سفك منا او حق لنا نقصناه او عرض انتهك لنا و لاحد من شیعتنا بواه تعالیٰ بها فی الجنة حقبا۔

<u>حدیث نمبر 5 (بحذف اسناد)</u>

جناب محمد بن عمارہ کوفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے سنا آپؑ نے فرمایا:

جس شخص کی آنکھ ہمارے اس خون کی خاطر جو زمین پر بہہ گیا ہے یا ہمارے اس حق کی خاطر جس سے ہمیں محروم رکھا گیا ہے یا ہماری عزت کی خاطر جس کو پامال کیا گیا ہے یا ہمارے شیعوں میں سے کسی ایک کی خاطر ایک آنسو بہائے گی اس کی جزا اللہ تعالیٰ جنت قرار دے گا۔

لوگوں کا معاویہ کی طرف فرار کر کے جانا

﴿قال حدثنی﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن عبداللہ بن راشد الاصفهانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن محمد الثقفی قال حدثنی محمد بن عبداللہ بن عثمان ﴿قال حدثنی﴾ علی بن سیف عن علی بن ابی حبیب عن ربیعة وعمارة وغیرهما ان طائفة من اصحاب امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام مشوا الیه عند تفرق الناس

عنه وفرار كثير منهم الى معاوية طلبا لما في يديه من الدنيا فقالوا له يا امير المؤمنين اعط هذه الأموال وفضل هؤلاء الأشراف من العرب وقريش على الموالي والعجم ومن يخاف خلافه عليك من الناس وفراره الى معاوية فقال لهم امير المؤمنين عليه السلام أتامروني ان اطلب النصر بالجور لا والله لا افعل ما طلعت شمس ولاح في السماء نجم والله لو كانت اموالهم لي لواسيت بينهم فكيف وانما هي اموالهم قال ثم ازم اميرالمؤمنين عليه السلام طويلا ساكتا ثم قال من كان له مال فاياه والفساد فان اعطاء المال في غير حقه تبذير واسراف وهو وان كان ذكراً لصاحبه في الدنيا فهو يضعه عند الله عزوجل ولم يضع رجل ماله في غير حقه وعند غير اهله الا حرمه الله تعالى شكره وكان لغيرهم وده فان بقي معه ويظهر له الشكر فانما هو ملق وكذب يريد التقرب به اليه لينال منه مثل الذي كان يأتي اليه من قبل فان زلت بصاحبه النعل واحتاج الى معونته او مكافئته فشر خليل والأم خدين ومن صنع المعروف فيما آتاه فليصل به القرابة وليحسن به الضيافة وليفك به العاني وليعن به الغارم وابن السبيل والفقراء والمجاهدين في سبيل الله وليصبر نفسه على النوائب والخطوب فان الفوز بهذه الخصال اشرف مكارم الدنيا ودرك فضائل الآخرة

حدیث نمبر 6 (مختلف اسناد)

جناب ربیعہ اور عمارہ وغیرہ بیان کرتے ہیں: جناب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اصحاب کا ایک گروہ امیرالمومنینؑ کی خدمت میں آیا جب کہ لوگوں کی ایک جماعت آپؑ سے اختلاف کرتے ہوئے فرار اختیار کر کے معاویہ کے پاس چلی گئی تاکہ اس سے دنیا کو حاصل کر سکیں۔ پس اس گروہ نے جناب امیرالمومنینؑ کی خدمت میں عرض

کیا اے امیرالمومنین! عرب کے ان شرفا کو مال اور عزت عطا کرو اور قریش والوں کو ان غلام اور غیر عربوں پر فضیلت عطا کرو۔ جو بھی اس معاملہ میں آپؑ سے خائف ہوتا ہے وہ معاویہ کی طرف فرار کر جاتا ہے۔

پس جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام اپنے مقام پر کھڑے ہوئے اور ان سے فرمایا کیا تم لوگ مجھے مشورہ دیتے ہو کہ میں لوگوں کی مدد کو حرام اور جور کے ذریعے حاصل کروں۔ خدا کی قسم! جب تک سورج طلوع کرتا ہے اور آسمان پر ایک ستارہ بھی چمکتا رہے گا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم! اگر ان کا اپنا مال میرے پاس آئے گا تو میں بھی ان پر برابر تقسیم کروں گا اور میں ایسے کیسے کرسکتا ہوں۔ یہ مال تمام لوگوں کا مال ہے۔ پھر آپؑ نے ایک لمبا سکوت کیا' پھر فرمایا: جس کے پاس مال ہو اس کو اس کے فساد سے بچنا چاہیے کیونکہ اگر یہ مال غیر مستحق کو دیا گیا تو فضول خرچی اور اسراف ہے۔ یہ مال گردنیا میں اپنے مالک کو یاد رکھتا ہے تو آخرت میں اس کو ضائع کر دیتا ہے اور کوئی فرد اپنا مال غیر مستحق کو دے گا اور غیر اہل کے پاس رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے لشکر کو اس بندے کے لیے حرام قرار دیتا ہے۔ اور وہ ان کے غیر کے لیے محبوب ہو جائے گا۔ پس اگر وہ مال ان کے پاس پہنچ گیا ہے تو وہ اس کا شکریہ ادا کریں گے اور وہ جھوٹ بولیں گے تاکہ وہ اس کا قرب حاصل کریں' کہ اس سے کچھ مال حاصل کرسکیں۔ جب کہ ان کے پاس پہلے بھی ہے۔ اور اگر وہ مال ضائع ہو جائے تو اس کے مالک کے لیے جو اُس کا کفیل ہے اور وہ اپنی ضروریات زندگی میں بھی محتاج ہوگا۔ پھر دوست بھی بُرے ہو جاتے ہیں۔ پس جس شخص کو یہ مال حاصل ہو جائے اس کو چاہیے کہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ اس کے ساتھ اچھی مہمان نوازی کرے' اپنے اہل کو بھی اس سے خوش کرے۔ اس مال سے مقروض و مسافر و فقراء اور راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کی مدد کرو اور اپنے نفس پر مصیبتوں میں صبر کریں اور ناپسند معاملے پر صبر کریں۔ پس جو شخص ان چیزوں پر کامیاب ہو گیا اس نے دنیا کی

بزرگی کو ور آخرت کے فضائل کو پالیا ہے۔

مومن کی تذلیل کرنے سے بچو

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ ابی العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ العباس بن عامر عن احمد بن رزق عن اسحاق بن عمار قال قال لی ابوعبداللّٰہ (ع) یااسحاق کیف تصنع بزکوۃ مالك اذا حضرت قلت یأتونی الی المنزل فاعطیھم فقال لی ما اراك یا اسحاق الا وقد اذللت المؤمن فایاك یاك ن اللّٰہ تعالی یقول من اذل لی ولیا فقد ارصد لی بالمحاربة -

حدیث نمبر 7۔(بحذف اسناد)

جناب اسحاق بن عمار نے بیان کیا ہے کہ مجھے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اے اسحاق! آپ نے مالک کی زکوۃ کے ساتھ کیا کیا جب وہ لائی گئی؟ میں نے عرض کیا جب وہ لائی گئی تو میں نے کہا: میرے گھر آجاؤ۔ پس میں نے لوگوں میں وہ تقسیم کردی۔ پس آپؑ نے فرمایا اے اسحاق! تجھے کیا ہوگیا ہے۔ آگاہ ہوجاؤ کہ تو نے مومن کو ذلیل کیا ہے اور مومن کو ذلیل کرنے سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے کسی دوست کو ذلیل کرے گا پس وہ جنگ میں میری کمین گاہ میں ہے یعنی وہ جنگ میں میرے مقابلہ میں ہے۔

مومن کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقام وعزت

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ ابی عن سعد بن عبداللّٰہ عن احمد بن محمد بن عیسی عن الحسن بن محبوب عن حنان بن سدیر عن أبیه قال کنت عند ابی عبداللّٰہ

عليه السلام فذكر عنده المؤمن وما يجب من حقه فالتفت الى ابوعبدالله عليه السلام فقال يا ابا الفضل الا احدثك بحال المؤمن عند الله قلت بلى فحدثني جعلت فداك فقال اذا قبض الله روح المؤمن صعد ملكاه الى السماء فقالا يارب عبدك ونعم العبد كان سريعا الى طاعتك بطيئا عن معصيتك وقد قبضته اليك فما تأمرنا من بعده فيقول الجليل الجبار اهبطا الى الدنيا فكونا عند قبر عبدي ومجداني وسبحاني وهللاني وكبراني واكتبا ذلك لعبدي حتى ابعثه من قبره ثم قال لي الا ازيدك قلت بلى زدني قال اذا بعث الله المؤمن من قبره خرج معه مثال يقدمه امامه فكلما رأى المؤمن هولا من اهوال القيمة قال له المثال لا تجزع ولا تحزن وابشر بالسرور والكرامة من الله عزوجل قال فما يزال يبشره بالسرور والكرامة من الله عزوجل حتى يقف بين يدي الله سبحانه ويحاسب حسابا يسيرا ويامر به الى الجنة والمثال امامه فيقول المؤمن رحمك الله نعم الخارج خرجت معي من قبري ما زلت تبشرني بالسرور والكرامة من الله عزوجل حتى كان ذلك "فمن انت فيقول المثال انا السرور الذي ادخلته على اخيك المؤمن في الدنيا خلقني الله لا بشرك"۔

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

جناب حنان بن سدیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھا کہ آپ کے سامنے مومن اور جو اس کے حقوق ہیں ان کا ذکر کیا گیا۔ پس جناب ابوعبداللہ علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابوالفضل! کیا ایک مومن کا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقام ہے میں تجھے اس کے بارے میں خبر نہ دوں؟

پس میں نے عرض کیا: کیوں نہیں میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں' آپؑ میرے لیے
بیان فرمائیں۔ آپؑ نے فرمایا جب مومن کی روح کو اللہ تعالیٰ قبض کرواتا ہے تو دو فرشتے
اس کی روح لے کر آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں پس وہ دونوں عرض کرتے ہیں اے
ہمارے رب! یہ تیرا بندہ ہے اور بہت اچھا بندہ ہے جو آپ کی اطاعت میں جلدی کرتا تھا
اور تیری نافرمانی میں سستی کرتا تھا اور ہم اس کو لے کر آپ کے دربار میں حاضر ہوں۔ اس
کے بعد اب اس کے لیے کیا حکم ہے؟ پس اللہ تعالیٰ ان دونوں فرشتوں کو حکم دے گا
اے میرے فرشتو! زمین پر اتر جاؤ۔ میرے اس بندے کی قبر کے نزدیک و قریب
رہو جب تک میرا یہ بندہ قبر سے محشور نہیں کیا جاتا اس کی قبر پر میری تمجید کرو' میری تسبیح کرو'
میری تہلیل کرو' میری کبریائی بیان کرو اور اس کے نامۂ اعمال میں تم دونوں اس سب کو لکھو۔
پھر آپؑ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں اس میں اضافہ کروں۔ میں نے عرض کیا
اور فرمائیں۔ آپؑ نے فرمایا: جب مومن اپنی قبر سے محشور ہوگا اس کی قبر سے ایک مثال
نورانی اس کے ساتھ خارج ہوگی جو اس کے آگے آگے ہوگی۔ جب وہ مومن قیامت کی
ہولناکیوں کو دیکھے گا تو وہ مثال اسے کہے گی نہ ڈرو اور نہ غم کرو۔ میں آپ کو سرور و کرامت
کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتی ہوں۔ پس وہ جب تک اللہ کی بارگاہ میں کھڑا
رہے گا وہ سرور و کرامت خدا کی طرف سے اس کو شامل حال رہے گی اور پھر اس کا تھوڑا سا
حساب ہوگا اور پھر اس کو جنت میں جانے کا حکم سنایا جائے گا اور وہ مثال پھر اس کے آگے
آگے ہوگی۔ پس مومن اس سے کہے گا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے میری قبر سے میرے
ساتھ بہت اچھی نکلی ہے۔ تو نے ہمیشہ مجھے اللہ کے سرور و کرامت کی خوشخبری دی ہے یہاں
تک کہ میں جنت میں داخل ہو گیا ہوں۔ پس یہ بتاؤ تم کون ہو؟ پس وہ مثال جواب دے
گی پس میں وہ خوشی ہوں جو تو نے دنیا میں اپنے مومن بھائی کے دل میں ایجاد کی تھی تو اللہ
نے مجھے خلق فرمایا تاکہ میں تجھے بشارت دوں۔

نمازِ فجر کے بعد کی دعائے امام علیہ السلام

﴿قال أحمری﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ رحمہ اللہ عن أبیہ سعد بن عبداللہ عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسین بن سعید عن محمد بن ابی عمیر عن محمد الجعفی عن أبیہ قال کنت کثیراً ما شتکی عینی فشکوت ذلک الی ابی عبداللہ علیہ السلام فقال الا اعلمك دعاء لدنیاك و آخرتك وتکفی به وجع عینك قلت بلی قال تقول فی دبر الفجر ودبر المغرب اللهم انی اسئلك بحق محمد وآل محمد علیك ان تصلی علی محمد وآل محمد وان تجعل النور فی بصری والبصیرة فی دینی و یقین فی قلبی والاخلاص فی عملی والسلامة فی نفسی والسعة فی رزقی والشکر لك ابداً ما ابقیتنی وصلی اللہ علی سیدنا محمد نبی وآله وسلم تسلیماً۔

حدیث نمبر 9: (بحذف اسناد)

جناب محمد جعفی نے اپنے والد سے نقل کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ میری آنکھ اکثر خراب رہتی تھی۔ پس میں نے اس کا شکوہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں کیا۔ پس آپؑ نے فرمایا کیا میں تیری دنیا اور آخرت کی خیر کے لیے تجھے دعا کی تعلیم نہ دوں۔ وہ تیری آنکھ کی بیماری کے لیے بھی کافی ہو؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں مولا۔ آپؑ نے فرمایا نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِی بَصَرِی وَالْبَصِیْرَةَ فِی دِیْنِی وَ الْیَقِیْنَ فِی قَلْبِی وَالْاِخْلَاصَ فِی عَمَلِی وَالسَّلَامَةَ فِی نَفْسِی وَالسَّعَةَ فِی رِزْقِی وَالشُّکْرَ لَكَ اَبَداً مَا اَبْقَیْتَنِی۔

''اے میرے اللہ! میں تجھ سے محمدؐ وآلِ محمدؐ کے حق کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔ آپ محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر اپنی درود (یعنی رحمت) نازل فرما اور میری آنکھ میں ایک نور قرار فرما اور میرے دین میں ایک بصیرت عطا فرما اور میرے دل میں یقین قرار فرما۔ میرے عمل میں اخلاص قرر فرما اور میرے نفس میں سلامتی اور میرے رزق میں وسعت اور مجھے ہمیشہ اپنے لیے شکر کرنے والا قرار فرما۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی و الہ وسلم تسلیماً

●●●

مجلس نمبر 23

طالب علم سے گفتگو

﴿قال حدثنی﴾ احمد بن محمد عن أبيه محمد بن الحسن بن الوليد القمی رحمه الله عن محمد بن الصفار عن العباس بن معروف عن علی بن مهزيار عن الحسين بن سعيد الاهوازی عن النضر بن سويد وابن ابی نجران جميعا عن عاصم عن ابی بصير عن ابی جعفر محمد الباقر عليه السلام انه قال ان اباذر رحمه الله كان يقول ياميتغی العلم كان شيئا من الدنيا لم يكن شيئا الا عملا ينفع خيره ويضر شره الامن رحم الله ياميتغی العلم لا يشغلك اهل ولامال عن نفسك انت يوم تفارقهم كضيف بت فيهم ثم غدوت من عندهم الی غيرهم والدنيا والآخرة كمنزل انزلته ثم عدلت عنه الی غيره وما بين الموت والبعث الا كنومة نمتها ثم استيقظت منها ياميتغی العلم قدم لمقامك بين يدی الله فانك مرتهن بعملك وكما تدين تدان يامبتغی العلم قدم لمقامك بين يدی الله فانك مرتهن بعملك وكما تدين تدان يامبتغی العلم صل قبل ان لا تقدر علی ليل ولا نهار تصلی فيه انما مثل الصلوة لصاحبها باذن الله كمثل رجل دخل علی سلطان فانصت له حتی فرغ من حاجته كذلك المرء المسلم مادام فی صلوته لم يزل الله ينظر اليه حتی يفرغ من صلوته يامبتغی العلم تصدق قبل ان لا تقدر ان تعطی

شیئ ولا تمتع منه انما مثل الصدقة لصاحبها کمثل رجل طلبه القوم بدم فقال لاتقتلونی واضربوا لی اجلا لاسعی فی مرضاتکم کذلک المرء المسلم باذن الله کلما تصدق بصدقة حل عقدة من رقبته حتی یتوفی الله اقواما وقد رضی عنهم ومن رضی الله عنه فقد عتق من النار یامبتغی العلم ان قلب لیس فیه من الحق شیئ کالبیت الخراب الذی لاعامر له یامبتغی العلم ان هذا اللسان مفتاح خیر ومفتاح شر فاختم علی قلبک کما تختم علی ذهبک و ورقک یامبتغی العلم ان هذه الأمثال ضربها الله للناس وما یعقلها الا العالمون۔

<u>حدیث نمبر 1: (مختلف اسناد)</u>

حضرت ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل فرمایا' آپؑ نے فرمایا:

جناب ابوذر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: اے طالب علم! اس دنیا میں جو کچھ ہے وہ عمل ہے جو اس کے لیے نفع مند ہے یا نقصان دہ ہے مگر جس پر اللہ رحم فرما دے۔ اے طالب علم! مال اور تیرے اہل: تیرا نفس تجھے غافل نہ کر دیں۔ آج تو ان کے درمیان اس طرح رہو جس طرح ایک مہمان ان کے درمیان رہتا ہے جو دوسری صبح کو ان سے کسی دوسرے کے پاس چلا جاتا ہے۔ دنیا اور آخرت تیرے لیے ایسے ہیں جو تیرے پاس نازل ہوتے ہیں' پھر آپ سے رخ موڑ کر کسی دوسرے کی طرف چلے جاتے ہیں اور موت اور دوبارہ حشر کے درمیان کا فاصلہ تیری نیند کی مانند ہے جس میں تو سویا ہوا ہے اور دوبارہ بیدار ہو جائے گا۔

اے طالب علم! خدا کی بارگاہ میں اپنے مقام کے لیے کچھ آگے بھی بھیجو کیونکہ تو اپنے عمل کا مرہونِ منت ہے اور جیسا تو یہاں افعال انجام دے گا ویسے ہی وہاں پر تجھے

جزا دی جائے گی۔

اے طالب علم! نماز پر صبر کرو اس کی قدرت رکھو کہ تم نماز پڑھنے کی قدرت نہ رکھو۔ وہ دن رات تیرے اوپر آ جائیں۔ یہ نماز اپنے نمازی کے لیے اللہ کے حکم سے ایسے ہوگی جیسے ایک مرد ایک بادشاہ کے دربار میں اور وہ اس کے لیے خاموش رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت بیان کرے۔ ایسے ہی جب کوئی مسلمان نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے جب تک وہ نماز میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت اس کی طرف رہتی ہے یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائے۔

اے طالب علم! صدقہ دو قبل اس کے تو کوئی چیز دینے پر قادر نہ رہے اور نہ ہی کسی چیز کو اپنے سے روکنے پر قادر رہے۔ یہ صدقہ اپنے صاحب کے لیے ایسے ہے جیسے ایک مرد کو اس کی قوم اس کو خون کے لیے طلب کرتی ہے اور وہ مرد کہتا ہے کہ مجھے قتل نہ کرو اور ایک مدت تک مہلت دو تاکہ میں تمہاری خوشنودی کے لیے کوشش کرتا رہوں۔ ایسے ہی ہے جب کوئی مسلمان مرد صدقہ دیتا ہے اللہ کے حکم سے وہ صدقہ اس کی مشکلات کو حل کرتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کی روزی کو مکمل کر دیتا ہے (یعنی اس کی موت کا وقت آ جاتا ہے) اور اللہ ان سے راضی ہوتا ہے اور جس سے اللہ راضی ہو جائے پس اس کو جہنم سے نجات عطا کر دیتا ہے۔

اے طالب علم! جس دل میں حق نہ ہو وہ اس گھر کی مانند ہے جو خراب ہے اور اس میں کوئی رہنے والا نہیں ہے۔

اے طالب علم! یہ تیری زبان خیر اور شر دونوں کی چابی ہے۔ اپنے دل کی حفاظت کرو جس طرح تم اپنے سونے اور چاندی کی حفاظت کرتے ہو۔

اے طالب علم! تحقیق یہ وہ مثالیں ہیں جن کو اللہ لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے ان مثالوں سے کوئی بھی عبرت و عقل حاصل نہیں کرتا سوائے علماء کے۔

جو آپ پر ظلم کرے اس کو معاف کرو

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن ابن ابی عمیر عن النضر بن سوید عن ابن سنان عن ابی عبداللہ جعفر بن محمد الصادق (ع) قال قال رسول اللہ (ص) فی خطبته الا اخبرکم بخیر خلائق الدنیا والآخرة العفو عمن ظلمك وان تصل من قطعك والاحسان الی من اساء الیك واعطاء من حرمك وفی التباغض الحالقة لا اعنی حالقة الشعر ولکن حالقه الدین

تحقیق نمبر 2:(مختلف اسناد)

حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک خطبہ کے دوران فرمایا: میں تم کو دنیا اور آخرت کے خلائق میں سے سب سے بہتر کے بارے میں خبر دیتا ہوں' جو آپؐ پر ظلم کرے اس کو معاف کرنا اور جو آپ کو محروم رکھے اس کو عطا کرنا اور جو آپ کے ساتھ بُرا سلوک کرے اس کے ساتھ احسان کرنا اور جو آپ سے قطع تعلقات کرے اس سے تعلقات قائم کرنا اور دشمنی ور اختلاف میں بلند ہو جاؤ (اس سے مراد شعر میں بلندی نہیں بلند دین میں حالقہ مرد ہے یعنی بلندی مراد ہے)۔

نیکی کم ہو اس کو کم شمار نہ کرو

وبالاسناد الاول عن علی بن مہزیار عن فضالة بن ایوب عن عبداللہ ابن زید عن ابن ابی یعفور قال قال لی ابو عبداللہ جعفر بن محمد صلوات للہ علیهما لایغرنك الناس عن نفسك فان الامر یصل الیك دونهم وتقطع عنك النهار بکذا وکذا فان معك من یحفظ ولا تستقل قلیل الخیر فانك تراه حیث یسرك ولا تستقل قلیل الشر فانك تراه غداً بحیث یسوئك

و حسن فانی سم ار شیئا اشد طلبا ولا اسرع درکا من حسنة لذنب قدیم
ن اللہ جل اسمه یقول ان الحسنات یذهبن السیئات ذلك ذکریٰ للذاکرین۔

تصحیح نمبر 3: (مختلف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد صلوات اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں کو اپنے نفس کو دھوکا نہ دو کیونکہ معاملہ تیرے ساتھ ہے ان لوگوں کے ساتھ نہیں ہے اور ان کے ساتھ دن کو یوں یوں کر کے ضائع مت کرو کیونکہ آپ کے ساتھ وہ (فرشتے) موجود ہیں جو تیری ہر چیز محفوظ کرتے ہیں اور اپنے قلیل عمل خیر کو بھی قلیل شمار نہ کرو کیونکہ جب آپ اس کو قیامت کے دن دیکھیں گے تو آپ خوش ہو جائیں گے اور اپنے قلیل عمل شر کو بھی قلیل قرار نہ دو کیونکہ ممکن ہے وہ قلیل عمل بھی قیامت کے دن دیکھے تو وہ تجھے رسوا کر دے۔ اور نیکی کیا کرو کیونکہ میں نے نہیں دیکھا کسی چیز کو جس کی طلب بہت سخت ہوتی ہے سوائے نیکی کے۔ اور بہت جلدی جس کو آپ درک کریں گے وہ نیکی جو تیرے گناہوں کو ختم کر دے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکیاں بدیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ یاد رکھنے والوں کے لیے یاددہانی ہے۔

لوگوں سے انصاف کرو

وبالاسناد الاول عن علی بن فضاله عن عجلان ابی صالح قال قال لی ابوعبداللہ جعفر بن محمد السلام انصف الناس من نفسك و واسهم فی مالك وارض لهم بما ترضی لنفسك واذکر اللہ کثیراً وایاك والکسل والضجر فان ابی بذلك کان یوصینی وبذلك کان یوصیه ابوه وکذلك فی صلوة اللیل انك اذا تکاسلت لم تود الی اللہ حقه وان ضجرت لم تود حقا وعلیك بالصدق والورع واداء الامانة واذا وعدت فلاتخلف۔

حدیث نمبر 4:(بحذف اسناد)

جناب ابو صالح نے بیان کیا کہ حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کے ساتھ اپنی طرف سے انصاف کرو اور اپنے مال میں ان کا حصہ قرار دو۔ اور جس چیز کو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو اس کو ان کے لیے پسند کرو اور اللہ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرو۔ سستی اور تنگ دلی سے بچو۔ پس میرے والد نے مجھے اس کی وصیت کی تھی اور ان کے والد نے ان کو اس کی وصیت فرمائی تھی اور ایسے ہی نماز شب کے بارے میں وصیت فرمائی کیونکہ جب تو سستی کرے گا تو اللہ کے حقوق کو پورا نہیں کر سکے گا اور دل تنگی کرے گا تو لوگوں کے حقوق پورے نہیں کر پائے گا۔ اپنے اوپر سچ کو پرہیزگاری کو امانت کی ادائیگی کو لازم و واجب قرار دو اور جب وعدہ کرو تو اس کی مخالفت نہ کرو۔

ابونعمان کو نصیحت

بالاسناد الأول عنعلی بن مهزيار عن علی بن حديد عن علی بن النعمان عن اسحاق بن عمار عن ابی النعمان العجلی قال قال ابو جعفر محمد ابن علی عليه السلام يا ابا النعمان لا تحقق علينا كذبا فتسلب الحنيفية يا ابا النعمان لاترأس فتكون ذنبا يا ابا النعمان انك موقوف ومسؤل لا محالة فان صدقت صدقناك وان كذبت كذبناك يا ابا النعمان لا يغرنك الناس عن نفسك فان الأمر يصل اليك دونهم ولا تقطعن نهارك بكذا وكذا فان معك من يحفظ عليك واحسن فلم ار شيئا اسرع دركا ولا اشد طلبا من حسنة لذنب قديم

حدیث نمبر 5:(بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا اے ابونعمان! ہمارے

اوپر جھوٹ کو محقق نہ کرو (یعنی ہمارے اوپر جھوٹ نہ بولو) ایسا کرنے سے تیری حقیقت ختم ہو جائے گی۔ اے ابونعمان! اپنے آپ کو رئیس قرار نہ دو تاکہ تم گناہ گار بن سکو۔ اے ابونعمان! تم کو کھڑا کیا جائے گا اور تجھ سے سوال کیا جائے گا (یعنی قیامت کے دن) اگر تو نے ہمارے اوپر سچ بولا تو ہم تیری تصدیق کریں گے اور اگر تو نے ہمارے خلاف جھوٹ بولا تو ہم تیری تکذیب کریں گے؟ اے ابونعمان! لوگوں کو اپنی طرف سے دھوکا مت دو چک معاملہ تیرے سپرد ہے ان کے نہیں ہے۔ ان کے ساتھ اپنا دن فضول نہ گزارو کیونکہ تیرے ساتھ تیرے کاموں کو محفوظ رکھنے والے ہیں (یعنی فرشتے) پس نیکی کرو کیونکہ وہ چیز جس کی سب سے سخت طلب ہوگی اور جو بہت جلد درک ہوگی وہ نیکی ہے جو گناہ کو ختم کرنے والی ہے۔

مغبون کون ہے؟

وبالاسناد الاول عن علی بن مہزیار عن علی بن حدید عن علی بن نعمان رفعه قال کان علی بن الحسین علیه السلام یقول ربح من غلبت واحدته عشیرته وکان ابوعبدالله علیه السلام یقول المغبون من غبن عمره ساعة بعد ساعة وکان علی بن الحسین (ع) یقول اظهر الیأس من الناس فان ذلک من الغنی واقل طلب الحوائج الیهم فان ذلک فقر حاضر وایاک وما یتعذر منه وصل صلوة مودع وان استطعت ان تکون الیوم خیراً منک امس وغداً خیراً منک الیوم فافعل۔

حدیث نمبر 6 (بحذف اسناد)

حضرت امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں فائدہ مند وہ ہے جس کی وحدت اپنے خاندان پر غالب آجائے۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں

مغبون (جس کو دھوکا دیا گیا ہو) وہ ہے جو اپنی زندگی میں ہر گھڑی دھوکے میں رہے۔ امام علی بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں۔ لوگوں سے ناامیدی ظاہر کرو کیونکہ یہ غنی ہونے کی علامت ہے، اور لوگوں سے اپنی ضروریات و حاجات زیادہ طلب نہ کرو کیونکہ یہ فقر کی علامت ہے۔ بچو اس سے کہ تم کو معذرت کرنا پڑے (یعنی ایسا کام نہ کرو کہ جس کے انجام کے بعد معذرت کرنی پڑے) اور نماز کو آخری نماز سمجھ کر پڑھو۔ اگر آپ کے پاس استطاعت و طاقت ہو تو اپنے آج کو گذشتہ کل سے اور آنے والے کل کو آج سے بہتر قرار دینے کی ایسا ضرور کرو۔

ویل ہے اس قوم کے لیے

وبالاسناد الأول عن علی بن مھزیار علی بن اسعمن عن بن مسکان عن داود بن فرقد عن ابی سعیدالزھری عن احدھما (ع) مہ قال ویل لقوم لا یدینون اللہ بالأمر بالمعروف والنھی عن المنکر وقال من قال لا الہ الا اللہ فلن یلج ملکوت السماء حتی یتم قولہ بعمل صالح ولا دین لمن دان اللہ بطاعۃ الظالم ثم قال وکل القوم الھاھم التکاثر حتی زاروا المقابر۔

حدیث نمبر 7۔(کشف اسناد)

ابوسعید زہری نے امام ابوعبداللہ یا امام علی بن حسین علیہم السلام سے روایت نقل کی کہ آپؑ نے فرمایا

اس قوم کے لیے جو اللہ کی خدمت نیکی کے حکم اور برائی سے روکنے کے ذریعے نہیں کرتے اور آپؑ نے فرمایا۔ جو شخص لا الہ الا اللہ کہتا ہے وہ ملکوت السماء میں ہرگز داخل نہیں ہو سکے گا یہاں تک کہ وہ اپنے اس قول کو نیک عمل کے ساتھ مکمل و تمام نہ کرے۔ اور جو خدا کے دین کا بدلہ ظالم کی مدد و اطاعت کر کے دینا چاہتا ہے اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

پھر آپ نے فرمایا ہر قوم غفلت میں ہے اور یہ اس غفلت سے بیدار نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ قبروں کی زیارت کر لیں گے۔

خدا کی نافرمانی سے بچو

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن النظر عن ابراهیم بن عبدالحمید عن زید لشحام قال سمعت ابا عبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیه سلام یقول احذرو سطوات اللہ باللیل والنهار فقلت وما سطوات اللہ قال اخذه بالمعاصی ۔

حدیث نمبر 8 (بحذف اسناد)

جناب زید شحام نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ سلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا صبح و شام اللہ کی سطوات سے بچو۔ پس میں نے عرض کیا کہ یہ سطوات کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اس کی نافرمانی کرنا۔

جو واجبات پورا کرے وہی لوگوں سے بہتر ہے

وبالاسناد لأول عن علی بن مهزیار عن الحسن بن محبوب عن بی حمزه الثمالی قال سمعته علیه السلام یقول من عمل بما افترض اللہ علیه فهو من خیر الناس ومن اجتنب ما حرم اللہ علیه فهو من اعبد الناس ومن ورع الناس ومن قنع بما قسم اللہ له فهو اغنی الناس

حدیث نمبر 9 (بحذف اسناد)

ابوحمزہ ثمالی نے بیان کیا ہے کہ امام علیہ السلام سے سنا آپ نے فرمایا جو اللہ کے واجب کردہ اعمال کو انجام دے وہ سب لوگوں سے بہتر ہے اور جو اللہ کی حرام کردہ سے اجتناب کرے وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہے اور وہ سب سے زیادہ پرہیز

کرنے والا ہے اور جو شخص خدا کی تقسیم پر قناعت کرے گا پس وہ سب سے زیادہ غنی ہے۔

منافق کے ساتھ زبانی تعلق رکھو

وبالاسناد الأول عن علی مهزیار عن الحسن بن محبوب عن محمد بن سنان عن الحسین بن مصعب عن سعید بن طریف عن ابی جعفر محمد بن علی (ع) انه قال صانع المنافق بلسانك و خلص ودك للمؤمن وان جالسك یهودي فاحسن مجالسته۔

حدیث نمبر 10 (مختلف اسناد)

حضرت ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا منافق کے ساتھ اپنی زبان سے معاملہ رکھو اور مومن کے لیے اپنی محبت کو خالص قرار دو۔ اگر کسی یہودی کے ساتھ محفل کرو تو احسن انداز سے کرو۔

جو زمانے کی مصیبت پر صبر نہ کرے گا وہ عاجز ہو جائے گا

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن فضالة عن ابان بن عبدالرحمن ابن سیابه عن النعمان عن ابی جعفر (ع) انه قال من تفقد تفقد ومن لایعد الصبر لفواجع الدهر یعجز وان قرضت الناس قرضوك و ان ترکتهم لم یترکوك قال فکیف اصنع قال اقرضهم من عرضك لیوم فقرك وفقرك۔

حدیث نمبر 11 (مختلف اسناد)

حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا جو تجھے گم کر دے اس کو تم بھی گم کر دو اور جو زمانے کی مصیبت پر صبر نہیں کرے گا وہ عاجز ہے۔ اور اگر تم لوگوں کو قرض دو گے تو وہ آپ کو قرض دیں گے اور اگر آپ ان کو ترک کر دیں گے تو وہ آپ کو ترک نہیں

کریں گے۔ راوی نے عرض کیا: مولا پھر مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپؑ نے فرمایا: اپنے فاقہ اور فقر کے دن کے لیے ان سے اقرار لو۔

نماز مسجد میں ادا کرنا اپنے لیے لازم قرار دو

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن علی بن حدید عن مرازم قال قال ابوعبدالله علیه السلام علیکم بالصلوات فی المساجد وحسن الجوار للناس واقامة الشهادة وحضور الجنایز انه لابد لکم من الناس ان احداً لا یستغنی عن الناس بجنازته فاما نحن نأتی جنائزهم و انما ینبغی لکم ان تصنعوا مثل ما صنع القوم من تأتمون به والناس لابد لبعضهم من بعض ما داموا علی هذه الحال حتی یکون ذلک ثم ینقطع کل قوم الی اهل اهوائهم ثم قال علیکم بحسن الصلوة واعملوا لاخرتکم لانفسکم فان الرجل قد یکون کیس فی امر الدنیا فیقال ما اکیس فلانا انما الکیس کیس لآخرة۔

حدیث نمبر 12: (مختلف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا نمازوں کو مساجد میں ادا کرنا اپنے لیے لازم قرار دو۔ لوگوں کے لیے اچھے ہمسائے بنو۔ شہادت کو قائم کرو۔ لوگوں کے جنازوں پر حاضری کو اپنے اوپر لازم قرار دو کیونکہ کوئی شخص بھی جنازے کے وقت لوگوں سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ پس کیا ہم آپ لوگوں کے جنازوں پر حاضر نہیں ہوتے اور تمہارے لیے سزاوار یہ ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرو جیسا کہ قوم اس بندے کے ساتھ کرتی ہے جس کے لوگوں کے لیے بعض کا بعض کے لیے ہونا ضروری ہے۔ وہ اسی طرح رہیں گے جب تک ان کے لیے ایسا رہنا ضروری ہو۔ پھر یہ قوم اپنے ہم خیال لوگوں کی صحبت میں ہو جائیں گے۔ آپؑ نے فرمایا: تمھارے لیے ضروری ہے کہ تم نماز کو احسن انداز میں

دعا کرو اور اپنی آخرت کے لیے نیک اعمال انجام دو کیونکہ کبھی کبھار کوئی شخص دنیا کے لیے بڑا عقل مند ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ فلاں بہت زیادہ عقل مند ہے۔ عقل مندی وہ ہے جو آخرت کے لیے ہو۔

تین چیزوں میں خیانت نہ کرنا

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن محمد بن اسمعیل عن منصور بن یونس عن ابی خالد القماط عن ابی عبدالله جعفر بن محمد علیه السلام انه قال خطب رسول الله (ص) یوم منی فقال نضرالله عبداً سمع مقالتی فوعاها وبلغها من لم یسمعها فکم حامل فقه غیر فقیه وکم حامل فقه الی من هو افقه منه ، ثلاث لا یغل علیها قلب عبد مسلم اخلاص العمل لله والنصیحة لأئمة المسلمین واللزوم لجماعتهم فان دعوتهم محیطة من ورائهم المؤمنون اخوة تتکافی دمائهم وهم ید علی سواهم یسعی بذمتهم ادناهم

حدیث نمبر 13 (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منیٰ کے دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا

''خدا اس بندے کی مدد کرے جو میری باتوں کو سنے اور ان کو اپنے پاس محفوظ رکھے اور پھر جن لوگوں نے میری گفتگو نہیں سنی ان تک میری باتوں کو پہنچائے۔ کافی حامل فقہ ایسے ہیں جو فقیہ نہیں ہیں اور بعض حامل فقہ ایسے ہیں جو اپنی فقہ کو اپنے سے زیادہ فقیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں کسی مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے لیے عمل خالص کرنے میں، تمام مسلمانوں کو نصیحت کرنے میں اور مسلمانوں کی جماعت کو وہ لازم قرار دیتا ہے اور ان کی دعوت رائیگاں جائے گی۔ تمام

مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ وہ اپنے غیر پر فوقیت رکھتے ہیں اور جو ان سے ادنیٰ ہے وہ کوشش کرتے ہیں ان کے ذمہ کی۔

افضل ترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن منصور بن ابی یحیی قال سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول صعد رسول اللہ (ص) المنبر فتغیر وجنتاہ و تتمع لونہ ثم اقبل بوجہہ فقال یامعشر المسلمین انی انما بعثت انا والساعۃ کہاتین قال ثم ضم السبابتین ثم قال یامعشر المسلمین ان افضل الہدی ھدی محمد (ص) وخیر الحدیث کتاب اللہ وشر الامور محدثاتہا الاوکل بدعۃ ضلالۃ الاوکل ضلالۃ ففی النار من ترک مالا لاہلہ ولورثتہ ومن ترک کلاً اوضیاعا فعلی والی۔

حدیث نمبر 14: (مختلف اسناد)

جناب منصور بن یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے سنا آپؑ نے فرمایا

سیدالمرسلین والانبیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے جب آپؐ کے دونوں رخسار کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا پھر آپؐ نے اپنا رُخ انور لوگوں کی طرف کیا اور فرمایا اے لوگو! افضل ترین ہدایت محمدؐ کی ہے اور سب سے بہتر کتاب کلام اللہ کی ہے اور تمام امور سے بدتر اور شدید ترین بدعات ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمام بدعتیں ضلالت وگمراہی ہیں اور ہر گمراہی کا نتیجہ جہنم ہے۔ پس جو مال کو اپنے ترکہ میں چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے اور جو ترکہ کلاح اور ضیاع چھوڑ کر جائے گا وہ پس میرے ذمہ یا میرے لیے ہیں۔

تورات میں چار چیزیں

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن رفاعة عن ابي عبدالله جعفر ابن محمد عليه السلام قال اربع في التورية واربع الى جنبهن من صبح على الدنيا حزينا اصبح ساخطا على ربه ومن اصبح يشكو مصيبة نزلت به فانما يشكو ربه ومن اتى غنيا فتضعضع له ليصيب من دنياه ذهب ثلث دينه ومن دخل النار من هذه الامة ممن قرء القرآن فانما هو ممن كان اتخذ آيات الله هزواً والأربع الاخر من ملك استأثر ومن يستشير لايندم وكما تدين تدان والفقر الموت الأكبر

حدیث نمبر 15: (مختلف اسناد)

حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام فرماتے ہیں تورات میں چار چیزیں ہیں اور ان کے پہلو میں ہیں:

① جو دنیا میں اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ دنیا پر غمگین ہے پس وہ اپنے رب سے ناراض ہے۔

② اور جو شخص اپنے اوپر آنے والی مصیبت کا شکوہ کرتے ہیں اس نے اپنے رب کی شکایت کی ہے۔

③ جو شخص کسی امیر کے لیے انکساری کرتا ہے تاکہ اس سے دنیا کو حاصل کرے پس اس کا تیسرا حصہ ایمان ضائع ہو چکا ہے۔

④ ور اس اُمت سے جو شخص جہنم میں جائے گا وہ ان میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیت ورشنیوں کا مذاق اڑاتے ہوں گے۔ اور وہ چار جو دوسری ہیں وہ یہ ہیں ① جو مالک ہوگا وہ دوسروں پر فوقیت طلب کرتا ہے ② جو مشورہ کرے وہ پشیمان نہیں ہوتا ③ دو جیسا کرو گے ویسا ہی بھرو گے ④ اور فقر بہت بڑی مصیبت ہے۔

پانچ وقت کی نمازوں کی مثل نہر کی ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن اسماعیل بن عباد عن الحسن بن محمد عن سعیدان عن سابق عن احمد بن محمد عن عبداللہ بن لهیعة عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ الأنصاری قال خطبنا رسول اللہ (ص) فحمد اللہ واثنی علیه ثم قال ایها الناس بعد کلام تکلم به علیکم بالصلوة فانها عمود دینکم کابدوا اللیل بالصلوة واذکروا اللہ کثیراً یکفر عنکم سیئاتکم انما مثل هذه الصلوات الخمس مثل نهر جاربین یدی باب احدکم یغتسل منه فی الیوم خمس اغتسالات فکما یبقی بدنه من الدرن بتواتر الغسل فکذا یبقی من الذنوب مع مداومة الصلوة فلا یبقی من ذنوبه شیئ ... ما من عبد الا وهو یضرب علیه بخاتم معقودة فاذا ذهب ثلث ... وبقی ثلثه اتاه ملك فقال له قم فاذکر اللہ فقد دنا الصبح قال فان هو تحرك وذکر اللہ انحلت عنه عقدة وان هو قام فتوضأ ودخل فی الصلوة انحلت عنه العقد کلهن فیصبح حین یصبح قریر العین

حدیث نمبر 16 (مختلف اسناد)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا خدا کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! نماز کو اپنے اوپر لازم قرار دو کیونکہ یہ دین کا ستون ہے اور نماز شب کی زحمت کو برداشت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کیا کرو اور اپنے گناہوں کی بخشش کو زیادہ طلب کرو۔ ان پانچ نمازوں کی مثال نہر کی سی ہے۔ جو تمہارے گھر کے سامنے بہہ رہی ہے۔ اور تم اس میں روزانہ پانچ دفعہ غسل کرتے ہو تو جیسے تواتر سے غسل کرنے کی وجہ سے تمہارا بدن میل وکچیل سے پاک ہوتا ہے ویسے ہی نماز کی پابندی کرنے سے تم گناہوں سے پاک ہوجاتے ہو اور

تمہارے گناہوں میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔

اے لوگو! تم میں سے ہر ایک کو گرہوں سے پابند کیا گیا ہے پس جب رات دو تہائی ختم ہو جائے اور ایک تہائی رہ جائے پس ایک فرشتہ آتا ہے اور وہ آ کر کہتا ہے۔ اُٹھو اور اللہ کو یاد کرو۔ صبح ہونے والی ہے پس اگر وہ حرکت کرے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اس کی ایک گرہ کھول دی جاتی ہے اور اگر وہ اُٹھے اور وضو کرے اور نماز ادا کرے تو اس کی ساری گرہیں کھول دی جاتی ہیں اور وہ صبح اس حالت میں کرتا ہے کہ اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین چیزیں پسند تھیں

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن علی عن یونس ابن یعقوب عن شعیب العقرقوفی قال قلت لابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد (ع) سمعت من یروی عن ابی ذر انہ کان یقول ثلثۃ یبغضہا الناس و انا احبہا احب الموت واحب الفقر واحب البلاء فقال (ع) ان ہذا لیس علی ما یذہب انما عنی احب الموت ای الموت فی طاعۃ اللّٰہ احب الی من الحیوۃ فی معصیۃ اللّٰہ والبلاء فی طاعۃ اللّٰہ احب الی من الصحۃ فی معصیۃ اللّٰہ والفقر فی طاعۃ اللّٰہ احب الی من الغنی فی معصیتہ

حدیث نمبر 17: (مختلف اسناد)

جناب شعیب العقرقوفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کی اے مولاؑ! ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت بیان کی جاتی ہے کہ وہ فرماتے تھے: تین چیزیں ایسی ہیں جن سے لوگ نفرت کرتے ہیں اور میں ان کو پسند کرتا ہوں ① میں موت کو پسند کرتا ہوں ② میں فقر کو پسند کرتا ہوں ③ میں بلاء و مصیبت کو پسند کرتا ہوں۔

پس امام علیہ السلام نے فرمایا: بات ایسے نہیں ہے جیسے لوگ سمجھ رہے ہیں بلکہ اس سے ان کی مراد یہ تھی وہ فرماتے تھے کہ میں موت کو پسند کرتا ہوں اس سے مراد یہ وہ موت جو طاعتِ خدا میں آئے وہ مجھے محبوب ہے اس زندگی سے جو خدا کی نافرمانی میں گزرے۔ وہ فرماتے تھے میں بلا کو پسند کرتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ بلا اور بیماری جو طاعت خدا میں آئے وہ مجھے زیادہ محبوب و پسند ہے اس صحت سے جو خدا کی نافرمانی سے ملے۔ اور وہ فرماتے تھے کہ میں فقر کو پسند کرتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ فقر و ناداری جو خدا کی طاعت میں ہو مجھے زیادہ محبوب ہے اس دولت و امیری سے جو خدا کی نافرمانی میں ملے۔

فسق و جھوٹ گھروں کو اہل سمیت جلا دیتا ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن ابن الفضال عن یونس بن یعقوب عن ابی مریم عن ابی عبداللہ او عن ابی جعفر (ع) عن جابر ابن عبداللہ قال قال لنا رسول اللہ (ص) خمروا آنیتکم واوکوا اسقیتکم واجیفوا ابوابکم واحبسوا مواشیکم واھالیکم من حدیث تجب الناس الی ان یذھب فحمۃ العشاء ان الشیطان لا یکشف غطاء ولا یحل وکاء وان الشیطان ترسل من حیث تجب الشمس واطفؤا اسرجکم فان الفویسقۃ تضرم البیت علی اھلہ۔

حدیث نمبر 18: (مختلف اسناد)

حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اپنے ظروف کو پوشیدہ رکھو اور مشکیزوں پر ٹیک لگا کر رکھو اور اپنے دروازے بند کرو اور جانوروں اور اہل کو بند کر کے رکھو۔ اس طرح کہ لوگ واجب قرار دیں کہ یہ رات

کی تاریکی ختم ہو جائے کیونکہ شیطان پردے نہیں اٹھاتا اور وہ سربند چیزوں کو نہیں کھولتا۔ تحقیق شیطان نرمی کرتا یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور جھوٹ بولنا بند کرو کیونکہ جھوٹ گھر بمل خانہ کے سمیت جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔

نیک سنت قائم کرنے والے کو عامل کے برابر اجر ملے گا

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن احمد بن محمد عن حماد بن عثمان قال قال اسماعیل الجعفی سمعت اباجعفر محمد بن علی (ع) یقول من سنة عدل فاتبع کان له مثل اجر من عمل بها من غیر ان ینقص من اجورهم شیئ ومن سن سنة جور فاتبع کان علیه وزر من عمل بها من غیر ان ینقص من وزرهم شیئ

حدیث نمبر 19:(مختلف اسناد)

حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کوئی نیک عدل والی سنت قائم کرے اور اس کے لیے اس کا اجر اس شخص کے برابر ہوگا جو اس پر عمل کرتا ہے اور عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو کوئی بری روش قائم کرے گا اس کا گناہ اس کے برابر ہوگا جو اس پر عمل کرے گا اور عمل کرنے والے کے گناہ میں بھی کوئی تبدیلی نہیں کرے گا۔

مکاشفہ سے والدین کی خدمت بہتر ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن بکر بن صالح قال کتب صهری الی ابی جعفر الثانی علیه السلام ان ابی ناصب خبیث الرأی وقد لقیت منه شدة وجهداً فرأیك جعلت فداك فی الدعاء لی وما تری جعلت فداك افتری ان أکاشفه ام اداریه فکتب قد فهمت کتابك وما

ذکرت من امر ابیك ولست ادع الدعاء لك انشاء الله والمداراة خیر لك من مکاشفة ومع معسر یسر ان العاقبة للمتقین ثبتك الله علی ولایة من تولیت نحن و نتم فی ودیعة الله التی لا تضیع وداعه قال بکر فعطف الله بقلب بیه حتی صار لا یخالفه فی شیئ

تصدیق نمبر 20 (بحذف اسناد)

جناب بکر بن صالح بیان کرتے ہیں کہ میرے سسر نے حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام کی خدمت میں تحریر کیا کہ میرا والد ناصبی اور برے عقیدے کا مالک ہے اور مجھ پر سختی کرتا ہے اور پوری کوشش کرتا ہے۔ پس میں آپ پر قربان ہو جاؤں اس کے بارے میں آپؑ کی رائے کیا ہے۔ آپؑ کا حکم کیا ہے کیا میں مکاشفہ کروں (یعنی ایک طرف ہو کر عبادت خدا میں مصروف ہو جانا) یا ان کی خدمت و مداری کروں۔ پس آپؑ نے جواب تحریر فرمایا میں آپ کی تحریر کو سمجھ چکا ہوں اور جو آپ نے اپنے باپ کے بارے میں تحریر کیا ہے پس تیرے لیے دعا کو ترک نہیں کروں گا ان شاء اللہ۔ اور مداری اور خدمت تیرے مکاشفہ سے بہتر ہے اور ہر مشکل کے ساتھ ایک آسانی ہے اور آخرت کا خیر انجام متقین کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس شخص کی ولایت و محبت پر ثابت رکھے جس سے تو محبت و ولایت رکھتا ہے۔ ہم اور آپ سب ہم اللہ کی امانتیں ہیں اور اللہ اپنی امانت کو ضائع نہیں کرتا۔ بکر بیان کرتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے میرے والد کے دل کو نرم کر دیا وہ اس طرح ہو گیا کہ وہ کسی چیز میں میری مخالفت نہیں کرتا تھا۔

شراب نوشی اور بت پرستی سے اللہ نے روکا ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن جعفر بن محمد الهاشمی عن ابی حفص العطار قال سمعت ابا عبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیه

السلام يحدث عن أبيه عن جده عليه السلام قال قال رسول الله (ص) جائني جبرئيل في ساعة ويوم لم يكن يأتيني فيه فقلت يه جبرئيل لقد جئتني في ساعة ويوم لم تكن تأتيني فيهما لقد ارعبتني قال وما يروعك يا محمد وقد غفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال بما بعثك به ربك قال ينهاك ربك عن عبادة الاوثان وشرب الخمور وملاحاة الرجال واخرى هي للاخرة والاولى يقول لك ربك يامحمد ما ابغضت وعاء قط كبغضي بطن ملانا

حدیث نمبر 21: (بحذف اسناد)

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک دن جبرئیل اس وقت آئے کہ جس وقت وہ نہیں آیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرائیل! آپ آج اور اس وقت کیوں آئے ہیں جبکہ اس وقت آپ نہیں آیا کرتے تھے۔ آپ نے مجھے حیران و پریشان کر دیا ہے۔ جبرائیل نے کہا: اے محمدؐ! میں آپ کو خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سارے الزامات ختم کر دیے ہیں اور کہا وہ چیز جس کی وجہ سے خدا نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ کے رب نے آپ کو بت پرستی، شراب نوشی اور لوگوں کی غیبت سے منع کیا ہے اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں کسی برتن کو برا نہیں قرار دیتا مثل اس پیٹ کے جو بھرا ہو (شکم پری سب سے زیادہ مغضوب ہے)

انبیائے کرام مکارمِ اخلاق کے ساتھ خاص ہیں

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن اسماعيل بن عبد عن بكير عن أبي عبدالله جعفر بن محمد عليه السلام انه قال احب من شيعتنا من كان عاقلا فهما فقيها حليما مداريا صبوراً صدوقا وفيا ثم قال ان الله

تبارك وتعالی خص الانبياء بمكارم الأخلاق فمن فيه فليحمدالله علی ذلك ومن لم تكن فيه فيتضرع الی الله وليسأله قال قلت جعلت فداك وما هی قال الورع والقنوع والصبر والشكر والحلم والحياء والسخاء والشجاعة والغيرة واداء الأمانة۔

حدیث نمبر 22 (مختلف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں اپنے شیعوں میں سے سب سے زیادہ مجھے وہ محبوب ہے جو عاقل' صاحب فہم فقہی بردبار مدارا کرنے والا صبر کرنے والا سچا اور وعدہ وفا کرنے والا ہو۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو مکارم (یعنی عمدہ و اچھے) اخلاق کے ساتھ خاص قرار دیا ہے۔ پس جس شخص میں یہ مکارم اخلاق پائے جاتے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ اس پر خدا کی حمد بجالائیں اور جس شخص میں یہ نہیں پائے جاتے اس کو چاہیے کہ وہ خدا کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرے اور اس سے مکارم اخلاق کو طلب کرے۔ راوی عرض کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا مولا! وہ مکارم اخلاق کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ پرہیزگاری' قناعت' صبر' شکر' حلم' حیا' سخاوت' شجاعت و غیرت اور امانت ادا کرنا ہے۔

تین سخت ترین اعمال ہیں

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزيار عن علی بن عقبة عن جارود بن المنذر قال سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد (ع) يقول اشد الاعمال ثلثة انصافك الناس من نفسك حتی لا ترضی لها بشیئ منهم الارضيت لهم منها مثله ومواساتك الاخ فی المال وذكر الله علی كل حال وليس سبحان والحمدلله ولا اله الا الله والله اكبر ولكن اذا ورد عليك شيئ نهی الله عنه تركته –

حدیث نمبر 23 (بحذف اسناد)

جناب جارود بن منذر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے سنا آپؑ نے فرمایا: تین اعمال سخت ترین ہیں

① لوگوں سے انصاف کرنا ② لوگوں کے لیے اپنے نفس سے وہ چیز پسند کرے جو چیز ان سے اپنے نفس کے لیے پسند کرتا ہے اور بھائی کے ساتھ برابری اس میں ③ اللہ کا ہر حال میں ذکر کرنا اس سے سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر مراد نہیں ہے اگرچہ یہ بھی ذکر ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تیرے سامنے خدا کی حرام کردہ چیزیں آئیں تو اس وقت اللہ کو یاد رکھو (یعنی ان سے پرہیز کرو)۔

تقویٰ کے ساتھ عمل قلیل نہیں ہوتا

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن الحسن بن محمد بن سنان عن الفضيل بن عثمان عن ابي عبيدة عن ابي جعفر محمد بن علي الباقر صلوات الله عليهما قال كان امير المؤمنين عليه السلام يقول لا يقل عمل مع التقوى وكيف يقل ما يتقبل

حدیث نمبر 24: (بحذف اسناد)

حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے تقویٰ کے ساتھ جو عمل کیا جائے وہ کم نہیں ہے کیونکہ جو قبول ہو جائے وہ کم کیسے ہو سکتا ہے۔

سب سے زیادہ مصائب رسولؐ خدا پر وارد ہوئے ہیں

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن علي بن عقبة عن ابي كهمس عن عمر بن سعيد بن هلال قال قلت لابي عبدالله عليه السلام اوصيني قال اوصيك بتقوى الله والورع والاجتهاد واعلم انه لا ينفع

جتہاد ولا ورع وانظر الی ما ھو دونك ولا تنظر الی من ھو فوقك مكثیرا ما قال اللّٰہ تعالی لرسولہ ولا تعجبك اموالھم ولا اولادھم وقال ولا تمدن عینیك الی ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیاۃ الدنیا وان ذرعتت نفسك بشیئ من ذلك فاعلم ان رسول اللّٰہ (ص) كان قوتہ الشعیر وحلوہ التمر اذا وجد ووقودہ السعف واذا اصبت بمصیبۃ فذكر مصابك برسول اللّٰہ (ص) فان الناس لن یصابوا بمثلہ ابدا

<u>حدیث نمبر 25: (مختلف اسناد)</u>

جناب عمر بن سعید بن ہلال نے بیان کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا آپ مجھے نصیحت فرمائیں۔

آپ نے فرمایا میں آپ کو اللہ سے تقویٰ اختیار کرنے پرہیزگاری اور راہ حق میں کوشش کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ جان لو راہ خدا میں کوشش اور پرہیز مفید نہیں ہے۔ تم اپنے سے اعلیٰ اور اوپر والے کی طرف نہ دیکھو بلکہ اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھو۔ پس اکثر دفعہ اللہ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا ہے: اے میرے نبیؐ ان لوگوں کا مال اور اولاد کی کثرت اور یہ دنیا کی رنگینیاں آپ کی آنکھوں کو چکاچوند نہ کردیں اور اپنے نفس کو ان میں سے کسی کی طرف مائل نہ کرو۔ پھر فرمایا: جان لو کہ رسولؐ خدا کی خوراک جو، حلوہ اور کھجور ہوتی تھی اور جب وہ اس کو پالیتے اس کی سخاوت کر دیتے تھے۔ اور جب کوئی مصیبت تیرے اوپر آ جائے تو رسولؐ خدا کے مصائب کو یاد کیا کرو کیونکہ ان کی مثل کسی پر مصائب نازل نہیں ہوئے۔

نیک عمل جنت میں بستر لگائے گا

وبالاسناد الأول عن علی بن مھزیار عن علی بن النعمان عن داود بن فرقد قال سمعت اباعبداللہ جعفر بن محمد (ع) یقول ان العمل الصالح

لیذهب الی الجنة فیمهد لصاحبه کما یبعث الرجل غلامه فیفرش له ثم قرء وامہ الذین امنوا وعملوا الصالحات فلانفسهم یمهدون

حدیث نمبر 26 (مختلف اسناد)

جناب داؤد بن فرقد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے سنا' آپؑ نے فرمایا

عمل صالح جنت لے جاتا ہے پس وہ اپنے صاحب (یعنی کرنے والے) کے لیے بستر لگائے گا جیسا کہ ایک مرد اپنے غلام کو بھیجتا ہے کہ وہ جا کر میرے لیے بستر لگائے۔ پھر آپؑ نے قرآن کی اس آیت کی تلاوت کی جس میں خالق ارشاد فرماتا ہے "بہرحال وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں پس انھوں نے اپنے لیے بستر لگایے ہیں"۔

مومن خائف اور امیدوار دونوں ہو

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن محمد بن سنان عن الحسن بن ابی سارة قال سمعت ابا عبداللّٰه (ع) یقول لا یکون مؤمنا حتی یکون خائفا راجیا ولا یکون خائفا راجیا حتی یکون عاملا لما یخاف ویرجوا۔

حدیث نمبر 27 (مختلف اسناد)

جناب حسن بن ابی سارہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا' آپؑ نے فرمایا کوئی بندہ مومن نہیں بن سکتا جب تک وہ خائف اور امیدوار نہ ہو اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ ایسے اعمال انجام نہ دے جو خوف اور امید کا موجب ہو۔

فرمان خدا کی تفسیر

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن القاسم بن محمد بن علی

قال سئلت ابا عبداللّٰہ (ع) عن قول اللّٰہ عزوجل والذین یؤتون ما اتوا وقلوبھم وجلۃ قال من شفقتھم ورجائھم یخافون ان ترد الیھم اعمالھم اذا لم یطیعوا وھم یرجون ان یتقبل منھم ۔

حدیث نمبر 28 (بحذف اسناد)

جناب قاسم بن محمد بن علی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا: والذین یؤتون ما اتوا وقلوبھم وجلۃ اس سے ان کی شفقت اور امید مراد ہے۔ وہ اپنے اعمال کے کرنے کے بعد ان کے سامنے ہونے سے خوف کھاتے ہیں اور جب وہ اطاعت نہیں کرتے پھر بھی ان اعمال کے قبول ہونے کی امید رکھتے ہیں۔

رسولؐ خدا کو پریشان نہ کرو

وبالاسناد الاول عن علی بن مہزیار عن الحسن عن عثمان بن عیسی عن سماعۃ قال سمعتہ یقول ما لکم تسوؤن رسول اللّٰہ (ص) فقال رجل جعلت فداک وکیف نسوئہ قال اما تعلمون ان اعمالکم تعرض علیہ فاذا رأی فیھا معصیۃ للّٰہ سائہ ذلک فلا تسوؤا رسول اللّٰہ وسروہ ۔

حدیث نمبر 29 (بحذف اسناد)

جناب سماعہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے آپؑ (یعنی امام) سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم رسولؐ خدا کو پریشان کرتے ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں رسولؐ خدا کو کیسے ہم پریشان کرتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا کیا تم جانتے نہیں ہو کہ تمہارے اعمال رسولؐ خدا کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ پس جب آپؐ ان میں برائیوں کو دیکھتے ہیں (یعنی اللہ کی نافرمانی کو دیکھتے ہیں پس وہ نافرمانی آپؐ کو

پریشان کرو یتی ہے) پس تم رسولِ خدا کو پریشان نہ کرو بلکہ ان کو خوش کرو۔

اصحابِ رسولؐ خدا کی حالت

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن ابی سنان عن ابی سعد
سعدی عن اراکة قال صلیت خلف امیرالمؤمنین علی بن طالب علیه
السلام الفجر فی مسجدکم هذا فانفتل علی یمینه وکان علیه کآبة ومکث
حتی طلعت الشمس علی حائط مسجدکم هذا قید رمح ولیس هو علی ما
هو الیوم ثم اقبل علی الناس فقال اما واللّٰه لقد کان اصحاب رسول اللّٰه (ص)
وهم یکابدون هذا اللیل یراوحون بین جباههم ورکبهم کأن زفیر النار فی
آذانهم فاذا اصبحوا اصبحوا غبراً صفراً بین اعینهم شبه رکب المعزی فاذا
ذکر اللّٰه تعالی مادوا کما یمید الشجر فی یوم الریح و انهملت عیونهم حتی
تبتل ثیابهم قال ثم نهض وهو یقول واللّٰه لکانما بت القوم غافلین ثم لم یر
مفترا حتی کان من أمر ابن ملجم لعنه اللّٰه ما کان۔

حدیث نمبر 30 (بحذفِ اسناد)

جناب اراکہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے نمازِ فجر امیر مومنین علی علیہ
السلام کی اقتداء میں اس مسجد میں ادا کی۔ پس وہ دائیں کروٹ بیٹ گئے اور آپؑ پر
مشقت کے آثار واضح تھے۔ وہ مسجد میں رکے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا اور اس
کی دھوپ مسجد کی دیواروں پر پڑی اور ان کے پاس نیزے کا غلاف تھا لیکن خود نیزہ آج
آپ کے پاس موجود نہیں تھا۔ پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا
خدا کی قسم! اصحابِ رسولؐ اس رات کو بہت زحمت و مشقت کیا کرتے تھے اور وہ
اپنے گھٹنوں اور پیشانی کو بار بار زمین پر رکھتے (یعنی سجدے زیادہ کرتے) تھے گویا جہنم کی

سگ کا شور وہ اپنے کانوں سے سنتے تھے۔ جب وہ صبح کرتے تھے تو ان کی حالت یہ ہوتی کہ بچوں کی طرح روتے' مصیبت زدہ ہوتے اور ان کے رنگ زرد ہو چکے ہوتے تھے جیسے ان پر کوئی مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہو۔ پس جب ان کے سامنے ذکر خدا کیا جاتا تھا تو وہ کانپتے تھے جیسے تیز ہوائیں درخت ہلاتے ہیں اور ان کی آنکھوں سے اس طرح آنسو بہتے یہاں تک کہ ان کے کپڑے تر ہو جاتے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور یہ فرما رہے تھے کہ خدا کی قسم! یہ لوگ غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ پھر آپ کو عام نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ ابن ملجم لعنۃ اللہ علیہ کا واقعہ آپ کے ساتھ رونما ہو گیا۔

کوفے کے تاجروں کو مولاؑ کی وعظ

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن محبوب عن عمرو بن ابی المقدام عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر علیه السلام قال کان امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام عندکم بالکوفة یغتدی فی کل یوم من القصر فیطوف فی اسواق الکوفة سوقا سوقا ومعه الدرة علی عاتقه وکان لها طرفان وکان تسمی السبیبة قال فیقف علی کل اهل سوق فینادی فیهم یامعشر التجار قدموا الاستخارة وتبرکوا بالسهولة واقتربوا من المبتاعین وتزینوا بالحلم وتناهوا عن الیمین وجانبوا الکذب وتجافوا عن الظلم وانصفوا المظلومین ولا تقربوا الربوا واوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیائهم ولاتعثوا فی الارض مفسدین قال فیطوف فی جمیع اسواق الکوفة ثم یرجع ویقعد للناس قال وکان اذا نظروا الیه قد اقبل الیهم وقال یامعشر الناس امسکوا ایدیهم واصغوا الیه بآذانهم ورمقوه بأعینهم حتی یفرغ من کلامه فاذا فرغ قالوا السمع والطاعة یاامیرالمؤمنین

حدیث نمبر 31 (بحذف اسناد)

حضرت ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا: حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کوفہ میں موجود تھے۔ وہ ہر روز صبح کے وقت کوفہ کے بازاروں میں ہر ایک بازار میں چکر لگاتے تھے اور آپؑ کے پاس کندھے پر دُرا ہوتا تھا جس کے دو سرے ہوتے تھے اس کا نام سبیہ تھا اور آپ بازار کے لوگوں کے پاس کھڑے ہو جاتے اور فرماتے اے تاجروں کے گروہ! خیر اور نیکی کو طلب کرو اور آسانی اور سہولت کے ساتھ برکت حاصل کرو۔ خریدنے والوں کے قرب کو حاصل کرو اپنے آپ کو حلم اور بردباری سے مزین کرو اور قسموں سے پرہیز کرو اور جھوٹ سے اجتناب کرو اور ظلم سے پرہیز کرو اور مظلوم کے ساتھ انصاف کرو اور سود سے پرہیز کرو وزن کو پورا کرو۔ لوگوں کو شیء میں کم نہ دو اور زمین میں فساد برپا نہ کرو۔ راوی بیان کرتا ہے کہ آپؑ کوفہ کے سارے بازاروں میں چکر لگاتے' پھر آپؑ واپس آتے اور لوگوں کے پاس بیٹھ جاتے اور فرماتے اے لوگو! اپنے ہاتھوں کو روکو اور غور سے میری باتوں کو سنو۔ لوگ آپؑ کو غور سے دیکھتے اور سنتے۔ جب آپؑ اپنی گفتگو سے فارغ ہو جاتے تو لوگ عرض کرتے اے امیرالمومنینؑ! ہم نے سن لیا ہے اور آپؑ کی اطاعت بھی کریں گے۔

امیرالمومنین کا کوفہ والوں کو وعظ کرنا

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن الحسن بن محبوب عن عمرو بن ابی المقدام عن جابر عن ابی جعفر علیه السلام قال کان امیر المؤمنین علیه السلام بالكوفه اذا صلى العشاء الاخيرة ينادي الناس ثلاث مرات حتى يسمع اهل المسجد ايها الناس تجهزوا رحمكم الله فقد نودي فيكم بالرحيل فما التعرج على الدنيا بعد النداء فيها بالرحيل تجهزوا رحمكم الله وانتقلوا بأفضل ما بحضرتكم من الزاد وهو التقوى و علموا ان

طريقكم في المعاد وممركم على الصراط والهول الاعظم امامكم وعلى طريقكم عقبة كؤدة ومنازل مهولة مخوفة لابدلكم من الممر عليها والوقوف عندها فاما رحمة الله جل جلاله فنجاة من هولها وعظم خطرها وفظاعة منظرها وشدة مختبرها واما مهلكة ليس بعدها انجبار

حدیث نمبر 32 ([illegible])

جناب جابر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو جعفر امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا امیر المومنین نے کوفے میں نماز عشاء کے ادا کرنے کے بعد تین دفعہ آواز دی یہاں تک کہ تمام اہل مسجد نے آپ کی آواز سنی۔ اے لوگو! خدا تم پر رحم کرے، اپنے زادِ راہ کو تیار کرو کیونکہ تمہیں کوچ کی آواز ملنے والی ہے۔ اس دنیا میں کوچ کی آواز کے بعد کسی نے ٹھہرنا نہیں ہے۔ خدا تم پر رحم کرے۔ اپنے زادِ راہ کو تیار کرو اور اس کو منتقل کرو اور تمہارے سامنے بہترین زادِ راہ وہ تقویٰ ہے اور جان لو کہ تمہارا راستہ قیامت کی طرف جاتا ہے اور تمہارا گزر پل صراط سے ہوتا ہے اور بہت بڑی ہولناکی آپ کے سامنے ہے۔ اور تمہارے راستے میں دشوار گزار گھاٹیاں اور خوفناک منازل بھی ہیں اور اس راستے سے گزرنا بھی تمہارے لیے ضروری ہے اور ان منزلوں پر رکنا بھی ضروری ہے۔ پس آگاہ ہو جاؤ اللہ کی رحمت سے ہی اس ہولناکی سے اور عظیم خطرے اور دہشت ناک منظر سے اور اس کے شدید سخت امتحان سے نجات حاصل ہو سکتی ہے اور یا ایسی ہلاکت ہوگی کہ جس کا بعد میں جبران نہیں ہو سکے گا۔

علی بن حسینؑ کی وعظ پر مشتمل تقریر

وبالاسناد الاول عن علي بن مهزيار عن الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن ابي حمزة الثمالي قال ما سمعت باحد قط كان ازهد من

على ابن الحسين عليه السلام اذا تكلم فى الزهد ووعظ ابكى من بحضرته قال ابوحمزة فقرأت صحيفة فيها كلام زهد من كلام على بن الحسين عليه السلام وكتبت ما فيها واتيت به فعرضته عليه فعرفه وصححة وكان فيها

بسم الله الرحمن الرحيم

كفانا الله واياكم كيد الظالمين وبغى الحاسدين وبطش الجبارين ايها المؤمنون مصيبتكم الطواغيت من اهل الرغبة فى الدنيا المائلون اليها المفتونون بها المقبلون عليها وعلى حطامها وهشيمها البائد غداً فاحذروا ما حذركم الله منها وازهدوا فيما زهدكم الله فيه منها ولا تركنوا الى ما فى هذه الدنيا ركون من اتخذها دار قرار ومنزل استيطان وبالله ان لكم مما فيها عليها دليلا من زينتها وتصرف ايامها وتغير انقلابها ومثلاتها وتلاعبها باهلها انها لترفع الخميل وتضع الشريف وتورد النار اقواما غداً ففى هذا معتبر ومختبر وزاجر للنبيه ان الامور الواردة عليكم فى كل يوم وليلة من مظلات الفتن وحوادث البدع وسنن الجور وبوائق الزمن وهيبة السلطان ووسوسة الشيطان ليذر القلوب عن تنبيها وتذهب من وجود الهدى ومعرفة اهل الحق الا قليلا ممن عصمه الله وليس يعرف بصرف ايامها وتقلب حالاتها وعاقبة ضرر فتنتها الا من عصمه الله ونهج سبيل الرشد وسلك سبيل القصد ممن استعان على ذلك بالزهد فكرر الفكر واتعظ بالعبر وازدجر فزهد فى عاجل بهجة الدنيا وتجافى عن لذاتها ورغب فى دائم نعم الآخرة واسعى لها سعيها وراقب الموت وسئم الحياة مع القوم الظالمين فعند ذلك نظر الى ما فى الدنيا بعين نيرة حديدة النظر و بصر

حوادث الفتن وضلال البدع وجور الملوك الظلمة فقد لعمري استدبرتم من الامور الماضية في الايام الخالية من الفتن المتراكمة والانهماك فيها ما تستدلون به على تجنب الغواة واهل البدع والبغي والفساد في الارض بغير الحق فاستعينوا بالله وارجعوا الى طاعته وطاعة من هو اولى بالطاعة من طاعة من اتبع واطيع فالحذر الحذر من قبل الندامة والحسرة والقدوم على الله والوقوف بين يديه وبالله ما صدر عن معصية الله الا الى عذابه وما اثر قوم قط الدنيا على الاخرة الا ساء منقلبهم وساء مصيرهم وما العلم بالله والعمل بطاعته الا الفان مؤتلفان فمن عرف الله خافه فحثه الخوف على العمل بطاعة الله وان ارباب العلم واتباعهم الذين عرفوا الله فعملوا له ورغبوا اليه وقد قال الله انما يخشى الله من عباده العلماء فلا تلتمسوا شيئا مما في هذه الدنيا بمعصية الله واشتغلوا في هذه الدنيا بطاعة الله واغتنموا ايامها واسعوا لما فيه نجاتكم غداً من عذاب الله فان ذلك اقل للتبعة وادنى من العذر وارجى للنجاة فقدموا امر الله وطاعته وطاعة من اوجب الله طاعته بين يدي الامور كلها ولا تقدموا الامور الواردة عليكم من طاعة الطواغيت وفتنة زهرة الدنيا بين يدي امرالله وطاعته وطاعة اولي الامر منكم واعلموا انكم عبيدالله ونحن معكم يحكم علينا وعليكم سيدحاكم غداً وهو موقفكم ومسائلكم فاعدوا الجواب قبل الوقوف والمسألة والعرض على رب العالمين يومئذ لاتكلم نفس الا باذنه واعلموا ان الله لايصدق كاذبا ولا يكذب صادقا ولا يرد عذر مستحق ولا يعذر غير معذور بل الله الحجة على خلقه بالرسل والاوصياء بعد الرسل فاتقوا الله عباد الله واستقبلوا من اصلاح انفسكم وطاعة الله وطاعة من تتولونه

دنیا کی طرف اور اس کے سازوسامان کی طرف ہے جو کل فنا ہونے والی چیزیں ہیں۔

اے لوگو! بچو اور ڈرو ان چیزوں سے جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ڈرایا ہے۔ اور پرہیزگاری کرو دنیا کی ان چیزوں سے جن سے اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کرنے کا حکم دیا ہے اس دنیا پر بھروسہ اور اعتماد نہ کرو۔ اس شخص کے بھروسہ و اعتماد کی مانند جس نے اس دنیا کو اپنے لیے قرار والا گھر اور ہمیشہ رہنے کی منزل قرار دیا ہے۔ خدا کی قسم! اس دنیا میں سے تمہارے لیے فقط وہ چیز ہے جس کے بارے میں تمہارے پاس دلیل ہو کہ اس کے لیے زینت ہے۔ اس کے ایام گزر رہے ہیں اور اس میں انقلاب پایا جاتا ہے اور اس کا انقلاب مختلف ہوتا رہتا ہے۔ یہ دنیا اپنے اہل کے ساتھ کھیل کھیلتی ہے۔ یہ دنیا کیسے پست کو بلند کر دیتی ہے اور کسی شریف کو نیچے گرا دیتی ہے۔ اور یہ کل بہت اقوام کو جہنم کی آگ میں جلا دے گی۔ پس اس میں عبرت ہے امتحان ہے اور متقی ہونے والوں کے لیے اس میں زجر اور تنبیہ ہے۔ تحقیق اس دنیا میں جو کچھ آپ لوگوں پر حادثات وارد ہوتا ہے وہ فتنوں کی گمراہی' بدعتوں کے حوادث' ظالم و جابر کی روش اور زمانے کی بے رخی اور بادشاہوں کی ہیبت اور شیطان کے وسواس یہ سب کے سب وہ امور ہیں جن کی طرف توجہ کرنے سے ہی دل مجروح اور زخمی ہو جاتے ہیں۔ ہادی کے وجود اور اہل حق کی معرفت سے غافل ہو جاتا ہے۔ سوائے چند لوگوں کے جن پر ان کا اثر نہیں ہوتا ہے۔ وہ ان میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ و معصوم بنا رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مختلف آیات اور حالات کی تبدیلی اور صادر ہونے والے انجام سے کوئی معرفت حاصل نہیں کرتا سوائے چند لوگوں کے جن کو اللہ نے محفوظ رکھا ہے اور ان کو ہدایت و رشد کے راستے پر چلایا ہے وہ مقصود راستے کے راہی ہیں۔ یہ ان میں سے ہیں جو ان چیزوں سے بے نیاز طلب کرتے ہیں اور ان کی فکر مضبوط ہوتی ہے اور عبرت حاصل کرتے ہیں۔ پس وہ اس دنیا کی جلدی ختم ہونے والی چمک دمک سے پرہیز کرتے ہیں اور اس کی لذت سے دور و الگ رہتے ہیں اور

وہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کی نعمات کی طرف رغبت رکھتے ہیں اور وہ ان کے لیے کوشش کرتے ہیں' موت کے انتظار میں رہتے ہیں اور ان ظالم اقوام کے ساتھ زندگی گزارنے پر کتا چکے ہیں۔ وہ اس کے باوجود بھی اس دنیا کو عبرت انگیز آنکھ سے دیکھتے ہیں اور وہ پُرفتن حوادث' بدعات کی گمراہی اور ظالم بادشاہوں کے ظلم و جور کی طرف اُن کی نظر رہتی ہے۔ مجھے قسم ہے اپنی زندگی کی کہ تم اپنے ماضی کے امور جو فانی ایام میں گزر چکے ہیں اس میں غور وفکر کرو۔ وہ امور جو فتنوں کے ڈھیر ہیں اور ان فتنوں میں مشغول ہیں' تاکہ ان باغیوں اور بدعتی اور زمین پر ناحق فساد کرنے والوں سے نجات حاصل کرنے کے راستے دریافت کرتے رہتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہیں اور وہ اس کی اطاعت کی طرف جو ان سب سے زیادہ اولیٰ وسزاوار ہے جن کی اطاعت اور اتباع کی جاتی ہے' ندامت اور حسرت سے پہلے ہی اپنے آپ کو محفوظ رکھو اور ڈرو اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے سے اور بارگاہِ خدا میں جانے سے پہلے ڈرو۔

خدا کی قسم' خدا کی نافرمانی میں جو بھی عمل انجام دیا جائے گا اُس پر عذاب ہوگا اور جو قوم اپنی دنیا کو آخرت پر ترجیح دے گی تو اُس نے بہت برا کیا' ان کا آخرت سے دنیا کی طرف رغب ہونا اور یہ راہ اپنانا دونوں بہت بُرے ہیں۔ خدا کی عزت اور خدا کی اطاعت کرنا' یہ دونوں آپس میں مالوف ہیں یعنی ان دونوں میں باہمی اُلفت ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے وہ اس سے ڈرتا ہے اور اس کا خوف ہی اُس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔

تحقیق صاحبانِ علم اور وہ جو اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتے ہیں وہ تو فقط اُس کے لیے عمل بجا لاتے ہیں اور اُس کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اُس سے اُس کے عالم بندے ہی ڈرتے ہیں اور وہ دنیا میں سے جو خدا کی نافرمانی کے امور و چیزیں ہیں وہ ان کو مس بھی نہیں کرتے۔ اور وہ اللہ کی اطاعت کی خاطر اس دنیا سے رخ

موڑ لیتے ہیں اور اس دنیا کے ایام کو غنیمت قرار دیتے ہیں۔ اور یہ ان ایام کو ان چیزوں میں بسر کرتے ہیں جو تم کو کل قیامت کے دن کے عذاب سے نجات دلا سکیں۔ پس یہ پیروی ان میں کم اور عذر سے ادنیٰ اور نجات کی امید والے ہوتے ہیں۔ پس حکم و امر خدا اور اس کی اطاعت کی طرف اور جن لوگوں کی اطاعت اللہ نے واجب قرار دی ہے ان کی اطاعت کی طرف جلدی کرتے ہیں جو امور ان کے سامنے آتے ہیں۔ ان تمام میں وہ ان کی اطاعت کرتے ہیں اور جو امور ان پر وارد ہوتے ہیں ان میں وہ دنیا کے سرکشوں اور دنیا کی رنگینیوں کی اطاعت کو اللہ اور اولی الامر کی اطاعت پر مقدم نہیں کرتے"۔

اے لوگو! جان لو کہ تم سب کے سب اللہ کے بندے ہو اور ہم بھی تمہارے ساتھ اللہ کے بندے ہیں۔ ہم اور آپ سب پر اُس کا حکم ہوا ہے اور قیامت کے دن پھر حکم ہوگا۔ اور وہ یہ ہے کہ تم سب کے سب اُس کی بارگاہ میں کھڑے کیے جاؤ گے اور تم سب سے سوالات ہوں گے۔ پس اُس کے سامنے کھڑے ہوئے اور اُس کی بارگاہ میں پیش ہونے سے پہلے ان کے جوابات تیار کرو۔ یہ وہ دن ہوگا جس دن کوئی نفس بھی اُس کی اجازت کے بغیر نہیں بولے گا۔

جان لو! اللہ تعالیٰ جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا اور سچے کی تکذیب نہیں کرے گا۔ مستحق کا عذر رد نہیں کرے گا۔ غیر معذور کے عذر کو قبول نہیں کرے گا' بلکہ اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی مخلوق پر اس کے رسول اور رسولوں کے بعد اُن کے اوصیاء سب حجت و دلیل قائم کریں گے۔

اے خدا کے بندو! خدا سے ڈرو اور اپنے نفسوں کی اصلاح کرو۔ اللہ کی اطاعت اور وہ جن کی اطاعت کو اُس نے واجب قرار دیا ہے اُن کی اطاعت کرو' تا کہ تم کو ندامت اور پشیمانی نہ ہو اور خدا کے پاس گذشتہ کل کی تفریط پر ندامت یہ اللہ کے حق کو ضائع کرنے پر ہوگا اور تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اُس سے توبہ کرو (یعنی اُس کی طرف رجوع کرو)

کیونکہ وہ توبہ قبول کرنے والا ہے اور تمھاری بدیوں اور نافرمانیوں کو معاف کرنے والا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے۔ تم غاصب لوگوں کی بیٹھک سے بچو' ظالموں کی مدد کرنے سے پرہیز کرو اور فاسقوں کا ساتھ دینے سے اجتناب کرو' ان کے فتنوں سے بچو اور حرام کی کمائی سے دوری اختیار کرو۔

جان لو' جو شخص اللہ کے اولیاء کی مخالفت کرے گا اور اللہ کے بتائے ہوئے دین کو چھوڑ کر دوسرا طریقۂ زندگی اپنائے گا' اور وہ اللہ کے ولی کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کے حکم پر عمل کرے گا وہ جہنم کا ایندھن بنے گا اور جہنم کی آگ اس پر غالب آئے گی۔ اے صاحبانِ عقل اور صاحبانِ بصیرت! اس سے عبرت حاصل کرو اور اللہ نے جو تمہاری ہدایت کی ہے اس پر اس کی حمد کرو اور جان لو کہ تم اس کی قدرت و حکومت سے نکل کر کسی دوسرے کی حکومت میں داخل نہیں ہو سکتے اور وہ تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے۔ پھر تم کو اس کی طرف محشور کیا جائے گا۔ پس اس کی عظمت سے فائدے حاصل کرو اور نیک لوگوں کے آداب سے اپنے آپ کو مؤدب کرو۔

میں ابن زبیر کے فتنے سے خوفزدہ ہوں

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن الحسن بن علي بن الحكم عن ابي حفص الاعشى و محمد بن سنان عن رجل من بني اسد جميعا عن ابي حمزة الثمالي عن علي بن الحسين (ع) قال خرجت حتى انتهيت الى هذا الحائط فاتكأت عليه فاذا رجل عليه ثوبان ابيضان فنظر في تجاه وجهي ثم قال يا علي بن الحسين مالي اراك كئيبا حزينا اعلى الدنيا فرزق الله حاضر للبر والفاجر قال قلت يا علي هذا احزن وانه لكما يقول قال فقال على الآخرة فهو وعد صادق يحكم فيه ملك قاهر قلت يا علي هذا حزن وانه لكما تقول قال فما حزنك قلت مما نتخوف من فتنة ابن الزبير قال

فصحك ثم قال یاعلی بن الحسین هل رأیت احداً توکل علی اللّٰہ فلم یکفه قال قلت لا ثم تطرق فاذا لیس قدامی احد

حدیث نمبر 34 (مختلف اسناد)

جناب ابوحمزہ ثمالی نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ میں گھر سے نکلا' یہاں تک کہ میں اس دیوار تک آ گیا۔ میں نے اس سے ٹیک لگائی۔ اچانک ایک مرد ظاہر ہوا اس نے دو سفید رنگ کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے' پس وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا: اے زین العابدینؑ! کیا وجہ ہے کہ میں آپؑ کو آج اس دنیا پر پریشان اور غمزدہ دیکھ رہا ہوں' جبکہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہر نیک و بد کے لیے حاضر ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا' میرا غم و حزن اس وجہ سے نہیں ہے۔ پھر اس دوسرے شخص نے کہا' یہ وہ سچا وعدہ ہے جس پر مالک قاہر نے حکم لگایا ہے۔ پھر میں نے عرض کیا: اے مولا! پھر یہ حزن کس پر ہے؟ آپؑ نے فرمایا: میں ابن زبیر کے فتنے کے بارے میں خوفزدہ ہوں۔ وہ شخص مسکرایا اور اس نے عرض کیا: اے علی بن حسینؑ! کیا آپؑ نے دیکھا ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اور وہ اس کی کفایت نہ کرے؟ میں نے کہا: پھر میں نے آنکھ جھپکی تو میرے سامنے کوئی بھی نہیں تھا۔

قولِ خدا کی تفسیر

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن القاسم بن عروة عن رجل عن احدهما (ع) فی معنی قوله جل وعز كذلك يريهم الله اعمالهم حسرات عليهم قال الرجل يكسب مالا فيحرم ان يعمل فيه خيراً فيموت فيرثه غيره فيعمل فيه عملا صالحا فيرى الرجل ما كسب حسنات فی میزان غیره

حدیث نمبر 35 (مختلف اسناد)

جناب قاسم بن عروہ نے بیان کیا ہے کہ امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ خدا کے اس فرمان کی تفسیر کیا ہے۔

كذلك يريهم الله اعمالهم حسرات عليهم

"ایسے ہی اللہ ان کو اُن کے اعمال دکھائے گا جن میں حسرت کے ساتھ دیکھیں گے"۔

آپؑ نے فرمایا ایک مرد مال کماتا ہے اور وہ اُس سے کوئی نیک کام نہیں کرتا' واجبات ادا نہیں کرتا اور وہ مر جاتا ہے اور دوسرے لوگ اس سے ارث لیتے ہیں اور وہ اس مال سے اعمال خیر انجام دیتے ہیں۔ پس وہ مرد اس کے مال سے کمائی ہوئی نیکیاں دوسروں کے نامۂ اعمال میں دیکھے گا تو اس وقت اس پر حسرت کرے گا۔

ایک نیکی بھی ہمیشہ کے عذاب سے محفوظ کر دیتی ہے

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن ابن ابي عمير عن هشام بن سالم عن ابي عبدالله (ع) قال اذا هممت بخير فان الله تبارك وتعالى ربما اطلع على عبده وهو على الشيئ من طاعته فيقول وعزتي وجلالي لا اعذبك بعدها واذا هممت بمعصية فلا تفعلها فان الله تبارك وتعالى ربما اطلع على العبد وهو على شيئ من معاصيه فيقول وعزتي وجلالي لا اغفر لك ابدا -

حدیث نمبر 36 (مختلف اسناد)

جناب ہشام بن سالم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب تم نیکی وخیر کا ارادہ رکھتے ہو تو بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر مطلع ہوتا کہ جو اس کی اطاعت میں سے کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے قسم ہے اپنی عزت و بزرگی کی اس کے بعد میں تجھے ہرگز عذاب نہیں کروں گا اور جب تم کسی ایسے کام کا ارادہ کرتے ہو جو اس کی نافرمانی ہے اس کو انجام نہ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے کسی بندے کے بارے میں مطلع ہوتا ہے کہ جو ایس کام کرنا چاہتا ہے جو اس کی نافرمانی شمار ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے قسم ہے اپنی عزت و بزرگی کی کہ اے میرے بندے! میں تجھے کبھی بھی معاف نہیں کروں گا۔

کوئی ایک روزہ بھی ہمیشہ کے لیے عذاب سے محفوظ کر دیتا ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن علی بن حدید عن علی بن النعمان عن حمزة بن حمران قال سمعت ابا عبداللہ (ع) یقول اذاھم احدکم بخیر فان العبد ربما صلی الصلوۃ وصام الیوم فقال لہ ما شئت بعدھا فقد غفرلك -

حدیث نمبر 37:(بحذف اسناد)

حمزہ بن حمران رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے جب کوئی بندہ نماز ادا کرتا ہے یا ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس شخص کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کچھ تو خدا سے چاہتا ہے وہ تجھے معاف کر دے گا۔

یقین بہتر ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار قال أخبرنی ابن اسحق الخراسانی صاحب کان لنا قال امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام یقول لاترتابوا فتشکوا فتکفروا ولا ترخصوا الا نفسکم فتدھنوا ولا تداھنوا فی الحق فتخسروا وان الحزم ان تتفقوا ومن الفقہ ان لا تغتروا

وان انصحكم لنفسه اطوعكم لربه وان اغشكم لنفسه اعصاكم لربه من يطع الله يأمن ويرشد ومن يعصه يخب ويندم اسألوا الله اليقين وارغبوا اليه في العافيه وخير ما دار في القلب اليقين ايها الناس اياكم والكذب فان كل راج طالب وكل خائف هارب

حدیث نمبر 38 (مختلف اسناد)

جناب ابن اسحاق خراسانی نے ہمارے لیے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:

اے لوگو! شک نہ کرو اگر شک کرو گے تو شکوہ کرو گے اور شکوہ کرو گے تو کافر ہو جاؤ گے۔ اپنے نفسوں کو آزادنہ چھوڑو ورنہ ختم ہو جاؤ گے۔ حق کے بارے میں فریب اور دھوکا نہ کھاؤ ورنہ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ جزم ویقین ہے کہ تم فقہ کا علم حاصل کرو اور فقہ میں یہ ہے کہ تم کسی کو دھوکا نہ دو تم اپنے آپ کو نصیحت کرو تا کہ تم اپنے رب کی زیادہ اطاعت کرنے والے بن جاؤ اور اگر تم نے اپنے نفس کو دھوکا دیا تو یہ اپنے رب کی سب سے زیادہ نافرمانی کرنے والا ہو جائے گا اور جو اپنے رب کی اطاعت کرے گا وہ امن میں رہے گا اور ہدایت یافتہ ہوگا اور جو اپنے رب کی نافرمانی کرے گا وہ بے کار اور پشیمانی شدہ نے والا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے یقین کا سوال کرو اور عافیت میں اس کی طرف رجوع کرو اور دل میں وارد ہونے والی سب سے بہترین چیز کا نام یقین ہے۔

اے لوگو! جھوٹ سے بچو بیس جو امید رکھتا ہے وہ طالب ہوتا ہے اور جو خائف ہوتا ہے وہ فرار کرنے والا ہوتا ہے۔

موت کو قریب سمجھو

وبالاسناد الاول عن علی بن مهزيار رفعه قال كان امير المؤمنين صلوات الله عليه يقول قربوا على انفسكم البعيد وهونوا عليها الشديد

واعلموا ان عبداً وان ضعفت حیلته ووهنت مکیدته انه لن ینقص ما قدر اللّٰہ له وان قوی عبد فی شدة الحیلة وقوة المکیدة انه لن یزداد علی ما قدر اللّٰہ له

حدیث نمبر 39.(بحذف اسناد)

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا تم اپنے نفسوں کے بعید کو قریب کرو (یعنی موت جو دور ہے اس کو اپنے قریب سمجھو) اور جو تمہارے نفس پر سخت ہے (یعنی موت) اس کو اپنے اوپر آسان قرار دو۔ جان لو! اے لوگو! ایک بندہ اگر اس کام کرنے کی ہمت وقدرت سے کمزور ہو اور اس کا مکر سست ہو تب بھی کوئی چیز اس سے کم نہیں کی جائے گی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقرر فرمائی ہے اور کوئی بندہ کام کرنے کی ہمت وطاقت میں قوی ہو اور اس کا مکر قوی ہو تب بھی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقدر کیا ہے اس میں زیادتی نہیں کر سکتا۔

اصلاحِ نفس

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن ابن ابی عمیر عن هشام رفعه الی ابی عبداللہ (ع) کان امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام یقول للناس بالکوفة اتروش لااعلم ما یصلحکم بلی ولکنی اکره ان اصلحکم بفساد نفسی۔

حدیث نمبر 40 (بحذف اسناد)

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کوفہ میں لوگوں سے فرمایا تم یہ گمان کرتے ہو کہ میں تمہاری اصلاح کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ کیوں نہیں میں اس کے بارے میں جانتا ہوں لیکن میں نہیں چاہتا کہ اپنے نفس کے فساد کے ساتھ ساتھ

تمہاری اصلاح نہیں کرنا چاہتا۔

میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں ڈرتا ہوں

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن عاصم عن فضیل الرسان عن یحیی بن عقیل قال قال علی علیہ السلام انما اخاف علیکم اثنتین اتباع الھوی وطول الأمل فاما اتباع الھوی فیصد عن الحق واما طول الأمل فینسی الآخرۃ ارتحلت الآخرۃ مقبلۃ وارتحلت الدنیا مدبرۃ ولکل بنون فکونوا من بنی الآخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا الیوم عمل ولا حساب وغداً حساب ولا عمل

حدیث نمبر 41 (مختلف اسناد)

جناب یحیی بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو! میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں ڈرتا ہوں

① خواہشات کی پیروی کرنے کے بارے میں،

② لمبی آرزو کرنے کے بارے میں' کیونکہ خواہش کی پیروی حق سے روک دیتی ہے اور لمبی آرزو آخرت کو بھلا دیتی ہے۔

اے لوگو! آخرت تمہارے سامنے اور آگے ہے اور دنیا تمہارے پیچھے ہے اور ہر یک کے فرزند ہیں پس دنیا کے فرزند بن کر نہ رہو۔ آج عمل کا دن ہے' حساب نہیں ہوگا اور کل حساب کا دن ہوگا۔ اُس دن عمل نہیں ہوگا۔

دل کو شریف بناؤ

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن فضالۃ عن اسماعیل عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال کان امیر المؤمنین علیہ السلام یقول نبہ بالفکر

فيه نحن نادما وقد ندم على ما قد فرط بالامس في جنب الله وصيع من حق
الله و ستغفروا الله وتوبوا اليه فانه يقبل التوبة ويعفو عن سيئات ويعم م
تفعون ويايكم وصحبة العاصين ومعونة الظالمين ومجاورة لفسقين
احذروا فتنتهم وتباعدوا من ساحتهم واعلمو انه من خلف وبيه له
ودن بغير دين الله واستبد بامره دون امر ولي الله في نار تلتهب تاكل
ابدان غلبت شقوتها فاعتبروا ياولي الابصار واحمدو لله على ما هداكم
و علمو نكم لا تخرجون من قدرة الله الى غير قدرته وسيرى لله عملكم
ثم ليه تحشرون فانتفعوا بالعظة وتأدبوا باداب الصالحين

حدیث نمبر 33 (بحذف اسناد)

حضرت ابوحمزہ ثمالی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے کسی یک کے بارے میں نہیں سنا جو علی بن حسین علیہ السلام سے زیادہ زاہد و پرہیزگار ہو۔ جب آپ زہد کے بارے میں گفتگو کرتے جو جو آپ کے سامنے ہوتا وہ رونا شروع کر دیتا تھا۔ بوحمزہ ثمالی فرماتے ہیں میں نے ایک صحیفہ پڑھا جس میں آپ کے زہد کے بارے میں تحریر تھا اور جو کچھ اس میں تحریر تھا میں نے اسے آپ کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ آپ نے اس کو دیکھا اور اس کی صحت کی تصدیق کی اور جو کچھ اس میں تھا اس سب کی تصدیق کی۔ وہ تحریر یوں تھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خداوند کریم ہمیں اور آپ لوگوں کو ظالموں کے مکر سے محفوظ رکھے حاسدوں کی بغاوت و سرکشی سے اور ظالم و جابر لوگوں کے ظلم سے اور حملے سے محفوظ رکھے۔

اے مومنو آپ کی مصیبت ان لوگوں کی سرکشی سے جو دنیا میں رغبت رکھنے والوں سے ہیں اور اس کی طرف مائل ہیں اور اس دنیا کے فتنے سے مفتون ہیں اور اس کی توجہ اس

فتبث وجف عن النوم جنبك واتق الله ربك -

حديث نمبر 42 (بحذف اسناد)

حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اپنے دل کو فکر وسوچ کے ساتھ شریف بناؤ اور اپنے پہلو (یعنی دل کو نیند سے بیدار کرو اور اپنے رب سے ڈرتے رہو)۔

عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے اصحاب کو وعظ کرنا

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن رجل عن واصل بن سلیمان عن ابن سنان قال سمعت ابا عبداللہ (ع) یقول کان المسیح (ع) یقول لاصحابه ان کنتم احبائی واخوانی فوطنوا انفسکم علی العداوة والبغضاء من الناس فان لم تفعلوا فلستم باخوانی انما اعلمکم لتعملوا ولا لتعلموا لتعجبوا انکم لن تنالوا ما تریدون الابترک ما تشتهون وبصبرکم علی ما تکرهون وایاکم والنظرة فانها تزرع فی قلب صاحبها الشهوة وکفی بها لصاحبها فتنة یاطوبی لمن یری بعینه الشهوات ولم یعمل بقلبه المعاصی ما ابعد ما قدفات وما ادنی ما هو آت ویل للمغترین لوقد اریهم ما یکرهون وفارقهم ما یحبون وجاءهم ما یوعدون وفی خلق هذا اللیل والنهار معتبر ویل لمن کانت الدنیا همه والخطایا عمله کیف یفتضح عند ربه ولا تکثروا الکلام فی غیر ذکراللہ فان الذین یکثرون الکلام فی غیر ذکر الله قاسیة قلوبهم ولکن لا یعلمون لا تنظروا الی عیوب الناس کانکم ارباب ولکن انظروا فی خلاص انفسکم فانما انتم عبید مملوکون الی کم یسیل الماء الی الجبل لایلین الی کم تدرسون الحکمة لاتلین علیها قلوبکم عبیدالسوء لاعبید الاتقیاء ولااحرار کرام انما مثلکم کمثل الدفلی یعجب بزهرها من یراها ویقتل طعمها والسلام

حدیث نمبر 43: (مختلف اسناد)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں. عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم میرے بھائی اور میرے دوست ہو تم اپنے آپ کو لوگوں کی عداوت پر آمادہ رکھو۔ گر تم نے ایسا نہ کیا تو میرے دوست نہیں ہو۔ میں تم کو اس لیے بتا رہا ہوں تا کہ تم اس کو مان لو۔ میں اس لیے نہیں بتا رہا کہ تم اس پر تعجب کرو۔ ہرگز جو کچھ تم چاہتے ہو اس کو نہیں پا سکتے' جب تک تم اس چیز کو نہیں چھوڑتے جس کا تمہیں بہت اشتیاق ہے۔ اور جس کو تم نہیں چاہتے اُس پر صبر کرو۔ اپنے آپ کو نظر سے بچاؤ' کیونکہ یہ دیکھنے والے کے دل میں شہوت وخواہش پیدا کر دیتی ہے اور اس دیکھنے والے کے لیے خود اس کا فتنہ ہی کافی ہے۔ طوبیٰ اور خوش بختی ہے اُس شخص کے لیے جو شہوت وخواہش رکھنے کے باوجود بھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتا۔ جو بعید ہے وہ فوت ہو چکی ہے اور جو قریب ہے وہ آنے والی ہے۔ دھوکے بازوں اور فریب کاروں کے لیے ہلاکت ہے۔ جس کو تم پسند نہیں کرتے۔ تم اس سے ضرور ملاقات کرو گے اور جو تم کو محبوب ہے اس سے ضرور تم جدا ہو کے رہو گے۔ اس دنیا کے شب وروز میں تمہارے لیے عبرت ہے۔ ہلاکت ہے اُس شخص کے لیے جس کے لیے پوری حکمت یہ دنیا ہو اور اس کا عمل خطا ونافرمانی ہو۔ وہ اپنے رب کے سامنے کیسے رسوا ہوگا؟ اللہ کے ذکر کے علاوہ اپنے کلام کو زیادہ نہ کرو کیونکہ ذکرِ خدا کے علاوہ اگر تمہارا کلام زیادہ ہوگا تو اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے لیکن تم کو اس کا علم نہیں ہوگا۔ لوگوں کے عیبوں کی طرف فکر نہ کرو کیونکہ تم سب رعایا ہو تم اپنے اخلاص کی طرف توجہ دو۔ کیونکہ تم سب بندے وغلام ہو۔ کافی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ سیلاب پہاڑ سے آتا ہے لیکن وہ گرم نہیں ہوتا۔ ایسے ہی حکمت بیان کی جاتی ہے لیکن اس سے تمہارے دل نرم نہیں ہوتے کیونکہ تمہارے دل برے غلام کے دل کی مانند ہیں۔ نیک اور سرسبز دل لوگوں کے دلوں کی مانند نہیں ہیں۔ تمہاری مثال دِقلی کی مانند ہے جس چمک دیکھنے والے کو تعجب میں ڈال دیتی

ہے اور اس کا طمع غنیمت ہے۔

شہرت سے بچو

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن ابی نجران عن الحسن بن بحر عن فرات بن احنف عن رجل من اصحاب امیرالمؤمنین علیه السلام قال سمعته یقول تبدل ولا تشتهر واخف شخصك لئلا تذکرو تعلم واکتم واصمت تسلم واومی بیده الی صدره تسر الأبرار وتغیظ الکفار واومی بیده الی العامة۔

حدیث نمبر 44: (محذوف اسناد)

حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا خرچ کرو لیکن اس کی شہرت نہ کرو اور اپنے آپ کو خفیف شمار کرو تا کہ تمہیں یاد رکھا جائے۔ جانو اور پوشیدہ رکھو۔ خاموش رہو تا کہ سالم رہ سکو اور پھر آپ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا یہ نیک لوگوں سے خوش ہوتا ہے اور کفار پر غضب ناک ہوتا ہے اور پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے عوام کی طرف اشارہ فرمایا۔

دو گروہوں کا ملنا

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن عن علی بن فضال قال سمعت ابا الحسن (ع) ما التقت فئتان قط الی نصر اللّٰہ اعظمہ عفواً

حدیث نمبر 45: (محذوف اسناد)

جناب علی بن فضال رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا جب دو گروہ آپس میں ملتے ہیں تو اُن میں سے اللہ کی مدد کا زیادہ حق دار وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے۔

موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی مناجات

وبالاسناد الاول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن محبوب عن هشام بن سالم عن حبيب السجستانی عن ابی جعفر محمد بن علی باقر (ع) قال ان فی التورية مكتوبا فيما ناجى الله تعالى به موسى (ع) ان قال به يا موسى خفنی فی سر امرك احفظك من وراء عورتك واذكرنی فی خلوتك وعند سرور لذتك اذكرك عند غفلاتك واملك غضبك عمن ملكت عليه اكف عنك غضبی واكتم مكنون سری فی سريرتك و اظهر فی علانيتك المداراة عنی لعدوی وعدوك من خلقی ولا تستسب لی عندهم باظهار مكنون سری فتشرك عدوی وعدوك فی سبی

حدیث نمبر 46: (کتاب اسناد)

حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام فرماتے ہیں تورات میں مناجات موسیٰ علیہ السلام میں تحریر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جو مناجات فرمائی ہیں ان میں ذکر فرمایا ہے: اے موسیٰ! تم اپنے پوشیدہ امور میں مجھے یاد رکھو۔ میں تیری پشت میں: تیری عورت (یعنی شرمگاہ) کی حفاظت کروں گا۔ مجھے اپنی تنہائی میں اور اپنی خوشی کے مواقع پر یاد رکھو۔ میں تیری غفلت کے وقت تجھے یاد رکھوں گا۔ جن پر تو حکومت و برتری رکھتا ہے اُن پر اپنے غضب کو روک کر رکھو تاکہ میں اپنے غضب کو تیرے سے روک کر رکھوں اور میرے راز کو اپنے رازوں میں پوشیدہ رکھوں اور میری مخلوق میں سے جو میرے اور تیرے دشمن ہیں اُن کے ساتھ میری طرف سے مدارت (یعنی نرمی کے ساتھ پیش آنا) کا اعلانیہ اظہار کرو اور میرے پوشیدہ راز کا اُن کے سامنے اظہار کر کے مجھے گالیاں نہ دلواؤ۔ اگر تم نے اس طرح کیا تو تو میرے اور اپنے دشمن کے ساتھ مل کر مجھے گالیاں دینے میں شریک ہو جاؤ گے۔

لمعہ نہ بنو

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن ابن محبوب عن مفضل بن یونس عن ابی الحسن الأول (ع) انہ قال ابلغ خیرا وقل خیر ولا تکونن معۃ قلت وما الامعۃ قال لاتقل انا مع الناس وانا کواحد من الناس ان رسول اللہ (ص) قال یا ایہا الناس ھما نجدان نجد خیر ونجد شر فما نجد الشر احب الیکم من نجد الخیر والحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعترتہ الطاھرین۔

حدیث نمبر 47: (بحذف اسناد)

حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا خیر وخوبی کی تبلیغ کرو اور خیر کہو اور لمعہ نہ بن جاؤ۔

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا: مولا! یہ لمعہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یوں نہ کہو کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ ہوں اور میں بھی لوگوں میں سے ایک کی مانند ہوں کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! ہم ان دونوں کو پانے والے ہیں۔ ہم خیر کو پاتے ہیں اور شر کو بھی پاتے ہیں اور کبھی خیر کی نسبت شر کو پسند نہ کرنا۔

مجلس نمبر 24

[بروز بدھ ۲۲ رمضان المبارک سال ۴۰۸ ہجری قمری]

سب سے افضل کلام اللہ کی کتاب ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو غالب أحمد بن محمد الزراری ﴿قال حدثني﴾ من طاهر محمد بن سليمان الرازی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسين بن ابی الخطاب عن محمد بن يحيى الخزاز عن غياث بن ابراهيم عن ابی عبد الله الصادق جعفر بن محمد (ع) عن أبيه عن جده (ع) قال كان رسول الله (ص) اذا خطب حمدالله واثنی عليه ثم قال امابعد فان احسن الحديث كتاب الله واحسن الهدی هدی محمد وشر الامور محدثاتها وكل بدعة ضلالة ويرفع صوته وتحمر وجنتاه ويذكر الساعة وقيامها حتی كانه منذر جيش يقول صبحتكم الساعة مستكم الساعة ثم يقول بعثت انا والساعة كهاتين ويجمع بين سبابتيه من ترك مالا فلاهله ومن ترك دينا فعلی والی

<u>حدیث نمبر 1 (بحذف اسناد)</u>

حضرت امام صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرمایا ہے کہ آپ نے اپنے ایک خطبے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا

امابعد! احسن کلام وحدیث کتاب خدا ہے اور افضل ترین ہدایت محمدؐ کی ہدایت ہے

در سب سے شریر ترین بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر آپؐ نے اپنی آواز بلند کی اور لوگوں کو اکٹھا کیا۔ پھر آپؐ نے قیامت اور اُس کے قائم ہونے کا ذکر یہاں تک فرمایا کہ گویا آپؐ ایک لشکر کو ڈرانے والے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اے لوگو! تم قیامت کے قریب ہو اور قیامت کی طرف تم جا رہے ہو۔ پھر آپؐ نے فرمایا: مجھے مبعوث کیا گیا اور قیامت یہ دونوں یوں آپس میں ملے ہوئے ہیں اور آپؐ نے اپنی دونوں بڑی انگلیوں کو جمع کیا (یعنی میری نبوت قیامت تک چلے گی اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا) تم میں سے جو اپنے ترکہ میں سے مال چھوڑ کر جائے گا وہ اُس کے اپنے خاندان والوں کے لیے ہوگا اور جو قرض چھوڑ کر جائے گا وہ میرے ذمہ یا میری طرف لوٹے گا۔

تم میرے بعد کمزور ہو جاؤ گے

﴿قال أخبرني﴾ ابونصر محمد بن الحسين المقرى ﴿قال حدثنا﴾ عبد الكريم بن محمد البجلى ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن على ﴿قال حدثنا﴾ زيد بن المعدل عن ابان بن عثمان الاحلج عن زيد بن على بن الحسين (ع) قال وضع رسول الله (ص) في مرضه الذى توفى فيه رأسه في حجر ام الفضل و غشى عليه فقطرت قطرة من دموعها على خده ففتح عينيه و قال لها مالك يا ام الفضل قال نعيت الينا نفسك واخبرتنا انك ميت ان يكن الأمر فينا فبشرنا وان يكن في غيرنا فاوص بنا قال فقال لها النبي (ص) انتم المقهورون والمستضعفون من بعدى۔

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

جناب زید بن علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سرِ اقدس حضرت اُمِ فضل رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا۔ آپ کا وہ آخری وقت

تھے اور آپ بیماری اور بے ہوشی کی حالت میں تھے۔ آپ کے رخسار اقدس پر اُم الفضل کی آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک قطرہ ٹپکا۔ آپ نے اپنی آنکھیں کھولیں اور فرمایا اے اُم الفضل! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ بی بی نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپ کی حالت سے ہمیں معلوم ہو رہا ہے کہ آپ اس دنیا سے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر میری رحلت کے بعد امر (یعنی امر خلافت) ہمارے درمیان رہا تو اس میں ہماری خوشی ہے اور اگر یہ ہمارے غیروں کے پاس چلا گیا تو لوگوں کو میری طرف سے وصیت کرنا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ آپ نے اُم الفضل سے فرمایا تم میرے بعد سب سے مجبور کر دی جاؤ گی اور میرے بعد تم سب کو ضعیف و کمزور کر دیا جائے گا۔

ایک فرقہ نجات حاصل کرنے والا ہے

﴿حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن البهلول ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن الحسن الضریر ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن یحیی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن ابان ﴿قال حدثنی﴾ یونس بن ارقم ﴿قال حدثنی﴾ ابو هرون العبدی عن ابی عقیل قال کنا عند امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام فقال لتفترقن هذه الامة علی ثلاثة و سبعین فرقة والذی نفسی بیده ان الفرق کلها ضالة الا من اتبعنی وکان من شیعتی

حدیث نمبر 3 (مختصر اسناد)

جناب ابو عقیل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ہم امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھے کہ آپ نے فرمایا یہ اُمت ضرور تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی اور مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری

جاں ہے۔ سارے فرقے گمراہ ہوں گے سوائے اُس فرقہ یا لوگوں کے جو میری پیروی کریں گے ور وہ میرے شیعوں میں سے ہوں گے۔

اگر آپؑ نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین کی شناخت نہ ہوتی

﴿قال أخبرني﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن یحیی العطار ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عیسی عن علی بن الحکم عن هشام بن سالم عن سلیمان بن خالد عن ابی عبدالله جعفر بن محمد الصادق علیه السلام عن ابائه علیهم السلام قال قال رسول الله (ص) لعلی (ع) یاعلی انت منی وانا منک ولیک ولی وولی ولی الله وعدوی عدوک وعدوی عدو الله یاعلی انا حرب ان حاربک وسلم لمن سالمک یاعلی لک کنز فی الجنة ذو قرینها یاعلی انت قسیم الجنة والنار لایدخل الجنة الامن عرفک وعرفته ولا یدخل النار الامن انکرته وانکرک یاعلی انت والأئمة من بعدک علی الاعراف یوم القیمة تعرف المجرمین بسیماهم والمؤمنین بعلاماتهم یاعلی لولاک لم یعرف المؤمنین بعدی۔

<u>حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)</u>

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یاعلیؑ! آپؑ مجھ سے ہیں اور میں آپؑ سے ہوں۔ آپؑ کا دوست میرا دوست اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔ آپؑ کا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

اے علیؑ میری اس سے جنگ ہے جس نے آپؑ سے جنگ کی۔ اس سے دوستی و سلامتی ہے جس نے آپؑ سے دوستی وسلامتی رکھی۔

اے علیؑ! آپؑ کے لیے جنت میں خزانہ ہے اور آپؑ جنت میں ذوالقرنین ہیں۔

اے علیؑ! آپؑ جنت وجہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں۔

ے علیؑ! جنت میں کوئی بھی داخل نہیں ہوسکے گا مگر وہ شخص جو آپؑ کی معرفت رکھتا ہوگا اور آپؑ اس کو اپنا قرار دیں گے اور جہنم میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر وہ جس کا آپؑ انکار کریں گے اور وہ آپؑ کا انکار کرتا ہوگا

اے علیؑ! آپؑ اور آپؑ کے بعد والے آئمہ قیامت کے دن اس مقام اعراف پر ہوں گے کہ یہاں سے مجرموں کو ان کے چہروں سے اور مومنین کو ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے۔

ے علیؑ! اگر آپؑ نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین کی شناخت نہ ہوسکتی۔

وہ مجنون ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمه الله عن أبيه ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن يحيى واحمد بن ادريس جميعا عن علی بن محمد بن علی بن سعيد الأشعری عن الحسين بن النصر بن المزحم العطار عن أبيه عن عمرو بن شمر عن جابر بن يزيد الجعفی عن ابی جعفر الباقر (ع) قال سمعت جابر بن عبدالله بن حزام الأنصاري يقول لو نشی سلمان وابوذر رحمهما الله لهؤلاء الذين ينتحلون مودتكم اهل البيت لقالوا لهؤلاء يكذابون ولو رأى هؤلاء اولئك لقالوا مجانين

حدیث نمبر 5 (مختلف اسناد)

جناب حضرت جابر بن عبداللہ بن حزام انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر حضرت سلمان اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لوگوں کے بارے جو پہلے آپ کو

اہل بیتؑ کی مودّت کا قائل قرار دیتے ہیں مطلع ہو جائیں تو وہ دونوں ان لوگوں کو اپنے دعویٰ میں جھوٹے قرار دیں گے اور اگر یہ لوگ ان دونوں کے عقیدہ کے بارے میں مطلع ہو جائیں تو ان دونوں کو وہ مجنون شمار کریں گے۔

جس کا اندرون قوی ہوگا تو ظاہر خود بخود قوی ہو جائے گا

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبیه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسی عن یونس بن عبدالرحمن عن محمد بن یاسین قال سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد علیه السلام یقول ما ینفع العبد یظهر حسنا ویسر سیئا الیس اذا رجع الی نفسه علم انه لیس کذلك والله تعالی یقول ان الانسان علی نفسه بصیرة ان السریرة اذا صلحت قویت العلانیة وصلی الله علی سیدنا محمد الامی وآله الطاهرین وسلم تسلیماً۔

حدیث نمبر 6 (بحذف اسناد)

جناب محمد بن یاسین رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بندے کے لیے فائدہ مند نہیں ہے کہ وہ نیکی کو ظاہر کرے یعنی ظاہر اس کا اچھا ہو اور اس کا باطن بُرا ہو کیا ایسا نہیں ہے جب انسان اپنے آپ کی طرف توجہ کرتا ہے تو اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تحقیق انسان اپنے اندرون کے بارے میں خود باخبر ہے۔ جب اس کا اندرون نیک ہو جائے گا تو اس کا ظاہر خود بخود قوی و اچھا ہو جائے گا۔

●●●

مجلس نمبر 25

[سال ۳۶۷ ہجری قمری]

حضرت ابوذر غفاری کا لوگوں کو وعظ کرنا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ ابي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن محمد بن الوليد ﴿قال حدثني﴾ ابي ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن النضر الخزاز عن عمرو بن شمر عن جابر بن يزيد عن ابي جعفر محمد بن علي بن الحسين عليه السلام قال قام ابوذر الغفاري رحمه الله وصعد الكعبة ونادى انا جندب بن سكن فاكتنفه الناس فقال معاشر الناس لو ان احدكم اراد السفر لاعد ما يصلحه افما تريدون السفر يوم ما يصلحكم فقام اليه رجل وقال له ارشدنا رحمك الله فقال ابوذر رحمه الله صوم يوم شديد الحر لنشور وحج البيت الحرام لله تعالى لعظائم الامور وصلوة ركعتين في سواد الليل لوحشة القبور اجعلوا الكلام كلمتين كلمة خير تقولونها وكلمة شر تسكتون عنها وصدقة منك على مسكين لعلك تنجو بها يا مسكين من يوم عسير اجعل الدنيا درهمين أكتسبتهما درهم تنفقه على عيالك ودرهما تقدمه لآخرتك والثالث يضر ولا ينفع فلاتورده اجعل الدنيا كلمة في طلب الحلال وكلمة للاخرة والثالثة ولا تنفع فلا تردها ثم قال قتلني

هم یوم لا ادرکہ -

حدیث نمبر 1 (بحذف اسناد)

حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں ایک دفعہ حضرت ابوذر غفاریؓ کھڑے ہوئے اور کعبہ کی چھت پر چلے گئے اور انہوں نے لوگوں کو بلند آواز سے پکارا اے لوگو! میں جندب بن سکر ہوں۔ لوگ آپ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! اگر تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو وہ اپنے سفر کے لیے زادِ راہ کو آمادہ کرتا ہے۔ تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اُس سفر پر جانے والے ہو کہ اُس دن کے لیے تم کسی چیز کو آمادہ نہیں کر رہے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے عرض کیا خدا آپ پر رحم فرمائے آپ ہمیں وعظ و ہدایت فرمائیں کہ ہمیں آخرت کے سفر کے لیے کیا کچھ کرنا چاہیے۔ جناب ابوذر غفاریؓ نے فرمایا دوبارہ زندہ ہونے والے دن کے لیے گرمی کے دن کا روزہ رکھو اور اپنے اُمور کی تنظیم کے لیے بیت الحرام کا حج کرو اور قبر کی وحشت و تنہائی کے لیے رات کی تاریکی میں دو رکعت نماز ادا کرو اور اپنی کلام کو دو باتیں قرار دو۔ ایک وہ بات جو خیر ہے وہ لوگوں سے کرو اور دوسری بات جو شر ہے اس سے اپنے آپ کو محفوظ اور دور رکھو اور مسکینوں کو صدقہ دو ممکن ہے کہ وہ صدقہ تم لوگوں کو کامیاب کر دے۔ پھر آپؓ نے فرمایا اے مسکین! آج تو تنگ دست ہے تو اپنی دنیا کو دو درہم قرار دے۔ ایک وہ درہم جو تو نے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے خرچ کیا ہے اور دوسرے وہ درہم ہے جو تو نے اپنی آخرت کے لیے آگے روانہ کیا ہے اور تیسرا درہم وہ ہے جس میں نہ تیرا کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی نقصان ہے پس اس سے محبت نہ کرو اور دنیا کو ایک کلمہ حلال اور دوسرا کلمہ آخرت کو قرار دے اور تیسرا کلمہ وہ ہے جو تیرے لیے کوئی فائدہ مند نہیں ہے۔ پس اس کو رد نہ کرو (یعنی اس کو نہ بولو) پھر فرمایا ان باتوں کو میری طرف سے قبول کر اُس دن کے لیے جس دن مجھے نہ پاؤ گے۔

ہمارے نبی مصطفیٰؐ ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ عبد الکریم بن محمد البجلی ﴿قال حدثنا﴾ عثمان بن ابی شیبة ﴿قال حدثنا﴾ مصعب القرقستانی ﴿قال حدثنا﴾ الأوزاعی ﴿قال حدثنا﴾ شداد ابوعمار عن واثلة بن الأسقع قال قال رسول الله (ص) ان الله اصطفی من ولد ابراهیم من قریش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

جناب واثلہ بن الاسقع رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کہ آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تمام اولاد ابراہیم علیہ السلام میں سے قریش کو مصطفیٰ یعنی چنا ہوا بنایا اور پھر قریش میں سے بنوہاشم کو مصطفیٰ بنایا اور پھر بنوہاشم میں سے مجھے مصطفیٰ قرار دیا ہے۔

مومن کے قتل پر راضی ہونے والے جہنمی ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن سیمان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن النهاوندی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالخزرج الأسدی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الفضل ﴿قال حدثنا﴾ ابان بن ابی عیاش قال جعفر بن ایاس عن ابی سعیدالخدری قال وجد قتیل علی عهد رسول الله (ص) فخرج مغضبا حتی رقی المنبر فحمدالله واثنی علیه ثم قال یقتل رجل من المسلمین لا یدری من قتله والذی نفسی بیده لو ان اهل السموات والارض اجتمعوا علی قتل مؤمن اورضوا به لأدخلهم الله النار والذی نفسی بیده لایجلد احداً احداً الاجلد غداً فی نار جهنم مثله والذی نفسی بیده لایبغضنا اهل البیت احداً الا أکبه الله علی وجهه فی

در جہنم

حدیث نمبر 3 (مخلف اسناد)

جناب بوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یک مقتول پایا گیا۔ پس رسولؐ خدا غضبناک ہو کر منبر پر تشریف فرما ہوئے ور خدا کی حمد وثنا کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا

مسلمانوں میں سے ایک مرد قتل ہو گیا ہے اور یہ نہیں معلوم ہو رہا کہ اس کو قتل کرنے والا کون ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے گر ایک مومن کے قتل پر تمام اہل آسمان اور تمام اہل زمین راضی ہوں یا اس مومن کو قتل کرنے میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ن سب کو جہنم میں داخل کرے گا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر کوئی کسی کو ایک کوڑا مارے گا تو قیامت کے دن وہی کوڑا اس کو لگ کا مارا جائے گا اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہم اہل بیتؑ میں سے جو بھی ہم سے بغض رکھے گا خدا اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔

ہم ارکان دین اور اسلام کے ستون ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ بی ﴿قال حدثنا﴾ سعد بن عبد اللّٰہ عن محمد بن الحسین بن ابی الخطاب عن محمد بن سنان عن مفضل بن عمر الجعفی عن جابر بن یزید عن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین عن أبیہ عن جدہ (ع) قال قال رسول اللّٰہ (ص) لعلی بن ابی طالب علیہ السلام یاعلی انا وانت وابناك الحسن والحسین وتسعة من ولد الحسین ارکان الدین ودعائم الاسلام من تبعنا نجا ومن تخلف عنا فی النار

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

حضرت ابوجعفر محمد بن علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا اے علیؑ! میں اور آپؑ اور آپؑ کے دو فرزند حسن و حسین اور اولادِ حسین علیہم السلام میں سے نو فرزند امام ہوں گے جو دین کے ارکان اور اسلام کے ستون ہیں پس جو ہماری اتباع کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور جو ہماری نافرمانی کرے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ

﴿قال أخبرني﴾ ابوعبدالله محمد بن داود الحتمي جارة ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر عبدالله بن سليمان بن الاشعث ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عبدان ﴿قال حدثنا﴾ ابراهيم الحربي ﴿قال حدثنا﴾ سعيد بن داود بن الزبير ﴿قال حدثنا﴾ مالك بن انس عن عمه ابي سهيل بن مالك عن أبيه قال اني لواقف مع المغيرة بن شعبة عند نهوض علي بن ابي طالب عليه السلام من المدينة الى البصرة اذ اقبل عمار بن ياسر رضي الله عنه فقال له هل لك في الله عزوجل يامغيرة فقال واين هولي ياعمار قال تدخل في هذه الدعوة فتلحق بمن سبقك وتسود من خلفك فقال له المغيرة او خير من ذلك يا ابا اليقظان قال عمار وما هو قال ندخل بيوتنا ونغلق علينا ابوابنا حتى يضيئ لنا الأمر فنخرج ونحن مبصرون ولا تكون كقاطع السلسلة اراد الضحك فوقع في الغم فقال له عمار هيهات هيهات اجهل بعد علم وعمى بعد استبصار ولكن اسمع لقولي فوالله لن تراني الا في الرعيل الاول فطلع عليهما امير المؤمنين عليه السلام فقال يا ابا اليقظان ما يقول لك الأعور فانه والله دائما يلبس الحق بالباطل ويموه فيه ولن يتعلق من الدين

لا بس يو فق الدنيا ويحك يامغيرة أنها دعوة تسوق من يدخل فيها فعل له
لمغيرة صدقت ياامیرالمؤمنين ان لم أكن معك فلن أكون عليك

حدیث نمبر 5 (کذف اسناد)

مالک بن انس نے اپنے چچا ابوسہل بن مالک سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ جس دن علی بن ابی طالب علیہ السلام مدینہ سے بصرہ کی طرف روانہ ہو رہے تھے تو میں اور مغیرہ بن شعبہ دونوں اکٹھے کھڑے تھے۔ اس وقت جناب عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، اے مغیرہ! کیا راہ خدا میں جہاد کے لیے جانے پر تو آمادہ ہے؟ مغیرہ نے کہا اے عمارؓ کہاں کا ارادہ ہے (یعنی کہاں خوف کھینچ رہا ہے)۔ آپ نے فرمایا اس دعوت میں شریک ہو جاؤ جو تجھ سے آگے جا چکے ہیں اُن کے ساتھ مل جاؤ اور جو پیچھے رہ جائے گا وہ گمراہ ہوگا۔ پس مغیرہ نے کہا: اے ابوالیقظان! اس سے بہتر بھی ہو سکتا ہے۔ عمارؓ نے کہا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا، وہ یوں ہے کہ ہم اپنے گھروں میں داخل ہو جائیں گے اور اپنے گھروں کے دروازے بند کریں گے یہاں تک یہ معاملہ ختم ہو جائے گا۔ پس ہم گھروں سے نکل آئیں گے اور پھر اپنے مقام پر جمع رہیں گے اور ہم جیسے کو کاٹنے والے بھی نہیں ہوں گے (یعنی نسل برباد کرنے والے) پس وہ چھینے کا ارادہ کر رہا تھا کہ وہ غم زدہ ہو گیا۔ پس جناب عمارؓ نے اس سے فرمایا دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ۔ کیا علم کے بعد جاہل ہو جائیں اور بصیرت کے بعد اندھے ہو جائیں؟ لیکن میں نے تیری گفتگو کو سن لیا ہے۔ خدا کی قسم! میں دیکھ رہا ہوں کہ تو سب سے آگے جانے والے گروہ میں سے ہے۔ پس اچانک ان دونوں کے سامنے امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ظاہر ہوئے۔ آپؑ نے فرمایا اے ابوالیقظان! یہ اعور (کھینگا) آپ سے کیا کہہ رہا تھا؟ خدا کی قسم! یہ ہمیشہ سے حق اور باطل کو ملانے کی کوشش کرتا ہے اور اس میں بھی مخمور رہتا ہے اور یہ دین میں سے اس کو مانتا ہے جو اس کی دنیا

کے موافق ہو۔ افسوس ہے تجھ پر اے مغیرہ! تجھے اس کی طرف دعوت دی جا رہی ہے' اگر تو اس میں چلے تو کامیاب رہے گا۔ پس مغیرہ نے کہا' اے امیر المومنینؑ' آپؑ سچ فرما رہے ہیں' لیکن اگر میں آپ کی حمایت میں نہ نقل کر سکا تو یقین رکھیں آپؑ کے خلاف بھی نہیں نکلوں گا۔

اہلِ دوزخ بھی محمدؐ و آلِ محمدؐ کا واسطہ دے کر نجات حاصل کر لیں گے

﴿حدثنی﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن یحیی العطار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد بن یحیی عن الحسن بن علی الکوفی عن العباس بن عامر القصبانی عن احمد بن رزق الله عن یحیی ابن ابی العلا عن جابر بن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین عن أبیه عن جده (ع) قال قال رسول الله (ص) انه اذا کان یوم القیمة وسکن اهل الجنة الجنة واهل النار النار مکث عبد فی النار سبعین خریف والخریف سبعون سنة ثم انه یسأل الله عزوجل ویناديه فیقول یارب اسئلك بحق محمد و اهل بیته لما رحمتنی فیوحی الله جل جلاله الی جبرئیل (ع) ان اهبط الی عبدی فاخرجه فیقول جبرئیل وکیف لی بالهبوط فی النار فیقول الله تبارك تعالی انه قد امرتها ان تکون علیك برداً وسلاماً قال فیقول یارب فما علمی بموضعه فیقول انه فی جب من سجین فیهبط جبرئیل (ع) الی النار فیجده معقولا علی وجهه فیخرجه فیقف بین یدی الله عزوجل فیقول الله تعالی یاعبدی کم لبثت فی النار تناشدنی فیقول یارب ما احصیه فیقول الله عزوجل اما وعزتی لولا ما سألتنی بحقهم عندی لاطلت هوانك فی النار ولکنه حتم علی نفسی ان لا یسألنی عبد بحق محمد و اهل بیته الاغفرت له ما کان بینی وبینه وقد غفرت لك الیوم ثم

یومر به الی الجنۃ۔

حدیث نمبر 6 (بحذف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں چلے جائیں گے اور ایک بندہ جہنم میں ستر خریف رہے گا جبکہ یک خریف ستر سال کی ہوگی۔ پھر وہ بارگاہ خداوندی میں سوال کرے گا اور پکارے گا اور عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار! میں تیری بارگاہ میں محمدؐ وآل محمدؐ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم فرما۔ پھر اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی فرمائے گا کہ جاؤ میرے اس بندے کی طرف اور اس کو وہاں سے باہر نکال کرلے آؤ۔ پس جبرائیلؑ بارگاہ خداوندی میں عرض کریں گے کہ اے میرے خدا! میں آگ میں کیسے جاؤں گا؟ پس آواز قدرت آئے گی میں نے اس آگ کو حکم دے دیا ہے کہ آپؑ پر ٹھنڈی وسلامتی والی رہے۔ جبرائیلؑ عرض کریں گے اے میرے خدا! میں اس کے ٹھکانے اور مقام کو نہیں جانتا تو آواز قدرت آئے گی وہ سجین کے کنویں میں ہے۔ پھر جبرائیلؑ جہنم میں داخل ہوں گے اور اُس بندے تک پہنچ جائیں گے اور اُس بندے کو منہ کے بل کنویں میں گرا ہوا پائیں گے اور پھر اس کو وہاں سے نکال کر باہر لے آئیں گے۔ اس کے بعد وہ بندہ بارگاہ خدا میں کھڑا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ اے میرے بندے! کتنی دیر جہنم میں رہنے کے بعد تو نے مجھے پکارا ہے؟ وہ جواب دے گا اے میرے خدا! میں اس مدت کو نہیں جانتا۔ پھر خداوند متعال فرمائیں گے اے میرے بندے! مجھے قسم ہے اپنی عزت وبزرگی کی! تو نے مجھے جن لوگوں کا واسطہ دیا ہے میں جانتا تھا کہ تو جہنم میں ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے' لیکن میں نے اپنے اُوپر لازم قرار دیا کہ جو بندہ مجھے محمدؐ وآل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرے گا تو میرے اور اس کے درمیان جو بھی گناہ ہوں گے میں اُن سب کو معاف کردوں گا۔ پس میں نے آج تجھے معاف کردیا ہے اور اس

کے بعد اس کو جنت میں جانے کا حکم دیا جائے گا۔

ایک مسخرہ اور امام علی بن حسین علیہ السلام

﴿قال أخبرنی﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن علی ما جیلویه ﴿قال حدثنا﴾ علی بن ابراهیم عن أبیه عن محمد بن ابی عمیر عن معاویة بن عمار عن ابی عبدالله (ع) قال کان بالمدینة رجل بطال یضحك اهل المدینة من کلامه فقال یوما لهم قد اعیانی هذا الرجل یعنی علی بن الحسین (ع) فما یضحکه منی شیئ ولا بد من احتال فی ان یضحکه قال فمر علی بن الحسین (ع) ذات یوم ومعه مولیان له فجاء ذلك البطال حتی انتزع رداءه من ظهره واتبعه المولیان فاسترجعا الرداء منه والقیاه علیه وهو محتب لا یرفع طرفه من الأرض ثم قال لمولییه من هذا فقالا له رجل بطال یضحك اهل المدینة ویستطعم منهم بذلك قال فقولا له یاویحك ان الله یوما یخسر فیه البطالون وصلی الله علی سیدنا محمد النبی وآله وسلم تسلیماً

حدیث نمبر 7 (بحذف اسناد)

جناب معاویہ بن عمار نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

مدینہ میں ایک مرد تھا جو مسخرہ تھا اور لوگ اس کی باتوں سے ہنسا کرتے تھے۔ ایک دن لوگوں کے سامنے اس نے کہا کہ یہ مرد (یعنی علی بن حسین علیہ السلام) میرے سامنے آیا اور میں نے اسے ہنسانے کی کوشش کی لیکن یہ شخص نہیں ہنسا۔ اب میرے لیے اس کو ہنسانا ضروری ہوگیا۔ کہتا ہے کہ ایک دن علی بن حسین علیہ السلام اور آپ کے چند موالی جو

آپؑ کے ساتھ تھے گزر رہے تھے کہ وہ مسخرہ آیا اور اس نے آپؑ کی عبا مبارک پیچھے سے پکڑی اور آپؑ کے کندھے سے گرا دی۔ آپؑ کے موالیوں نے اس مسخرے سے آپؑ کی عبا لے لی اور دوبارہ آپؑ کے کندھے پر ڈال دی۔ اس حالت میں بھی آپؑ نے زمین سے نظر نہیں اٹھائی۔ پھر آپؑ نے اپنے موالیوں سے پوچھا کہ یہ کون تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ مسخرہ تھا جس کی باتوں پر اہل مدینہ خوش ہوتے ہیں اور لطف اندوز ہوتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا اس سے کہو وائے افسوس ہے تیرے لیے۔ ایک دن آئے گا جس دن یہ مسخرہ کرنے والے خسارے میں ہوں گے۔

●●●

مجلس نمبر 26

{بروز پیر ۲ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری}

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی آخری وصیّت

ابو الفوارس وحدہ ﴿حدثنا﴾ الشیخ الجلیل المفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن النعمان اید اللہ تمکینہ حدثنی ابوحفص عمر بن محمد صیرفی المعروف بابن الزیارت ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی محمد بن همام الاسکافی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مالك ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن سلامة الغنوی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسین العمری ﴿قال حدثنا﴾ ابومعمر عن ابی بکر بن عیاش عن الفجیج العقیلی ﴿قال حدثنی﴾ الحسن بن علی بن ابی طالب علیه السلام قال لما حضرت ابی الوفاة اقبل یوصی "وصیة امیرالمؤمنین" (ع) للحسن (ع)

﴿فقال﴾ هذا ما اوصی به علی بن ابی طالب علیه السلام اخو محمد رسول اللّٰه وابن عمه وصاحبه واوّل وصیتی انی اشهد ان لا اله الا اللّٰه وان محمداً رسوله وخیرته اختاره بعلمه وارتضاه لخیرته وان اللّٰه باعث من فی القبور وسائل الناس عن اعمالهم وعالم ما فی الصدور ثم انی وصیت یاحسن وکفی بك وصیا بما اوصانی به رسول اللّٰه (ص) فاذا کان ذلك یابنی فالزم بیتك وابك علی خطیئتك ولا تکن الدنیا اکبر همك

و وصيك يابني بالصلوة عند وقتها والزكوة في اهلها عند محلها و الصمت عند الشبهة والاقتصاد في العمل والعدل في الرضا والغضب وحسن الجوار وأكرام الضيف ورحمة المجهود واصحاب البلاء وصلة الرحم وحب المساكين ومجالستهم والتواضع فانه من افضل العبادة وقصر الأمل وذكر الموت والزهد في الدنيا فانك رهن موت وغرض بلاء وطريح سقم و وصيك بخشية الله في سر امرك وعلانيته وانهاك عن التسرع بالقول والفعل و اذا عرض شيئ من امر الآخرة فابدء به واذا عرض شيئ من امر الدنيا فتأن حتى تصيب رشدك فيه واياك ومواطن التهمة والمجلس المظنون به السوء فان قرين السوء يغير جليسه وكن لله يابني عاملا وعن الخنا زجوراً وبالمعروف آمراً وعن المنكر ناهيا وواخ الاخوان في الله واحب الصالح لصلاحه ودار الفاسق عن دينك والبغضة بقلبك وزايله

[illegible]

... فانه زكوة البدن ...

واجتنب عدوك وعليك بمجالسة الذكر واكثر من الدعاء فاني يابني ...
نصحا وهذا فرق بيني وبينك واوصيك باخيك محمد خيراً شقيق ...
ابيك وقد تعلم حبي له واما اخوك الحسين فهو ابن امك ولا اريد ...
بذلك والله الخليفة عليكم واياه اسأل ان يصلحكم وان يكف الطغاة ...

عنکم و نصبر الصبر حتی یتولی اللہ الأمر ولا قوة الا باللہ العلی العظیم

حدیث نمبر 1. (بحذف اسناد)

حضرت امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب میرے والد محترم حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپؑ نے وصیت فرمائی اور وہ وصیت یوں تھی۔ امام فرماتے ہیں کہ یہ وہ چیز ہے کہ جس کی علیؑ ابن ابی طالبؑ جو محمد رسول اللہؐ کے بھائی اور اُن کے چچا کے بیٹے اور اُن کے ساتھی ہیں۔ میری پہلی وصیت یہ ہے کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً رسولہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں ہے اور محمدؐ اُس کے رسول ہیں جو تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔ جن کو اس نے اپنے علم سے نوازا ہے اور اُن کو اپنی خیرت (یعنی نبوت) کے لیے چن لیا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ مُردوں کو قبروں سے محشور کرنے والا ہے اور لوگوں سے اُن کے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا اور وہ اُن کے دلوں کے رازوں کو جاننے والا ہے۔ پھر اس کے بعد فرمایا اے میرے فرزند حسنؑ! تیرے لیے وہی وصیت کافی ہے جو رسولؐ خدا نے مجھے فرمائی تھی (یعنی ان حالات میں جو میرے بعد تیرے لیے ہوں گے) آپؑ اپنے گھر کو لازم قرار دینا (یعنی میری طرح گوشہ نشینی اختیار کرنا) اور اپنی خطاؤں پر گریہ کرنا (یہ ہم لوگوں کو سکھانا مقصود ہے ورنہ معصوم سے خطاء ممکن نہیں ہے) اور دنیا میں اپنا مقصود و مطلوب قرار نہ دینا۔

اے میرے بیٹے! میں آپؑ کو بروقت نماز کی وصیت کرتا ہوں اور زکوۃ کے اہل اور اس کے محل کی وصیت کرتا ہوں اور مقام شبہ (یعنی جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ حلال ہے یا حرام) میں اپنے آپ کو روکے رکھنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنے عمل میں میانہ روی رکھنا اور رضایت و غضب میں عدل اختیار کرنا (یعنی دونوں صورتوں میں اعتدال میں رہنا) اچھی ہمسائیگی مہمان نوازی اور مہمان کا احترام کرنا اور کمزور و لاغر پر اور مصیبت زدہ پر رحم کرنا صلہ رحمی کرنا (یعنی اپنے عزیزوں سے تعلقات قائم رکھنا) مساکین اور غرباء سے محبت

کرنا اور ان کے ساتھ بیٹھنا اور ان کی تواضع اور انکساری کرنا کیونکہ یہ افضل ترین عبادتوں میں سے ہے۔ آرزو اور خواہش کو کم رکھنا' موت کو یاد رکھنا' دنیا میں زہد و پرہیزگاری اختیار کرنا' کیونکہ تم اپنی موت کے مرہون ہو۔ بلا اور مصیبت کا نشانہ ہو گے اور بیماریوں سے دور رہنا۔ میں تمہیں پوشیدہ اور ظاہری امور میں خوف خدا کی وصیت کرتا ہوں اور میں تمہیں جلد بازی سے منع کرتا ہوں جب تمہارے سامنے آخرت کے امور میں سے کوئی آئے تو اس کو انجام دو اور جب دنیا کے امور میں سے کوئی امر آپ کے سامنے آئے تو اگر وہ آپ کے لیے باعث ہدایت و رشد ہو تو اس کو انجام دیں۔ تہمت کے مقامات سے بچیں اور مشکوک اور برے گمان والی مجلس سے بچیں کیونکہ برا دوست اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو برا اثر دیتا ہے۔

اے میرے فرزند! خدا کے لیے عمل کرنے والے ہو جاؤ اور تکبر و جور سے دور رہو اور نیکی کا حکم دینے والے ہو جاؤ اور برائی سے روکنے والے ہو جاؤ۔ خدا کی خاطر بھائیوں کا بھائی بن جاؤ اور نیک لوگوں سے ان کی نیکی کی وجہ سے محبت کرنا اور فاسق لوگوں کو اپنے دین سے دور رکھو۔ دل کی نفرت اور اپنے اعمال کو زائل کرنے سے دور رہو (یعنی یہ کام جن سے یہ چیزیں رونما ہوں ان سے بچو) تاکہ تم اس کی مثل نہ ہو جاؤ۔ راستے میں بیٹھنے سے بچو' کھینچا تانی کو چھوڑ دو۔ جن کے پاس عقل اور علم نہ ہو ان سے دوری اختیار کرو۔ اے میرے فرزند! اپنی معیشت میں میانہ روی اختیار کرو۔ اپنی عبادت میں بھی میانہ روی اختیار کرو اور ان میں ہمیشگی اختیار کرو جن پر آپ قدرت اور طاقت رکھتے ہیں' زبان پر کنٹرول رکھو تاکہ سالم رہو' اپنے آپ کی قدر کرو تاکہ فائدہ مند بن سکو' نیکی و خیر کا علم حاصل کرو' ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے بن جاؤ' اپنے خاندان کے چھوٹے پر رحم کرو اور بڑے کی عزت اور احترام کرو۔ کھانا کھانے سے قبل اس کھانے کا صدقہ دو' روزہ اپنے اوپر لازم قرار دو کیونکہ یہ بدن کی زکوٰۃ ہے اور اپنے روزہ دار کے لیے یہ ڈھال ہے' اپنے

نفس کے خلاف جہاد کرو، ہم نشینی سے بچو، اپنے دشمن سے اجتناب کرو، اہل ذکر کی مجالس کو لازم قرار دو اور دعا زیادہ کرو۔

اے میرے فرزند! اس کے بعد مجھے تمہیں کوئی نصیحت نہیں کرنی ہے کیونکہ اس کے بعد میرے اور آپ کے درمیان جدائی اور فراق ہے۔ میں آپ کو آپ کے بھائی محمد (حنفیہ) کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ آپ کا بھائی ہے۔ اور تیرے باپ کا فرزند ہے اور آپ اس کے ساتھ میری محبت کو جانتے ہیں۔ بہرحال آپ کا بھائی حسینؑ ہے وہ تیری ماں کا بیٹا ہے۔ اس لیے اس کے بارے میں اس قسم کی وصیت نہیں کروں گا اور اللہ تمہارا اور اس کا محافظ ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے معاملے کی صلاح کرے اور باغیوں کی بغاوت وسرکشی کو تم سے دور رکھے، صبر کرو یہاں تک کہ اللہ اس امر کا ولی ہے ولا قوة الا باللّٰہ العلی العظیم۔

نبی اکرمؐ نے آخری حج کے بعد فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

﴿أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ الحسن ابن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابو اسحق ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ المسعودی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن کثیر عن یحیی بن حماد القطان ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد الحضرمی عن ابی علی الهمدانی ان عبد الرحمن بن ابی لیلی قام الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فقال یا امیر المؤمنین انی سائلك لآخذ عنك وقد انتظرنا ان تقول من امرك شیئا فلم تقله الا تحدثنا عن امرك هذا كان بعهد رسول الله (ص) او شيء رأيته فانا قد اكثرنا فيك الاقاويل واوثقه عندنا ما قبلناه عنك وسمعناه من فيك انا كنا نقول لو رجعت اليكم بعد رسول الله (ص) لم ينازعكم فيها احد والله ما ادري اذا سئلت ما اقول ازعم ان القوم كانوا اولى بما كانوا فيه منك فان

قلت نعم م مصبك رسول الله (ص) بعد حجة الوداع فقال يه الناس من كنت مولاه فعلى مولاه وان تلك اولى منهم بما كانوا فيه فعلى م تتولاهم فقال ميرالمؤمنين (ع) يا عبدالرحمن ان الله تعالى قبض نبيه و نا يوم قبضه ولى بالناس منى بقميصى هذا وقد كان من نبى الله الى عهد وخرمتمونى بنفى لا قررت سمعا وطاعة وان اول ما انتقصناه بعده ابطال حق فى محمس فما رق امرنا طمعت رعيان اليهم من قريش فيه وقد كان بى على الناس لو ردوه الى عفوا قبلته وقمت به وكان الى اجل معلوم وكنت كرجل له على الناس حق على اجل فان عجلوا له ماله اخذه وحمدهم عليه وان خروه اخذه غير محمودين وكنت كرجل ياخذ السهولة هو عند الناس محزون وانما يعرف لهدى بقلة من ياخذه من الناس فاذا سكت فاعفونى فانه لوجاء مر تحتاجون فيه الى الجواب اجبتكم فكفوا عنى ما كففت عنكم فقال عبد الرحمن يا امير المؤمنين فانت لعمرك كما قال الاوّل۔

__حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)__

جناب ابو علی ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیرالمومنینؑ! میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں تاکہ میں اس کا جواب جان سکوں کیونکہ ہم آپؑ کے امر حکومت کا انتظار کر رہے ہیں۔ پس ہم وہی کچھ بیان کرتے ہیں جو آپؑ ہم سے بیان کرتے ہیں کیونکہ آپؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ہیں اور یا وہ چیز جو آپؑ نے دیکھی ہے اس کو بیان کرتے ہیں جو آپ ہم سے بیان کرتے ہیں کیونکہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ہیں اور یا وہ چیز جو آپؑ نے دیکھی ہے اس کو بیان کرتے ہیں کیونکہ ہم میں بہت زیادہ قیل وقال ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک زیادہ قابل وثوق اور

اختلاف وہی ہے جو آپؑ سے سنا جائے کیونکہ ہم لوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر رسولؐ خدا کے بعد کسی بھی تنازعہ میں آپؑ کی طرف رجوع کرلیا جاتا تو تم میں سے کوئی بھی اس میں اختلاف و تنازع نہ کرتا۔ خدا کی قسم! میں نہیں جانتا اگر مجھ سے سوال کیا جائے تو میں کیا کہوں گا؟ اور میں گمان کرتا ہوں کہ وہ قوم جس میں آپ ہیں وہ زیادہ اولویت رکھتی ہے۔ اگر آپؑ کہتے اے علیؑ! حجۃ الوداع کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں نصب فرمایا تھا اور فرمایا تھا: مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ "اے لوگو! جس جس کا میں مولا ہوں اُس اُس کا علیؑ مولا ہے"۔ اور اگر آپؑ ان میں سے اولیٰ ہیں اس چیز میں علیؑ آپؑ ان سے محبت کیوں کرتے ہیں؟

پس امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی کو اس دنیا سے اُٹھالیا اور نبی کی وفات کے دن اس امر کے لیے میں سب سے زیادہ اولویت رکھتا تھا اور یہ امر (خلافت) میری اس قمیص کی مانند میرے لیے تھا اور یہ نبیؐ خدا کی طرف سے میرے لیے عہد تھا۔ اگر تم لوگ مجھے عاجز نہ کرتے تو میں سکون و قرار حاصل کرتا اور میری بات سننے اور اطاعت کرنے میں تو میں زیادہ حق دار تھا‘ لیکن رسولؐ خدا کے بعد سب سے پہلا ہمارا نقصان یہ کیا گیا کہ ہمارے حق خمس کو باطل قرار دیا گیا اور پھر جب ہمارا معاملہ اور نرم ہوا تو بڑے بڑے لوگ قریش میں سے اس معاملہ میں ہمارے ساتھ اُلجھ گئے جب کہ میرا ان لوگوں پر حق تھا۔ اگر وہ اس حق کو عافیت کے ساتھ میری طرف پلٹا دیتے اور میں اس کو قبول کرتا اور اس پر قائم ہو جاتا اور یہ ایک وقت مقررہ تک تھا۔ اور میں اس مرد کی مانند ہوں کہ جس کا لوگوں پر حق ہے ایک خاص وقت تک‘ پس اگر وہ لوگ اس کے حق کو اس وقت تک ادا کرتے ہیں وہ ان کی تعریف بھی کرتا ہے اور اپنا حق بھی حاصل کرتا ہے اور اگر وہ حق ادا کرنے میں تاخیر کرتے ہیں تو وہ لوگ اُس کے نزدیک قابلِ تعریف نہیں رہتے۔ اور میں اس مرد کی مانند ہوں جو سہولت کو حاصل کرتا ہے‘ جب کہ وہ لوگوں کے

نزدیک محزون و مغموم ہے۔ (یعنی ان کی طرف سے غم و حزن اٹھاتا ہے)۔ ہدایت حاصل کرنے والے ہمیشہ لوگوں میں سے کم ہوتے ہیں۔ پس اگر خاموش رہوں تو مجھے عافیت میں قرار دیتے ہیں۔ تحقیق اگر کوئی امر آ جائے جس میں یہ جواب کے محتاج ہوں تو میں تم کو جواب دوں گا۔ جس چیز کو میں تم سے روک کر رکھتا ہوں اس کو تم بھی مجھ سے روک کر رکھو۔ عبدالرحمن نے کہا اے امیرالمومنینؑ! آپؑ ہمیشہ صحیح و سالم رہیں جیسا کہ پہلے اس نے کہا تھا۔

لوگ منافقت کرتے ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابو الطیب الحسین بن محمد النحوی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ ابوحاتم عن ابی عبیدة قال کان نابغة جعدی ممن یتأله فی الجاهلیة وانکر الخمر والسکر وهجر الاوثان والأزلام وقال فی الجاهلیة کلمته التی قال فیها

الحمد لله لا شریك له ۔۔۔ من لم یقلها لنفسه ظلما

وکان یذکر دین ابراهیم والحنیفة ویصوم ویستغفر ویتوقی اشیاء تعواقبها ووفد علی رسول الله (ص) فقال

اتیت رسول الله اذ جاء بالهدی ۔۔۔ ویتلوا کتابا کالمجرة نیرا

وجاهدت حتی ما احس ومن معی ۔۔۔ سهیلا اذا مالاح ثم تغورا

وصرت الی التقوی ولم اخش کافرا ۔۔۔ وکنت من النار المخوفة ازجرا

وقال وکان النابغة علوی رأی وخرج بعد رسول الله (ص) مع امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام الی صفین فنزل لیلة صدق به وهو یقول

لقد علم المصران والعراق ان عليا فحلہا العتاق

بیض ججاج لہ رواق وامہ غالا بہ الصداق

اکرم من شد بہ نطاق ان الاولی جاروک لا دقوا

لکم سبق ولہم سباق قد علمت ذلکم ارفاق

سقتم الی نہج الہدی وساقوا الی التی لیس لہا عراق

فی ملة عادتہا النفاق

حدیث نمبر 3 (بحذف اسناد)

بوحاتم نے ابوعبیدہ سے بیان کیا کہ نابغہ جعدی اُن افراد میں سے تھا جو زمانہ جاہلیت میں وحدت کا قائل تھا۔ وہ شراب اور نشہ آور چیزوں سے پرہیز کرتا تھا ورت پرستی اور قمار بازی سے اجتناب کرتا تھا اور وہ زمانہ جاہلیت میں بھی یہ کلمات ادا کیا کرتا تھا۔

الحمد للہ لا شریک لہ

من لم یقلہا لنفسہ ظلما

''تمام حمد ہے اللہ کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور جو اس کلمہ کا اقرار نہیں کرتا اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے''۔

وہ دین ابراہیم اور دین حنیفہ کو یاد کیا کرتا تھا' روزہ رکھتا تھا' استغفار کرتا اور لغو و بے ہودہ چیزوں سے اجتناب کرتا تھا اور وہ رسولِ خدا کی خدمت میں قاصد بن کر آیا اور اس نے عرض کیا

اتیت رسول اللہ اذجاء بالہدی

ویتلوا کتابا کالمجرۃ نشرا

''میں رسولِ خدا کے پاس آیا ہوں کیونکہ وہ ہدایت لائے ہیں اور اس کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کو بیان کرتے ہیں''۔

وجاهدت حتى ما احس ومن معى

سهيلا اذا مالاح ثم تعورا

''ور میں جہاد کرتا ہوں یہاں تک کہ میں اور جو میرے ساتھ ہے وہ

س کو آسان نہیں جانتا جب وہ ظاہر ہوتی ہے پھر سخت ہوتی ہے''۔

وصرت الى التقوى ولم اخش كافراً

وكنت من النار المخوفة زجرا

''میں تقوی کی طرف منتقل ہوتا اور میں کسی کافر سے نہیں ڈرتا اور

میں جہنم سے بہت ڈرتا ہوں''۔

راوی بیان کرتا ہے کہ نابغہ جعدی علوی عقیدہ رکھتا تھا (یعنی شیعہ علی تھا) اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد امیرالمومنین علی علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ وہ جنگِ صفین میں آپؑ کے ساتھ تھا۔ رات کو آپؑ کے پاس آیا تھا اور اس نے دل تنگ ہو کر یوں کہا:

لقد علم المصران والعراق

ان عليا فحلها العتاق

''تحقیق یہ دونوں شہر اور سارا عراق جانتا ہے کہ علیؑ ایک کریم بہادر

مرد ہے''۔

ابيض جحاج له رواق

وامه غالا بها الصداق

وہ چمکتے ہوئے چہرے والا ہے اور آپؑ کی مادر اس کا مرتبہ بھی بلند ہے''۔

اكرم من شد به نطاق

ان الاولى جاروك لا افاقوا

اور ہر بولنے والے سے زیادہ وہ کریم ہے تیرے لیے اس کا قرب سزاوار ہے نا کہ تم کا اس سے جدا ہونا"۔

لکم سباق ولهم سباق

قد علمت ذلکم الرفاق

"تمہارے لیے سبقت ہے اور اُن کے لیے سبقت اور میں جان چکا ہوں اس میں تمہارے لیے نرمی ہے"۔

سقتم الی نهج الهدی وساقو

الی التی لیس لها عراق

"تم ہدایت کے راستہ پر چل رہے ہو اور تم چلو اُس کی طرف کہ جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے"۔

فی ملة عادتها النفاق

"لوگوں کی عادت ہے کہ وہ منافقت کرتے ہیں"۔

مکارم اخلاق دس ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ علی بن الحسین بن موسی بن بابویه ﴿قال حدثنا﴾ علی بن ابراهیم بن هاشم عن احمد بن محمد بن عیسی عن الهیثم بن ابی مسروق النهدی عن یزید بن اسحق عن الحسن بن عطیة عن ابی عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال المکارم عشر فان استطعت ان تکون فیك فلتکن فانها تکون فی الرجل ولا تکون فی ولده وتکون فی ابنه ولا تکون فی ابیه وتکون فی العبد ولا تکون فی الحر قیل وما هن یارسول الله قال صدق اللسان وصدق البأس واداء الامانة وصلة الرحم واقراء الضیف واطعام السائل والمکافاة

على التصنيع والتذمم للجار والتذمم للصاحب ورأسهن الحياء

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ جعفر ابن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا مکارم اخلاق دس چیزیں ہیں اگر تو استطاعت اور قدرت رکھتا ہے تو ان کو اپنے اندر پیدا کرو کیونکہ یہ وہ اخلاق ہیں جو اگر ایک مرد میں پائے جاتے ہیں تو اُس کے بیٹے میں نہیں ہوتے اور اگر یہ بیٹے میں پائے جاتے ہیں تو ضروری نہیں کہ باپ میں بھی موجود ہوں اور اگر غلام میں پائے جاتے ہیں تو ضروری نہیں ہیں کہ آزاد میں بھی پائے جاتے ہوں (یعنی یہ موروثی نہیں ہیں بلکہ ان کو حاصل کرنا پڑتا ہے) عرض کیا گیا یارسولؐ اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: وہ یہ ہیں

① زبان کا سچا ہونا ② لباس کا صاف ہونا ③ امانت ادا کرنا ④ صلہ رحمی کرنا ⑤ مہمان کی عزت و احترام کرنا ⑥ سائل کو کھانا کھلانا ⑦ اپنے ماتحت لوگوں کو پورا پورا بدلہ دینا (یعنی جن سے کام کروایا جائے) ⑧ ہمسائے کی حفاظت کرنا ⑨ اپنے ساتھی کی حفاظت کرنا ⑩ اور ان سب کا رئیس حیا ہے۔

چھ میں سے کوئی ایک بھی انسان میں ہو وہ اس کا دفاع کرے گی

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علي بن خالد المراغي ﴿قال حدثنا﴾ القاسم بن محمد بن حماد ﴿قال حدثني﴾ عبيد بن يعيش ﴿قال حدثنا﴾ يونس بن بكير قال أخبرنا يحيى بن ابي حية ابو الجناب الكلبي عن ابي العالية قال سمعت ابا أمامة يقول قال رسول الله (ص) من كن فيه واحدة من ست جادلت عنه يوم القيمة حتى تدخله الجنة تقول أي رب قد كان يعمل بي في الدنيا الصلوة والزكوة والحج والصيام واداء الامانة وصلة الرحم

حدیث نمبر 5 (بحذف اسناد)

جناب ابو عالیہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوامامہ سے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

جو شخص چھ چیزوں میں سے کسی ایک کو بھی انجام دے گا قیامت کے دن وہ اس شخص کا دفاع کریں گیں یہاں تک کہ اس کو جنت میں داخل کرائیں گیں اور بارگاہِ خدا میں عرض کریں گیں۔ اے میرے خدایا! اس نے دنیا میں میرے پر عمل کیا ہے اور وہ یہ ہیں

① نماز پڑھنا ② زکوٰۃ ادا کرنا ③ حج بجالانا ④ روزہ رکھنا ⑤ امانت کا ادا کرنا ⑥ صلہ رحمی کرنا۔

حجۃ البالغہ کیا ہے؟

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد ﴿قال حدثني﴾ محمد بن عبدالله بن جعفر الحميري عن أبيه هرون بن مسلم عن مسعدة بن زياد قال سمعت جعفر بن محمد (ع) وقد سئل عن قوله تعالى فلله الحجة البالغة فقال ان الله تعالى يقول للعبد يوم القيمة عبدي أكنت عالماً فإن قال نعم قال فلا عملت بما علمت وان قال كنت جاهلا قال له أفلا تعلمت حتى تعمل فيخصمه وذلك الحجة البالغة وصلى الله على سيدنا ونبينا محمد النبي وعترته وسلم تسليماً

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ کی تفسیر پوچھی گئی کہ اس سے مراد کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انسان سے پوچھے گا اے میرے بندے! کیا تو عالم تھا؟ اگر اس نے عرض

کیا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر تو نے اپنے علم کے مطابق عمل کیوں نہیں کیا؟ اور اگر وہ عرض کرے گا خدایا! میں جاہل تھا تو آواز قدرت آئے گی پھر تو نے علم حاصل کیوں نہیں کیا' تاکہ عمل کرتا۔ پس وہ اس کے ساتھ مخاصمہ کرے گا اور یہ مراد ہے اللہ کے لیے حجۃ بالغۃ ہے۔

●●●

مجلس نمبر 27

[بروز ہفتہ ۷ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

حضرت سلمان فارسیؓ کی صبح وشام کی دعا

ابو الفوارس وحده ﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابو عبدالله محمد ابن محمد بن النعمان ادام الله حراسته ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مدرك بن تمام الشيباني ﴿قال حدثنا﴾ زكريا بن محكم الراسبي ﴿قال حدثنا﴾ خلف بن تميم ﴿قال حدثنا﴾ بكر بن حبيش عن ابي شيبة عن عبد الملك بن عمر عن ابي قرة عن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال قال النبي (ص) ياسلمان اذا اصبحت فقل اللهم انت ربي لا شريك لك اصبحنا واصبح الملك لله لا شريك له تقولها ثلاثا واذا امسيت فقل مثل ذلك فانهن يكفرن ما بينهن من خطيئة

<u>حدیث نمبر ۱: (محذوف اسناد)</u>

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اے سلمانؓ! جب تو صبح کرے تو یوں دعا کیا کرو اللهم انت ربي لا شريك لك اصبحنا واصبح الملك لله لا شريك له۔ اس دعا کو تین مرتبہ پڑھا کرو اور جب شام ہو تو بھی اسی طرح کے کلمات ادا کرو۔ اللهم انت ربي لا شريك لك

صبحنا واصبح الملك للّٰہ لا شریک لہ۔ پس یہ کلمات پورے دن کے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

بیماری اور فقر سے نجات حاصل کرنے کے لیے دعا

﴿قال اخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن الحسن المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم الحسن بن علی بن الحسن البرقی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن مروان قال حدثنا ابی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عیسیٰ ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن علی عن أبیہ (ع) قال فقد رسول اللّٰہ (ص) رجلا من اصحابہ ثم راٰہ بعد ذلک فقال ما ابطاء بک عنا فقال السقم والفقر یارسول اللّٰہ فقال لہ النبی (ص) الا اعلمک دعوات تدعوا بھن فیذھب اللّٰہ عنک السقم وینفی عنک الفقر قال بلی بابی انت وامی یارسول اللّٰہ (ص) قال قل لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ توکلت علی الحی الذی لا یموت الحمدللّٰہ الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا

حدیث نمبر 2 (مختلف اسناد)

حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام نے اپنے والد محترم علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صحابی تھا جو ایک عرصہ تک غائب رہا۔ جب رسولِ خدا نے اس کو دوبارہ دیکھا تو فرمایا کیا وجہ ہے کہ تو اتنے دن غائب رہا ہے؟ اس نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! بیماری اور فقر کی وجہ سے میں غیر حاضر رہا ہوں۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا کیا میں تجھے ایک ایسی دعا کی تعلیم نہ دوں کہ جس کے پڑھنے سے بیماری اور فقر دُور ہو جائے۔ اس نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں آپ ضرور تعلیم فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: یوں دعا کیا کرو۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا

ماہِ رمضان کی فضیلت

﴿قال أخبرني﴾ ابوالطيب الحسين بن محمد التمار ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن احمد الساهد ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسين احمد بن محمد بن ابی مسلم ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن جليس الرازی ﴿قال حدثنا﴾ القسم بن حكم العرنی ﴿قال حدثنا﴾ هشام بن الوليد عن حماد بن سليمان سدوسی ﴿قال أخبرنا﴾ ابوالحسن علی بن محمد اسير فی ﴿قال حدثنا﴾ الضحاك بن مزاحم عن عبداللّٰه بن عباس بن عبد مطلب انه سمع نبی (ص) يقول ان الجنة لتنجد[1] وتزين من الحول الى الحول بدخول شهر رمضان فاذا كان اوّل ليلة منه هبت ريح من تحت العرش يقال لها مثيرة تصفق ورق اشجار الجنان وحلق المصاريع فيسمع لذلك طنين لم يسمع سامعون احسن منه ويبرزن الحور العين حتّٰى يقفن بين شرف الجنة فينادين هل من خاطب الى اللّٰه فيزوجه ثم يقلن يارضوان ما هذه الليلة فيجيبهن بالتلبية ثم يقول ياخيرات حسان هذه اوّل ليلة من شهر رمضان قد فتحت ابواب الجنان للصائمين من امة محمد (ص) ويقول له عزوجل يارضوان افتح ابواب الجنان يامالك اغلق ابواب جهنم عن الصائمين من

---

[1] تنجد الشيئ ارتفع والبيت زينة —

مة محمد (ص) ياجبرئيل اهبط الارض فصفد مردة الشياطين وغلهم بالأغلال ثم اقذف بهم في لجج البحار حتى لا يفسدوا على امة حبيبي صيامهم قال ويقول الله تبارك وتعالى في كل ليلة من شهر رمضان ثلاث مرات هل من سائل فاعطيه سؤله هل من تائب فاتوب اليه هل من مستغفر فاغفر له من يقرض الملئ غير المعدم الوفي غير الظالم قال وان الله تعالى في آخر كل يوم من شهر رمضان عندالافطار الف الف عتيق من النار فاذا كان ليلة الجمعة ويوم الجمعة اعتق في كل ساعة منها الف الف عتيق من النار وكلهم قد استوجب العذاب فاذا كان في آخر شهر رمضان اعتق الله في ذلك اليوم بعدد ما اعتق من اول الشهر الى آخره فاذا كانت ليلة القدر امر الله تعالى جبرئيل يهبط في كتيبة من الملائكة الى الأرض ومعه لواء اخضر فيركز اللواء على ظهر الكعبة وله ستمائة جناح منها جناحان لا ينشرهما الا في ليلة القدر فينشرهما تلك الليلة فيجاوزان المشرق والمغرب ويبث جبرئيل والملائكة في هذه الليلة فيسلمون على كل قائم وقاعد ومصل وذاكر ويصافحونهم ويؤمنون على دعائهم حتى يطلع الفجر فاذا طلع الفجر نادى جبرئيل (ع) يامعشر الملائكة الرحيل الرحيل فيقولون ياجبرئيل فما صنع الله في حوائج المؤمنين من امة محمد (ص) فيقول ان الله نظر اليهم في هذه الليلة فعفا عنهم وغفرلهم الا اربعة فقال رسول الله (ص) وهؤلاء الأربعة مدمن الخمر والعاق لوالديه والقاطع للرحم والمشاحن فاذا كانت ليلة الفطر وهي تسمى ليلة الجوائز اعطى الله العاملين اجرهم بغير حساب فاذا كانت غداة يوم الفطر بعث الله الملائكة في كل البلاد فيهبطون الى الأرض ويقفون على افواه السكك فيقولون يا امة محمد

خرجوا الی رب کریم یعطی الجزیل ویغفر العظیم فاذا برزوا الی مصلاهم قال الله عزوجل الملائکة ملائکتی ما جزاء الأجیر اذا عمل عمله قال فتقول الملائکة الٰهنا وسیدنا جزاؤه ان توفی اجره قال فیقول الله عزوجل فانی اشهدکم ملائکتی انی قد جعلت ثوابهم من صیامهم شهر رمضان وقیامهم فیه رضائی ومغفرتی یاعبادی سلونی فوعزتی وجلالی لا تسئلونی الیوم فی جمعکم لاٰخرتکم ودنیاکم الا اعطیتکم وعزتی لاسترن علیکم عوراتکم ما راقبتمونی وعزتی لااجزنکم ولا افضحکم بین یدی اصحاب الحدود انصرفوا مغفورا لکم قد ارضیتمونی ورضیت عنکم قال فتفرح الملائکة وتستبشر ویهنیٔ بعضها بعضا بما یعطی هذه الامة اذا افطروا

حدیث نمبر 3 (مکاشفۃ القلوب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا

ماہ رمضان کے شروع ہوتے ہی جنت کو بلند کیا جاتا ہے اور اس کے گھروں کو مزین کیا جاتا ہے اور مختلف طریقوں سے جنت کو آراستہ اور مزین کیا جاتا ہے۔ پس جب پہلی رمضان کی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے ایک ہوا چلتی ہے اس کا نام مثیرہ ہے۔ وہ جنت کے درختوں کے پتوں کو اس طرح ہلائے گی کہ وہ آپس میں ٹکرائیں گے اور ان سے ایک ساز پیدا ہوگا کہ کسی سننے والے نے اس سے بہتر کوئی ساز نہیں سنا ہوگا اور حورالعین سامنے آئیں گی یہاں تک کہ وہ جنت کے فرش پر کھڑی ہوں گیں اور آواز دیں گیں کیا کوئی ہے جو خدا کی خوشنودی کی خاطر ہم سے شادی کا مطالبہ کرے تاکہ اس سے شادی کی جائے۔ اس کے بعد وہ رضوان جنت سے کہیں گیں کہ آج کون سی رات ہے؟ تو ان کو پکار کر جواب دیں گے اے بہت زیادہ احسان کرنے والوں کی خیرات آج رمضان کی

پہلی رات ہے۔ پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں سے روزہ داروں کے لیے جنت کے سارے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ جنت کے رضوان کو حکم دے گا کہ جنت کے تمام دروازے کھول دے اور جہنم کے مالک (داروغہ) کو حکم دیا جائے گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت کے روزہ داروں کے لیے جہنم کے تمام دروازے بند کر دے۔ اے جبرائیلؑ! زمین پر اتر جاؤ اور تمام مردود شیاطین کو جمع کرو اور ان کو سخت زنار میں طوق اور زنجیر سے جکڑ دو۔ پھر ان کو سمندر کی گہرائی میں پھینک دو تاکہ وہ میرے حبیب کی اُمت کے روزہ داروں کا روزہ خراب نہ کر سکیں۔

آپؐ نے فرمایا ہر رات اللہ تعالیٰ تین دفعہ اعلان کرتا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ وہ سوال کرے اور میں اس کے سوال کو عطا کروں؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے تاکہ وہ توبہ کرے اور میں اس کی توبہ کو قبول کروں۔ کیا کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ وہ مجھ سے مغفرت طلب کرے اور میں اس کو بخش دوں؟ اور جو قرض دے کسی ایسے شخص کو جو مصیبت زدہ ہے اور وہ ادا نہ کر سکتا ہو اور وہ ظالم بھی نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا ہر روز ماہ رمضان میں روزے کے آخر میں افطار کے وقت اللہ تعالیٰ دس لاکھ افراد روزہ دار کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرماتا ہے اور جب رمضان میں جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ہر گھنٹے میں دس لاکھ افراد کو نارِ جہنم سے نجات عطا فرماتا ہے اور یہ لوگ جہنم کی آگ کے مستحق ہوتے ہیں اور جب آخری دن آتا ہے تو اول ماہ سے لے کر آخر تک جتنے لوگوں کو نجات دی جا چکی ہوتی ہے ان کی تعداد کے برابر آخری دن میں اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے نجات عطا فرماتا ہے اور جب شب قدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ جبرائیل کو حکم دیتا ہے اور جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کو ایک پورے لشکر کے ساتھ زمین پر نازل ہوتا ہے اور ان کے ہاتھ میں سبز رنگ کا پرچم ہوتا ہے اور وہ اس پرچم کو کعبہ کی چھت پر لہراتا ہے اور اس کے چھ سو (۶۰۰) پھریرے ہوتے ہیں اور ان میں سے دو پھریرے

ایسے ہوتے ہیں جو سوائے شب قدر کے باقی راتوں میں ان کو نہیں ٹھہرایا جاتا۔ ن دونوں کو شب قدر میں لہرایا جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ مشرق ومغرب سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ ںلد تعالیٰ جبرئیلؑ اور دوسرے فرشتوں کو اس رات مبعوث کرتا ہے تاکہ اس رت میں جو بھی مصلی عبادت پر کھڑا ہو یا بیٹھا ہے یا ذکرِ خدا کر رہا ہے' اُس کو سلام کریں اور ان سے مصافحہ کریں ور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں' یہاں تک کہ طلوعِ فجر ہو جائے ور جب طلوعِ فجر ہو جاتی ہے تو جبرائیلؑ فرشتوں کو آواز دیتا ہے' کوچ کرو' کوچ کرو۔ وہ فرشتے جبرائیلؑ سے پوچھتے ہیں کہ اے جبرائیلؑ احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت میں سے مومنین کی حاجات کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ وہ جواب دے گا کہ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی نظرِ رحمت فرمائے گا ور پھر اُن کو بخش دے گا اور ان کے ہر گناہ کو بخش دے گا' سوائے چار قسم کے لوگوں کے۔ عرض کیا گیا: یارسولؐ اللہ! وہ چار لوگ کون ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا

① ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا

② والدین کا عاق شدہ

③ قطع رحمی کرنے والا

④ لوگوں کو دشمن رکھنے والا۔

جب عیدالفطر کی رات آتی ہے تو اس رات کو انعام ولی رت کا نام دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رات میں عمل کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بغیر حساب جر وثو ب عطا فرماتا ہے۔ جب عید لفطر کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہر شہر میں فرشتوں کو مبعوث فرماتا ہے اور وہ زمین پر نازل ہوتے ہیں اور وہ ہر راستہ کے شروع میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور آ واز دیتے ہیں

اے محمدؐ کی اُمت والو! اپنے رب کریم کی طرف نکلو وہ تمہیں انعام دے اور عظیم بخشش عطا کرے۔ جب لوگ اپنے اپنے نمازگاہوں میں چلے جاتے ہیں ور نمازِ عید فطر

اد کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! جب عمل کرنے والا عمل کرے تو اس کی اُجرت کیا ہوگی؟ فرشتے آواز دیں گے: اے ہمارے رب و سردار! جب عمل کرنے والا عمل کرے تو اس کی اُجرت پوری ادا کرنی چاہیے۔ پس آواز قدرت آئے گی: اے میرے فرشتو! میں تم کو گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں اُن لوگوں کے رمضان کے روزوں اور رمضان میں عبادت کرنے کا اجر و ثواب میں نے اپنی رضایت اور مغفرت کو قرار دیا۔ اے میرے بندو! آج مجھ سے سوال کرو۔ پس مجھے اپنی عزت و بزرگی کی قسم! آج تم سب اگر اپنی دنیا اور آخرت کے بارے میں سوال کرو گے تو میں ضرور تم کو عطا کروں گا اور مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تمہارے عیوب کو تمہارے لیے پوشیدہ رکھوں گا اور تمہاری شرمگاہوں کی حفاظت کروں گا اور مجھے اپنی عزت کی قسم! آج میں تمہیں ضرور اجر دوں گا اور جہنم کے صاحب کے سامنے تمہیں ہرگز رسوا نہیں کروں گا۔ اب تم اپنے گھروں کو چلے جاؤ اس حالت میں کہ تم کو بخش دیا گیا ہے اور تم مجھ سے راضی ہو جاؤ جبکہ میں تم سے راضی ہو چکا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: ملائکہ خوش ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کو بشارت دیں گے اور ایک دوسرے کو مبارک باد دیں گے اور یہ سب کچھ ان کو عیدالفطر کے دن افطار کے وقت ملے گا۔

امیرالمومنین علیہ السلام اپنے محبت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں

﴿قال أخبرني﴾ أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه القمي رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ أبي ﴿قال حدثنا﴾ سعد بن عبدالله ﴿قال حدثني﴾ أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن علي بن فضال عن عاصم بن حميد الحناط عن أبي حمزة الثمالي عن حبيش بن المعتمر قال دخلت على أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام وهو في الرحبة متكئ فقلت

سلام علیك يا امیرالمؤمنين ورحمة الله وبركاته كيف اصبحت قال فرفع
رأسه ورد علي فقال اصبحت محبا لمحبنا ومبغضا لمن يبغضنا ان محبنا
ينتظر الروح والفرج في كل يوم وليلة وان مبغضنا بنى بناء فاسس بنيانه على
شفا جرف هار فكان بنيانه هار فانهار به في نار جهنم يا ابا معتمر ان
محبنا لا يستطيع ان يبغضنا وان مبغضنا لا يستطيع ان يحبنا ان الله تبارك
وتعالى جبل قلوب العباد على حبنا وخذل من يبغضنا فلن يستطيع محبنا
بغضنا ولن يستطيع مبغضنا حبنا ولن يجتمع حبنا وحب عدونا في قلب
احد ما جعل الله لرجل من قلبين في جوفه يحب بهذا قوما ويحب بالآخر
عدوهم

حدیث نمبر 4 (مختلف اسناد)

جناب حبش بن معتمر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امیر مومنین علی
بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپؑ اپنے گھر کے صحن میں تکیہ لگا کر
تشریف فرما تھے۔ پس میں نے عرض کیا یا امیرالمومنین! اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ
وَبَرَكَاتُهُ۔ آپؑ نے آج صبح کیسے کی؟ آپؑ نے سرِاقدس اٹھایا اور مجھے میرے سلام کا
جواب دیا اور فرمایا آج میں نے صبح اس حالت میں کی ہے کہ میں اپنے ساتھ محبت رکھنے
والوں سے محبت کروں اور جو مجھ سے بغض وعداوت رکھتے ہیں پس میں بھی ان سے بغض و
عداوت رکھتا ہوں' اور میں شب و روز اُن کے لیے وسعت اور راحت کی خواہش کرتا ہوں
اور ان کا منتظر رہتا ہوں۔ تحقیق ہمارے ساتھ بغض رکھنے والا جو گھر یا مکان بناتا ہے تو اس
کی بنیاد جہنم کے کنارے پر ہے اور اُن کی بنیاد بھی گرم ہے اور ان کے گھروں میں جو نہریں
ہیں وہ بھی جہنم کی آگ کی ہوں گی۔ اے ابو معتمر! ہمارا محب ہمارے ساتھ بغض وعداوت
نہیں کرسکتا اور ہمارا دشمن ہمارے ساتھ محبت نہیں کرسکتا' اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے

ہمارے پاس ہے۔ کتاب خدا کے امین ہم ہیں۔ ہم لوگوں کو خدا اور اُس کے رسولؐ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور خدا اور اُس کے رسولؐ کے دشمن کے مقابلے میں جہاد کی طرف بلانے والے ہیں۔ اور خدا کے امر اور حکم پر شدت کے ساتھ کاربند رہنے کی طرف اور اس کی رضایت و خوشی کو حاصل کرنے کی طرف دعوت دیتے ہیں نماز کو قائم کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی اور حج بیت اللہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ ماہِ رمضان کے روزے رکھنے کی دعوت دیتے ہیں اور اپنے خاندان کے ساتھ پورا پورا انصاف کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ لیکن مجھے معاویہ بن ابوسفیان اُموی اور عمرو بن عاص سہمی دونوں پر تعجب ہے کہ وہ اپنے ہی چچا کے بیٹے کے خون کے طالب ہیں۔ خدا کی قسم! میں رسولؐ خدا کی کبھی مخالفت نہیں کرسکتا اور میں اُن کے حکم کی نافرمانی نہیں کرسکتا۔ اور میں ہر مقام پر باطل کو روکنے اور حق و فرائض پر عمل درآمد کرانے کی پوری طاقت سے کوشش کروں گا جو طاقت اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے اور اس پر میں اس کی حمد کرتا ہوں۔ جب رسولؐ خدا کی وفات ہوئی تو آپ کا سرِ اقدس میری گود میں تھا اور آپ کو غسل دینے کی ولایت و ذمہ داری میرے سپرد تھی۔ میں غسل دے رہا تھا اور آپؐ کے جسدِ اطہر کو فرشتے بدلتے تھے۔ خدا کے مقرب فرشتے غسل میں میرے ساتھ تھے۔ خدا کی قسم! اُمتِ محمدؐ نے آپؐ کے جانے کے بعد ہر اختلافی امور میں باطل کو حق پر فوقیت دی۔ مگر وہ امور کہ جس میں خدا نے چاہا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، امیر المومنینؑ! آپ کو آگاہ کر دیا ہے کہ یہ اُمت اس پر قائم نہیں رہ سکتی۔ پس تمام لوگ متفرق ہوئے اور اُن کی بصیرت ختم ہو چکی تھی۔

اصحاب اور علی علیہ السلام کے علم کا توازن

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن خالد ﴿قال حدثنا﴾ زید بن

الحسين الكوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محیح ﴿قال حدثنا﴾ جندل ابن والق الثعبی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن محمد بن عمر المازی عن ابی زید الأنصاری عن سعید بن بشر عن قتادة عن سعید المسیب قال سمعت رجلا یسأل ابن عباس عن علی بن ابی طالب علیه السلام فقال له ابن عباس ان علی بن ابی طالب صلی القبلتین وبایع البیعتین ولم یعبد صنما ولا وثنا ولم یضرب علی رأسه بزلم ولا قدح ولد علی الفطرة ولم یشرك بالله طرفة عین فقال الرجل لم اسألك عن هذا وانما سألتك عن حمله سیفه علی عاتقه یختال به حتی البصرة فقتل اربعین الفا ثم سار الی الشام فلقی حو جب العرب فضرب بعضهم ببعض حتی قتلهم ثم اتی النهروان وهم مسلمون فقتلهم عن آخرهم فقال له ابن عباس اعلی اعلم عندك ام انا فقال لو كان علی اعلم عندی منك ما سألتك قال فغضب ابن عباس حتی اشتد غضبه ثم قال ثكلتك امك علی علمنی وكان علمه من رسول الله (ص) ورسول الله علمه الله فوق عرشه فعلم النبی من الله وعلم علی من النبی (ص) وعلمی من علم علی (ع) وعلم اصحاب محمد (ص) كلهم فی علم علی (ع) كالقطرة الواحدة من سبعة ابحر-

حدیث نمبر 6 (مختصر)

جناب سعید المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس سے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

تحقیق علی ابن ابی طالب علیہ السلام وہ ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی ہے۔ دونوں بیعتیں کیں، کبھی بت پرستی نہیں کی اور وہ فطرت اسلام پر

پیدا ہوئے اور اُن میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ آپؑ نے ایک لمحہ کے لیے بھی شرک نہیں کیا' اُس مرد نے کہا اے ابن عباس' میں نے اُن کے بارے میں آپ سے سوال نہیں کیا' بلکہ میں نے صرف اور صرف یہ سوال کیا ہے کہ علیؑ نے جو بصرہ میں (یعنی جنگِ جمل) تلوار سے حملہ کیا اور وہاں چالیس ہزار آدمیوں کو قتل کیا اور پھر شام کی طرف رخ کیا اور وہاں بھی عرب کے ایک حواجب (سورماؤں) سے ملاقات کی اور ان کو ایک دوسرے سے مارا اور پھر ان کو بھی قتل کیا' پھر نہروان میں آئے اور وہاں بھی قتل و غارت کی حالانکہ یہ سب مسلمان تھے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' یہ بتاؤ تمہارے نزدیک علیؑ زیادہ عالم ہیں یا میں؟ اس نے جواب دیا اگر علیؑ میرے نزدیک اعلم ہوتے تو میں آپ سے سوال کیوں کرتا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ غضبناک ہوئے اور اُن کا غصہ بہت زیادہ ہوگیا۔ پھر فرمایا' تیری ماں تیرا ماتم کرے۔ علی علیہ السلام نے مجھے علم عطا فرمایا اور علی علیہ السلام کو رسولؐ خدا نے علم عطا فرمایا ہے اور رسولؐ خدا کو اللہ تعالیٰ نے عرش پر علم عطا فرمایا ہے۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم اللہ تعالیٰ سے ہے اور علیؑ کا علم رسولؐ خدا کے علم سے ہے' اور میرا علم علیؑ کے علم سے ہے۔ تمام اصحاب محمدؐ کا علم علی علیہ السلام کے علم کے مقابلے میں ایسے ہے جیسے سات سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ۔

اے عیسیٰؑ اپنی آنکھوں کے آنسو مجھے دو

﴿قال أخبرني﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسين بن بابويه رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن بن الوليد﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسين بن ابی الخطاب عن علی بن اسباط عن علی بن ابی حمزة عن ابی بصير عن أبی عبدالله جعفر بن محمد (ع) قال اوحی الله تعالی الی عيسی بن مريم (ع) ياعيسی هب لی من عينيك الدموع ومن قلبك الخشوع واكحل عينك بميل الحزن اذا

ضحك البطالون وقم على قبور الأموات فنادهم بالصوت الرفيع لعلك تأخذ من موعظتك منهم وقل انى لاحق بهم فى اللاحقين وصلى الله على سيدنا محمد النبى وآله الطاهرين۔

حدیث نمبر 7 (بحذف اسناد)

جناب ابوبصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی

اے عیسیٰ! اپنی آنکھوں کے آنسوؤں اور اپنے دل کا خشوع مجھے ہبہ کرو اور اپنی آنکھوں کا سرمہ میرے حزن کو قرار دو۔ جب باطل پرست ہنس رہے ہوں' ور مُردوں کی قبروں پر جا کر کھڑے ہو جاؤ ور ن کو بلند آواز کے ساتھ پکارو شاید وہ ان کے مواعظ سے کچھ حاصل کر سکیں اور ن کو بتاؤ کہ میں بھی آپ کے پیچھے آنے والوں کے ساتھ آ رہا ہوں۔

⊙⊙⊙

مجلس نمبر 28

[بروز پیر ۹ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

تین گناہوں کا عذاب جلدی ملتا ہے

ابو الفوارس ﴿حدثنا﴾ الشیخ الجلیل المفید ابوعبداللہ محمد ابن محمد بن النعمان ادام اللہ تأییدہ ﴿قال حدثنی﴾ ابوحفص عمر بن محمد ابن علی الزیات ﴿قال حدثنا﴾ عبداللہ بن جعفر بن اعین ﴿قال حدثنا﴾ معمر ابن یحیی الشدی ﴿قال حدثنا﴾ شریک بن عبداللہ القاضی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق الھمدانی عن أبیہ عن امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب (ع) قال قال رسول للہ (ص) ثلاثۃ من الذنوب تعجل عقوبتہا ولا یوخر الی الآخرۃ عقوق الوالدین والبغی علی الناس وکفر الاحسان--

حدیث نمبر 1 (بحذف سناد)

حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا

تین گناہ ایسے ہیں جن کی عقوبت و عذاب بہت جلدی اس دنیا میں مل جاتا ہے اور اس کو آخرت کے لیے موخر نہیں کیا جاتا اور وہ یہ ہیں ① والدین کے حقوق (نافرمانی) ② لوگوں پر سرکشی کرنا اور ③ احسان ونعمت کا کفر کرنا

نجاشی بادشاہ کا جناب جعفر رضی اللہ عنہ کو بدر کے بارے میں خبر دینا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسين احمد بن الحسين بن اسامة البصري اجازة ﴿قال حدثني﴾ عبيدالله بن محمد الواسطي ﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر بن محمد يحيى ﴿قال حدثني﴾ هرون بن مسلم بن سعدان ﴿قال حدثنا﴾ مسعدة بن صدقة ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد عليه السلام انه قال ارسل النجاشي ملك الحبشة الى جعفر بن ابي طالب (ع) واصحابه فدخلوا عليه وهو في بيت له جالس على التراب وعليه خلقان الثوب قال فقال جعفر بن ابي طالب فاشفقنا منه حين رأيناه على تلك الحال فلما ان رأى ما بنا وتغير وجوهنا قال الحمدلله الذي نصر محمداً (ص) واقرعيني فيه الا ابشركم فقلت بلى ايها الملك فقال انه جائني الساعة من نحو ارضكم عين من عيوني فأخبرني ان الله قد نصر نبيه محمداً (ص) واهلك عدوه واسر فلان وفلان وقتل فلان وفلان وفلان التقوا بواد يقال له بدر لكأني انظر اليه حيث كنت ارعى لسيدي هناك وهو رجل من بني ضمرة فقال له جعفر ايها الملك الصالح فما لي اراك جالسا على التراب وعليك هذه الخلقان فقال ياجعفر انا نجد فيما انزل الله على عيسى صلوات الله ان من حق الله على عباده ان يحدثوا له تواضعا عندما يحدث لهم من النعمة فلما احدث لي نعمة بنبيه محمد (ص) احدثت لله هذا التواضع قال فلما بلغ النبي (ص) ذلك قال لأصحابه ان الصدقة تزيد صاحبها كثرة فتصدقوا يرحمكم الله وان التواضع يزيد صاحبه رفعة فتواضعوا يرفعكم الله وان العفو يزيد صاحبه عزا فاعفوا يعزكم الله.

تحقیق نمبر 2 (بحذف اسناد)

دوں کو ہماری محبت کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور ہمارے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کیا ہے۔ جو ہمارا محب ہے وہ ہمارا دشمن نہیں ہوسکتا اور جو ہمارا دشمن ہے وہ ہمارا محب نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ ہماری محبت اور ہمارے دشمنوں کی محبت ایک دل میں جمع نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے لیے دو دل بھی نہیں بنائے کہ ایک میں ایک قوم کی محبت ہو اور دوسرے میں ان کے دشمن کی محبت پائی جائے۔

ہم اہل بیت رحمتِ خدا ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوالطيب الحسين بن محمد النحوي التمار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ ابونعيم ﴿قال حدثنا﴾ صالح بن عبد الله ﴿قال حدثنا﴾ هشام عن ابي مخنف عن الأعمش عن ابي اسحاق السبيعي عن الأصبغ بن نباته رحمه الله قال ان اميرالمؤمنين عليه السلام خطب ذات يوم فحمد الله واثنى عليه وصلى الله على النبي (ص) ثم قال ايها الناس اسمعوا مقالتي وعوا كلامي ان الخيلاء من التجبر والنخوة من التكبر وان الشيطان عدو حاضر يعدكم الباطل الا ان المسلم اخو المسلم ولا تنابزوا ولا تخاذلوا فان شرايع الدين واحدة وسبله قاصدة من اخذ بها لحق ومن تركها غرق ومن فارقها محق ليس المسلم بالخائن اذا ائتمن ولا بالمخلف اذا وعد ولا بالكذب اذا نطق نحن اهل بيت الرحمة وقولنا الحق وفعلنا القسط ومنا خاتم النبيين وفينا قادة الاسلام وامناء الكتاب ندعوكم الى الله ورسوله والى جهاد عدوه والشدة في امره وابتغاء رضوانه والى اقام الصلوة وايتاء الزكوة وحج البيت وصيام شهر رمضان وتوفير الفيئ لاهله الا وان اعجب العجب ان معوية بن ابي سفيان الأموي وعمرو بن العاص السهمي يحرضان الناس على طلب دم ابن عمهما واني والله لم

حاف رسول الله (ص) قط ولم اعصه فی امرہ فقط اقیہ بنفسی فی
المواطن التی تنکص فیہا الأبطال وترعد فیہا الفرائص بقوۃ اکرمنی الله
بہا فلہ الحمد ولقد قبض النبی (ص) وان رأسہ لفی حجری ولقد ولیت
غسلہ بیدی تقلبہ الملائکۃ المقربون معی وایم الله ما اختلفت امۃ بعد نبیہا
الاظہر باطلہا علی حقہا الا ما شاء الله قال فقام عمار بن یاسر رضی الله
عنہ فقال اما امیر المؤمنین فقد اعلمکم ان الامۃ لم تستقم علیہ فتفرق الناس
فقد نفدت بصائرھم –

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

جناب اصبغ بن نباتہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپؑ نے پہلے خدا کی حمد کو بیان فرمایا اور محمد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلواۃ و درود پڑھی اس کے بعد فرمایا:

اے لوگو! میری گفتگو کو غور سے سنو اور میری کلام کو محفوظ کرلو۔ تحقیق خود پسندی، تکبر کی علامت ہے اور اپنے آپ کو تکبر سے بچاؤ کیونکہ شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے جو تم کو باطل کی دعوت دیتا ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ ایک دوسرے کو برے القابات سے نہ پکارو۔ اور نہ ہی ایک دوسرے کو رسوا و ذلیل کرو۔ تحقیق دین کا قانون سب کے لیے ایک ہے اور اس کے صلہ رحمی میں میانہ روی ہے۔ جس شخص نے اسے اخذ کیا وہ کامیاب ہوا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ غرق ہو جائے گا اور جو شخص اس میں تفرقہ ڈالے گا وہ اس کو مٹانے والا ہے مسلمان کو جب کوئی امانت دی جائے تو وہ اس میں خیانت نہیں کرتا اور جب وہ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ جب بولتا ہے تو جھوٹ نہیں بولتا۔ ہم اہل بیت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں۔ ہمارا قول برحق ہے۔ ہمارا فعل (یعنی کام) عدل و انصاف پر مبنی ہے۔ خاتم الانبیاءؐ ہم میں سے ہیں اسلام کی قیادت

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے جناب جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو اپنے پاس بلایا۔ جب یہ حضرت اس کے پاس گئے تو وہ اپنے گھر کے صحن میں مٹی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے جسم پر دو بوسیدہ چادریں تھیں۔ جناب جعفرؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے اس کو اس حالت میں دیکھا تو ہمیں اس پر رحم آیا۔ جب اس نے ہمیں دیکھا تو ہمارے چہروں کی رنگت تبدیل ہوگئی (یعنی ہمیں حیرانگی ہوئی) اور وہ اس وقت ہوئی جب اس نے کہا

تمام حمد ہے اس اللہ تعالیٰ کی جس نے اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد فرمائی ہے اور اس میں میری آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمائی ہے۔ کیا میں تم لوگوں کو بشارت نہ دوں۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں اے بادشاہ! اس نے کہا ابھی میرا ایک جاسوس آپ کے وطن سے آیا ہے اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد کی ہے اور اس کے دشمنوں کو ہلاک کیا ہے۔ فلاں فلاں اسیر وقید بن گئے ہیں اور فلاں فلاں قتل ہو چکے ہیں اور یہ جنگ بدر کے مقام پر ہوئی ہے۔ گویا میں اس کی طرف دیکھ رہا ہوں اور میں اپنے سردار کے لیے مویشی چرا رہا ہوں۔ وہاں میرا جاسوس بنی ضمرہ سے ایک مرد ہے (یعنی جس نے مجھے یہ خبر دی ہے)۔

پس جناب جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بادشاہ! کیا وجہ ہے کہ ہم آپ کو اس حالت میں دیکھ رہے ہیں کہ آپ زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ پر بوسیدہ دو چادریں ہیں۔ پس اس نے کہا: اے جعفر! ہم نے جناب عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب (انجیل) میں پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر حق یہ ہے کہ جب بھی وہ لوگوں کے ساتھ گفتگو کریں اور ان کو کوئی اچھی خبر دیں تو ان کے لیے انکساری و تواضع کا ظہور کریں۔ جب میں آپ کو اللہ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعمت کے بارے میں خبر دے رہا ہوں تو میرے لیے لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع و انکساری کا اظہار

کروں۔ امام فرماتے ہیں جب اس کی خبر نبی اکرمؐ کو ہوئی تو آپؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا

صدقہ اپنے صاحب کے لیے زیادتی کا موجب بنتا ہے لہٰذا آپ صدقہ دیا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تواضع وانکساری اپنے صاحب کے لیے بلندی کا موجب بنتی ہے۔ پس تم بھی تواضع اور انکساری کرو تاکہ اللہ تعالیٰ بلند کرے ور عفو و بخشش اپنے صاحب کے لیے عزت کا باعث بنتی ہے۔ پس معاف کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو عزت عطا فرمائے۔

حضرت امام سجاد علیہ السلام کی دعا

﴿قال اخبرنی﴾ ابوالحسین احمد بن محمد بن الحسن بن الولید ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد ابن عیسی عن هرون بن مسلم عن مسعدة بن صدقة قال سألت ابا عبدالله جعفر بن محمد (ص) ان یملی دعاء ادعو به فی المهمات فأخرج الی اوراقاً من صحیفة عتیقة انتسخ ما فیها فهو دعاء جدی علی بن حسین زین العابدین للمهمات فکتبت ذلک علی وجهه فما کربنی شیئ قط و همنی الادعوت به ففرج الله همی وکشف غمی وکربی واعطانی سؤلی وهو۔

اللهم هدیتنی فلهوت ووعظت فقسوت وابلیت الجمیل فعصیت وعرفت فاصررت ثم عرفت فاستغفرت فأقلت فعدت فسترت فلک الحمد بی تقحمت اودیة هلاکی وتخللت شعاب تلفی تعرضت فیها لسطواتک محلول لعقوباتک ووسیلتی الیک التوحید وزریعتی انی لم اشرک بک شیئا ولم اتخذ معک الهاً وقد فررت الیک من نفسی والیک یفر المسیئ انت

مفزع لمضيع حظ نفسه فلك الحمد الهي فكم من عدو انتضى على سيف
عدوته وشحذ لي ظبة مديته وارهف لي شباحده وداف قواتل سمومه
وسدد نحوي صوائب سهامه ولم تنم عني عين حراسته واظهر ان
يسومني المكروه ويجرعني ذعاف مرارته فنظرت ياالهي الى ضعفي عن
احتمال الفوادح وعجزي عن الانتصار ممن قصدني بمحاربته ووحدتي
في كثير عدد من ناواني وارصد لي البلاء فيما لم يعمل فيه فكري
فابتدأتني بنصرك وشددت ازري بقوتك ثم فللت لي حده وصيرته من بعد
جمع وحده واعليت كعبي عليه وجعلت ما سدده مردوداً عليه فرددته لم
يشف غليله ولم يبرد حرارة غيظه قد عض على اشواه و ادبر مولياً قد
اخلفت سراياه وكم من باغ بغاني بمكائده ونصب لي اشراك مصائده
ووكل بي تفقد رعايته واضبأ الي اضباء السبع لطريدته انتظاراً لانتهاز
فريسته فناديتك يا الهي مستغيثاً بك واثقاً بسرعة اجابتك عالماً انه لن
يضطهد من اوى الى ظل كنفك ولن يفزع من لجأ الى معاقل انتصارك
فحصنتني من بأسه بقدرتك وكم من سحائب مكروه قد جليتها وغواشي ..
كربات كشفتها لاتسئل عما تفعل ولقد سئلت فاعطيت ولم تسئل فابتدأت
واستميح فضلك فما اكديت ابيت الا احسانا وابيت الا تقحم حرمات
وتعدي حدودك من انعمة عن وعيدك فلك الحمد الهي من مقتدر لايغلب
وذي اناة لا يعجل هذا مقام من اعترف لك بالتقصير وشهد على نفسه
بالتضييع اللهم اني اتقرب بالمحمدية الرفيعة واتوجه اليك بالعلوية البيضاء
فاعذني من شر ما خلقت وشر من يريد بي سوءاً فان ذلك لا يضيق عليك
في وجدك ولايتكادك في قدرتك وانت على كل شيء قدير اللهم احمني

بترك سمعصي ما أبقيتني وارحمني بترك تكلفي ما لا يعنيني وارزقني حسن النظر فيما يرضيك عني والزم قلبي حفظ كتابك كما علمتني وارزقني أن أتلوه على ما يرضيك عني ونور به بصري وأوعه سمعي واشرح به صدري وفرج به عن قلبي واطلق به لساني واستعمل به بدني واجعل في من الحول والقوة ما يسهل ذلك علي فإنه لا حول ولا قوة إلا بك بها اجعل ليلي ونهاري ودنياي وآخرتي ومنقلبي ومثواي عافية منك ومعافاة وبركة منك اللهم أنت ربي ومولاي وسيدي وأملي وعيشي وسندي وحاكمي وناصري وثقتي ورجائي بك محيي ومماتي وبك سمعي وبصري وبيدك رزقي واليك أمري في الدنيا والآخرة ملكتني بقدرتك وقدرت علي بسلطانك لك القدرة في أمري وناصيتي بيدك لا يحول أحد دون رضاك برأفتك أرجو رحمتك وبرحمتك أرجو رضوانك لا أرجو ذلك بعملي وقد عجز عني عملي وكيف أرجو ما قد عجز عني اشكو إليك فاقتي وضعف قوتي وافراطي في أمري وكل ذلك من عندي وما أنت أعلم به مني فاكفني ذلك كله اللهم اجمعني من رفقاء محمد حبيبك وابراهيم خليلك ويوم الفزع من الأمين فآمني وببشراك فبشرني وفي ظلالك فاظلني وبمفازة من النار فنجني ولا تمسني بسوء ولا تخزني ومن الدنيا فسلمني وحجة يوم القيمة فلقني وبذكرك فذكرني ولليسرى فيسرني وللعسرى فجنبني والصلوة والزكوة ما دمت حيا فألهمني وبعبادتك فقوني وفي أنعمه ومرضاتك فاستعملني ومن فضلك فارزقني ويوم القيمة فبيض وجهي وحسابا يسيرا فحاسبني وبقبيح عملي فلا تفضحني وبهداك فاهدني وبالقول الثابت في الحيوة الدنيا والآخرة

ونيتي وفي صلوتي وصيامي ودعائي ونسكي وشكري ودنياي وآخرتي فبارك لي والمقام المحمود فابعثني وسلطانا نصيرا فاجعل لي وظلمي وجهلي و سرافي في امري فتجاوز عني ومن فتنة المحيى والممات فخلصني ومن الفواحش ما ظهر منها وما بطن فنجني ومن وليائك يوم القيمة فاجعلني وادم لي صالح الذي اتيتني بالحلال عن محرم واغنيني وبالطيب عن الخبيث فاكفني اقبل بوجهك الكريم بي ولا تصرفه عني و بي صرطك المستقيم فاهدني ولما تحب وترضى فوفقني منه بي بك من الرياء والسمعة والكبرياء والاعجاب والخيلاء والفخر و البذخ و الاشر و البطر والاعجاب والجبرية فنجني واعوذبك من العجز والبخل و الشح والحسد والحرص والمنافسة والغش واعوذبك من الطمع والطبع والسبع والجرع والزيغ والقمع واعوذبك من البغي والظلم والاعتداء والفساد والفجور والفسوق واعوذبك من الخيانة والعدوان والطغيان رب واعوذبك من المعصية والقطيعة والسيئة والفواحش والذنوب واعوذبك من الاثم والمآثم والحرام والمحرم والخبيث وكل ما لاتحب واعوذبك من الشيطان ومكره وبغيه وظلمه وعداوته وشركه وزبانيته وجنده واعوذبك من شر ما خلقت من دابة وهامة او جن او انس مما يتحرك واعوذبك من شر ما ينزل من السماء وما يعرج فيها ومن شر ما يدرء في الارض وما يخرج منها واعوذبك من شر كل كاهن وساحر و ... و ... رب عوذبك من شر كل حاسد وطاغ وباغ ونافس و ... ومقيد ... واعوذبك من العمى والصم والبكم والبرص والجذام و الشك و الريب و عوذبك من الكسل والفشل والعجز والتفريط و العجلة

والتضيع والتقصير والابطاء واعوذبك من شر ما خلقت في سموت والأرض وما فيهما وما تحت الثرى رب واعوذبك من الفقر والحاجة والدقة والمسألة والضيعة والعائلة واعوذبك من القلة والذلة واعوذبك من الضيق والشدة والقيد والحبس والوثاق والسجون والبلاء وكل مصيبة لاصبرلى عليها آمين رب العالمين اللهم اعطنا كل الذي سألتك وزدنا من فضلك على قدر جلالك وعظمتك بحق لا اله الا انت العزيز الحكيم -

حدیث نمبر 3: (مختصر اسناد)

جناب سعدہ بن صدقہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے عرض کیا' آپؑ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیں کہ جس کو میں مشکلات میں پڑھ سکوں۔ آپؑ نے مجھے چند ورق عطا فرمائے جو تحریر شدہ تھے۔ آپؑ نے فرمایا جو کچھ اس میں تحریر ہے وہ میرے جد علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام کی دعا ہے' جو وہ مہمات کے لیے پڑھا کرتے تھے۔ پس میں نے اس کو یاد کر لیا ہے۔ جب بھی مجھے کوئی مصیبت یا مشکل پیش آتی ہے تو میں اس دعا کو پڑھتا ہوں تو خدا میری مشکل کو حل کر دیتا ہے اور غم کو دور کر دیتا ہے۔ مصیبت کو ٹال دیتا ہے اور میرا سوال مجھے عطا کرتا ہے اور وہ دعا یہ ہے۔ (جس کی عبارت عربی متن میں موجود ہے اور ترجمہ پیش خدمت ہے)

اے میرے معبود! تو نے میری رہنمائی کی مگر میں غافل رہا' تو نے پند و نصیحت کی مگر میں سخت دلی کے باعث متاثر نہ ہوا' تو نے مجھے عمدہ نعمتیں بخشیں مگر میں نے نافرمانی کی۔ پھر یہ کہ جن گناہوں سے تو نے میرا رخ موڑا جب کہ تو نے مجھے اس کی معرفت عطا کی۔ تو میں نے (گناہوں کی برائی کو) پہچان کر توبہ و استغفار کی' جس پر تو نے مجھے معاف کر دیا اور پھر گناہوں کا مرتکب ہوا' تو تو نے پردہ پوشی سے کام لیا۔

اے میرے معبود! تیرے ہی لیے حمد و ثنا ہے۔ میں ہلاکت کی وادیوں میں پڑا اور تباہی و بربادی کی گھاٹیوں میں اترا۔ ان ہلاکت خیز گھاٹیوں میں تیری قہرمانی سخت گیریوں اور ان میں در آنے سے تیری عقوبتوں کا سامنا کیا۔ تیری بارگاہ میں میرا وسیلہ تیری وحدت و یکتائی کا اقرار ہے۔ اور میرا ذریعہ صرف یہ ہے کہ میں نے کسی چیز کو تیرا شریک نہیں جانا اور تیرے ساتھ کسی کو معبود نہیں ٹھہرایا۔ اور میں اپنی جان کو لیے تیری رحمت و مغفرت کی جانب گریزاں ہوں اور ایک گنہگار تیری ہی طرف بھاگ کر آتا ہے اور ایک التجا کرنے والا جو اپنے حظ و نصیب کو ضائع کر چکا ہو تیرے ہی دامن میں پناہ لیتا ہے۔ کتنے ہی ایسے دشمن تھے جنہوں نے شمشیر عداوت کو مجھ پر بے نیام کیا اور میرے لیے اپنی چھری کی دھار کو باریک اور تندی و سختی کی باڑ کو تیز کیا۔ اور پانی میں میرے لیے مہلک زہروں کی آمیزش کی اور کمانوں میں تیروں کو جوڑ کر مجھے نشانہ کی زد پر رکھ لیا اور ان کی تعاقب کرنے والی نگاہیں مجھ سے ذرا غافل نہ ہوئیں۔ اور دل میں میری ایذا رسانی کے منصوبے باندھتے اور تلخ جرعوں کی تلخی سے مجھے پیہم تلخ کام بناتے رہے۔

اے میرے معبود! ان رنج و آلام کی برداشت سے میری کمزوری اور مجھ سے آمادہ پیکار ہونے والوں کے مقابلہ میں انتقام سے میری عاجزی اور کثیر التعداد دشمنوں اور ایذا رسانی کے لیے گھات لگانے والوں کے مقابلہ میں میری تنہائی تیری نظر میں تھی جس کی طرف سے میں غافل اور بے فکر تھا کہ تو نے میری مدد میں پہل اور اپنی قوت و طاقت سے میری کمر مضبوط کی۔ پھر یہ کہ اس کی تیزی کو توڑ دیا اور اس کے کثیر ساتھیوں (کو منتشر کرنے) کے بعد اسے یکہ و تنہا کر دیا اور مجھے اس پر غلبہ و سربلندی عطا کی اور جو تیر اس نے اپنی کمان میں جوڑے تھے وہ اسی کی طرف پلٹا دیے۔ چنانچہ اس حالت میں تو نے اسے پلٹا دیا کہ نہ تو وہ اپنا غصہ ٹھنڈا کر سکا اور نہ اس کے دل کی تپش فرو ہو سکی۔ اس نے اپنی بوٹیوں کو کاٹا اور پیٹھ پھرا کر چلا گیا اور اس کے لشکر والوں نے بھی اسے دغا دی اور کتنے ہی

پیے ستم کرتے جنہوں نے اپنے مکروفریب سے مجھ پر ظلم وتعدی کی اور اپنے شکار کے جال میرے لیے بچھائے اور اپنی نگاہ جستجو کا مجھ پر پہرا لگا دیا اور اس طرح گھات لگا کر بیٹھ گئے جس طرح درندہ اپنے شکار کے انتظار میں موقع کی تاک میں گھات لگا کر بیٹھتا ہے۔ درآنحالیکہ وہ میرے سامنے خوشامدانہ طور پر خندہ پیشانی سے پیش آتے اور (درپردہ) انتہائی کینہ توز نظروں سے مجھے دیکھتے تو جب اے خدائے بزرگ و برتر ان کی بدباطنی و سرشتی کو دیکھا تو انہیں سر کے بل انہی کے گڑھے میں الٹ دیا اور انہیں انہی کے غار کے گہراؤ میں پھینک دیا اور جس جال میں مجھے گرفتار دیکھنا چاہتے تھے خود ہی غرور و سربلندی کا مظاہرہ کرنے کے بعد ذلیل ہو کر اس کے پھندوں میں جا پڑے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اگر تیری رحمت شریک حال نہ ہوتی تو کیا بعید تھا کہ جو بلا و مصیبت ان پر ٹوٹ پڑی ہے وہ مجھ پر ٹوٹ پڑتی' اور کتنے ہی ایسے حاسد تھے جنہیں میری وجہ سے غم و غصہ کے اچھو اور غیظ وغضب کے گلوگیر پھندے لگے اور اپنی تیز زبانی سے مجھے اذیت دیتے رہے اور اپنے عیوب کے ساتھ مجھے متہم کر کے طیش دلاتے رہے اور میری آبرو کو اپنے تیروں کا نشانہ بنایا اور جن بری عادتوں میں وہ خود ہمیشہ مبتلا رہے وہ میرے سر منڈھ دیں اور اپنی فریب کاریوں سے مجھے مشتعل کرتے اور اپنی دغابازیوں کے ساتھ میری طرف بڑھتے رہے تو میں نے اے میرے اللہ! تجھ سے فریاد رسی چاہتے ہوئے اور تیری جلد حاجت روائی پر بھروسہ کرتے ہوئے" تجھے پکارا! درآنحالیکہ یہ جانتا تھا کہ جو تیرے سایۂ رحمت میں پناہ لے گا وہ شکست خوردہ نہ ہوگا اور جو تیرے انتقام کی پناہ گاہ محکم میں پناہ گزین ہوگا وہ ہراساں نہیں ہوگا۔ چنانچہ تو نے اپنی قدرت سے ان کی شدت و شر انگیزی سے مجھے محفوظ کر دیا اور کتنے ہی مصیبتوں کے ابر (جو میرے افق زندگی پر چھائے ہوئے) تھے تو نے چھانٹ دیئے اور کتنے ہی نعمتوں کے بادل برسا دیئے اور کتنی ہی رحمت کی نہریں بہا دیں اور کتنے ہی صحت و عافیت کے جامے پہنا دیئے۔ اور کتنی ہی آلام و حوادث کی آنکھیں (جو

میری طرف نگران تھیں) تو نے بے نور کر دیں اور کتنے ہی ظنوں کے تاریک پردے (میرے دل پر سے) اٹھا دیے اور کتنے ہی اچھے گمانوں کو تو نے سچ کر دکھایا اور کتنی ہی تہی دستیوں کا تو نے چارہ کیا اور کتنی ہی ٹھوکروں کو تو نے سنبھالا اور کتنی ہی ناداریوں کو تو نے (ثروت سے) بدل دیا۔

(بارالہا!) یہ سب تیری طرف سے انعام و احسان ہے۔ میں ان تمام و قعات کے باوجود تیری معصیتوں میں ہمہ تن منہمک رہا (لیکن) میری بداعمالیوں نے تجھے اپنے احسانات کی تکمیل سے روکا نہیں۔ اور نہ ہی تیرا فضل و احسان مجھے ان کاموں سے جو تیری ناراضگی کا باعث ہیں باز رکھ سکا اور جو کچھ تو کرے اس کی بابت تجھ سے پوچھ گچھ نہیں ہو سکتی۔ تیری ذات کی قسم! جب بھی تجھ سے مانگا گیا تو نے عطا کیا اور جب نہ مانگا گیا تو تو نے از خود دیا اور جب تیرے فضل و کرم کے لیے جھولی پھیلائی گئی تو تو نے بخل سے کام نہیں لیا۔

اے میرے مولا و آقا! تو نے کبھی احسان و بخشش اور تفضل و انعام سے دریغ نہیں کیا اور میں تیرے محرمات میں پھاندتا، تیرے حدود و احکام سے تجاوز کرتا، تیری تہدید و سرزنش سے ہمیشہ غفلت کرتا رہا۔

اے میرے معبود! تیرے ہی لیے حمد و ستائش ہے جو ایسا صاحب اقتدار ہے جو مغلوب نہیں ہو سکتا اور ایسا بردبار ہے جو جلدی نہیں کرتا۔ یہ اس شخص کا موقف ہے جس نے تیری نعمتوں کی فراوانی کا اعتراف کیا ہے اور ان نعمتوں کے مقابلے میں کوتاہی کی ہے اور اپنے خلاف اپنی زیاں کاری کی گواہی دی ہے۔

اے میرے معبود! میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی منزلت بلند پایہ اور علی (علیہ السلام) کے مرتبے روشن و درخشاں کے واسطہ سے تجھ سے تقرب کا خواستگار ہوں۔ ان دونوں کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوں تاکہ مجھے ان چیزوں کی برائی سے پناہ دے

جن سے پناہ طلب کی جاتی ہے۔ اس لیے کہ یہ تیری تونگری وسعت کے مقابلہ میں دشوار اور تیری قدرت کے آگے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے میرے اللہ! مجھ پر رحم فرما ان نافرمانیوں سے ترک کرنے کے ساتھ جو تو نے میرے لیے باقی رکھی ہوئی ہیں۔ اور مجھ پر رحم فرما اس تکلیف کے ترک کرنے کے ساتھ جو مجھے بے نیاز نہیں کرتی اور مجھے حسنِ نظر عطا فرما ان چیزوں میں جو تجھے مجھ سے راضی کردیں اور میرے دل کو اپنی کتاب کے یاد کرنے کو اسی طرح لازم قرار دے جیسے آپ نے مجھے تعلیم دی ہے۔ اور مجھے قرار دیں تاکہ میں اس کی تلاوت کروں تاکہ تو مجھ سے راضی ہو جائے اور اس سے میری آنکھوں کی بصیرت کو نورانی قرار دے اور میرے کانوں کو اس سے بہرہ مند قرار دے اور اس کے ساتھ میرے سینے کو کھول دے اور اس کے ذریعے میرے دل کو شاد فرما دے اور میری زبان کو اس کے ساتھ ناطق قرار دے اور میرے بدن کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور میرے لیے اس میں طاقت وقوت قرار فرما اور اس کو مجھ پر آسان فرما کیونکہ کوئی طاقت وقوت نہیں سوائے تیری طاقت وقوت کے۔

اے میرے اللہ! تو میری راتوں کو میرے دن کو میری دنیا میری آخرت کو میرے آنے جانے کو اور میرے ٹھکانے کو اپنی طرف سے عافیت مند قرار دے۔ اپنی طرف سے باعث برکت اور صحت مند قرار فرما۔

اے میرے اللہ! تو میرا پروردگار میرا مولا میرا سردار میری آرزو میرا معبود میرا غوث میری سند میرا خالق میرا ناصر میرا مورد وثوق میری امید تیرے لیے مجھے مارنے والا مجھے زندہ رکھنے والا میرے سننے کی طاقت تیری طرف سے اور میرے دیکھنے کی طاقت اور میرا رزق تیرے ہاتھوں میں اور دنیا و آخرت میں میرا امر تیرے اختیار میں ہے اور تو نے اپنی قدرت کے ساتھ مجھے مالک قرار دیا ہے۔ اور میری سلطنت وقدرت میرے اوپر ہے اور میرے امر واسطے میں تیری قدرت شامل ہے اور میری پیشانی کے بال بھی

تیرے ہاتھ میں ہیں (یعنی میرا اختیار تیرے سپرد ہے) تیری رضایت کے بغیر کوئی یک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کرنے والا نہیں ہے۔ تیری نہایت مہربانی کے ذریعے تیری رحمت کا امیدوار رہوں اور تیری رحمت کے واسطہ سے تیری رضایت کا امیدوار رہوں۔ میں اپنے عمل کی وجہ سے اس کا امیدوار نہیں ہوں' کیونکہ میرا عمل بہت کم اور قلیل ہے اور جو قلیل و کم' اور ناقص ہو اس کے ذریعے سے بھلا میں کیسے امیدوار ہو سکتا ہوں؟ میں تیری بارگاہ میں اپنے نفس کی اپنی کمزوری اور اپنے معاملہ میں افراط کا شکوہ کرتا ہوں اور یہ سب کچھ میری طرف سے ہے اور یہ وہ چیزیں ہیں جن کے بارے میں میری نسبت تو زیادہ جانتا ہے اور ان تمام صورتوں تو میرے لیے کافی ہے۔

اے میرے اللہ تو مجھے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے رفقاء میں سے قرار فرما اور خوف وہیبت والے دن مجھے اپنی طرف سے امن عطا فرماتے ہوئے مجھے امن والوں میں سے قرار فرما اور اپنی بشارت کے ساتھ مجھے بشارت دے اور اپنے سائے میں مجھے سایہ نصیب فرما۔ اور اپنی نجات والی جگہ میں مجھے آگ سے نجات عطا فرما اور برائی کے ساتھ مجھے موسوم قرار نہ فرما اور مجھے محزون و مغموم قرار نہ فرما۔ اور اس دنیا میں مجھے سالم قرار فرما اور قیامت کے دن مجھے جنت اور دلیل کا لقا فرما اور اپنے ذکر کے ساتھ مجھے یاد فرما اور آسانی کے ساتھ میرے معاملے میں آسانی قرار فرما۔ اور ہر قسم کی تنگی سے مجھے نجات عطا فرما۔ اور جب تک میں زندہ ہوں اس وقت تک مجھے نماز پڑھنے اور زکوۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما اور اپنی عبادت کے لیے مجھے طاقت وقوت عطا فرما اور فقہ اور اپنی مرضی کے ساتھ مجھے عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور اپنے فضل کا مجھے رزق عطا فرما اور قیامت کے دن میرے چہرے کو روشن فرما اور میرا حساب بہت ہی آسان اور قلیل فرما۔ اور میرے برے عمل کے ذریعے مجھے رسوا قرار نہ فرما اور اپنی ہدایت کے ساتھ میری ہدایت فرما اور دنیا وآخرت میں مجھے قول ثابت کے ساتھ

ثابت قدم فرما' میری نماز' میرا روزہ' میری دعا' میری عبادت' میرے شکر' میری دنیا اور میری آخرت کو میرے لیے باعث برکت قرار فرما اور قیامت کے دن مجھے مقامِ محمود پر مبعوث فرما اور ایک سلطانِ نصیر (یعنی مددگار بادشاہ) مجھے عطا فرما۔ میرے ظلم' میری جہالت اور میرے امر میں میرے اسراف سے تو مجھ سے درگزر فرما۔ موت و حیات کے فتنہ سے مجھے نجات عطا فرما اور ظاہری اور پوشیدہ گناہوں سے مجھے نجات عطا فرما۔ قیامت کے دن مجھے اپنے دوستوں میں سے قرار فرما اور ہمیشہ مجھے اپنی طرف سے اصلاح عطا فرما اور حلال کے ذریعے مجھے حرام سے بے نیاز فرما اور پاک و طیب کے ذریعے خبیث سے میری کفایت فرما۔ اپنا وجہ کریم کو میری طرف قرار فرما اور اپنی رحمت کو مجھ سے دور فرما اور سیدھے راستے کی طرف مجھے ہدایت عطا فرما اور وہ چیز جو تجھے محبوب ہے اور پسند ہے اس کی مجھے توفیق عطا فرما۔

اے میرے اللہ! میں آپ سے ریاکاری اور دکھاوے' بڑائی' زیادہ تعجب کرنے' خود پسندی' فخر' تکبر' شر بہک جانا' تعجب کی کثرت اور جبر سے میں تجھ سے ان چیزوں میں تیری پناہ و نجات کا طلبگار ہوں۔ اے میرے پروردگار! میں ناتوانی' بخل' بخ' حسد' حرص' ایک دوسرے پر فخر و مباہات کرنے اور ملاوٹ سے میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے میرے رب! میں طمع' جہالت' غم میں' خوف میں' شک اور خیف میں میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! میں بغاوت' ظلم' حد سے تجاوز کرنے' فسق و فجور اور فسق میں تیری پناہ کا طلبگار ہوں۔ میں خیانت کاری' عداوت اور سرکشی میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری نافرمانی' قطع و جدائی میں' بدی اور برائیوں' گناہوں میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں حرام' محرم' اثم' ملامت' خبیث اور ہر وہ جو تجھے پسند نہیں اس میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ شیطان اور اس کے شر سے' اس بغاوت

سے اُس کے ظلم، اُس کی عداوت، اُس کے شرک، اُس کے لشکر اور اُس کے سپاہیوں سے۔

اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کو تو نے خلق فرمایا ہے، خواہ وہ حیوانوں میں سے ہو، پرندوں میں سے ہو یا جنوں سے یا انسانوں میں سے ہو۔ جو بھی حرکت کرنے والی چیزوں میں سے ہو اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اُس چیز کے شر سے جو آسمان سے نازل ہو یا اُس کی طرف عروج کرنے والی ہو اور ہر اُس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلے یا زمین میں بوئی جائے۔ اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں ہر کاہن، جادوگر کے شر سے، زمین میں دفن کرنے والے، جادوگر اور زیادہ بوجھ اٹھانے والے سے، اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ حاصل کرتا ہوں ہر حاسد، طاغوت، باغی، برتری طلب کرنے والے، ظلم کرنے والے، قید کرنے والے اور جابر سے۔

اے میرے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اندھے پن، بہرے پن، گونگے پن، برص، جذام، شک اور ریب سے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سستی، بزدلی، عجز، کوتاہی، جلد بازی، ضیاع کاری، تقصیر اور ٹال مٹول کرنے سے۔

اے میرے رب! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں جو کچھ تو نے زمین و آسمان اور ان کے درمیان خلق فرمایا ہے اس کے شر سے۔ اے میرے رب! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں فقر، حاجت، فاقہ، سوال کرنے، جائیداد اور محتاجی سے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں، قلت اور ذلت سے۔

اے میرے رب! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں تنگی، شدت، قید، جبس، بندش، اسیری، بلاء اور ہر مصیبت سے جس پر صبر کرنے کی مجھ میں طاقت نہ ہو اس سے۔ اے عالمین کے رب! اس دعا کو قبول فرما۔ اے میرے اللہ! جس جس چیز کا میں نے تیری بارگاہ میں سوال کیا ہے وہ مجھے عطا فرما اور اپنی جلالت و بزرگی، عظمت اور فضل سے اس میں زیادتی عطا فرما۔ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔

حاجت طلب کرنے والا غلامی کے لیے تیار ہوتا ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن مالك النحوی ﴿قال حدث﴾

علی بن هرون قال سمعت الفضل بن سعد یقول سمعت اریشی یقول سمعت محمد بن سلام یقول سمعت شریح القاضی یقول من سأل اخه حاجة فقد عرض نفسه علی الرق فان قضاها استرقه وان لم یقضها فقد ذله وکلاهما دلیلین هذا بذل الرد وهذا بذل المسألة

لیس یعتاظ باذل الوجه عن	بذل ماء وجهه عوض
کیف یعتاض من اتاك وقد	صیر الذل وجهه عرض

<u>حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)</u>

شریح قاضی بیان کرتا ہے کہ جو شخص اپنے بھائی سے حاجت طلب کرتا ہے اور وہ اس کے سامنے اپنے آپ کو غلامی کے لیے پیش کرتا ہے اگر اس نے اس کی حاجت کو پورا کر دیا تو اس نے اس کو اپنا غلام بنا لیا ہے اور اگر اس نے اس کی حاجت کو پورا نہیں کیا پس اس کو رسوا کیا اور یہ دونوں ذلیل ہوئے۔ ایک سوال کرنے کی وجہ سے اور دوسرا رد کرنے کی وجہ سے۔

لیس یعتاظ باذل الوجه عن	بذل ماء وجهه عوص
کیف یعتاض من اتاك وقد	صیر الذل وجهه عرض

''خرچ کرنے والے کا خرچ کرنا اس سوال کرنے والے کے چہرے کی غیرت کا بدلہ نہیں بن سکتا۔ اور جو تیرے پاس آتا ہے اس کا بدلہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ اس نے اپنے چہرے کی آبرو کو تیرے سامنے ختم کر دیا ہے''۔

میں درخت ہوں اور فاطمہؑ اس کی شاخ ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو محمد عبداللہ بن محمد الأبہری ﴿قال حدثنا﴾ علی بن احمد بن الصباح ﴿قال حدثنا﴾ ابراهيم بن عبداللہ بن اخی عبدالرزاق ﴿قال حدثنی﴾ عمی عبدالرزاق بن همام بن نافع ﴿قال أخبرني﴾ ابی همام بن نافع ﴿قال أخبرني﴾ مینا مولی عبدالرحمن بن عوف الزهری قال قال لی عبدالرحمن یامینا الا احدثك بحدیث سمعته من رسول اللہ (ص) قلت بلی قال سمعته یقول انا شجرة وفاطمة فرعها وعلی علیه السلام لقاحها والحسن والحسین (ع) ثمرتها ومحبوهم من امتی ورقها رضوان اللہ علیهم اجمعین وصلی اللہ علی محمد وآله وسلم۔

حدیث نمبر 5 (بحذف اسناد)

عبدالرحمن بن عوف زهری کے غلام مینا نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن نے کہا: اے مینا! کیا میں تجھے ایک حدیث سناؤں جو میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! اس نے کہا کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

میں درخت ہوں اور فاطمہ علیہا السلام اس کی شاخ اور علی علیہ السلام تنا اور حسن و حسین علیہما السلام یہ دونوں اس کا پھل اور اس کے پھول اور پتے میری اُمت ہے۔ اس کے ساتھ محبت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر راضی ہو جائے۔

مجلس نمبر 29

[بروز بدھ ۱۱ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

﴿حدثنا﴾ الشیخ الجلیل المفید ابو عبداللہ محمد بن محمد بن النعمان اید اللہ تمکینہ ﴿قال حدثنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی القاضی ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن علی بن ابراھیم ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابی معشر ﴿قال حدثنا﴾ علی بن الحسین بن واقد عن أبیہ عن ابی عمرو بن العلا عن عبداللہ بن بریدۃ عن بشیر بن کعب عن شداد بن اوس قال قال رسول اللہ (ص) لا الہ الا اللہ تصف المیزان والحمدللہ تملاءہ

حدیث نمبر 1۔ (کلمۂ توحید)

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ نصف میزان لا الٰہ اِلّا اللّٰہ ہے اور الحمدُ للّٰہ میزان کو پورا کرے گا۔

سورہ کافرون کی وجہ نزول

﴿قال أخبرنی﴾ ابو محمد عبداللہ بن ابی شیخ اجازۃ ﴿قال أخبرنا﴾ ابو عبداللہ محمد بن احمد الحکیمی ﴿قال حدثنا﴾ عبد الرحمن بن عبد

عبد الله ابوسعید البصری ﴿قال حدثنا﴾ وهب بن جریر عن أبیه ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحاق بن یسار المدنی ﴿قال حدثنی﴾ سعید بن میناء عن غیر واحد من اصحابه أن نفراً من قریش اعترضوا الرسول (ص) منهم عتبة بن ربیعة وأمیة بن خلف والولید بن المغیرة والعاص ابن سعید فقالوا یا محمد هلم فلنعبد ما تعبد وتعبد ما نعبد ونشترك نحن وانت فی الأمر فإن یکن الذی نحن علیه الحق فقد اخذت بحظك منه وان یکن الذی انت علیه الحق فقد اخذنا بحظنا منه فانزل الله تبارك وتعالی (قل یا ایها الکافرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد) الی آخر السورة ثم مشی الیه ابی بن خلف بعظم رمیم ففته بیده ثم نفخه فقال یامحمد اتزعم ان ربك یحیی بعد ما تری فانزل الله تعالی (وضرب لنا مثلا ونسی خلقه قال من یحیی العظام وهی رمیم الذی انشا اول مرة وهو بکل خلق علیم) الی آخر السورة۔

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

جناب سعید بن میناء نے اصحاب رسولؐ سے نقل کیا ہے کہ قریش کے چند لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اُن میں سے عتبہ بن ربیعہ امیہ بن خلف ولید بن مغیرہ اور عاص ابن سعید وغیرہ تھے۔ اُنہوں نے رسولؐ خدا سے عرض کیا اے محمدؐ! آؤ جس کی آپ عبادت کرتے ہیں ہم بھی اس کی عبادت کریں اور جس کی ہم عبادت کرتے ہیں آپ بھی اس کی عبادت کریں تاکہ ہم اور آپ اس امر عبادت میں شریک ہو جائیں اس لیے کہ اگر ہم حق پر ہوئے تو آپؐ نے اپنا حصہ حاصل کرلیا اور اگر آپ حق پر ہوئے تو ہم نے آپؐ کے حق سے اپنا حصہ حاصل کرلیا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ کافرون نازل فرمائی

"اے میرے رسولؐ! کہہ دو اے وہ لوگ جو کفر کرنے والے ہیں جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اُس کی عبادت نہیں کروں گا اور جس کی میں عبادت کرتا ہوں اُس کی تم عبادت نہیں کرتے"۔ آخری سورہ تک یہ نازل ہوئی۔ پھر رسولِ خدا کی خدمت میں ابی بن خلف ایک بوسیدہ ہڈی لے کر آیا جو اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے اس ہڈی کو پھونک ماری اور کہا اے محمدؐ! آپؐ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ کا رب اس بوسیدہ ہڈی کو پھر دوبارہ زندہ کرے گا اس کے بارے واقع ایسا ہوگا؟ بھلا یہ کیسے ممکن ہے؟

اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں نازل فرمایا "اللہ تعالیٰ ہمارے لیے مثال بیان کرتا ہے اور اس کی مخلوق بھول جاتی ہے۔ یہ (کافر) کہہ رہا ہے کہ کون اس بوسیدہ ہڈی کو زندہ کرے گا تو وہ ذات جس نے اس کو پہلی مرتبہ زندہ کیا تھا وہ اس کو دوبارہ بھی زندہ کرے گی۔ اور وہ ہر مخلوق کے بارے میں جاننے والا ہے" آخری سورہ تک نازل ہوئی۔

لوگوں کی تین قسمیں ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوجعفر محمد بن علي بن الحسين ﴿قال حدثني﴾ ابي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابي القاسم ما جيلويه عن محمد بن علي الصيرفي عن نصر بن مزاحم عن عمرو بن سعيد عن فضيل بن حديج عن كميل بن زياد النخعي، قال كنت مع اميرالمؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام في مسجد الكوفة وقد صلينا عشاء الآخرة فاخذ بيدي حتى خرجنا من المسجد فمشى حتى خرج الى ظهر الكوفة لايكلمني بكلمة فلما اصحر تنفس ثم قال ياكميل ان هذه القلوب اوعية فخيرها اوعاها احفظ مني ما اقول الناس ثلاثة عالم رباني ومتعلم على سبيل نجاة وهمج رعاع اتباع كل ناعق يميلون مع كل ريح لم يستضيئوا بنور العلم ولم يلجاوا الى ركن وثيق ياكميل العلم خير من المال العلم يحرسك وانت تحرس المال

و بمال تنقصه النفقة والعلم يزكو على الانفاق ياكميل محبة العلم خير ما
يدان الله به تكسبه الطاعة فى حيوته والجميل الاحدوثة بعدموته ياكميل
منفعة المال تزول بزواله ياكميل مات خزان الأموال والعلماء باقون ما بقى
الدهر اعيانهم مفقودة وامثالهم فى القلوب موجودة هاه هاه ان ههنا واشار
بيده الى صدره لعلما جما لواصبت له حملة بلى اصيب له لقنا غير مامون
يستعمل آله الاخرة فى الدنيا ويستظهر بحجج الله على خلقه وبنعمته
على عباده ليتخذه الضعفاء وليجة دون ولى الحق او منقاد لحكمة لا
بصيرة له فى احيائه فقدح الشك فى قلبه باول عارض من شبهة الالاذا
ولا ذاك فمنهم بلذات سلس القياد للشهوات او مغرى بالجمع و لادخار
ليس من دعاة الدين اقرب شبها بهؤلاء الأنعام السائمة كذلك يموت العلم
بموت حامليه بهم بلى لاتخلى الأرض من قائم بحجة ظاهر مشهور او
مستتر مغمور لئلا تبطل حجج الله وبنيانه فان اولئك الأقلون عدداً
الأعظمون خطراً بهم يحفظ الله حججه حتى يودعها نظرائهم ويزرعوها
فى قلوب اشباههم هجم بهم العلم على حقائق الامور فباشروا روح
اليقين واستلانوا ما استوعره المترفون وانسوا بما استوحش منه الجاهلون
صحبوا الدنيا بابدان ارواحها معلقة بالمحل الأعلى اولئك خلفاء الله فى
ارضه و الدعاة الى دينه هاه هاه شوقا الى رؤيتهم واستغفر الله لى ولكم ثم
نزع يده (ع) وقال انصرف اذا شئت -

حدیث نمبر 3 (کشف استار)

حضرت کمیل بن زیاد نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد کوفہ میں امیر
المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ تھا اور میں نے آپ کی اقتداء میں نماز

عشاء ادا کی اور اس کے بعد آپؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کوفہ سے باہر تشریف لے گئے۔ آپؓ نے اس دوران میرے ساتھ کوئی بات نہ کی۔ پس جب صحرا میں چلے گئے اور آپؓ نے ایک لمبا سانس لیا اور پھر فرمایا: اے کمیلؓ! تحقیق یہ دل خزانہ ہے اور اس میں خیر کا خزانہ ہے جو میں بیان کروں گا اس کو یاد کر لو جان لو! لوگ تین طرح کے ہیں

○ عالم ربانی (یعنی وہ عالم جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے علم حاصل کیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا ہو اور خوشنودی خدا کی خاطر اس پر عمل کرنے والا ہو اس عالم کو عالم ربانی کہا جاتا ہے)۔

② متعلم جو راہ نجات پر چلنے والا ہے۔

③ عوام الناس بے عقل لوگ ہیں جو ہر ہانکنے والے کی اتباع کرتے ہیں اور ہوا کے رخ پر چلتے ہیں۔ (یعنی جدھر کی ہوا چلتی ہے یہ اُدھر ہو جاتے ہیں) وہ علم کے نور سے روشنی طلب نہیں کرتے اور کسی مضبوط ستون کی پناہ حاصل نہیں کرتے۔

اے کمیلؓ! علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی حفاظت کرتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم خرچ کرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔

اے کمیلؓ! علم کی محبت اللہ تعالیٰ کے دین میں بہترین چیز ہے۔ اس علم سے زندگی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے اور مرنے کے بعد یہ علم بہت اچھی کہانی اور افسانہ بن جاتا ہے۔

اے کمیلؓ! مال کے ختم ہونے سے اس کے فوائد بھی ختم ہو جاتے ہیں۔

اے کمیلؓ! مال کے خزانہ دار مر جاتے ہیں لیکن جب تک زمانہ ہے علماء باقی ہیں وہ نہیں مرتے۔ ان کے جسم مفقود و پوشیدہ ہو جاتے ہیں لیکن ان کی مثالیں دلوں میں محفوظ رہتی ہیں۔ ہاہ ہاہ! یہاں پر آپؓ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا یہاں پر علم کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن ہے۔ اے کاش! اس کو برداشت کرنے والے

دشمنے و ا لی جاتا؟ کیوں نہیں' اس کو ایک ایسا پار کرنے والا پائے گا جو خود امن میں نہیں ہوگا وروہ اس کو دین کا ہتھیار بنا کر دنیا حاصل کریں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حجت۔ اس کی مخلوق پر ہونے کو ظاہر کریں گے اور اس کی نعمت اس کے بندوں پر ہونے کا اظہار کریں گے ور وہ ر حق کو چھوڑ کر کمزور ور ضعیف لوگوں کو اپنا رازدار قرار دیں گے۔

وہ اپنے آپ کو حکمت کے تابع قرار دیں گے' لیکن ان کو زندگی میں کوئی بصیرت حاصل نہیں ہوگی۔ بس پہلے ہی شبہ میں جو ان کو عارض ہوگا اس کی وجہ سے ان کے دل میں شک پیدا ہو جائے گا۔

آگاہ ہو جاؤ' ان کے لیے نہ یہ جہان ہوگا اور نہ دوسرا جہان ہوگا۔ ان میں سے بعض ایسے ہوں گے جو آسانی سے خواہشات کی اتباع کر جائیں گے اور وہ تمام کو دھوکا دیں گے ور ذلیل وخوار کریں گے اور دین کے ستونوں میں شبہ پیدا کرنے میں جانور بھی ان سے زیادہ قریب نہیں ہوں گے۔

عالم کے مرنے سے علم مر جاتا ہے۔ اے اللہ! یہ زمین خالی نہیں رہے گی ایک حجت سے جو ظاہر د مشہور ہو یا پوشیدہ اور غیر معروف ہو' تا کہ اللہ کی حجت اور اس کے دین کی بنیادیں کمزور نہ ہوں۔ یہ لوگ اگرچہ تعداد میں بہت تھوڑے ہوں گے لیکن عظمت میں بہت زیادہ ہوں گے۔ انہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی دلیلوں کی حفاظت کرے گا' یہاں تک کہ وہ اپنی دلیلوں کو امانت کے طور پر ان کے سپرد کر دے گا اور وہ اپنے اتباع کے دلوں میں ان کا بیج بوئیں گے اور ان کا علم امور کے حقائق پر اچانک مطلع ہو جاتے ہیں۔ پس وہ روح یقین ان کو حاصل ہوتا ہے اور یقین ان کے لیے آسان ہوتا ہے اور سرکشی کرنے والوں کے لیے وہ بہت سخت دشوار ہوتے ہیں اور جس سے جاہل وحشت محسوس کرتے ہیں وہ اس سے محبت کرتے ہیں اور ان کے دل اس دنیا میں ہوتے ہیں' لیکن ان کے روح اعلیٰ محل کے ساتھ متعلق ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے زمین پر خلیفہ ہوتے ہیں اور اس کے

دین کی طرف دعوت دینے والے ہوتے ہیں اور ان کی زیارت کا شوق ہوتا ہے۔ میں اپنے لیے اور تمہارے لیے استغفار کرتا ہوں پھر آپؑ نے ہاتھ چھڑ لیا اور فرمایا جاؤ جدھر جانا چاہتے ہو۔

دین کا اختتام ہمارے ساتھ ہوگا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ علی بن اسحاق المخرمی ﴿قال حدثنا﴾ عثمان بن عبداللہ الشامی ﴿قال حدثنا﴾ ابولهیعة عن ابی ذرعة الحضرمی عن عمر بن علی بن ابی طالب علیه السلام قال قال رسول اللّٰہ (ص) یاعلی بنا ختم اللّٰہ الدین کما بنا فتحه وبنا یؤلف اللّٰہ بین قلوبکم بعد العداوة والبغضاء

حدیث نمبر 4۔(بحذف اسناد)

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علیؑ! اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہی اپنے دین کا اختتام فرمائے گا جیسا کہ اس نے اپنے اس دین کی ابتداء ہمارے ساتھ فرمائی ہے اور ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو نفرت اور عداوت کے بعد آپس میں دوبارہ جوڑے گا۔

مازنی کے لیے اشعار

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالطیب الحسین بن محمد التمار قال سمعت ابابکر ابن الأنباری یقول سمعت علی بن هامان ینشد للمازنی

اذا انا لم اقبل من الدهر کلما	تکرهت منه طال عتبی علی الدهر
تعودت مس الضر حتی الفته	فاسلمنی حسن العزاء الی الصبر
ووسع قلبی للاذی الأنس بالأذی	وقد کنت احیانا یضیق به صدری

وصیرنی یأسی من الناس راجیا　　لسرعة صنع اللّٰہ من حیث لا ادری

وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ النبی وسلم تسلیماً

حدیث نمبر 5 (بحذف اسناد)

ابوبکر ابن الانباری نے بیان کیا ہے کہ میں نے علی بن بابان سے سنا کہ انہوں نے مزنی کے لیے ان اشعار کو پڑھا:

اذا لم اقم من الدھر کلما　　تکرھت منہ طال عتبی علی الدھر

تعودت مس الضر حتی الفتہ　　فاسلمنی حسن العزاء الی الصبر

ووسع قلبی للاذی الانس بالأذی　　وقد کنت احیانا یضیق بہ صدری

وصیرنی یأسی من الناس راجیا　　لسرعة صنع اللّٰہ من حیث لا ادری

وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ النبی وسلم تسلیماً

① "جب کہ میں زمانے سے سامنا کرتا ہوں تو مجھے کراہت ہوتی ہے میری نظر زمانے پر غلبہ رکھتی ہے"۔

② "جب بھی اس سے نفرت کرتا ہوں تو میری طرف ضرور لوٹ آتا ہے پس یہ مجھے مصیبت پر صبر کرنے کے سپرد کرتا ہے"۔

③ "میرا دل ایک زیست کے لیے وسیع ہوتا ہے تو یہ دوسری دیتا ہے اور بھی میرا دل تنگ پڑ جاتا ہے"۔

④ "میں امید کے باوجود بھی لوگوں سے ناامید ہو جاتا ہوں جب میں خدا کے کام کے جلد ہونے کی حکمت کو نہیں جانتا"۔

●●●

مجلس نمبر 30

[بروز ہفتہ ۱۲ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں کے لیے طوبی ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الولید رحمہ اللہ ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسی عن محمد بن مروان عن محمد بن عجلان عن ابی عبد اللّٰہ جعفر بن محمد (ع) قال طوبی لمن لم یبدل نعمۃ اللّٰہ کفراً طوبی للمتحابین فی اللہ

حدیث نمبر 1: (مختلف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا طوبی ہے اُن کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کفر کرتے ہوئے تبدیل نہیں کرتے اور طوبی ہے اُن کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔

دشمنِ آلِ محمدؐ دوزخ میں جائے گا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ عبدالکریم بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ سہل بن زنجلۃ الرازی ﴿قال حدثنا﴾ ابن ابی اویس ﴿قال حدثنا﴾ ابی عن حمید بن قیس عن عطا عن ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ (ص) یابنی عبدالمطلب انی سألت اللّٰہ لکم ان

يعلم جاهلكم و ان يثبت قائمكم وان يهدى الله ضالكم وان يجعلكم جودا رحماء و والله لو ان رجلا صف قدميه بين الركن و المقام مصلي ولقى الله وهو يبغضكم اهل البيت لدخل النار

تحدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا اے اولادِ عبدالمطلب! میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے بارے میں دعا کی ہے کہ وہ تمہارے جاہلوں کو علم عطا فرمائے اور تمہارے قیام کرنے والوں کو ثابت قدم رکھے اور تمہارے گمراہ کو ہدایت عطا فرمائے اور تمہارے سیروں کو سخاوت اور رحم دلی عطا فرمائے۔ آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم! اگر کوئی مرد رکن اور مقام کے درمیان کھڑا رہے اور ہر وقت نماز ادا کرتا رہے اور وہ خدا کے ساتھ ملاقات اس حال میں کرے کہ وہ اہل بیتؑ سے دشمنی رکھتا ہو تو اس کو ضرور جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

بعض ہاشمیوں اور امام رضاؑ کے درمیان گفتگو

﴿قال اخبرني﴾ الشريف الصالح ابومحمد الحسن بن حمزه العلوى الطبرى رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عبدالله بن جعفر الحميرى عن ابيه عن احمد بن عيسى عن مروك بن عبيد الكوفى عن محمد بن زيد الطبرى قال كنت قائما على رأس الرضا (ع) على بن موسى (ع) بخراسان وعنده جماعة من بني هاشم منهم اسحق بن العباس بن موسى فقال له يا اسحق بلغني انكم تقولون ان الناس عبيد لنا لا وقرابتي من رسول الله (ص) ما قلته قط ولا سمعته من احد آبائي ولا بلغني احد منهم قال كنا نقول الناس عبيد لنا في الطاعة موال لنا في الدين فليبلغ الشاهد الغائب

حدیث نمبر 3 (بحذف اسناد)

جناب محمد بن زید طبری نے بیان کیا ہے کہ میں خراسان میں امام علی بن موسیٰ علیہ السلام کے پاس کھڑا تھا اور آپؑ کے پاس بنو ہاشم کی ایک جماعت بھی کھڑی تھی جن میں اسحاق بن عباس بن موسیٰ بھی موجود تھے۔ آپؑ نے فرمایا

اے اسحاق! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگوں کو یہ کہتے ہو کہ تمام لوگ ہمارے غلام ہیں۔ یہ نہیں ہے اور جو رسولؐ سے ہماری قرابت ہے اس کے حساب سے بھی میں نے کبھی بھی یہ نہیں کہا اور نہ میں نے اپنے آباؤ اجداد میں سے کسی سے یہ سنا ہے جیسا کہ تم کہتے ہیں۔ تمام لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہمارے غلام ہیں اور دین میں ہمارے موالی ہیں۔ پس ہر حاضر وغائب تک اس کو پہنچا دے۔

حضرت امام رضاؑ کا توحید خدا میں بیان

﴿قال وبهذا الأسناد﴾ قال سمعت الرضا علی بن موسی (ع) يتكلم فی توحيد الله سبحانه فقال أوّل عبادة الله معرفته واصل معرفة الله عزوجل توحيده ونظام توحيده يفنی التحديد عنه لشهادة العقول ان كل محدود مخلوق وشهادة كل مخلوق الممتنع من الحديث هو القديم فی الأزل فليس الله عبد من نعت ذاته ولا اياه وحد من اكتنهه ولا حقيقة صاب من مثله ولا به صدق من نهاه ولا صمد صمده من اشار اليه بشیء من الحواس ولا اياه عنی من شبهه ولا له عرف من بعضه ولا اياه اراد من توهمه كل معروف بنفسه مصنوع وكل قائم فی سواه معلول بصنع الله يستدل عليه وبالعقول تعتقد معرفته وبالفطرة تثبت حجته خلق الله تعالی الخلق حجاب بينه وبينهم ومباينته اياهم مفارقته انيتهم و ابتدائه ايهم دليل

على ان لا ابتداء له لعجز كل مبتدء منهم عن ابتداء مثله فسمته تعالى تعبير و نعته سبحانه تفهيم قد جهل الله تعالى من حده وقد تعداه من شتمه وقد اخطأ من اكتنهه ومن قال كيف هو فقد شبهه ومن قال فيه فقد عدله ومن قال متى فقد وقته ومن قال فيه فقد ضمنه ومن قال الى م فقد نهاه ومن قال حتى م فقد غياه ومن غياه فقد جزاه ومن جزاه فقد الحد فيه لا يتغير الله تعالى المباشرة مجل لا باستهلال رؤية باطن لا بمزايلة مبين لا بمسافة قريب لا بمدانات لطيف لا يتجسم موجود لا عدم فاعل لا باضطرار مقدر لا بفكرة مدبر لا بحركة مريد لا بعزيمة يشاء لا بهمة مدرك لا بحاسة سميع لا بالة بصير باداة لا تصحبه الأوقات ولا تضمنه ولا تأخذه السنات ولا تحده ولا تقيده الأدوات سبق الأوقات كونه و العدم وجوده والابتداء ازله بخلقه الاشياء عرف ان لا قرين له ضاد النور بالظلمة و الصرد بالحرور مؤلف بين متباعد اتها ومفرق بين متدانياتها بتفريقها دل على مفرقها وتباليفها على مؤلفها قال الله عزوجل ومن كل شيئ خلقنا زوجين لعلكم تذكرون له معنى الربوبية اذ لا مربوب وحقيقة الالهية اذ لا مألوه ومعنى العالم ولا معلوم ليس منذ خلق استحق معنى الخالق ولا من حيث احدث استفاد منى المحدث لا تغيبه منذ ولا تدنيه قد ولا تحجبه على ولا توقته متى ولا تشمله حين ولا تقارنه مع كلما في الخلق من اثر غير موجود في خالقه وكلما امكن فيه ممتنع من صانعه لا تجرى عليه الحركة و السكون وكيف تجرى عليه ما هو اجراه او يعود فيه ما هو ابتداه اذن لتفوت ذاته ولا متنع من الأزل معناه ولما كان للبارى معنى غير مبرء وحدته وراء لحدله امام ولو التمس للزمه النقصان كيف يستحق الأزل من

لا يمتنع من الحدث وكيف ينشئ الأشياء من لا يمتنع من الأشياء لو تعلقت به المعاني لقامت فيه آية المصنوع ولتحول عن كونه دالا إلى كونه مدلولا عليه ليس في محال القول حجة ولا في المسألة عنه جواب لا إله إلا الله العلي العظيم

قال أنشدني أبو الحسن

كن للمكاره بالعزاء مدافعاً — فلعل يوما لا ترى ما تكره
فلربما استتر الفتى فتنافست — فيه العيون وإنه لمموه
ولربما خزن الأديب لسانه — حذر الجواب وإنه لمفوه
ولربما ابتسم الوقور من الأذى — وضميره من حره يتأوه

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

گذشتہ اسناد کے ساتھ یہ بھی ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سنا کہ وہ خدا کی توحید و وحدانیت کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے۔ پس آپؑ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ کی پہلی عبادت اس کی معرفت حاصل کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی اصل بنیاد اس کو واحد قرار دینا اور اس کی وحدانیت کا اقرار کرنا ہے اور اس کی وحدانیت کی بنیاد یہ ہے کہ اس کو حد و حدود سے مبرا قرار دیا جائے کیونکہ عقل گواہ ہے کہ ہر محدود چیز مخلوق ہے اور ہر مخلوق گواہ ہے کہ وہ حادث نہیں ہے بلکہ وہ ہمیشہ سے ازل سے قدیم ہے پس اس کی ذات کی نعت سے اس کی عبادت نہیں کی جاسکتی اور جس نے اس کی حد بیان کی اس نے اس کی اصل وحقیقت کو نہیں پہچانا۔ اور جس نے اس کی مثل ومثال بیان کی وہ اس کی حقیقت کو نہیں پاسکا۔ اور جو اس کی نہی کرے گا وہ اس کی تصدیق نہیں کرے گا اور جس نے اپنے حواسِ ظاہریہ کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کیا ہے وہ اس کو صمد نہیں قرار

دے رہا۔ اور جس نے اس کی تشبیہ بیان کی اُس نے اُس کا قصد و ارادہ نہیں کیا اور جس نے اس کے حصے قرار دیے، بعض کو بعض قرار دیا اس نے اس کی معرفت حاصل نہیں کی اور جس نے اُس کو وہم قرار دیا اس نے بھی اس کا ارادہ نہیں کیا۔ ہر معروف بذاتِ خود مصنوع ہے اور ہر قائم جو اس کے علاوہ ہے وہ طول و لمبائی کو قبول کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی صفت پر اُس سے استدلال کیا جاتا ہے اور عقول کے ساتھ اُس کی معرفت کا عقیدہ رکھا جاتا ہے۔ اور فطرت کے ذریعے اس کی حجت و دلیل ثابت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو خلق فرمایا اور پھر اپنے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا ہے اور اپنے اور اُن کے درمیان مباینت قرار دی اور اُن کے اور اپنے درمیان مفارقت قرار دی اور اس مخلوق کی ابتداء اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی کوئی ابتداء نہیں ہے کیونکہ ہر ابتداء کرنے والا اس کی ابتداء کو جاننے سے قاصر ہے اور اس کے تمام اسماء صرف اس کو تعبیر کرنے کے لیے ہیں اور وہ اس کی حقیقت کو بیان نہیں کرتے اور اُس کے افعال صرف اور صرف سمجھانے کے لیے ہیں۔ پس جس نے اس کی حد معین کی وہ اس سے جاہل ہے اور جس نے اس کا احاطہ کرنے کی کوشش کی وہ اس کی تعدد کا قائل ہو گیا اور جو اس کی اصل حقیقت کو جاننے کی کوشش کرے گا وہ غلط کار ہے۔ اور جو یہ بیان کرتا ہے کہ وہ کیسا ہے وہ اس کی تشبیہ بیان کرنے والا ہے اور جو اس کے بارے میں یہ بیان کرتا ہے کہ وہ کیوں ہے تو اُس نے اُس کی تعلیل بیان کی ہے اور جو اس کے بارے میں بیان کرتا ہے کہ وہ کب سے ہے اُس نے اُس کے لیے وقت معین کیا ہے اور جس نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ اس میں ہے تو اُس نے اُس کو مضمون قرار دیا ہے (یعنی کسی کے ضمن میں قرار دینا) اور جس نے یہ بیان کیا کہ وہ کب تک ہے اس نے اس کی نفی کی ہے۔ اور جس نے بیان کیا کہ وہ فلاں وقت ہے اُس نے اُس کی غایت اور حد بیان کی ہے۔ اور جس نے اُس کی غایت و انتہا بیان کی ہے اُس نے اس کا تجزیہ کیا ہے۔ اور جس نے اس کا تجزیہ کیا وہ اُس کی حد کا قائل ہو گیا ہے۔ پس وہ کافر

ہوگئیں اور مخلوق کی معاشرت سے اُس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ وہ ایسا روشن و ظاہر ہے جس کو آنکھوں سے دیکھا نہیں جا سکتا اور وہ ایسا باطن ہے جو ظاہر نہیں ہو سکتا اور وہ ایسا دور ہے جو مسافت کے اعتبار سے دور نہیں ہے اور وہ ایسا قریب ہے جس قرب کو محسوس نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ایسا لطیف ہے جو مجسم نہیں ہو سکتا وہ ایسا موجود ہے کہ جس میں عدم نہیں ہے۔ وہ فاعل (یعنی کرنے والا) ہے جو مجبور نہیں ہوتا اور وہ بغیر فکر و سوچ کے امور کی تقدیر کرنے والا ہے اور کوئی حرکت کیے بغیر اُمور کی تدبیر کرنے والا ہے اور بغیر کسی عزیمت اور مشکل کے وہ ارادہ کرنے والا ہے اور بغیر کوشش اور ہمت کے وہ چاہنے والا ہے اور وہ ادراک کرنے والا ہے بغیر اس کے کہ وہ کوئی محسوس کرے۔ اور وہ بغیر سننے کے آلہ سے سنتا ہے اور بغیر دیکھنے والے آلہ سے دیکھتا ہے اور وہ زمانے کے ساتھ مربوط نہیں ہے اور نہ ہی زمانہ اس کا احاطہ کر سکتا ہے اور اس کو نیند اور اونگھ نہیں آتی اور اس کے اوصاف محدود نہیں ہیں۔ آلات و اسباب اس کو نفع اور فائدہ نہیں دیتے (کیونکہ وہ ان کا محتاج نہیں ہے) اور اُس کا وجود زمانے سے پہلے ہے۔ اُس کا وجود عدم پر سبقت رکھتا ہے اور وہ ہمیشہ سے ہے۔ وہ اشیاء کی خلقت سے معلوم ہوا۔ اُس کا کوئی ساتھی نہیں ہے اور اُس نے نور کو تاریکی کی ضد قرار دیا ہے سردی کو گرمی کی ضد بنایا اور دُور دُور والی چیزوں کے درمیان الفت پیدا کی اور قریب قریب والی چیزوں کے درمیان جدائی ڈالی اور اس جدائی نے اس جدا کرنے والے کی معرفت کرائی ہے اور ان کے قرب نے اُن کے درمیان تالیف کرنے والی اور جوڑنے والی ذات کو بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ہم نے ہر چیز کا جوڑا خلق کیا ہے تاکہ تم اس سے تذکرہ اور نصیحت حاصل کر سکو اور وہ تب تھا جب پرورش حاصل کرنے والا کوئی نہیں تھا اور وہ اس وقت سے معبود حقیقی ہے کہ جب اس کی عبادت کرنے والا کوئی نہیں تھا اور وہ اُس وقت بھی عالم تھا کہ جب کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کے ساتھ علم کا تعلق ہوتا اور وہ خالق ہے ایسا نہیں کہ جب اس نے خلق کیا پھر وہ خلق کے معنی کا مستحق ہو۔ وہ ایسا

نہیں ہے کہ اس نے پیدا کیا تو پھر ایجاد کرنے کے معنی کا مستحق قرار پایا ہے۔ کوئی چیز اس سے غائب نہیں ہے اور کوئی اس کے قریب نہیں ہے اور نہ ہی شاید اس کو تعجب میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اس کے وقت کو بیان نہیں کیا جا سکتا' کوئی زمانہ اس کا احاطہ نہیں کر سکتا' اس کو کسی کے ساتھ مقارن نہیں کیا جا سکتا' ہر قسم کا اثر جو مخلوق میں پایا جاتا ہے وہ خالق میں نہیں ہوتا اور جو چیز مصنوع میں پائی جاتی ہے وہ اس کے بنانے والے میں ممتنع ہوتی ہے۔ پس اس میں حرکت اور سکون نہیں پایا جاتا اور یہ کیسے جاری ہو سکتے ہیں اس ذات پر کہ جو خود ان کو دوسروں پر جاری کرنے والا ہے؟ یہ تمام چیزیں اس کی طرف رجوع کرنے والی ہیں کیونکہ یہ سب کی سب اس سے ابتدا کرنے والی نہیں (یعنی وہ ان کو پیدا کرنے والا ہے) کیونکہ اس کی ذات ان چیزوں سے جدا ہے اور یہ چیزیں اگر اس کو لاحق ہو جائیں تو وہ ان کی ازلیت کو ختم کر دیتی ہے اور خالق و باری کے لیے مخلوقیت اور اوصاف کو ثابت نہیں کیا جا سکتا اور اگر اس کے لیے پیچھے والی حد مقرر کی جائے گی تو اس کے لیے آگے والی حد بھی معین کرنا پڑے گی۔ (یعنی اس کے لیے حد مقرر کرنا محال ہے) اور اگر تو یہ کہہ دے کہ وہ کامل ہو گیا ہے تو اس کا لازمی ہے کہ تو اس کے نقصان کا قائل ہوا ہے۔ وہ کیسے لازلی اور ہمیشہ سے ہو سکتا ہے جو اپنے آپ سے حدیث کو منع نہ کر سکے۔ (یعنی جو ازلی ہے وہ حادث نہیں ہو سکتا) اور وہ چیزوں کو کیسے پیدا کر سکتا ہے کہ جو خود چیزوں کا محتاج ہے۔ اور جو ان معانی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس کا محتاج ہے۔ یہ خود اس کے مصنوع اور مخلوق ہونے کی دلیل ہے (یعنی وہ خالق نہیں بلکہ مخلوق ہے) اور وہ اس کو دال سے مدلول کی طرف تبدیل کر دے گی اور اس کے پاس مقام گفتگو میں کوئی دلیل نہیں اور جب اس سے سوال کیا جائے گا تو وہ اس کا جواب نہیں دے سکے گا جب کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ علی اور عظیم ہے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ ابو مامون نے وہاں یہ اشعار پڑھے

كن للمكاره بالعزاء مدافعاً

فلعل يوما لا ترى ما تكره

"برائیوں کو عمدہ اخلاق کے ذریعے دور کرو۔ پس امید ہے کہ ایک دن آئے گا کہ جو کسی برائی کو نہیں دیکھے گا"۔

فلربما استتر الفتى فتنافست

فيه العيون وانه لممره

بعض اوقات جوان ایسے پردے میں چلا جاتا ہے کہ اس میں اس کی آنکھیں مانوس ہوتی ہیں اور وہ ان کو بُرا کردیتا ہے"۔

ولربما خزن الأديب لسانه

حذر الجواب وانه لمفوه

"بعض اوقات غم ایسا ہوتا ہے کہ ادیب کی زبان بھی اس کو بیان کرنے سے عاجز ہوتی ہے کیونکہ وہ ان کو معاف کردیتا ہے"۔

ولربما ابتسم الوقور من الأذى

وضميره من حره يتأوه

اور بعض اوقات (لوگ) عظیم بھی اس اذیت پر مسکرا دیتا ہے اور اس کا ضمیر اس کی گرمی کو محسوس کرتا ہے"۔

●●●

مجلس نمبر 31

[بروز پیر ۱۶ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

نیکی میری طرف سے ہدایت ہے

ابو نصر ﴿حدثنا﴾ الشیخ الجلیل المفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان اید اللہ تمکینہ ﴿قال أخبرنی﴾ ابو غالب احمد بن محمد الزراری رحمہ اللہ ﴿قال حدثنی﴾ خالی ابو العباس محمد بن جعفر الرزاز القرشی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسین بن ابی الخطاب عن محسن ابن محبوب عن جمیل بن صالح عن برید بن معاویة العجلی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر (ع) عن آبائہ قال قال رسول اللہ (ص) یقول اللہ تعالی المعروف هدیة منی الی عبدی المؤمن فان قبلها منی فبرحمتی ومن و ت ردها علی فبذنبه حرمها ومنه لامنی وأیما عبد خلقته وهدیته الی الایمان وحسنت خلقه ولم ابتله بالبخل فانی اریدیه خیرا

حدیث نمبر 1 (بحذف اسناد)

امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی میری طرف سے اپنے مومن بندے کے لیے ہدیہ و ہدایت ہے۔ اگر وہ میری طرف سے اس نیکی کو قبول کرے تو میں اپنی رحمت اس کے شامل

جاتی ہو جاتی ہے اور اگر وہ اس کو رد کردے میری طرف تو اُس کا گناہ اُس کے لیے اور اس ہدیہ کو میں اُس پر حرام کر دیتا ہوں اور اُسی کی طرف سے اس کو اُس سے محروم کر دیتا ہوں۔ میں جس بندے کو خلق کرتا ہوں اگر میں اُس سے خیر و نیکی کا ارادہ کروں تو اُسے ایمان کی طرف ہدایت کرتا ہوں اور اُس کے اخلاق کو اچھا بنا دیتا ہوں اور اُس کو بخیل نہیں بناتا۔

فاطمہ علیہا السلام میرا ٹکڑا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علي بن خالد المراغي ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم الحسن بن علي بن الحسن الكوفي ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان الغزال ﴿قال حدثنا﴾ ابي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن الحسن الأحمسي ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن عبدالله عن يزيد بن ابي زياد عن عبدالله بن الحرث بن نوفل قال سمعت سعد بن مالك يعني ابن ابي وقاص يقول سمعت رسول الله (ص) يقول فاطمة بضعة مني من سرها فقد سرني ومن ساءها فقد ساءني فاطمة اعز البرية علي

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

سعد بن مالک یعنی ابن ابی وقاص نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

فاطمہ علیہا السلام میرا ٹکڑا ہے جس نے اس کو خوش کیا اُس نے مجھے خوش کیا اور جس نے اس کو ناراحت و ناراض کیا اُس نے مجھے ناراحت و ناراض کیا۔ فاطمہ علیہا السلام تمام مخلوق سے زیادہ مجھے عزیز ہے اور عزت دار ہے۔

امیر المومنینؑ کا محمد بن ابی بکر اور اہلِ مصر کی طرف خط

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علي بن محمد بن حبيش

الكاتب ﴿قال أخبرني﴾ الحسن بن علي الزعفراني ﴿قال أخبرني﴾ ابو اسحق ابراهيم بن محمد الثقفي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن محمد بن عثمن ﴿قال حدثنا﴾ علي بن محمد بن ابي سعيد عن فضيل بن الجعد عن ابي اسحق الهمداني قال ولى اميرالمؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام محمد بن ابي بكر مصر واعمالها وكتب له كتابا وامره ان يقرئه على اهل مصر ويعمل بما وصاه به فيه فكان الكتاب

بسم الله الرحمن الرحيم

من عبدالله اميرالمؤمنين علي بن ابي طالب الى اهل مصر ومحمد بن ابي بكر سلام عليكم فاني احمد اليكم الله الذي لا اله الا هو امابعد فاني اوصيكم بتقوى الله فيما انتم عنه مسؤلون واليه تصيرون فان الله تعالى يقول كل نفس بما كسبت رهينة ويقول ويحذركم الله نفسه واليه المصير ويقول فوربك لنسألنهم عن الصغير من عملكم والكبير فان يعذب فنحن اظلم وان يعف فهو ارحم الراحمين ياعباد الله ان اقرب ما يكون العبد الى المغفرة والرحمة حين يعمل لله بطاعته وينصحه بالتوبة عليكم بتقوى الله فانها تجمع الخير ولاخير غيرها وتدرك بها من الخير مالا يدرك بغيرها من خير الدنيا وخير الاخرة قال الله عزوجل وقيل للذين اتقوا ماذا انزل ربكم قالوا خيراً للذين احسنوا في هذه الدنيا حسنة ولدار الآخرة خير ولنعم دار المتقين اعلموا ياعباد الله ان المؤمن من يعمل لثلاث اما لخير فان الله يثيبه بعمله في دنياه قال الله سبحانه لابراهيم واتيناه اجره في الدنيا وانه في الآخرة لمن الصالحين فمن عمل لله تعالى اعطاه اجره في الدنيا والاخرة وكفاه المهم فيهما وقد قال الله عزوجل ياعبادي الذين آمنوا

اتقوا ربكم للذين احسنوا فى هذه الدنيا حسنة و رض الله و سعة يحاسبهم به فى الآخرة قال الله عزوجل للذين احسنو الحسنى وزيادة فالحسنى هى الجنة والزيادة فى الدنيا وان الله عزوجل يكفر وبكل حسنة سيئة قال الله عزوجل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين حتى اذا كان يوم القيمة حسبت لهم حسناتهم بكل واحدة عشر امثالها الى سبعمائة ضعف قال الله عزوجل "جزاء من ربك عطاء حسابا" وقال " ولئك لهم جزاء الضعف بما عملوا وهم فى الغرفات آمنون" فرغبوا فى هذا رحمكم الله واعملوا له وتحاضوا عليه واعلموا ياعباد الله ان المتقين حازوا عاجل الخير وآجله شاركوا اهل الدنيا فى دنياهم ولم يشاركهم اهل الدنيا فى آخرتهم اباحهم الله ما اغناهم قال الله عز اسمه "قل من حرم زينة الله التى اخرج لعباده والطيبات من الرزق قل هى للذين آمنوا فى الحيوة الدنيا خالصة يوم القيمة كذلك نفصل الآيات لقوم يعلمون" سكنوا الدنيا بافضل ما سكنت واكلوها بافضل ما أكلت شاركوا اهل الدنيا فى دنياهم فاكلوا معهم من طيبات ما يأكلون وشربوا من طيبات ما يشربون ولبسوا من افضل ما يلبسون وسكنوا من افضل ما يسكنون وتزوجوا من افضل ما يتزوجون وركبوا من افضل ما يركبون اصابوا لذة الدنيا مع اهل الدنيا وهم غداً جيران الله يتمنون عليه فيعطيهم ما تمنوه ولا يرد لهم دعوة ولا ينقص لهم نصيبا من اللذة فالى هذا ياعباد الله يشتاق اليه من كان له عقل ويعمل له بتقوى الله ولاحول ولا قوة الا بالله ياعباد الله ان اتقيتم الله وحفظتم نبيكم فى اهل بيته فقد عبدتموه بافضل ما عبد وذكرتموه بافضل ما ذكر وشكرتموه بافضل ما شكر واخذتم بافضل الصبر والشكر

و جتهدتم بافضل الاجتهاد وان كان غيركم اطول منكم صلوة واكثر منكم صيام فانتم اتقى لله عزوجل منهم وانصح لاولى الأمر احذروا عباد الله الموت وسكرته فاعدوا له عدته فانه يفاجاكم بامر عظيم بخير لا يكون معه شراً ابداً وبشر لا يكون معه خير ابدا فمن اقرب الى الجنة من عاملها ومن اقرب من النار من عاملها انه ليس احد من الناس تفارق روحه جسده حتى يعلم اي المنزلين يصل الى الجنة ام الى النار او عدو لله ام ولى فان كان ولياً لله فتحت له ابواب الجنة وشرعت له طرقها ونظر الى ما اعد الله له فيها ففرغ من كل شغل ووضع عنه كل ثقل وان كان عدو الله فتحت له ابواب النار وشرعت له طرقها ونظر الى ما اعد الله له فيها فاستقبل كل مكروه وترك كل سرور كل هذا يكون عند الموت وعنده يكون اليقين قال الله عز اسمه " الذين تتوفاهم الملائكة طيبين يقولون سلام عليكم ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون" ويقول " الذين تتوفاهم الملائكة ظالمي انفسهم فالقوا السلم ما كنا نعمل من سوء بلى ان الله عليم بما كنتم تعملون فادخلوا ابواب جهنم خالدين فيها ولبئس مثوى المتكبرين" عباد الله ان الموت ليس منه فوت فاحذروه قبل وقوعه واعدوا له عدته فانكم طرد الموت ان اقمتم له اخذكم وان فررتم منه ادرككم وهو الزم لكم من ظلكم الموت معقود بنواصيكم والدنيا تطوى خلفكم فاكثروا ذكر الموت عند ما تنازعكم انفسكم اليه من الشهوات فكفى بالموت واعظا وكان رسول الله (ص) كثيراً ما يوصي بذكر الموت فيقول أكثروا ذكر الموت فانه هادم اللذات حائل بينكم وبين الشهوات ياعباد الله ما بعد الموت لمن لم يغفر له اشد من الموت القبر فاحذروا ضيقه وضنكه وظلمته وغربته ان القبر يقول كل يوم انا بيت

لغربة انا بيت التراب انا بيت الوحشة انا بيت الدود والهوام والقبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار ان العبد المؤمن اذا دفن قالت الأرض له مرحبا واهلا قد كنت ممن احب ان تمشي على ظهري فاذ وليتك فستعلم كيف صنيعي فتتسع له مد البصر وان الكافر اذا دفن قالت له لا مرحبا ولا اهلا قد كنت من ابغض من يمشي على ظهري فاذا وليتك فستعلم كيف صنيعي بك فتتضمه حتى يلتقي اضلاعه وان المعيشة الضنك التي حذر الله منها عدوه عذاب القبر انه يسلط الله على الكافر في قبره تسعة وتسعين تنيناً فينهشن لحمه ويكسرن عظمه يترددون عليه كذلك الى يوم يبعث لو ان تنيناً منها نفخ في الأرض لم تنبت زرعا ابداً اعلموا ياعباد الله ان انفسكم الضعيفة واجسادكم الناعمة الرقيقة التي يكفيها اليسير يضعف عن هذا فان استطعتم ان تنزعوا الأجساد وانفسكم مما لا طاقة لكم ولاصبر لكم عليه فاعملوا بما احب الله واتركوا ما كره ياعباد الله ان بعد البعث ما هو اشد من القبر يوم يشيب فيه الصغير ويكسر فيه الكبير ويسقط فيه الجنين وتذهل كل مرضعة عما ارضعت

ويكسر فيه الكبير ويسقط فيه الجنين وتذهل كل مرضعة عما ارضعت

يوم عبوس قمطريرا يوم شره كان مستطيرا ان فزع ذلك اليوم يرهب الملائكة الذين لاذنب لهم وترعد منه السبع الشداد والجبال الأوتاد والأرض المهاد وتنشق السماء فهي يومئذ واهية وتصير وردة كالدهان وتكون الجبال كثيبا مهيلا بعد ما كانت صما صلابا وينفخ في الصور فيفزع من في السموات ومن في الأرض الا ماشاء الله فكيف من عصى بالسمع والبصر واللسان واليد والرجل والفرج والبطن ان لم يغفر الله له

ويرحمه من دمث اليوم لا يقضي ويصير الى غيره الى نار قعرها بعيد وحرها شديد وشرابها صديد وعذابها جديد ومقامعها حديد لا يفتر عنه بها ولا يموت ساكنها دار ليس فيها رحمة ولا يستمع لأهلها دعوة واعلموا عباد الله ان مع هذه رحمة الله لا تعجز عن العباد جنة عرضها السماء والأرض عدت للمتقين لا يكون معها شرأ ابدا لذاتها لا تمل ومجتمعها لا يتفرق سكانها قد جاوروا الرحمن وقام بين ايديهم الغلمان بصحاف من ذهب فيها الفاكهة والريحان ثم اعلم يامحمد بن ابي بكر اني قد وليتك اعظم اجنادي في نفسي اهل مصر فاذا وليتك ماوليتك من امر الناس فانت حقيق ان تخاف منه على نفسك وان تحذر منه على دينك فان استطعت ان لا تسخط ربك عزوجل برضا احد من خلقه فان في الله عزوجل خلفاً من غيره وليس في شيئ سواه خلف منه اشتد على الظالم وخذ عليه ولن لأهل الخير وقربهم واجعلهم بطانتك واخوانك وانظر الى صلوتك كيف هي فانك امام القوم ان تتمها ولا تخففها فليس من امام يصلي بقوم يكون في صلوتهم نقصان الاكان عليه ولا ينقص من صلوتهم شيئ وتتمها وتحفظ فيها يكون لك مثل اجورهم ولاينقص ذلك من اجرهم شيئا ثم انظر الى الوضوء فانه من تمام الصلوة وتمضمض ثلاث مرات واستنشق ثلاثا واغسل وجهك ثم يدك اليمنى ثم يدك اليسرى ثم امسح رأسك ورجليك فاني رأيت رسول الله (ص) يصنع ذلك واعلم ان الوضوء نصف الايمان ثم ارتقب الصلوة فصلها لوقتها ولا تعجل بها قبله لفراغ ولا تؤخرها عن شغل فان رجلا سئل رسول الله (ص) عن اوقات الصلوة فقال رسول الله (ص) اتاني جبرئيل (ع) فاراني وقت الصلوة حين زالت الشمس وكانت

على حاجبه الأيمن ثم اراني وقت العصر فكان ظل كل شيئ مثله ثم صلى لمغرب حين غربت الشمس ثم صلى العشاء الاخرة حين غاب الشفق ثم صلى الصبح فغلس بها والنجوم مشتبكة فصلى لهذه الأوقات و لزم السنة معروفة والطريق الواضح ثم انظر ركوعك وسجودك فان رسول الله (ص) كان اتم الناس صلوة واخفهم عملا فيها واعلم ان كل شيئ من عملك تبع لصلوتك فمن ضيع الصلوة فانه لغيرها اضيع اسئل الله الذي يرى ولا يرى وهو بالمنظر الأعلى ان يجعلنا واياك ممن يحب ويرضى حتى يعيننا و اياك على شكره وذكره وحسن عبادته واداء حقه وعلى كل شيئ اختار لنا في ديننا وآخرتنا وانتم يا اهل مصر فليصدق قولكم فعلكم وسركم علانيتكم ولاتخالف السنتكم قلوبكم واعلموا انه لايستوى امام الهدى وامام الردى ووصي النبي (ص) وعدوه انني لا اخاف عليكم مؤمنا ولا مشركا اما المؤمن فيمنعه الله بايمانه واما المشرك فيحجزه الله عنكم بشركه لكن اخاف عليكم المنافق يقول ما تعرفون ويعمل ما تنكرون يامحمد بن ابي بكر اعلم ان افضل الفقه الورع في دين الله والعمل بطاعته واني اوصيك بتقوى الله في سر امرك وعلانيتك وعلى اى حال كنت عليه الدنيا دار بلاء ودار فناء والاخرة دار الجزاء ودارالبقاء فاعمل لما يبقى واعدل عما يفنى ولاتنس نصيبك من الدنيا انى اوصيك بسبع هن جوامع الاسلام تخشى الله عزوجل ولاتخشى الناس في الله وخير القول ما صدقه العمل ولا تقض في امر بقضائين مختلفين فيختلف امرك وتزيغ عن الحق واحب لعامة رعيتك ما تحب لنفسك واهل بيتك واكره لهم ما تكره لنفسك واهل بيتك فان ذلك اوجب للحجة واصلح للرعية وخض الغمرات الى الحق ولا

تحف فی اللہ لومۃ لائم وانصح المرء ان استشارک واجعل نفسک اسوۃ لقریب مسلمین وبعیدھم جعل اللہ عزوجل مودتنا فی الدین وجعلنا وایاکم حبیۃ المتقین و بقی لکہ طاعتکم حتیٰ تجعلنا وایاکم بہا اخوان علی سرر متقابلین احسنو اھل مصر موازۃ محمد امیرکم واثبتوا علی طاعتہ تردوا حوض نبیکم (ص) عدنا وایاکم علی ما یرضیہ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

حدیث نمبر 3 (بحذف سند)

ابواسحاق ہمدانی نے نقل کیا ہے کہ جب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ سلام نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو مصر کا والی وگورنر بنایا تو آپؑ نے محمد کو ایک تحریر کردہ خط دیا اور فرمایا کہ یہ میرا خط اہلِ مصر کے سامنے پڑھ کر سنانا اور جو کچھ میں نے اس میں تحریر کیا ہے میری اس وصیت پر عمل کرنا۔ وہ خط یوں تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"یہ خط اللہ کے بندے امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف سے اہلِ مصر اور محمد بن ابی بکر کی طرف ہے۔ سلام علیکم! میں تمہارے لیے اُس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ امابعد! اے لوگو! میں تمہیں اللہ کے خوف اور اُس سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اُس چیز کے بارے میں کہ جس کے بارے میں تم لوگوں سے سوال کیا جائے گا۔ تم اُس کی طرف جارہے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے ہر نفس اپنے عمل کا گروی رکھا ہوا ہے (یعنی وہ اپنے آپ کو عمل کے ذریعے ہی آتش جہنم سے بچا سکتا ہے) اور فرماتا ہے تم اپنے آپ کو خدا (یعنی اُس کی نافرمانی) سے بچاؤ کیونکہ تم اُس کی طرف آنے والے ہو اور فرمایا مجھے قسم ہے تیرے رب کی ضرور بہ ضرور تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کیا جائے گا خواہ وہ عمل چھوٹا ہو یا بڑا۔ اگر وہ

نہیں عذاب دیگا تو ہم ظالم ہیں اور اگر وہ معاف کردے تو وہ بہت بڑا رحم کرنے والا ہے۔
اے اللہ کے بندو! تحقیق وہ چیز جو تجھے اللہ کی رحمت اور مغفرت کے سب سے زیادہ قریب کرسکتی ہے وہ اللہ کی اطاعت ہے اور توبہ کے لیے اُس کی بارگاہ میں آنسو بہانا ہے۔ تم لوگوں کے لیے تقویٰ اختیار کرنا لازم قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ تقویٰ ہی تمام نیکیوں کا مجموعہ ہے۔ (یعنی تمام نیکیاں اس سے ہی قبول ہوتی ہیں) تقویٰ کے علاوہ کوئی نیکی نیکی نہیں ہے اور اس تقویٰ کے ذریعے ہی انسان خیر کو پاسکتا ہے۔ اس کے بغیر دنیا و آخرت کی خیر نہیں پائی جاسکتی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو بول اٹھتے ہیں سب سے اچھا نازل کیا۔ جن لوگوں نے نیکی کمائی اُن کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو اُن کے لیے اچھا ہی ہے'' (سورہ نحل' آیت ۳۰)

اے اللہ کے بندو! جان لو مومن وہ ہے جو تین کام کرتا ہے۔ بہرحال نیکی جو ہے (یعنی ان تین کاموں میں سے جو نیکی و خیر ہے) تحقیق اللہ اس کو دنیا میں عمل کرنے سے ثابت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سبحانہ نے جناب ابراہیم علیہ السلام کے لیے فرمایا ''اور ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں ہی اس کی نیکی کا بدلہ عطا کیا اور وہ آخرت میں بھی یقیناً نیک لوگوں میں سے ہوگا'' (سورہ عنکبوت' آیت ۲۷) پس جو اللہ کے لیے نیک عمل بھی کرتا ہے اللہ اس کو دنیا اور آخرت دونوں میں اس کا اجر عطا فرماتا ہے اور ان دونوں میں جو اہم ترین ہے اس کی وہ کفایت کرتا ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے خود فرماتا ہے ''اے میرے وہ بندے' جو ایمان رکھتے ہو' اپنے رب ہی سے ڈرتے رہو اور اس دنیا میں جن لوگوں نے نیکی کی اُن کے لیے ہی بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع اور کشادہ ہے اور صبر کرنے والوں کو ہی اس کا بدلہ اور بغیر حساب دیا جائے گا'' (سورہ زمر' آیت ۱۰) پس ان لوگوں کو خدا جو کچھ

وہ ان کے ساتھ مل کر پاک و پاکیزہ چیزیں کھاتے ہیں۔ جو کچھ یہ کھاتے ہیں اور جو کچھ یہ (یعنی متقین) پیتے ہیں وہ بھی ان کے ساتھ مل کر پیتے ہیں۔ اور یہ لوگ جو لباس پہنتے ہیں یہ متقین اس سے افضل پہنتے ہیں اور وہ اس میں بہترین سکونت اختیار کرتے ہیں اور سب سے بہترین ازدواج کرتے ہیں۔ وہ دنیا میں بہترین سواری پر سوار ہوتے ہیں اور دنیاداروں کے ساتھ مل کر بہت اچھی لذت حاصل کرتے ہیں اور آخرت میں وہ اللہ کے ہمسائے (یعنی اس کی رحمت کے جوار میں) ہوتے ہیں اور جس کی وہ تمنا کرتے ہیں اللہ ان کو وہ عطا کرتا ہے اور وہ اُن کی دعوت کو رد نہیں کرے گا اور ان کی کوئی چیز لذت سے کم نہیں کرے گا۔ پس اس بنا پر اے اللہ کے بندو! جو صاحب عقل ہیں وہ اس کے مشتاق ہوں گے اور جو اللہ کے خوف سے ڈرتے ہوئے عمل انجام دیتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اے اللہ کے بندو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے اور اہل بیتؑ کے بارے میں اپنے نبیؐ کی حفاظت کرو گے تو تم نے سب سے بہترین انداز میں اللہ کی عبادت کی ہے اور سب سے افضل ترین انداز میں اللہ کو یاد کیا ہے اور سب سے افضل ترین انداز میں اُس کا شکر ادا کیا ہے اور تم نے سب سے افضل صبر اور شکر کیا ہے اور سب سے افضل جہاد کیا ہے۔ اگرچہ تمہارا غیر (یعنی دشمنِ آلِ محمدؐ) تمہاری نسبت لمبی لمبی نمازیں ادا کرے اور تمہاری نسبت زیادہ روزے رکھے کیونکہ تم اُن کی نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والے ہو اور اللہ کی طرف سے ولی الامر کی زیادہ نصیحت قبول کرنے والے ہو۔

اے اللہ کے بندو! موت اور اس کی سختی سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ یہ اچانک اپنے امر عظیم کے ساتھ تمہارے سامنے آنے والی ہے اور وہ امر عظیم خیر ہے کہ جس کے ساتھ شر نہیں ہوگا یا شر ہے کہ جس کے ساتھ خیر نہیں ہوگا۔ پس وہ شخص جنت کے زیادہ قریب ہے جو خیر و نیکی کے اعمال کو انجام دے گا اور جہنم کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو شر و برائی کو انجام دے گا کیونکہ لوگوں میں سے کوئی نہیں کہ جس کی روح اس کے بدن

دنیا میں عطا کرے گا اُس کا آخرت میں حساب نہیں لے گا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان لوگوں کے لیے جو نیکی کو زیادہ انجام دیتے ہیں ان کے لیے اور بھی زیادہ نیکی ہے۔ اس نیکی سے مراد جنت ہے اور زیادتی سے مراد دنیا میں زیادتی ہے۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ ہر نیکی کو برائی کے لیے کفارہ قرار دے گا خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تحقیق نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اور یہ ذکر کرنے والوں کے لیے تذکرہ ہے حتیٰ کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو ان کے لیے ہر نیکی کا دس گنا حساب کیا جائے گا یہاں تک کہ سات سو تک اضافہ ہوگا اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "تیرے رب کی طرف سے یہ عطا ہے جو کافی ہے۔
(سورہ نبا' آیت ۳۵)

"اور جن لوگوں نے نیک کام کیے ہیں اُن کے لیے اُن کے نیک اعمال کی دوہری جزا ہے اور وہ جنت میں ٹھنڈی ہواؤں میں اطمینان سے ہوں گے" (سورہ سبا' آیت ۳۷)
خدا تم پر رحم کرے اس میں رغبت کرو اور اللہ کے لیے اپنے اعمال کو انجام دو اور اس پر ہی اپنے آپ کو جمع رکھو۔ اے اللہ کے بندو! جان لو متقین اکٹھے رہتے ہیں اور نیکی کی طرف جلدی کرنے والے ہوتے ہیں اور موت کا انتظار کرتے ہیں اور اہل دنیا اُن کی دنیا میں شریک ہوتے ہیں لیکن اُن کی آخرت میں شریک نہیں ہوتے اور اللہ ان کے لیے ما یحتاج کو قیام قرار دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "اے رسولؐ! ان سے سوال کرو جو زینت اور کھانے کی صاف ستھری چیزیں اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں ان کو کس نے حرام کیا ہے؟ تم خود کہہ دو کہ یہ ساری پاک و پاکیزہ چیزیں قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے ہیں جو دنیا میں ایمان لائے تھے۔ ہم یوں ہی اپنی آیتیں سمجھ دار لوگوں کے لیے تفصیل سے بیان کرتے ہیں"۔ (سورہ اعراف' آیت ۳۲)

یہ متقین دنیا میں احسن انداز میں زندگی بسر کرتے ہیں اور وہ اس دنیا میں وہ چیز کھاتے ہیں جو افضل و احسن ہوتی ہے۔ پس اہل دنیا اُن کی دنیا میں شریک ہوتے ہیں اور

سے جدا ہوگی مگر یہ کہ وہ جانتا تھا کہ اس کی منزل کون سی ہے۔ کیا جنتی ہے یا جہنمی؟ کیا وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے یا اُس کا دوست؟ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ولی اور دوست ہوگا تو اُس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس کے لیے جنت کی طرف جانے والے راستے واضح و آشکار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے جنت میں جو کچھ اس کے لیے تیار کیا ہوگا وہ اُس کو دیکھتا ہوگا اور ہر شغل سے اس کو فارغ قرار دے گا اور ہر وزن کو اس سے اٹھا لیا جائے گا۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہوگا تو جہنم کے سارے دروازے اُس کے لیے کھول دیے جائیں گے اور اس کے راستے اُس کے لیے واضح و آشکار ہوں گے اور جو کچھ جہنم میں اس کے لیے تیار کیا گیا ہوگا وہ اس کو دیکھے گا اور ہر مکروہ اس کا استقبال کرے گا اور ہر خوشی اس کو چھوڑ جائے گی اور یہ سب کچھ اس کی موت کے وقت ہوگا اور اُس کے پاس یقین ہوگا۔

اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے: ''وہ لوگ کہ جن کی روحوں کو فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ نجاست اور کفر سے پاک ہوتے ہیں تو فرشتے ان کو نہایت پُرتپاک انداز میں سلام علیکم کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو نیکیاں تم کرتے رہے ہو اُن کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ''۔ (سورۂ نحل' آیت ۳۲)

اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی روحوں کو فرشتے قبض کرتے ہیں تو وہ اس حالت میں ہوتے ہیں کہ انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہوتا ہے اور اب وہ اطاعت پر آمادہ نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے خیال میں کوئی برائی نہیں کرتے تو فرشتے ان کو جواب دیتے ہیں کہ کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساری کرتوتوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اچھا اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ اور یہ تکبر کرنے والوں کے لیے بہت بُرا ٹھکانہ ہے''۔ (سورۂ نحل' آیت ۲۸-۲۹)

اے اللہ کے بندو! موت سے کوئی بھی بچ نہیں سکتا۔ اس کے آنے سے پہلے اس سے ڈرو اور اس کے لیے جو کچھ چاہیے وہ پہلے سے ہی تیار رکھو کیونکہ موت نے تمہارے سامنے ضرور ہونا۔ اگر تم اس کے لیے آمادہ رہو گے تب بھی یہ تم کو لے لے گی اور اگر تم اس سے فرار کرو گے تب بھی یہ تم کو پالے گی۔ اور یہ موت تمہارے لیے لازم ہے۔ تم میں سے جو فرار ہونے کی کوشش کریگا تو موت تمہارے بڑے بڑوں کے لیے آمادہ ہے جو تمہارے سامنے آئے گی اور دین تمہارے پیچھے ہے۔ جب تمہارے نفس خواہشات کے ساتھ تنازع کر رہے ہوں تو اس وقت موت کو زیادہ یاد کرو اور تمہارے لیے واعظ موت ہی کافی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر جس چیز کی وصیت فرمایا کرتے تھے وہ موت کو یاد رکھنے کے بارے میں تھی۔ وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ موت کو یاد رکھو کیونکہ یہ موت تمہاری ذات ختم کرنے والی ہے اور تمہارے اور خواہشات کے درمیان حائل ہونے والی ہے۔

اے اللہ کے بندو! جس بندے نے گناہ سے توبہ نہیں کی ہوگی تو موت کے بعد اُس کے لیے قبر سخت ترین ہوگی۔ اُس کی تنگی، سختی، تاریکی اور وحشت سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ قبر ہر روز آواز دیتی ہے کہ میں وحشت کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں، میں سخت پیاس کا گھر ہوں۔ یہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا بھی ہے۔ تحقیق جب مومن اس میں دفن کیا جاتا ہے تو یہ قبر اس مومن سے کہتی ہے مرحباً اھلاً وسھلاً۔ تحقیق تو اُن میں سے ہے جن کو میں پسند کرتی تھی کہ وہ میرے اوپر چلیں۔ پس جب میں تجھے دیکھ رہی ہوں تو میں تیرے ساتھ برا سلوک کیسے کرسکتی ہوں؟ پس وہ تاحد نظر وسیع ہو جائے گی اور جب کافر اس میں دفن کیا جاتا ہے تو یہ قبر اس سے کہتی ہے "نہ تجھے مرحبا ہو اور نہ ہی تیرے لیے اھلاً وسھلاً ہوں گی۔ تو اُن میں سے ہے جن کو میں پسند نہیں کرتی تھی کہ تو میری پشت پر چلے۔ پس اب جب کہ تو میرے سپرد کر دیا گیا ہے تو اب دیکھ میں تیرے

ساتھ کیا سلوک کروں گی؟ پھر وہ اس کو اپنے اندر اس طرح دبائے گی کہ اس کی ہڈیاں اور پسلیاں آپس میں مل جائیں گی اور وہ تنگ زندگی تھی جس سے اللہ تعالیٰ ڈرتا رہا ہے۔ یہ قبر کا عذاب ہے کیونکہ کافر پر قبر میں اللہ تعالیٰ ننانوے اژدھے مسلط کردے گا جو اس کے گوشت کو ڈسیں گے اور اس کی ہڈیاں توڑ دیں گے اور قیامت تک اس کے ساتھ بار بار یہ سلوک کریں گے۔ اگر ان اژدھوں میں سے ایک بھی اس زمین پر ایک پھونک مار دے تو اس زمین کا سارا سبزہ جل کر راکھ ہو جائے گا۔

اے اللہ کے بندو! جان لو کہ تمہارے نفس کمزور ہیں اور تمہارے یہ جسم نفیس اور کمزور ہیں۔ ان کے لیے تو تھوڑا ہی عذاب کافی ہے جو اس سے بھی کمزور ہے۔ اگر تم استطاعت رکھتے ہو تو اپنے جسموں اور نفسوں کو بچاؤ اس سے جس کی تم طاقت نہیں رکھتے اور جس پر تم صبر نہیں کر سکو گے' جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اس پر عمل کرو اور جس کو وہ پسند نہیں کرتا اس کو ترک کردو اور چھوڑ دو۔

اے اللہ کے بندو! قبر کے بعد جو دن سب سے زیادہ سخت ہے وہ قبروں سے اٹھائے جانے کا دن ہے اور یہ وہ دن ہے جس دن بچے جوان ہو جائیں گے اور یہ دن جوانوں کو بوڑھا کردے گا اور ماؤں کے حمل ساقط ہو جائیں گے۔ اس دن ہر ماں اپنے بچوں کو بھول جائے گی۔ یہ وہ دن ہو گا جس دن چہرے بگڑ جائیں گے اور چہروں پر ہوائیں اڑ جائیں گی اور اس دن کا شر ہر طرف پھیل جائے گا۔ اس دن کی دہشت اس قدر ہو گی کہ ملائکہ (جن کا کوئی گناہ نہیں ہو گا وہ) بھی اس دن سے ڈریں گے اور اس دن مضبوط شدید ترین پہاڑ زمین میں اس کے خوف سے لرز جائیں گے اور آسمان پھٹ جائے گا۔ پس یہ وہ دن ہو گا جو بھڑکتا ہو گا اور اس دن بخارات دھواں کی مانند ہوں گے اور پہاڑ اڑتے ہوئے بادلوں کی مانند ہوں گے۔ بعد میں دوبارہ وہ ٹھوس اور سخت ہو جائیں گے اور صور پھونکی جائے گی اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ دہشت زدہ ہو جائے گا۔ سوائے ان

لوگوں کے جن کو اللہ چاہے گا۔پس جس شخص نے اس کی نافرمانی کی ہوگی خواہ کانوں سے آنکھوں سے زبان سے ہاتھ سے پاؤں شکم یا شرمگاہ کے ذریعے اگر اللہ نے اس کو معاف نہ کیا اور اس پر رحم نہ فرمایا تو وہ اس دن آگ کے اس کنوئیں میں ہوگا جو بہت گہرا اور بہت گرم ہوگا اور اس میں پینے کے لیے خون ملی پیپ ہوگی اور اس کا عذاب جدید اور اس کے در لوہے کے ہوں گے اور اس کا عذاب کم نہیں ہوگا۔ اور اس میں رہنے والوں کو موت نہیں آئے گی اور ان پر رحم نہیں کیا جائے گا نہ ان کی پکاروں کو سنا جائے گا۔

اے اللہ کے بندو! جان لو اس کے ساتھ جنت بھی ہے کہ جس کا طول و عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہوگا جو متقین کے لیے بنائی گئی ہے جس میں کوئی شر یا تکلیف نہیں ہوگی اور اس کی لذت کبھی ختم نہیں ہوگی اور اس کا اجتماع کبھی جدائی میں تبدیل نہیں ہوگا اور اللہ کی رحمت کے قریب ہوں گے اور ان کے سامنے خوبصورت غلام ہوں گے اور ان کے لیے سونے کے برتن ہوں گے جن میں مختلف رنگوں و خوشبوؤں کے پھل اور پھول ہوں گے۔

اے محمد بن ابی بکر! جان لو کہ میں نے آپ کو اپنے بہت بڑے لشکر پر والی و گورنر بنایا ہے جبکہ میں نے آپ کو ولی بنایا اور آپ کو لوگوں کے امور پر والی نہیں بنایا تو اس امر خلافت کا اپنے نفس کو مستحق قرار دے اور اس سے اپنے دین کو محفوظ رکھ۔ اگر ہو سکے تو مخلوق میں سے کسی ایک کی خوشی کی خاطر خدا کی ناراضگی حاصل نہ کر۔ اور اگر تو نے ایسا کر لیا تو اللہ تعالیٰ تیرے علاوہ کسی اور کو بھی اس کا مستحق اور جانشین قرار دے گا۔ ظالم پر سخت رہو اور ان کے خلاف سختی کرو۔ اپنے قریبیوں اور نیک و کار لوگوں کو اپنا دوست اور ولی قرار دو ان کو اپنے لیے راستہ اور بھائی قرار دو اور ان کی نماز کی طرف دیکھو کہ یہ کیسی ہے کیونکہ آپ ایک قوم کے امام و پیش نماز بن رہے ہیں۔ اس کو کامل کرو اس میں کوئی نقص نہ ہو کیونکہ اگر کوئی شخص کسی قوم کا امام ہو اور وہ لوگ اس کے ساتھ نماز ادا کریں اور ان کی

نماز میں کوئی نقص ہوگا تو اس کا گناہ اُس امام پر ہوگا لیکن ان کی نمازوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اُن کی نماز کو کامل کرو اس کو خفیف نہ قرار دو کیونکہ اگر تو نے اس کو کامل یا اس کی حفاظت کی تو تجھیں ان سب کے برابر اجر وثواب ملے گا اور ان کے اجر وثواب میں بھی کمی نہیں ہوگی۔ پھر اپنے وضو کی طرف بھی نظر کرو۔ کیونکہ نماز کی تکمیل اور تمامیت وضو کی وجہ سے ہے۔ وضو میں تین مرتبہ کلی کرو تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالو۔ پھر اپنا منہ دھوؤ اور اس کے بعد دائیں ہاتھ کو اور پھر بائیں ہاتھ کو دھوؤ اور پھر سر کا مسح اور پھر دونوں پاؤں کا مسح کرو کیونکہ میں نے رسولؐ خدا کو دیکھا ہے کہ وہ ایسے ہی وضو کیا کرتے تھے اور جان لو کہ وضو یمان کا نصف ہے۔ پھر نماز کی طرف متوجہ ہو اور نماز کو بروقت ادا کرو۔ وقت سے پہلے نماز کو جان چھڑانے کے لیے نہ پڑھو اور کسی کام کی وجہ سے نماز کو موخر بھی نہ کرو۔

سید الانبیاء رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے نمازوں کے وقات کے بارے میں سوال کیا تو رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ سلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے نماز کے اوقات کے بارے میں یوں بیان کیا۔

زوال آفتاب کے وقت کہ جب سورج دائیں آبرو پر پڑے وہ وقت نماز ظہر کا وقت ہے۔ جب ہر چیز کا سایہ اُس کی مثل ہو جائے تو وہ نماز عصر کا وقت ہے۔ نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد پڑھو اور نماز عشاء اس وقت پڑھو کہ جب مغرب کی طرف سے سرخی ختم ہو جائے اور نماز فجر کو رات کی آخری تاریکی میں کہ جب ستارے غروب ہونے کے قریب ہوں (یعنی نماز فجر کا افضل وقت ستاروں کی روشنی میں ادا کرنا ہے)۔ ان اوقات میں نماز ادا کرو اور جو معروف سنت ہے اور واضح و روشن راستہ ہے اس کو اپنے لیے لازم قرار دو۔ اپنے رکوع اور سجود کی طرف دیکھو کیونکہ رسولؐ خدا لوگوں کے لیے مکمل نماز ادا کیا کرتے تھے اور تو بھی نماز میں ان کے لیے امر کو خفیف قرار دے اور

جان لے کہ تیرا ہر عمل تیری نماز کے تابع ہے۔ پس اگر تو نے نماز کو ضائع کیا تو تیرے دوسرے اعمال بھی ضائع کر دیے جائیں گے۔

نماز کے بارے میں وہ اللہ تجھ سے سوال کرے گا جس کو تو نے نہیں دیکھا لیکن وہ تجھے دیکھتا ہے جبکہ وہ اعلیٰ مقام پر سے دیکھ رہا ہے۔ وہ ہمیں اور آپ کو ان میں سے قرار دے جن سے وہ محبت کرتا ہے تاکہ وہ اپنے شکر ادا کرنے پر آپ کی اور ہماری مدد فرمائے۔ اور اپنے ذکر کرنے' اچھی عبادت کرنے اور اس کے حق ادا کرنے میں ہماری مدد فرمائے' اور ہر وہ کام جو ہمارے دین اور آخرت کے لیے بہتر ہو اُسے اختیار کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔

اے اہلِ مصر' تمہارا قول تمہارے فعل کی تصدیق کرے اور تمہارا ظاہر تمہارے باطن کی تصدیق کرے' تمہاری زبانیں تمہارے دلوں کی مخالفت نہ کریں۔ جان لو کہ امامِ ہدایت اور ہادی اور امام ردی ومفسد تمہارے نزدیک برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ وصی نبیؐ اور دشمن نبی تمہارے نزدیک مساوی اور برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ میں مومن اور کافر سے تمہارے بارے میں نہیں ڈرتا کیونکہ مومن کو اس کے ایمان کی وجہ سے اللہ تم سے روکے گا اور کافر کو اس کے کفر کی وجہ سے تم کو دور رکھے گا۔ لیکن منافق کے بارے میں میں آپ کے بارے میں ڈرتا ہوں کیونکہ وہ وہی کچھ بیان کرے گا جس کو تم جانتے ہو۔ اور اُس سے منع کرے گا جس کا تم انکار کرتے ہو۔

اے محمد بن ابی بکر' جان لو کہ سب سے افضل فقہ اللہ کے دین میں پرہیزگاری اور اُس کی اطاعت میں عمل کرنا ہے۔ میں آپ کو آپ کے ظاہری اور باطنی دونوں امور میں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور آپ کو ہر حال میں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ دنیا ہے اور فنا ہونے والا گھر ہے اور آخرت جزاء اور باقی رہنے والا گھر ہے۔ جو باقی رہنے والا ہے اُس کے لیے کام کرو اور جو فنا ہونے والا ہے اس سے دوری اختیار کرو اور دنیا

میں اپنے حصے کو فراموش نہ کرو۔ میں آپ کو سات باتوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک جوامع اسلام بھی ہے: اللہ سے ڈرو اور لوگوں سے مت ڈرو۔ سب سے بہتر قول وہ ہے جس کی عمل تصدیق کرے۔ معاملہ میں دو مختلف حکم نہ دو کہ تیرے امر کی وہ مخالفت کرے اور حق سے تجھے دور کردے گا (یعنی عمل میں حکم کچھ اور ہو اور زبان سے حکم کچھ اور ہو تو اس کو مختلف حکم کہتے ہیں)۔ اپنی تمام رعایا کے لیے وہ چیز پسند کرو جو تم اپنے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پسند کرتے ہو۔ اور جو اپنے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پسند نہیں کرتے وہ عام رعایا کے لیے بھی پسند نہ کرو۔ کیونکہ یہ تیری محبت و دلیل کو زیادہ محکم و واجب قرار دے گی۔ اور رعایا کی اصلاح کرو اور حق کی طرف لوگوں کو دعوت دو۔ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو۔ اگر کوئی آپ سے مشورہ طلب کرے تو اس کو اچھی نصیحت کرو اور تمام مسلمانوں خواہ وہ قریب ہوں یا بعید ان کے لیے اپنے آپ کو ایک نمونہ قرار دو۔ اور ہماری محبت و مودت کو دین میں سے قرار دو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو متقین کا زیور قرار دے اور ان کو تمہاری اطاعت پر باقی رکھے تاکہ وہ ہمیں اور آپ کو بھائی قرار دیں جو ایک دوسرے کی خوشی کا موجب بنیں۔ اہل مصر کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے امیر و آقا ہیں۔ خدائے بزرگ و برتر تم سب کو ان کی اطاعت پر ثابت قدم رکھے اور اپنے نبیؐ کے حوض پر تم سب کو وارد کرے اور جو اس کو پسند ہے اس کو انجام دینے پر ہماری اور آپ کی مدد کرے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اپنی ناکامی کو ظاہر نہ کرو

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابونصر محمد بن عمر النیشاپوری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن السری ﴿قال

حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ حفص بن غیاث عن برد بن سدن عن مکحول عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول اللّٰه (ص) لاتظهر الشماتة لاخیک فیعافیه ویبتلیک وصلی اللّٰه علی سیدنا محمد النبی وآله وسلم تسلیما

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

جناب واثلہ بن الاسقع نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی پر اپنی ناکامی کو ظاہر نہ کرو تاکہ وہ عافیت میں رہے اور وہ تجھے نہ آزمائے۔ صلی اللّٰه علی محمد وآلہ۔

●●●

مجلس نمبر 32

[بروز سہ ۱۳ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

تم سب اللہ تعالٰی کے دین پر ہو

﴿حدثنا﴾ شیخ الجلیل المفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن النعمان ادام اللہ تایدہ ﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویۃ ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنی﴾ سعد بن عبداللہ عن احمد ابن محمد بن عیسی عن یونس بن عبدالرحمن عن کلیب بن معویۃ الأسدی قال سمعت ابا عبداللہ جعفر بن محمد (ع) یقول اما واللہ انکم لعلی دین اللہ وملائکتہ فاعینونا علی ذلک بورع واجتہاد وعلیکم بالصلوۃ والعبادۃ علیکم بالورع۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم! تم اللہ اور اُس کے ملائکہ کے دین پر ہو۔ پس تم پرہیزگاری اور اجتہاد کے ساتھ ہماری مدد کرو۔ اور تم پر نماز اور عبادت خدا واجب ہے اور تم اپنے آپ پر پرہیزگاری کو لازم قرار دو۔

زوجۂ نبی اکرمؐ نے آپؑ سے سوال کیا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم علی بن محسن الکوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان

﴿قال حدث﴾ ابی قال مسیح بن محمد ﴿قال حدثنی﴾ ابو علی بن عمرة
نحر ساتی عن اسحاق بن ابراهیم عن ابی اسحاق اسبیعی قال دخلت
علی مسروق بن الأجدع فاذا عنده ضیف له لانعرفه وهما یطعمان من
طعام لهما فقال الضیف کنت مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آله وسلم بخیبر
فلما قالها عرفنا انه کانت له صحبة مع النبی (ص) قال فجائت بنت حی بن
اخطب الی النبی (ص) فقالت یارسول اللّٰہ انی لست کاحد نسائك قتلت
الأب والأخ ... فان حدث بك حدث فالی من فقال لها رسول اللّٰہ (ص)
الی هذا واشار الی علی بن ابی طالب (ع) قال الا احدثکم بما حدثنی به
الحرث الأعور قال قلنا بلی قال دخلت علی علی بن ابی طالب علیه السلام
فقال ماجاء بك یا اعور قال قلت حبك یا امیرالمؤمنین قال قلت اللّٰہ
فناشدنی ثلاثا ثم قال اما انه لیس عبد من عباد اللّٰہ ممن امتحن اللّٰہ قلبه
للایمان الا وهو یجد مودتنا علی قلبه فهو یحبنا ولیس عبد من عباد اللّٰہ
ممن سخط اللّٰہ علیه الا هو یجد بغضنا علی قلبه فهو یبغضنا فاصبح محبنا
ینتظر الرحمة وکان ابواب الرحمة قد فتحت له واصبح مبغضنا علی شفا
جرف هار فانهار به فی نار جهنم فهنیئا لأهل الرحمة رحمتهم وتعسا
لأهل النار مثواهم۔

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

اسحاق سبیعی نے بیان کیا ہے کہ میں علی بن مسروق کے پاس گیا تو اس کے
پاس ایک مہمان موجود تھا جس کو ہم نہیں جانتے تھے اور وہ دونوں کھانا کھا رہے تھے۔ اس
مہمان نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں آپؐ کے
ساتھ تھا۔ جب اس نے یہ کہا تو ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ مہمان یقیناً رسولؐ خدا کا صحابی ہے۔

پھر اُس نے کہا کہ جنت حی بن اخطب نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آ کر عرض کیا یا رسولؐ اللہ! کیا میں آپؐ کی ازواج میں سے ایک نہیں ہوں؟ آپؐ نے میرے باپ کو میرے بھائی کو اور میرے چچا سب کو قتل کر دیا ہے۔ اب اگر آپؐ کے ساتھ کوئی حادثہ (یعنی آپؐ کی وفات واقع ہو جائے) پیش آ جائے تو پھر میں نے کس کی طرف رجوع کرنا ہے؟ پس رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا اُس کی طرف۔ اور آپؐ نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا۔

اور اُس نے کہا کیا میں تم لوگوں کو وہ خبر سناؤں جو مجھے حرث اعور نے سنائی ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ اُس نے کہا: میں علی ابن ابی طالبؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا اے اعور! کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا آپؑ کی محبت مجھے آپؑ کے پاس لے کر آئی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اللہ کو گواہ قرار دے کر تین مرتبہ یہ عرض کیا پھر آپؑ نے فرمایا اے اعور! آگاہ ہو جاؤ اللہ کے بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جس کے دل کا اللہ تعالیٰ نے امتحان لیا ہو مگر یہ کہ اُس کے دل کے سامنے ہماری مودت کو پیش کیا گیا ہو۔ پس وہ ہمارے ساتھ محبت رکھتا ہوگا اور کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو اُن میں سے ہو جن پر اللہ ناراض ہو مگر یہ کہ اللہ اُس کے دل میں ہمارے لیے بغض پیدا کر دیتا ہے اور وہ ہمارے ساتھ بغض رکھتا ہے۔ جب ہمارے ساتھ محبت کرنے والا صبح کرتا ہے تو وہ اس حالت میں ہوتا ہے کہ اللہ کی رحمت کا منتظر ہوتا ہے اور جنت کے دروازے اس کے لیے کھلے ہوتے ہیں اور ہمارے ساتھ بغض رکھنے والا اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ جہنم کے کنارے پر کھڑا ہوتا ہے اور جہنم کی آگ کے کنارے پر ہوتا ہے۔ اہلِ رحمت کے لیے رحمت مبارک ہو اور اہلِ نار کے لیے کتنا برا ٹھکانہ ہے۔

قیامت کے دن صرف چار سوار ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابو علی الحسن بن الفضل سراری ﴿قال حدث﴾ ابو الحسن علی بن احمد بن بشر العسکری عن محمد بن هرون الهاشمی ﴿قال حدث﴾ ابواسحاق ابراهیم بن مهدی الابلی ﴿قال حدث﴾ اسحاق بن سلیمان الهاشمی ﴿قال حدثنی﴾ ابی قال حدثنی هرون الرشید ﴿قال حدثنی﴾ ابی المهدی ﴿قال حدثنا﴾ المنصور ابوجعفر محمد بن علی ﴿قال حدثنی﴾ ابی عن جدی علی بن عبدالله بن العباس عن عبدالله بن عباس بن عبدالمطلب قال سمعت رسول اللّٰه (ص) یقول یا ایها الناس نحن فی القیمة رکبان اربعة لیس غیرنا فقال له قائل بابی انت وامی یارسول الله من الرکبان قال انا علی البراق واخی صالح علی ناقة الله التی عقرها قومه وابنتی فاطمة علی ناقتی العضباء وعلی بن ابی طالب علیه السلام علی ناقة من نوق الجنة خطامها من لؤلؤ رطب وعیناها من یاقوتتین حمروین وبطنها من زبرجد اخضر علیها قبة من لؤلؤة بیضاء یری ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها ظاهرها من رحمة الله وباطنها من عفوالله اذا اقبلت زفت واذا ادبرت زفت وهو امامی علی رأسه تاج من نور یضئ لاهل الجمع ذلک التاج له سبعون رکنا کل رکن یضئ کالکوکب الدری فی افق السماء وبیده لواء الحمد وهو ینادی فی القیمة لا اله الا الله محمد رسول الله (ص) ولایمر بملاء من الملائکة الا قالوا نبی مرسل ولا یمر بنبی مرسل الا قال ملک مقرب فینادی مناد من بطنان العرش یا ایها الناس لیس هذا ملکا مقربا ولانبیا مرسلا ولاحامل عرش هذا علی بن ابی طالب وتجئ شیعته من بعده فینادی مناد لشیعته من انتم فیقولون نحن العلویون

فیأتیهم النداء یا معشر العلویین انتم آمنون ادخلوا الجنة مع من کنتم تو الون

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

جناب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! قیامت کے دن ہم چار کے علاوہ کوئی سوار نہیں ہوگا۔ سننے والے نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں وہ کون کون ہیں جو سوار ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا

① میں ہوں جو براق پر سوار ہوں گا۔

② میرے بھائی صالح وہ اللہ کی اونٹنی پر سوار ہوگا جس کی ٹانگیں اس کی قوم نے کاٹ دی تھیں۔

③ بیٹی فاطمہ علیہا السلام ہیں وہ اس اونٹنی پر جس کا نام غضباء ہے، سوار ہوں گی۔

④ علی ابن ابی طالب علیہ السلام جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار ہوں گے جس کی نکیل لؤلؤ کی ہوگی اور اس کی آنکھیں سرخ یاقوت کی ہوں گی اور اس کا شکم زبرجد سبز کا ہوگا اور اس کے اوپر ایک گنبد ہوگا جو سفید ہوگا۔ اس کے ظاہر سے باطن کو دیکھا جا سکے گا اور باطن سے ظاہر کو دیکھا جا سکے گا۔ اس کا ظاہر اللہ کی رحمت اور اس کا باطن اللہ کی بخشش کا ہوگا۔ اس کے آگے اور پیچھے کا حصہ چمک رہا ہوگا اور علیؑ ابن ابی طالبؑ میرے آگے آگے ہوں گے۔ ان کے سر پر نور کا تاج ہوگا جو تمام اہل محشر کے لیے چمک رہا ہوگا۔ اس تاج کے ستر کونے ہوں گے اور ہر کونہ آسمان پر چمکتے ہوئے ستارے کی مانند ہوگا۔ آپؑ کے ہاتھ میں لوائے حمد کا پرچم ہوگا اور آپؑ قیامت کے دن ندا دیں گے لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ آپؑ فرشتوں کے جس گروہ کے قریب سے گزریں گے وہ کہہ رہا ہوگا یہ نبی مرسل ہے اور جب آپؑ کسی نبیؑ کے قریب سے گزریں گے تو وہ کہہ رہا ہوگا یہ ملک مقرب ہے۔ پھر عرش کے وسط سے منادی آواز دے گا

اے لوگو! یہ نہ ہی نبی مرسل ہے اور نہ ہی ملک مقرب ہے اور نہ ہی کوئی حامل عرش ہے بلکہ یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور ان کے میدان کے شیعہ آئیں گے۔ پھر منادی آواز دے گا ان کے شیعوں کے لیے تم کون ہو؟ پس وہ جواب دیں گے ہم علوی ہیں۔ پس آواز آئے گی اے علویو! تم امن میں ہو اور جن سے محبت کرتے ہو ان کے ساتھ مل کر جنت میں داخل ہو جاؤ۔

امام علی بن رضا علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن عيسى عن الريان بن الصلت قال سمعت الرضا علي بن موسى (ع) يدعوا بكلمات تحفظها عنه فما دعوت بها في شدة الافرج الله عني وهي اللهم انت ثقتي في كل كرب وانت رجائي في كل شدة وانت لي في كل امر ينزل بي ثقتي وعدتي كم من كرب يضعف عنه الفؤاد وتقل فيه الحيلة وتعي فيه الامور ويخذل فيه القريب والبعيد والصديق ويشمت فيه العدو انزلته بك وشكوته اليك راغباً اليك فيه عمن سواك ففرجته وكشفته وكفيتنيه فانت ولي كل نعمة وصاحب كل حاجة ومنتهى كل رغبة فلك الحمد كثيراً ولك المن فضلا بنعمتك يتم الصالحات يامعروفا بالمعروف ويامن هو بالمعروف موصوف انلني من معروفك معروفا تغنيني به عن معروف من سواك برحمتك ياارحم الراحمين

حدیث نمبر 4: (مختلف اسناد)

ریان بن صلت نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ سلام سے سنا

ہے کہ آپؑ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے اور ہم نے ان کلمات کو یاد کریں اور جب بھی کسی مشکل اور شدت کے وقت ہم نے ان کلمات کے ساتھ دعا کی تو خدا نے اُس مشکل و رشدت کو ہم سے دُور فرما دیا اور دعا کے وہ کلمات عربی میں متن کتاب میں موجود ہیں

لهم انت ثقتی فی کل کرب وانت رجائی فی کل شدة و نت لی فی کل امر ینزل بی ثقتی وعدتی کم من کرب یضعف عنه الفؤاد وتقل فیه الحیلة وتعی فیه الامور ویخذل فیه القریب و البعید والصدیق ویشمت فیه العدو انزلته بك وشکوته الیك رغبا الیك فیه عمن سواك ففرجته وکشفته وکفیتنیه فانت ولی کل نعمة وصاحب کل حاجة ومنتهی کل رغبة فلك الحمد کثیراً ولك المن فاضلا بنعمتك یتم الصالحات یامعروفا بالمعروف ویامن هو بالمعروف موصوف انلنی من معروفك معروفا تغنینی به عن معروف من سواك برحمتك یاارحم الراحمین -

"اے میرے اللہ! تو ہی ہر مصیبت میں میرا سہارا ہے اور ہر سختی میں میری امید کی جگہ ہے ہر سختی جو مجھ پر آتی ہے اس میں تو ہی میرا آسرا اور پونجی ہے۔ اور کتنی ہی مشکلیں ہیں جن سے میرا دل کمزور ہو جاتا ہے اور تدبیریں ناکام ہو جاتی ہیں اپنے اور بیگانے میرا ساتھ چھوڑ جاتے ہیں اور دشمن طعنے دیتے ہیں اور ہر کام اُدھورا رہ جاتا ہے جب میں تیرے حضور آتا ہوں تجھ سے عرض کرتا ہوں تیرے سوا دوسروں سے منہ موڑ لیتا ہوں پس تو میری ہر مشکل کو حل کرتا ہے اور سختی دور کرتا ہے اور میری سرپرستی

کرتا ہے۔ تو ہی ہر نعمت کا مالک ہے اور ہر حاجت میں میرا مددگار ہے اور ہر خواہش ہر رغبت کی انتہا تو ہی ہے۔ تیرے لیے حمد بہت زیادہ ہے اور تیرا خاص احسان ہے۔ اور صالحات کے ساتھ تیری نعمت تمام ہوتی ہے۔ اے جو نیکی کے ساتھ مشہور ہے۔ اے وہ ذات جو نیکی کے ساتھ معروف ہے اور تیری نیکی جو معروف و مشہور ہے وہ مجھے ملنے والی ہے اور تیری معروف نے اور نیکی نے مجھے تیرے سوا دوسرے کی نیکی و معروف سے بے نیاز کر دیا ہے۔ تیری رحمت کے ساتھ اے وہ جو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے"۔

دو چیزیں منافق میں جمع نہیں ہوسکتیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنی﴾ ابو القاسم علی بن الحسن عن جعفر بن محمد بن مروان عن أبيه ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عيسى ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جعفر عن أبيه جعفر ابن محمد عن آبائه (ع) قال قال رسول الله (ص) خلتان لا يجتمعان في منافق فقه في الاسلام وحسن سمت في الوجه وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم تسليماً

حدیث نمبر 5 (بحذف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ دو چیزیں منافق میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ اسلام میں فقہ (یعنی اسلام کی حقیقی فقہ) اور اس کے چہرے پہ اچھی صورت (یعنی منافق کے چہرے کی رونق اچھی اور خوبصورت نہیں ہوگی)

■■■

مجلس نمبر 33

[بروز ہفتہ ۲۱ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا

﴿حدثنا﴾ الشیخ المفید ابو عبداللہ محمد بن محمد بن النعمان ایدہ اللہ حرستہ ﴿قال أخبرنی﴾ احمد بن محمد بن الحسن ابن الولید ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار عن علی بن القاشانی عن الاصفہانی عن داود بن سلیمان المنقری عن حفص بن غالب قال قال ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام اذا اراد احدکم ان یسئل اللہ شیئا لا اعطاہ فلییئس من الناس کلھم ولا یکون لہ رجاء الا من عند اللہ عزوجل فاذا علم اللہ تعالی ذلک من قلبہ لم یسأل شیئا الا اعطاہ فحاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا فان فی القیمۃ خمسین موقفا کل موقف مثل الف سنۃ مما تعدون ثم تلاھذہ الآیۃ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ۔

حدیث نمبر 1 (بحذف اسناد)

حفص بن غازب نے حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بندہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال نہ کرے مگر یہ کہ خدا اس کو عطا کر دے پس وہ سارے لوگوں سے مایوس ہو جائے۔ جب اس بندے کے دل میں یہ چیز پیدا ہو جاتی ہے کہ سوائے خدا کے اور کسی جگہ سے امید و رکھیں

ہے ور جب یہ عقیدہ اس کے دل میں پیدا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ جان لیتا ہے کہ اس کے دل میں یہ چیز راسخ ہو چکی ہے۔ پھر وہ جس چیز کا بھی خدا سے سوال کرتا ہے اللہ اس کو عطا کرتا ہے۔ پس قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے تم خود اپنے آپ کا محاسبہ کرو کیونکہ قیامت کے دن پچاس مقامات پر تم لوگوں کو کھڑا کیا جائے گا اور ہر مقام پر یک ہزار سال کے برابر کھڑا کیا جائے گا جس کو تم شمار کرتے ہو (یعنی وہ ہزار سال دنیاوی سال شمار ہوں گے) ور پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ کہ "اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی"۔

ایمان دو چیزیں ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الله محسین بن علی المالکی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالصلت الهروی ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علی بن موسٰی بن جعفر عن أبیه موسٰی بن جعفر عن أبیه جعفر بن محمد عن أبیه محمد بن الحسین زین العابدین عن أبیه الحسین بن علی الشہید عن أبیه امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیه السلام قال قال رسول الله (ص) الایمان قول مقول وعمل معمول وعرفان العقول قال ابو الصلت فحدثت بهذا الحدیث فی مجلس احمد ابن حنبل فقال لی احمد یا ب الصلت لو قرء بهذا الاسناد علی المجانین لا فاقوا

حدیث نمبر 2: (مختلف اسناد)

جناب ابوبکر محمد بن جعابی نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو عبداللہ الحسین بن علی مالکی نے بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے ابوالصلت نے بیان کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ ہمارے لیے حضرت امام علی بن موسیٰ علیہم السلام نے بیان کیا ہے کہ

آپ نے فرمایا

مجھے میرے والد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے اور انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد محمد بن علی زین العابدین علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد حسین بن علی علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے اور انہوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا' آپؐ نے فرمایا

ایمان تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے. قول جو بولا جائے' عمل جو کیا جائے' عرفان جو عقل سے حاصل ہو۔ ابوصلت فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث احمد بن حنبل کی مجلس میں بیان کی تو انہوں نے مجھے کہا: اے ابوصلت! اگر یہ حدیث اس سلسلہ اسناد کے ساتھ مجنون پر پڑھی جائے تو وہ درست ہو جائے۔

ایمان' اسلام اور ان کے ارکان کیا ہیں؟

﴿قال أخبرني﴾ ابوعبدالله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال حدثني﴾ احمد بن سليمان الطوسي عن الزبير بن بكار ﴿قال حدثني﴾ عبدالله بن وهب عن السدي عن عبد خير عن قبيصة عن جابر الأسدي قال قام رجل الى اميرالمؤمنين علي بن ابي طالب (ع) فسأله عن الايمان فقام (ع) خطيباً فقال الحمدلله الذي شرع الاسلام فسهل شرايعه لمن ورده واعز اركانه على من جاء به وجعله عزاً لمن والاه وسلماً لمن دخله وهدى لمن ائتم به وزينة لمن تحلى به وعصمة لمن اعتصم به وحبلاً لمن تمسك به وبرهاناً لمن تكلم به ونوراً لمن استضاء به وشاهداً لمن خاصم به وفلجاً لمن حاج به وعلماً لمن وعاه وحديثاً لمن رواه وحكماً لمن قضى به وحلماً لمن جرب ولباً لمن تدبر وفهماً لمن فطن ويقيناً لمن عقل وبصيرة

من عزم وآية لمن توسم وعبرة لمن اتعظ ونجاة لمن صدق ومودة من الله لمن صلح وزلفى لمن ارتقب وثقة لمن توكل وراحة لمن فوض وجنة لمن صبر الحق سبيله والهدى صفته والحسنى مأثرته فهو ابلج المنهاج مشرق المنار مضيء المصابيح رفيع الغاية يسير المضمار جامع الحلبة متنافس السبقة كريم الفرسان التصديق منهاجه والصالحات مناره والفقه مصابيحه والموت غايته والدنيا مضماره والقيامة حلبته والجنة سبقته والنار نقمته والتقوى عدته والمحسنون فرسانه فبالايمان يستدل على الصالحات وبالصالحات يعمر الفقه وبالفقه يرهب الموت وبالموت تختم الدنيا وبالدنيا تحوز القيمة وبالقيمة تزلف الجنة للمتقين وتبرز الجحيم للغاوين فالايمان على اربع دعائم الصبر واليقين والعدل والجهاد والصبر من ذلك على اربع شعب الشوق والاشفاق والزهادة والترقب فمن اشتاق الى الجنة سلا عن الشهوات ومن اشفق من النار رجع عن المحرمات ومن زهد في الدنيا هانت عليه المصيبات

حدیث نمبر 3: (مختصر اشار)

جناب جابر الاسدی نے روایت کی ہے کہ ایک شخص امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت اقدس میں کھڑا ہوا اور عرض کی یا امیر المومنینؑ ایمان کیا ہے؟ آپؑ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

تمام حمد ہے اُس اللہ کے لیے جس نے اسلام کو ہمارے لیے واضح کیا اور اس کی شریعت کو اُس کے لیے آسان کیا جو اس میں وارد ہو۔ اور اس کے ارکان کو اُس کے لیے عزیز قرار دیا جو ان کے لیے آیا اور اُس کو اُن کے لیے عزیز قرار دیا جو اس کی ولایت کو قبول کرنے والا ہے اور سلامتی قرار دیا ہے اُس کے لیے جو اس میں داخل ہو جائے۔ اور

ہدایت قرار دیا ہے اُس کے لیے جو اس کے احکام کی اقتداء کرے اور زینت قرار دیا اُس کے لیے جو اس کو اپنے لیے زینت اور زیور بنائے اور عصمت اور محافظ قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے عصمت و حفاظت طلب کرے اور اس کو حبل (رسّی) قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے تمسک کرنا چاہے اور اس کو برہان و دلیل قرار دیا ہے اُس کے لیے جو اس کے ساتھ گفتگو کرنا چاہے اور نور قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے روشنی طلب کرے اور شاہد و گواہ قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ مخاصمہ قرار دے اور کامیابی قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ احتجاج کرے اور علم قرار دیا اُس کے لیے جو اس کو قبول کرے اور حدیث قرار دیا اس کے لیے جو اس کو روایت کرے اور حکم قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ حکم کرے اور علم قرار دیا اُس کے لیے جو تجربہ کرے اور عقل قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ تدبر کرنا چاہے اور اس کو فہم قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ سمجھنا چاہیے۔ یقین قرار دیا اُس کے لیے جو اس کی عقل سے کام لینا چاہے اور بصیرت قرار دیا اُس کے لیے جو اس کا ارادہ و عزم کرے اور واضح نشانی قرار دیا اُس کے لیے جو فراست سے کوئی چیز معلوم کرنا چاہے۔ اور اس کو عبرت قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے وعظ حاصل کرنا چاہے۔ اور نجات قرار دیا اُس کے لیے جو اس کی تصدیق کرے۔ اور اس کو اللہ کی طرف سے مودت و محبت قرار دیا جو اس سے اصلاح طلب کرے۔ اور اپنا تقرب قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے تقرب حاصل کرنا چاہے۔ اور اُس کے لیے ثقہ اور مورد وثوق قرار دیا جو توکل کرے اور جو اپنے امور کو اس کے سپرد کر دے، اُس کے لیے اس کو باعث رحمت قرار دیا ہے اور اس کو اُس کے لیے جنت قرار دیا جو اس کے ساتھ صبر کرے۔ اس کا مستحق ہے اور اس کی صفت ہدایت ہے اور اس کا اثر حسن ہے۔

یہ (اسلام) اس کے رستے روشن ہیں اور منارے چمک رہے ہیں۔ اس کے چراغ کی لو دور سے نور کرتی ہے انتہائی بلند غایت والا ہے۔ تصدیق اس کا رستہ ہے اور نیک

اعمال اس کے لیے منارہ ہیں اور فقہ اس کے لیے چراغ' موت اس کی غایت ہے اور دنیا اس کے گھوڑے کا میدان (یعنی دنیا میں اُسے چلے جانے ہے)' قیامت اس کے لیے جائے تفع ہے اور جنت اس کے سامنے اور جہنم اس کا نقصان' تقویٰ اس کی حدت ہے ور حسان کرنے والے اس کے فراست والے ایمان وہ ہے جس کے لیے نیک اعمال پر ستدلال کیا جاتا ہے اور نیک اعمال فقہ کو زعرو رکھتے ہیں اور فقہ کے ذریعے موت سے ڈرایا جاتا ہے اور موت سے دنیا کا اختتام ہوتا ہے۔ اور دنیا سے قیامت کی طرف تجاوز کیا جاتا ہے ورقیامت جنت کو متقین کے قریب کرتی ہے اور جہنم کو سرکشوں کے قریب کرتی ہے۔ پس ایمان کے چار ارکان ہیں: ① صبر ② یقین ③ عدل ④ جہاد۔ اور صبر کے چار شعبے ہیں ① شوق ② مہربانی کرنا ③ پرہیزگاری کرنا ④ تقرب۔ گروہ تقرب جو جنت کی طرف ہو اور شہوت سے دُور ہو اور آگ سے خوف اور محرمات سے منہ پھیرنا ور جو دنیا میں پرہیزگاری کرے گا اُس پر مصیبتیں آسان ہو جائیں گی۔

بغاوت پر بہت جلدی عذاب ملتا ہے

﴿حدثنی﴾ جدی محمد بن سلمان ﴿قال حدث﴾ محمد بن خالد عن عاصم ابن حمید عن ابی عبیدة الحذاء قال سمعت اباجعفر محمد بن علی زین العابدین (ع) یقول قال رسول اللّٰہ (ص) ان اسرع الخیر ثواباً البر واسرع الشر عقاباً البغی وکفی بالمرء عیبا ان یبصر من الناس ما یعمی عنہ من نفسہ وان یعیر الناس بما لا یستطیع ترکة وان یؤذی جلیسہ بما لا یعنیہ

حدیث نمبر 4: (مختلف اسناد)

حضرت ابوجعفر محمد بن علی زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بہت جلد جس خیر پر ثواب ملتا ہے وہ دوسروں کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔ اور بہت جلد جس بدی پر عذاب نازل ہوتا ہے وہ بغاوت و سرکشی ہے۔ انسان کے عیب دار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ دوسروں کے عیب دیکھے جو اُس کے اپنے اندر ہوں لیکن اس کو نظر نہ آئیں اور لوگوں کے اس عیب پر سرزنش کرے جس کو وہ خود چھوڑنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو ایسی چیز سے اذیت دے جو اُس کے لیے بے فائدہ ہو۔

علی علیہ السلام کے لیے رسولؐ خدا کی دعا

﴿قال حدثنا﴾ ابوحفص عمر بن محمد المعروف بابن الزیات رحمہ اللّٰہ ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی محمد بن ھمام الاسکافی ﴿قال حدثنا﴾ بن جعفر حمیری ﴿قال حدثنا﴾ عبداللّٰہ بن محمد بن عیسی ﴿قال حدثنی﴾ ابی عن عبداللّٰہ بن المغیرۃ عن ابن مسکان عن عمیر بن برید عن ابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد (ع) قال لما نزل رسول اللّٰہ (ص) بطن قدید قال لعلی بن ابی طالب (ع) یاعلی انی سألت اللّٰہ عزوجل ان یوالی بینی وبینک ففعل وسألته ان یواخی بینی وبینک ففعل وسألته ان یجعلک وصیی ففعل فقال رجل من القوم واللّٰہ لصاع تمر فی شن بال خیر مما سأل محمد (ص) ربه هلا سأله ملکا یعضده او کنزاً یستعین به علی فاقته فانزل اللّٰہ تعالی فلعلک تارک بعض ما یوحی به الیک وضائق به صدرک ان یقولوا لولا انزل علیه کنز اوجاء معه ملک انما انت نذیر واللّٰہ علی کل شیء وکیل)

<u>حدیث نمبر 5 (مختلف اسناد)</u>

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے قدید نازل ہوا (یہ گوشت) تو آپؐ نے

اس وقت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا:

اے علی! میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ میرے اور آپ کے درمیان دوستی قرار دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ میرے اور آپ کے درمیان مواخات قرار دے پس اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ آپ کو میرا وصی قرار دے؟ پس اللہ نے ایسا ہی قرار دیا۔ قریش میں سے ایک شخص نے کہا: خدا کی قسم! کھجوروں کا ایک صاع (تین کلو) جو پرانی مشک ہو وہ بہتر ہے اس سے جو محمدؐ نے اپنے رب سے سوال کیا۔ کاش یہ اپنے رب سے کسی ملک کا سوال کرتا جو اس کی مدد کرتا یا کوئی خزانہ طلب کرتا جس سے فاقہ میں اس کی مدد ہوتی' بہتر تھا۔ پس اس وقت سورہ ہود کی آیت نمبر ۱۲ نازل ہوئی جس میں خدا نے ارشاد فرمایا

"جو چیز تمہارے پاس وحی کے ذریعے نازل کی گئی ہے اس میں سے بعض کو سنانے کے وقت شاید تم فقط اس خیال سے چھوڑ دینے والے ہو اور تم تنگ دل ہوتے ہو کہ مبادا یہ لوگ کہہ دیں کہ ان پر خزانہ کیوں نہیں نازل ہوا یا ان کی تصدیق کے لیے ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آتا' تم تو صرف عذاب سے ڈرانے والے ہو اور خدا ہر چیز کا ذمہ دار ہے"۔

عبدالملک بن مروان کا خطبہ اور ایک مرد

﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ رحمہ اللہ قال حدثنی﴾ محمد بن موسیٰ بن المتوکل ﴿قال حدثنا﴾ علی بن الحسین السعد آبادی عن احمد بن عبداللہ البرقی عن ابیہ عن محمد بن عمیر عن غیر واحد من اصحابہ عن ابن حمزۃ الثمالی ﴿قال حدثنی﴾ من حضر عبدالملک بن مروان وھو یخطب الناس بمکۃ فلما صار علی موضع العظۃ من خطبتہ قام الیہ رجل فقال مھلا مھلا انکم تأمرون ولا تأتمرون

وتسهون ولا تنتهون وتعظون ولا تتعظون فاقتداء بسيرتكم ام طاعة لامركم فان قلتم اقتدوا بسيرتنا فكيف نقتدی بسيرة الظالمين وما الحجة فی اتباع المجرمين الذی اتخذوا مال الله دولا وجعلوا عباد الله خولا وان قلتم اطيعوا امرنا واقبلوا نصحنا فكيف ينصح غيره من يغش نفسه ام كيف تجب طاعة من لم تثبت له عدالة وان قلتم خذوا الحكمة من حيث وجدتموها واقبلوا العظة ممن سمعتموها فلعل فينا ومن هو انصح بصنوف العظات و عرف بوجوه اللغات منكم فزحزحوا عنها واطلقوا اقفالها وخلوا سبيلها ينتدب لها الذين شردتموهم فی البلاد ونقلتموهم عن مستقرهم الی كل واد فو الله ما قلدناكم ازمة امورنا وحكمناكم فی ابداننا اموالنا واديانا لتسيروا فينا بسيرة الجبارين غير انا نصبر لاستيفاء المدة وبلوغ الغاية وتمام المحنة ولكل قائل منكم يوم لا يعدوه وكتاب لابد ان يتلوه لا يغادر صغيرة ولا كبيرة الا احصاها "وسيعلم الذين ظلموا ای منقلب ينقلبون" قال فقام اليه بعض اصحاب المشايخ فقبض عليه وكان ذلك آخر عهد نابه ولا ندری ما كانت حاله -

<u>حدیث نمبر 6. (کشف الغمہ)</u>

جناب ابن حمزہ ثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ عبدالملک بن مروان جب مکہ میں آیا اور اُس نے لوگوں کے سامنے خطبہ دینا شروع کیا تو جب وہ موعظہ بیان کرنے لگا تو ایک مرد کھڑا ہو گیا اور اُس نے کہا:

"بس کرو بس کر دیجے وعظ رہنے دو کیونکہ تم وہ لوگ ہو جو دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود عمل نہیں کرتے۔ لوگوں کو برائی سے روکتے ہو لیکن خود برائی سے نہیں رکتے۔ دوسروں کو وعظ کرتے ہو خود اس وعظ کو قبول نہیں کرتے۔ ہم تمہارے امر کی اطاعت کریں

یا تمہاری سیرت کی اتباع کریں؟ اگر تم کہتے ہو کہ ہماری سیرت کی اتباع کرو تو ہم خاموش کی سیرت کی کیسے اتباع کر سکتے ہیں؟ اور مجرموں کی اتباع پر کوئی دلیل بھی نہیں ہے۔ وہ مجرم جو اللہ کے مال کو اپنی دولت قرار دیں اور اللہ کے بندوں کو غلام قرار دیں' اور اگر تم کہتے ہو کہ ہمارے امر و حکم کی اطاعت کرو اور ہماری نصیحت کو قبول کرو تو جو اپنے آپ کو دھوکا دے وہ دوسروں کو کیسے نصیحت کر سکتا ہے؟ جو عادل نہ ہو اُس کی اطاعت کیسے واجب ہو سکتی ہے؟ گر تم کہتے ہو کہ حکمت حاصل کرو خواہ وہ جہاں سے بھی ملے اور وعظ کو قبول کرو خواہ وہ جس سے بھی سنو' شاید ہمارے درمیان ایسے افراد بھی موجود ہوں گے جو تم سے زیادہ وعظ کر سکتے ہیں اور تم سے زیادہ لغات و حکمت کی وجوہ کو جانتے ہیں۔

پس ان سے پابندیاں ہٹاؤ اور ان کی زبانوں پر لگے ہوئے تالے کھولو اور ان کے راستے خالی کر دو اور ان کو آزاد کر دو اور ان کو شہروں میں چھپنے دو اور ان کو اپنے مقام سے دوسرے شہروں کی طرف جانے دو' خدا کی قسم! ہم نے اپنے تمام امور میں تمہاری تقلید نہیں کی اور ہم نے اپنے بدنوں پر' اموال پر اور دین پر حاکم قرار نہیں دیا تاکہ تم ہمارے درمیان جبار اور ظالموں کی سیرت کو رائج کرو۔ مگر یہ کہ ہم ایک مدت کے پورے ہونے تک صبر کریں اور اس کی انتہا ہو گئی ہے۔ محنت و مشقت ختم ہو چکی ہے اور تم میں سے ہر کہنے والے کے لیے ایک دن آئے گا جو ان کے لیے ختم نہیں ہو گا۔ ایک کتاب ہو گی' اُس کو پڑھنا ضروری ہے۔ دھوکا دینے والا خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اُس کا حصار کیا جائے گا۔ عنقریب وہ لوگ جو ظالم ہیں جان لیں گے کہ ان کو ایک ٹھکانے کی طرف پلٹ کر جانا ہے"۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اس کے بعد بعض کارندے کھڑے ہوئے اور اُس کو قابو کر لیا اور اس کے بعد اُس کے ساتھ کیا سلوک ہوا اس کا ہمیں علم نہیں کیونکہ ہم وہاں سے چلے گئے تھے۔

جنابِ سیدہؑ کو رات کے وقت دفن کیا گیا

﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن ادریس قال محمد بن عبدالجبار عن القسم بن محمد الرازی عن علی بن الهرمزان عن علی بن الحسین بن علی عن أبیه الحسین (ع) قال لما مرضت فاطمة بنت النبی (ص) وصت الی علی (ع) ان یکتم امرها ویخفی خبرها ولا یؤذن احد بمرضها ففعل ذلك وکان یمرضها بنفسه وتعینه علی ذلك اسماء بنت عمیس رحمها الله علی استسرار بذلك کما وصت به فلما حضرتها الوفاة وصت امیرالمؤمنین (ع) ان یتولی امرها ویدفنها لیلا ویعفی قبرها فتولی ذلك امیرالمؤمنین (ع) ودفنها وعفی موضع قبرها فلما نفض یده من تراب القبرهاج به الحزن فارسل دموعه علی خدیه وحول وجهه الی قبر رسول الله (ص) فقال السلام علیك یارسول الله منی والسلام علیك من ابنتك وحبیبتك وقرة عینك وزایرتك والبائتة فی الثری ببقعتك والمختار لها الله سرعة اللحاق بك قل یارسول الله عن صفیتك صبری وضعف عن سیدة النساء تجلدی الا ان لی فی التأسی بسنتك والحزن الذی حل بی فراقك موضع لتعزی فلقد وسدتك فی ملحودة قبرك بعد ان فاضت نفسك علی صدری وغمضتك بیدی وتولیت امرك بنفسی نعم وفی کتاب الله انعم القبول انا لله وانا الیه راجعون قد استرجعت الودیعة واخذت الرهینة واختلست الزهراء فما اقبح الخضراء والغبراء یارسول الله اما حزنی فسرمد واما لیلی فمسهد لایبرح الحزن او یختار الله لی دارك التی انت فیها مقیم کمدة مقیح وهم مهیج سرعان ما فرق الله بیننا والی الله اشکو وستنبئك ابنتك

بتظاهر امتك على وعلى هضمها حقها فاستخبرها ،محال فكم من غليل معتلج فى صدرها لم تجد الى بثه سبيلا وستقول ويحكم الله وهو خير الحاكمين سلام عليك يارسول الله سلام مودع لاسام ولا قال فان انصرف فلا عن ملالة وان اقم فلا سوء ظن بما وعد الصابرين الصبر يمن واجمل ولولا غلبة المستولين علينا لجعلت المقام عند قبرك لزاما ولبثت عنده معكوفا ولا اعولت اعوال الثكلى على جليل الرزية فبعين الله تدفن ابنتك سراً وتهتضم حقها قهراً ويمنع ارثها جهراً ولم يطل العهد ولم يخل منك الذكر فالى الله يارسول الله المشتكى وفيك اجمل العزاء وصلوات الله عليك وعليهما ورحمة الله وبركاته

حدیث نمبر 7.(بحذف اسناد)

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب جناب فاطمہ علیہا سلام بنت نبی اکرمؐ بیمار ہوئیں تو آپؑ نے امیرالمومنین علی علیہ السلام سے وصیت فرمائی کہ وہ ان کے معاملہ کو پوشیدہ رکھیں اور میری خبر مخفی رہے۔ اور کسی کو میری بیماری کی اطلاع نہ ہو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور آپؑ خود بی بی کی تیمارداری کرتے اور آپؑ کے ساتھ اسماء بنت عمیس رحمۃ اللہ علیہا مدد کرتیں اور اس وصیت کے مطابق اس معاملہ کو پوشیدہ رکھتی رہیں۔ اور جب وفات کا وقت قریب آیا تو بی بی نے امیرالمومنین علیہ السلام سے وصیت کی کہ وہ میرے غسل، کفن اور دفن کو خود انجام دیں (کیونکہ معصوم کا غسل، کفن اور دفن غیر معصوم نہیں کرسکتا) اور مجھے رات کو دفن کرنا اور میری قبر کا نشان مٹا دینا۔ پس امیرالمومنینؑ نے تمام امور کو خود انجام دیا اور بی بی کو رات کے وقت دفن کیا اور قبر کا نشان بھی مٹا دیا۔ پس جب آپؑ نے قبر کی مٹی سے ہاتھ صاف کر لیے تو آپؑ پر غم طاری ہوگیا اور آپؑ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ آپؑ نے اپنا چہرہ قبرِ نبیؐ کی طرف کیا اور کہا- السلام علیک یا رسولؐ اللہ۔ اے

رسولؐ خدا میری اور اپنی بیٹی کی طرف سے سلام قبول فرمائیں۔ جو آپؐ کی بیٹی' آپ کی محبوبہ بیٹی' آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک' آپ کی زائرہ وہ زمین کے نیچے سوگئی ہے اور آپؐ کی قبر سے دور سوگئی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت جلدی آپ کی ملاقات کے لیے چن لیا۔
یا رسولؐ اللہ' آپ کی جدائی نے میرے صبر کو قلیل کر دیا اور سیدۃ النساء کی وجہ سے میرا جسم کمزور ہوگیا ہے۔ مگر یہ کہ مجھے آپ کی سنت کی اتباع کرتے ہوئے صبر کرنا ہوگا اور وہ غم جو آپؐ کے فراق کی وجہ سے مجھے حاصل ہوا ہے اس پر میں صبر کرتا ہوں اور آپ کو قبر میں بے عیب دفن کرنے کے بعد آپ کا غم میں ہمیشہ اپنے سینے میں محسوس کرتا رہوں گا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے آپ کی آنکھوں کو بند کیا اور آپ کے تمام امور کو میں نے اپنے ہاتھوں سے انجام دیا اور اللہ کی کتاب میں جو بہترین قبول کرنے والی نصیحت ہے وہ یہ ہے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تحقیق آپؐ نے اپنی امانت واپس لے لی ہے اور آپؐ نے اپنی رھینہ لے لی ہے۔ آپؐ نے مجھ سے زہراؑ اچانک واپس لی ہے اور ایسا غم مجھے دیا ہے کہ جس کی مثل آسمان و زمین میں کہیں نہیں ملتی۔

یا رسولؐ اللہ! میرا غم ہمیشہ تازہ رہے گا اور میری راتیں روتے ہوئے گزریں گی۔ میرا غم کبھی ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ میں آپؐ کے اس گھر میں نہ آ جاؤں جس میں آپؐ مقیم ہیں (یعنی قبر میں) میرا غم سدا بہار رہے گا۔ آنکھ کبھی نہیں خشک ہوگی۔ کتنی جلدی اللہ نے ہمارے درمیان جدائی ڈال دی ہے اور آپؐ کے بعد میرے ساتھ جو ہوا ہے میں اللہ کی بارگاہ میں اس کا شکوہ کرتا ہوں اور عنقریب آپ کی بیٹی آپ کو بتائے گی کہ آپؐ کے بعد آپؐ کی اُمت ہمارے خلاف کس طرح ایک دوسرے کی مدد کرتی رہی اور حق کو ضبط کرنے میں انھوں نے کیسے ہجوم کیا؟

یا رسولؐ اللہ! آپؐ ان سے حال دریافت کریں کہ کیسے کیسے دکھ ان کے سینے میں موجزن رہے ہیں کہ جن کو سلجھانے کے لیے کوئی راہ نہیں تھا اور عنقریب وہ آپ سے سب

کچھ کہہ دے حق اور اللہ ہمارے بارے میں حکم کرنے والا ہے جو سب سے بہتر حکم کرنے والا ہے۔

یا رسول اللہ! میری طرف سے آپ پر سلام ہو اور الوداعی سلام ہو کہ ایسی سلامتی کہ جس میں ندامت ہو نہ غم ہو۔ اگر میں منصرف ہو جاؤں (یعنی چلا جاؤں) تو یہ کراہت کی وجہ سے نہیں ہے اور اگر میں کھڑا ہو جاؤں تو اس وجہ سے نہیں کہ صابرین کے لیے جو وعدہ کیا گیا ہے میں اس کے بارے میں سوئے ظن رکھتا ہوں۔ صبر احسن کے ہے اور زیادہ خوبصورت ہے۔ اگر ان سرکشوں کا غلبہ نہ ہوتا تو میں آپ کی بیٹی کی قبر آپ کی قبر کے ساتھ قرار دیتا اور میں ہمیشہ وہیں پر رہتا اور وہاں بیٹھ کر اس طرح چلا کر روتا کہ جیسے اولاد والی ماں بچے کے ختم ہونے پر روتی ہے۔ میں اللہ کی مدد سے آپ کی بیٹی کو رات کی تاریکی میں چھپ کر دفن کر چکا ہوں کہ جس کے حق کو غصب کیا گیا اور جس کو میراث سے صبراً وعلانیۃً محروم رکھا گیا کہ اس کے بارے میں آپ کے عہد اور آپ کی سفارشات کا بھی لحاظ نہیں رکھا گیا۔

یا رسول اللہ! میں اللہ کی بارگاہ میں اس کا شکوہ کرتا ہوں اور آپ کے بارے میں زیادہ عزاداری کرنے والا ہوں۔ اللہ پر درود و سلام ہو آپ پر اور آپ کی بیٹی پر اللہ کی رحمت ہو۔

○

﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی ماجیلویه عن عمه محمد بن ابی القاسم عن احمد بن محمد خالد عن أبیه عن محمد بن سنان عن محمد بن عطیة عن ابی عبداللّٰه جعفر بن محمد (ع) قال قال رسول اللّٰه (ص) الموت کفارة لذنوب المؤمنین۔

حدیث نمبر 8: (تحقیق اسناد)

حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا موت مومنین کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

دین تیرا بھائی ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم زکریا بن یحیی الکنجی ﴿قال حدثنی﴾ ابوالقاسم داود بن القاسم الجعفری رحمہ اللّٰہ قال سمعت الرضا علی بن موسٰی (ع) یقول ان امیرالمؤمنین صلوات اللّٰہ علیہ قال لکمیل بن زیاد فیما قال یاکمیل اخوک دینک فاحتط لدینک بما شئت والحمدللّٰہ رب العالمین وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد و آلہ وسلم تسلیماً تمام الأمالی فی مجالس هذا الشہر وهو شہر رمضان سنة احدی عشر واربعمائة وحسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل۔

حدیث نمبر 9 (بحذف اسناد)

حضرت امام رضا علی علیہ السلام نے فرمایا امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے جناب کمیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔

اے کمیل! تیرا بھائی تیرا دین ہے۔ اس کے بارے میں جتنی ممکن ہو احتیاط کرو۔

●●●

مجلس نمبر 34

[بروز ہفتہ ۹ شعبان سال ۴۰۹ ہجری قمری]

جو عمل قبول ہو جائے وہ قلیل نہیں ہوتا

﴿حدثنا﴾ الشیخ الجلیل المفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمان ادام اللہ حراسته ﴿قال أخبرنا﴾ ابوبکر عمر بن محمد جعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس أحمد بن محمد بن سعید بن عقدة ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن هرون بن عبدالرحمٰن الحجازی ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ عیسی بن ابی الورد عن أحمد بن عبدالعزیز عن ابی عبداللہ جعفر بن محمد (ع) قال قال امیرالمؤمنین علیه السلام لایقل مع التقوی عمل وکیف یقل ما یتقبل

حدیث نمبر 1 (بحذف اسناد)

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے امیرالمومنین علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: تقویٰ کے ساتھ عمل قلیل نہیں ہوتا کیونکہ جو عمل قبول ہو جائے وہ قلیل نہیں ہو سکتا۔

رزق موت کی طرح تم کو ضرور ملے گا

﴿قال أخبرنی﴾ ابونصر محمد بن الحسین مقری ﴿قال حدثنا﴾ ابوالقاسم علی بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس الاحوص بن علی بن

مرد س ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن الحسن بن عیسٰی الرواسی ﴿ق ل حدثنا﴾ سماعة بن مہران عن ابی عبداللہ جعفر بن محمد (ع) قال ان من الیقین الا ترضوا الناس بسخط اللہ عزوجل ولا تلوموھم علی مالم یؤتکم اللہ من فضلہ فان الرزق لایسوقہ حرص ولا یردہ کراھیۃ کارہ ولو ان احدکم فر من رزقہ ادرکہ کما یدرکہ الموت۔

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یقین کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے لوگوں کی خوشنودی طلب نہ کرو اور جو کچھ تم کو خدا کے فضل سے نہ ملے اس کی وجہ سے لوگوں کو ملامت نہ کرو کیونکہ حرص کرنے سے رزق بڑھتا نہیں اور کراہت کرنے والے کی کراہت رزق کو روک نہیں سکتی۔ اگر تم میں سے کوئی اللہ کے تقسیم کردہ رزق سے فرار بھی کرے تب بھی وہ موت کی طرح مل کر رہے گا۔

اللہ کا زمین پر خلیفہ کہاں ہے؟

﴿قال أخبرنی﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ رحمہ اللہ ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ سعد بن عبداللہ عن ایوب بن نوح عن صفوان بن یحیی عن ابان بن عثمان عن ابی عبداللہ جعفر بن محمد (ع) قال اذا کان یوم القیمۃ نادی منادمن بطنان العرش این خلیفۃ اللہ فی ارضہ فیقوم داود النبی (ع) فیأتی النداء من عنداللہ عزوجل لسنا ایاک اردنا وان کنت للہ خلیفۃ ثم ینادی ثانیۃ این خلیفۃ اللہ فی ارضہ فیقوم امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام فیأتی النداء من قبل اللہ عزوجل یامعشر الخلائق ھذا علی بن ابی طالب خلیفۃ اللہ فی ارضہ وحجتہ علی عبادہ فمن تعلق بحبلہ فی دارالدنیا فیتعلق بحبلہ فی ھذا الیوم

ليستضيئ بنوره وليتبعه في الدرجات العلى من الجنان قال فيقوم ناس قد تعلقوا بحبله في الدنيا فيتبعونه الى الجنة ثم يأتي النداء من عندالله جل جلاله الامن ائتم بامام الى دارالدنيا فليتبعه الى حيث شاء ويذهب به فحينئذ يتبرء الذين اتبعوا من الذين اتبعوا ورأوا العذاب وتقطعت بهم الأسباب وقال الذين اتبعوا لو ان لنا كرة فنتبرء منهم كما تبرؤا منا كذلك يريهم الله اعمالهم حسرات عليهم وما هم بخارجين من النار

حدیث نمبر 3۔(مختلف اسناد)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش کے درمیان سے ایک ندا دینے والا نداء دے گا: اللہ کی زمین پر جو اللہ کا خلیفہ تھا وہ کہاں ہے؟ پس داؤد علیہ السلام کھڑے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی اے داؤدؑ ہماری مراد آپ نہیں ہیں اگرچہ آپؑ بھی خلیفۃ اللہ تھے۔ پھر دوبارہ آواز دی جائے گی اللہ کی زمین پر جو خلیفۃ اللہ تھے وہ کہاں ہیں؟ پس امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی اے میری مخلوق! یہ علی بن ابی طالبؑ اللہ کی زمین پر اللہ کی طرف سے خلیفہ تھے۔ بندوں پر اللہ کی حجت تھے۔ پس جو شخص دنیا میں ان کی جبل (رتی) سے تمسک رکھتا تھا وہ آج بھی ان کی رتی سے تمسک حاصل کرے اور ان کے نور سے آج روشنی حاصل کرے اور جنت میں درجات عالیہ میں ان کی اتباع کرے (آپؑ نے فرمایا) کہ لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہو جائے گی جنہوں نے دنیا میں آپؑ کی رتی سے تمسک رکھا ہوگا پس وہ جنت کی طرف جانے میں آپؑ کی اتباع کریں گے اور سارے کے سارے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد دوبارہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی "آگاہ ہو جاؤ" دنیا میں جو کوئی جس امام کی اتباع کرتا رہا ہے وہ اس امام کی اتباع کرے اور جدھر وہ امام جائے گا وہ

بھی اس کی اتباع میں چلا جائے۔ پس اس وقت جن لوگوں نے اتباع کی ہوگی وہ اُن پر تبرء کریں گے جن کی انہوں نے اتباع کی ہوگی اور وہ عذاب کو دیکھ رہے ہوں گے اور ان کے تمام اسباب نجات منقطع ہو چکے ہوں گے اور وہ اتباع کرنے والے کہیں گے کہ کاش ہمیں دنیا کی طرف لوٹا دیا جائے تو ہم ضرور تم سے تبراء اور بیزاری کریں گے جیسے کہ آج تم ہم سے بیزاری کر رہے ہو اور ایسے ہی اللہ ان کو ان کے اعمال دکھائے گا اور وہ اس کو حسرت سے دیکھیں گے اور یہ لوگ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔

حضرت ابن عباسؓ کا بصرہ والوں کے لیے خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوالمظفر بن احمد البلخی ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن احمد بن الشج ﴿قال حدثنا﴾ حفص بن عمر الفراء ﴿قال حدثنا﴾ ابومعاذ المدد ﴿قال حدثنی﴾ یونس بن عبدالوارث عن أبیه قال بینما ابن عباس یخطب عندنا علی منبر البصرة اذ اقبل علی الناس بوجهه ثم قال ایتھا المتحیرة فی دینھا اما واللّٰه لو قدمتم من قدم اللّٰه واخرتم من اخر اللّٰه وجعلتم الوراثة والولایة حیث جعلھا اللّٰه ما عال سھم من فرائض اللّٰه ولا عال ولی اللّٰه ولا اختلف اثنان فی حکم اللّٰه فذوقوا وبال ما فرطتم فیه بما قدمت ایدیکم وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

جناب عبد وارث نے بیان کیا ہے کہ بصرہ کے منبر پر جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور ہماری طرف متوجہ ہوتے ہوئے آپؓ نے فرمایا اے وہ اُمت! جو اپنے دین میں حیران و پریشان رہتی ہے' آگاہ ہو جاؤ' خدا کی قسم! اگر تم دین میں اُس کو مقدم رکھتے جس کو خدا نے مقدم کیا ہے اور مؤخر رکھتے اُس کو جس کو خدا نے مؤخر کیا

ہے۔ اگر تم بھی وہی قرار دیتے جس جگہ اللہ نے قرار دیا تھا تو اللہ کے واجب کردہ فرائض میں سے کوئی حصہ ضائع نہ ہوتا اور نہ ہی اللہ کے ولی پر ظلم ہوتا اور حکم خدا میں کوئی دو بندے بھی اختلاف نہ کرتے (لیکن تم نے ایسا نہیں کیا) لہذا جو تم اپنے ہاتھوں سے تقریباً دکھا ہی کر چکے ہو اس کا مزہ چکھو اور عنقریب ظالم جان لیں گے ان کے لیے کتنا برا ٹھکانہ ہے۔

علی علیہ السلام نے ہمیشہ سنت نبیؐ کے تحت حکم دیا

﴿قال أخبرنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنی﴾ عبید بن حمدون الرواسی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن طریف قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد (ع) یقول ما رأیت علیا (ع) قضی قضاء الا وجدت له اصلا فی السنة قال وکان علی (ع) یقول لو اختصم الی رجلان فقضیت بینهما ثم مکثا احوالا کثیرة ثم اتیانی فی ذلک الأمر لقضیت بینهما قضاء واحداً لأن القضاء لایحول ولا یزول ابداً

حدیث نمبر 5 (بحذف اسناد)

جناب حسن بن طریف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا

میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت علی علیہ السلام نے کوئی فیصلہ کیا ہو مگر یہ کہ میں نے اس کی بنیاد کو سنت نبیؐ کے مطابق نہ پایا ہو۔ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے

اگر میرے سامنے دو بندوں کے جھگڑے کو پیش کیا جائے اور میں ان کے درمیان فیصلہ کروں اور پھر چند سالوں بعد دونوں پھر اسکی نزاع پیش کریں تو میں پھر بھی ان کے درمیان وہی فیصلہ کروں گا۔ دونوں وقتوں کا فیصلہ ایک ہی ہوگا کیونکہ قضاء تبدیل

نہیں ہوتی ہو رنہ ہی وہ کبھی ضائع وزائل ہوتی ہے"۔

ماں کی ناراضگی کا اثر

﴿قال أخبرني﴾ ابو نصر محمد بن الحسين البصير المقرى ﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم علي بن محمد قال علي بن الحسن ﴿قال حدثني﴾ الحسن بن علي بن يوسف عن ابي عبدالله زكريا بن محمد المؤمن عن سعيد بن يسار قال سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد (ع) يقول ان رسول الله (ص) حضر شاباً عند وفاته فقال له قل لا اله الا الله قال فاعتقل لسانه مراراً فقال لامرأة عند رأسه هل لهذا ام قالت نعم انا امه قال افساخطة انت عليه قالت نعم ما كلمته منذ ست حجج قال لها ارضي عنه قالت رضي الله عنه برضاك عنه فقال له رسول الله (ص) قل لا اله الا الله فقالها فقال له النبي (ص) ما ترى قال ارى رجلا اسود الوجه قبيح المنظر وسخ الثياب نتن الريح قد وليني الساعة واخذ بكظمي فقال له النبي (ص) قل يا من يقبل اليسير ويعفو عن الكثير اقبل مني اليسير واعف عني الكثير انك انت الغفور الرحيم فقالها الشاب فقال له النبي (ص) انظر ما ترى قال ارى رجلا ابيض اللون حسن الوجه طيب الريح حسن الثياب قد وليني وارى الاسود قد تولى عني قال اعد فاعاد فقال له ما ترى قال لست ارى الاسود وارى الابيض قد وليني ثم قضى على تلك الحال

حدیث نمبر 6 (حدیث متن)

حضرت سعید بن یسار رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان کے پاس اُس کی موت کے وقت حاضر ہوئے اور آپؐ نے اس سے فرمایا: کہو لا الٰہ الا اللہ لیکن اُس کی زبان میں رکاوٹ پیدا ہوگئی اور وہ یہ کلمات ادا نہ کرسکا۔ پس آپؐ نے ایک عورت سے جو اُس کے سرہانے کی طرف کھڑی تھی فرمایا: کیا تو اس جوان کی ماں ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا ہاں! میں اس کی ماں ہوں۔ آپؐ نے پوچھا کیا تو اس پر ناراض ہے؟ اُس نے عرض کیا ہاں یا رسولؐ اللہ! میں نے چھ سال سے اس کے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔ آپؐ نے فرمایا اس کو معاف کردے۔ اُس عورت نے جواب دیا: اللہ اس سے راضی ہو جائے اور آپ کی رضا کی خاطر میں بھی اس سے راضی ہوں۔ پس رسولؐ خدا نے دوبارہ اُس جوان سے فرمایا کہو لا الٰہ الا اللہ۔ اُس نوجوان نے اِن کلمات کو زبان پر جاری کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اب بتاؤ تم کیا دیکھ رہے ہو؟ اس نے عرض کیا میں ایک سیاہ رنگ کا چہرہ جو انتہائی ڈراؤنا ہے دیکھ رہا ہوں اور اس سے سخت بدبو آرہی ہے اور وہ میرے قریب کھڑی ہے اور اُس نے میری گردن کو پکڑا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ کہو (اے وہ ذات! جو تھوڑا قبول کرلیتی ہے اور زیادہ کو معاف کردیتی ہے، مجھ سے تھوڑا قبول فرما اور زیادہ مجھے معاف کردے کیونکہ تو بہت زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے) پس اُس نے یہ کلمات بھی زبان سے جاری کیے۔

اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب بتاؤ کیا دیکھ رہے ہو؟ اُس نے عرض کیا: اب میں ایک خوبصورت نوجوان کو دیکھ رہا ہوں جس سے اچھی خوشبو آرہی ہے اور اچھا لباس اُس نے زیب تن کیا ہوا ہے۔ وہ میرے قریب آرہا ہے اور وہ سیاہ چہرے والا اب مجھ سے دُور جارہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ان کلمات کو دوبارہ اپنی زبان پر جاری کرو۔ پس اُس نے اعادہ کیا تو آپؐ نے دریافت کیا: اب کیا دیکھ رہے ہو؟ اُس نے عرض کیا اب میں اُس سیاہ چہرے والے کو نہیں دیکھ رہا اور سفید چہرے والا مجھے نظر آرہا ہے اور وہ

میرے قریب آرہا ہے پس اسی حالت میں اُس کی روح پرواز کرگئی۔

اے علیؑ آپؑ میرے بعد فتنوں کے مقابلے میں جہاد کریں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن الحسن البغدادی ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن عمر المقری عن علی بن الأزهر عن علی بن صالح المکی عن محمد بن عمر بن علی عن أبیه عن جده قال لما نزلت علی النبی اذا جاء نصرالله والفتح قال یاعلی انه قد جاء نصرالله والفتح فاذا رأیت الناس یدخلون فی دین الله افواجا فسبح بحمد ربك واستغفره انه کان توابا یاعلی ان الله قد کتب علی المؤمنین الجهاد فی الفتنة التی کتب علینا فیها الجهاد قال فتنة یشهدون ان لا اله الا الله وانی رسول الله (ص) وهم مخالفون لسنتی وطاعنون فی دینی فعلام نقاتلهم یارسول الله وهم یشهدون ان لا اله الا الله وانك رسول الله فقال علی احداثهم فی دینهم وفراقهم لأمری واستحلالهم دماء عترتی قال فقلت یارسول الله انك وعدتنی الشهادة فسل الله تعالی ان یعجلها فقال اجل قد کنت وعدتك الشهادة فکیف صبرك اذا خضبت هذه من هذا واومی الی رأسی ولحیتی فقلت یارسول الله اما اذا بینت لی ما بینت فلیس بموطن صبر ولکنه موطن بشری وشکر فقال اجل فاعد للخصومة فانك مخاصم امتی قلت یارسول الله ارشدنی الفلج قال اذا رأیت قومك قد عدلوا عن الهدی الی الضلال فخاصم فان الهدی من الله والضلال من الشیطان یاعلی ان الهدی هو اتباع امر الله دون الهوی والرأی وکأنك بقوم قد تأولوا القرآن واخذوا بالشبهات واستحلوا الخمر بالنبیذ والبخس بالزکوة والسحت بالهدیة قلت یارسول الله فماهم اذا فعلوا

ذلك اهم اهل ردة ام اهل فتنة قال هم اهل فتنة يعمهون فيها الى ان يدركهم العدل فقلت يارسول الله العدل منا ام من غيرنا فقال بل منا بنا يفتح الله وبنا يختم وبنا الف الله بين القلوب بعد الشرك وبنا يؤلف الله بين القلوب بعد الفتنة فقلت الحمدلله الذى وهبنا من فضله

حدیث نمبر 7 (مختلف اسناد)

محمد بن عمر نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جب سورہ فتح یعنی اذا جاء نصر اللہ والفتح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو آپ نے جناب علی علیہ السلام سے فرمایا

اے علیؑ! تحقیق اللہ کی مدد آ چکی ہے اور فتح قریب ہے۔ تم دیکھ رہے ہو کہ لوگ جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں پس تم اپنے رب کی تسبیح کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو کیونکہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اے علیؑ! میرے بعد اللہ تعالیٰ نے مومنین پر فتنوں کے مقابلے میں جہاد کرنا اسی طرح واجب قرار دیا ہے جیسا کہ میرے ساتھ مشرکین کے خلاف جہاد ان پر (مومنین پر) واجب قرار دیا ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! وہ کون سے فتنے ہیں جن کے خلاف ہمارے اوپر جہاد کو واجب قرار دیا گیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ اُن لوگوں کا فتنہ ہے جو لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہوں گے لیکن میری سنت کے مخالف ہوں گے اور میرے دین میں شب خون ماریں گے۔ یارسول اللہؐ! کیا ہم اُن کے خلاف جہاد کریں گے کہ جو لا الہ الا اللہ اور رسول کی گواہی دیتے ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا اُن کے خلاف جہاد اس وجہ سے ہوگا جو انہوں نے دین میں بدعات ایجاد کی ہوں گی اور میرے حکم کی مخالفت کرنے اور میرے بعد میری عترت کے خون کو مباح قرار دینے کی وجہ سے ان کے خلاف جہاد کریں گے۔ علی علیہ السلام نے

عرض کیا میں نے آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا تو آپ نے مجھ سے شہادت کا وعدہ کیا ہے پس آپ اللہ سے اس کے جلدی ہونے کی دعا کریں۔ آپ نے فرمایا اس کا وقت معین ہے۔ میں نے آپ سے شہادت کا وعدہ کیا ہے اور آپ اُس وقت تک صبر کریں جب آپ کا یہ اس کو رنگین کرے گا (آپ نے میرے سر اور ریش کی طرف اشارہ فرمایا) پس میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! جس چیز کا آپ نے ارادہ کیا ہے وہ تو کر رہے گی۔ پس یہ صبر کا مقام نہیں ہے بلکہ یہ شکر اور خوشی کا مقام ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں، پس خصومت کے لیے آمادہ رہو کیونکہ آپ میری اُمت کے مخاصم اور جھگڑے میں مقابل ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! آپ نے مجھے کامیابی کی خوشخبری دی ہے۔

آپ نے فرمایا اے علیؑ! جب آپ اس قوم کو دیکھو کہ وہ ہدایت سے گمراہی کی طرف جا رہی ہے پس اُس وقت ان سے خصومت اختیار کرو، کیونکہ ہدایت اللہ کی طرف سے ہے اور گمراہی شیطان کی طرف سے ہے۔

یا علیؑ! ہدایت یہ ہے کہ اللہ کے حکم کی اتباع کرنا نہ کہ ہوائے وخواہش کی۔ گویا یہ وہ قوم ہے کہ جو قرآن کی تاویل کرتے ہیں اور شبہات کو اخذ کرتے ہیں اور شراب کو نبیذ بنا کر حلال قرار دیں گے اور نجس کو زکوٰۃ سے بنا کر حلال کر لیں گے اور حرام کو ہدایہ بنا کر حلال قرار دیں گے۔

میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ جب وہ ایسا کریں گے کیا وہ اہلِ رِدہ ہیں یا اہلِ فتنہ ہیں؟

رسولِؐ خدا نے فرمایا وہ اہلِ فتنہ ہیں اور وہ اُن فتنوں میں حیران و پریشان ہوں گے اور وہ عدل کو پانے کی کوشش کریں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! کیا عدل ہمارے پاس ہوگا یا ہمارے غیر کے پاس؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم سے ابتداء کی ہے اور ہم سے ہی اختتام کرے گا اور شرک کے بعد لوگوں کے دلوں کو ہماری وجہ سے

مؤلف کیا ہے اور ہم سے ہی فتنہ کے بعد لوگوں کے دلوں کو اللہ دوبارہ جوڑے گا۔ پس میں نے عرض کیا تمام تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس نے اپنا فضل عطا کیا ہے۔

قیامت کے دن اللہ تمام مخلوق کو ایک میدان میں جمع کرے گا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمه الله ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن الحسین بن عامر عن المعلی بن محمد البصری عن محمد بن جمهور القمی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی الحسن بن محبوب قال سمعت ابا محمد الوابشی رواه عن ابی الورد قال سمعت ابا جعفر محمد بن علی الباقر (ع) یقول اذا کان یوم القیمة جمع الله الناس فی صعید واحد من الأولین والاخرین عراة حفاة فیوقفون علی طریق المحشر حتی یعرقوا عرقا شدیدا ویشتد انفاسهم فیمکثون بذلک ماشاء الله وذلک قوله تعالی "فلا تسمع الاهمسا ثم ینادی مناد من تلقاء العرش این النبی الامی قال فیقول الناس قد اسمعت کلا فسم باسمه قال فینادی منادی این نبی الرحمة محمد بن عبدالله قال فیقوم رسول الله (ص) فیقف امام الناس کلهم حتی ینتهی الی حوض طوله ما بین ایله وصنعاء فیقف علیه ثم ینادی بصاحبکم فیقوم امام الناس فیقف معه ثم یؤذن الناس فیمرون قال ابوجعفر (ع) فبین وارد وبین مصروف فاذا رأی رسول الله (ص) من یصرف عنه من محبینا اهل البیت بکی وقال یارب شیعة علی یارب شیعة علی قال فیبعث الله الیه ملکا فیقول له ما یبکیك یامحمد قال وکیف لاابکی لأناس من شیعة اخی علی ابن ابی طالب علیه السلام اراهم قد صرفوا تلقاء اصحاب النار ومنعوا من ورود حوضی قال فیقول الله عزوجل یامحمد انی قد وهبتهم لك وصفحت لك عن ذنوبهم والحقتهم لك وبمن کانوا یتولون من ذریتك

وجعلتهم في زمرتك واوردتهم حوضك وقبلت شفاعتك فيهم واكرمتك بذلك ثم قال بوجعفر محمد بن علی بن الحسین (ع) فكم من باك يومئذ وباكية ينادون يامحمد اذرأ وذلك فلا يبقى لاحد يومئذ كان يتوالانا ويحب لا كان في حزبنا ومعنا وورد حوضنا –

<u>حدیث نمبر 8، (حذف اسناد)</u>

ابوورد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا

جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمام اولین و آخرین کو ایک وسیع و عریض میدان میں جمع کر دے گا۔ تمام لوگ محشر کے میدان میں کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ ہر ایک سے بہت زیادہ پسینہ بہہ جائے گا اور اُن کی سانس اُن کے لیے سخت دشوار ہوگی۔ وہ اسی حالت میں اسی طرح کھڑے رہیں گے جب تک اللہ چاہے گا۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے فلا تسمع الاھمسا (پس وہاں کوئی آواز نہیں سنے گا مگر آہستہ) پھر عرش کے نیچے منادی ندا دے گا نبی اُمی کہاں ہیں؟ راوی نے بیان کیا: پس لوگ کہیں گے: تحقیق جس کسی کا نام یہ ہوگا وہ اسی کو سنے گا۔ پھر منادی آواز دے گا، نبی رحمۃ محمدؐ بن عبداللہ کہاں ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: پھر رسولؐ خدا کھڑے ہوں گے اور تمام لوگ اُن کے سامنے کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ اُن کے حوض جس کی چوڑائی ایلہ اور صنعاء کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہوگی (یہ دو پہاڑوں کے نام ہیں) پس تمام لوگ حوض پر کھڑے ہوں گے پھر تمام لوگوں کے حاجب (یعنی نبی اکرمؐ) کو آواز دی جائے گی۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ اُن کے سامنے کھڑا ہو جاؤں گا۔ پس لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا جائے گا۔

امام ابو جعفر الباقر علیہ السلام فرماتے ہیں: وارد اور مصروف کے درمیان جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھیں گے کہ وہ لوگ جن کو ہٹایا جا رہا ہے ان میں اہل بیتؑ

کے محب بھی ہیں تو آپ گریہ کریں گے اور عرض کریں گے۔ اے میرے رب! علیؑ کے شیعہ! اے میرے رب! علیؑ کے شیعہ۔ پس اس وقت ایک فرشتہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا اور عرض کرے گا: اے محمدؐ! آپ کیوں رو رہے ہیں. آپؐ فرمائیں گے کہ بھلا میں کیوں نہ گریہ کروں؟ میں اپنے بھائی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے شیعوں کی خاطر گریہ کر رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ اُن کو بھی اصحاب جہنم کے ساتھ ہنکایا جا رہا ہے اور اُن کو میرے پاس حوض پر وارد نہیں ہونے دیا جا رہا۔ پس آواز قدرت آئے گی. اے محمدؐ! میں نے علیؑ کے شیعوں کو آپ کو ہبہ کر دیا اور آپؐ کی خاطر میں نے اُن کے گناہوں کو معاف کر دیا اور میں نے اُن کو آپؐ کے ساتھ آپؐ کی ذریت میں سے جن کے ساتھ محبت وولایت رکھتے ہیں' اُن کے ساتھ ان کو ملحق کر دیا ہے اور ان کو میں نے آپؐ کے گروہ میں داخل کر دیا ہے اور آپؐ کے حوض پر میں نے اُن کو وارد کر دیا ہے اور اُن کے حق میں میں نے آپؐ کی شفاعت کو بھی قبول کر لیا ہے اور اس شرف قبولیت وشفاعت سے آپ کو عزت بخشی ہے۔

پھر امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہم السلام نے فرمایا:

کتنے زیادہ رونے والے اور رونے والیاں اُس دن آواز دیں گی. اے محمدؐ! ہم پر بھی رحم فرما۔ پس اس کے بعد اس دن کوئی بھی ہم سے محبت کرنے اور ہماری ولایت رکھنے والا نہیں بچے گا مگر یہ کہ وہ ہماری حمایت وگروہ میں ہوگا۔ ہمارے ساتھ ہوگا اور ہمارے حوض کوثر پر وارد ہوگا۔

سب سے بہتر سخی ہیں

﴿قال أخبرني﴾ أبوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ أبوعلي محمد بن همام الاسكافي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن العلا ﴿قال حدثنا﴾ أبوسعيد الادمي ﴿قال حدثني﴾ عمر بن عبدالعزيز المعروف بزحل عن جميل بن دراج عن ابي عبدالله جعفر بن محمد (ع) قال خياركم

سمحائكم وشراركم بخلائكم ومن صالح الأعمال البر بالاخوان و السعي في حوائجهم وفي ذلك مرغمة للشيطان وتزحزح عن النيران ودخول الجنان يا جميل اخبر بهذا مرغمة للشيطان وتزحزح عن النيران ودخول الجنان يا جميل اخبر بهذا الحديث غرر أصحابك قلت من غرر أصحابي قال هم البارون بالاخوان في العسر واليسر ثم قال اما ان صاحب الكثير يهون عليه ذلك وقد مدح الله صاحب القليل فقال ويؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة ومن يوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون وحسبنا الله ونعم الوكيل وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم تسليماً

حدیث نمبر 9: (بحذف اسناد)

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا تم لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جو سخی ہیں اور تم میں سے سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو بخیل ہیں۔ جو لوگ اپنے بھائیوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں اور ان کی حاجت کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اپنے عمل سے شیطان کو ذلیل وخوار کرتے ہیں اور جہنم سے دور ہوتے ہیں اور جنت میں داخل ہونے والے ہوتے ہیں۔ اے جمیل (راوی حدیث) اس حدیث کو اصحاب کے لیے بیان کرو۔ میں نے عرض کیا مولا! یہ کون لوگ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے بھائیوں سے تنگی اور آسانی دونوں صورتوں میں نیکی کرنے والے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا ”آگاہ ہو جاؤ“ یہ زیادہ مال والوں کے لیے بہت آسان ہے جب کہ اللہ نے قلیل مال والوں کی مدحت فرمائی ہے اور یوں فرمایا ”اگرچہ وہ خود تنگی میں ہوں اور حاجت مند ہوں پھر بھی وہ دوسروں کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں اور جو شخص اپنے نفس کو حرص سے بچے گا تو ایسے ہی لوگ فلاح وکامیابی پانے والے ہیں اور ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ اچھا کفیل ووکیل ہے“۔

صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم تسلیماً

مجلس نمبر 35

[بروز ہفتہ ۳ رمضان سال ۴۰۹ ہجری قمری]

اللہ کے لیے حجت بالغہ ہے

﴿حدثنا﴾ الشیخ المفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن النعمان ایدہ اللہ تعالیٰ قال ابوالقاسم جعفر بن قولویہ رحمہ اللہ ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن عبداللہ بن جعفر الحمیری ﴿قال حدثنی﴾ هرون بن مسلم ﴿قال حدثنی﴾ مسعدة بن زیاد قال سمعت جعفر بن محمد (ع) وقد سئل عن قولہ تعالیٰ فللہ الحجة البالغة اذا فقال کان یوم القیمة قال اللہ تعالیٰ للعبد کنت عالما فان قال نعم قال لہ افلا عملت بما علمت وان قال کنت جاهلا قال لہ فلا تعلمت حتی تعمل فیخصمہ فتلک الحجة البالغة للہ عزوجل علی خلقہ

حدیث نمبر 1 (محذوف اسناد)

جناب مسعدہ بن زیاد نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ سے جب قول خدا فللہ الحجة البالغہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا

جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ بندے سے سوال کرے گا کہ کیا تو عالم تھا؟ اگر وہ جواب میں ہاں کہہ دے گا تو خدا فرمائے گا اگر تو عالم تھا تو اپنے علم کے مطابق تو نے عمل کیوں نہیں کیا؟" اگر وہ بندہ کہے گا کہ میں جاہل تھا تو اللہ فرمائے گا تو پھر تو نے علم

حاصل کیوں نہیں کیا تا کہ اُس کے مطابق عمل کرسکتا؟ پس وہ لاجواب ہوجائے گا۔ یہ ہی مراد ہے کہ خدا اپنی مخلوق پر حجت بالغہ ہے (یعنی اُس کے پاس دلیل ہوگی جس کا بندہ جواب نہیں دے سکے گا)۔

حضرت لقمانؑ کا اپنے بیٹے کو وعظ کرنا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ محمد بن محمد بن عامر عن القاسم بن محمد الاصفهانی عن سلیمان بن داؤد المنقری عن حماد بن عیسی عن ابی عبدالله جعفر بن محمد (ع) قال کان فیما وعظ لقمان ابنه قال له یابنی اجعل فی ایامك ولیالیك وساعاتك نصیبا لك فی طلب العلم فانك لن تجد له تضییعا مثل ترکه

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا حضرت لقمان علیہ السلام کو جو وصیت فرمائی اس میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اے میرے بیٹے! اپنے دن ورات اور گھڑیاں علم کے حصول میں قرار دو کیونکہ تو اس کو مثل ترک کے ضائع پائے گا۔

میرا اور علیؑ کا ہاتھ عدالت میں مساوی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوعلی الحسین بن عبدالله القطان ﴿قال حدثنا﴾ ابوعمرو عثمان بن احمد المعروف بابن السماك ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر احمد بن محمد بن صالح التمار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مسلم الرازی ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن رجاء قال أخبرنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن هبیرة ابن جدة قال کنت جالسا عند ابی بکر فاتاه رجل فقال یاخلیفة رسول الله (ص) رسول الله (ص) وعدنی ان یحثولی ثلاث حثیات من تمر فقال ابوبکر

دعوی علی (ع) فجدته حتی قال ابوبکر یا ابا الحسن هذه یدک فی ید رسول الله (ص) وعده ان یحثوا له ثلاث حثیات من تمر فقال ابوبکر عدوها فوجدوا فی کل حثوة ستین تمرة فقال ابوبکر صدق رسول الله سمعته لیلة الهجرة ونحن خارجون من مکة الی المدینة یقول یا ابابکر کفی وکف علی (ع) فی العدل سواء

حدیث نمبر 3 [illegible]

اس کے بعد حضرت ابوبکر کے پاس مال آیا تو حضرت علی علیہ السلام نے کہا کہ میرے پاس ایک آدمی آیا جس سے رسول خدا نے تین مٹھی کھجوروں کا وعدہ کیا تھا۔ حضرت ابوبکر نے کہا: علی علیہ السلام اس کو میرے پاس لے جائیے۔ پس حضرت علی علیہ السلام نے آنحضرت کے وعدے کی گواہی دی اور وہ شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ رسول خدا نے اس سے تین مٹھی بھر کھجوروں کی فراہمی کا وعدہ کیا تھا۔ آپ نے تین مٹھیاں کھجوریں دیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ ان کو شمار کیا جائے۔ جب ان کو شمار کیا گیا تو ہر ایک مٹھی میں ساٹھ کھجوریں نکلیں۔ تب حضرت ابوبکر نے کہا رسول خدا نے سچ فرمایا تھا۔ ہجرت کی رات جب ہم مکہ سے مدینہ کی طرف جا رہے تھے تو اس وقت آپ نے فرمایا تھا کہ آپ نے فرمایا: اے ابوبکر میرا اور علی کا ہاتھ عدالت میں مساوی ہے۔

علی علیہ السلام سے محبت کرو

قال اخبرنی ابو علی الحسن بن عبید الله القطان قال حدثنا ابو عمرو عثمان بن احمد قال حدثنا احمد بن الحسین قال حدثنا ... بن محمد بن ... عن علی بن الحکم عن لیث بن سعد عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله (ص) معاشر الناس احبوا علیا فان محبه

لحمي ودمه دمي لعن الله قوما من امتي ضيعوا فيه عهدي ونسوا فيه وصيتي ما لهم عند الله من خلاق

<u>حدیث نمبر 4 ترجمہ:</u>

ابو سعید خدری سے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! علی بن ابی طالب سے محبت کرو کیونکہ ان کا گوشت میرا گوشت ہے اور ان کا خون میرا خون ہے۔ اللہ لعنت کرے میری اُمت کے ایسے گروہوں پر جو علی کے بارے میں میرے عہد و معاہدہ کو ضائع کریں اور ان کے بارے میں میری وصیت کو فراموش کریں۔ ایسے لوگوں کا اللہ کے پاس اجر و ثواب کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

کوثر کیا ہے؟

(قال أخبرنا) أبو الحسن علي بن بلال المهلبي قال أبو العباس أحمد بن الحسين البغدادي (قال أخبرنا) محمد بن إسماعيل (قال حدثنا) محمد بن الصلت (قال حدثنا) أبو زيد عن عطاء عن سعيد بن جبير عن عبد الله بن عباس قال لما نزلت على رسول الله صلى الله عليه وآله إنا أعطيناك الكوثر قال له علي بن أبي طالب (ع) يا رسول الله ما الكوثر قال نهر يسمى الكوثر نهر يجري تحت عرش الله عزوجل ماؤه أشد بياضا من اللبن وأحلى من العسل وألين من الزبد حصاؤه الزبرجد والياقوت والمرجان حشيشه الزعفران ترابه المسك (الأذفر) قواعده تحت عرش الله عزوجل ثم ضرب رسول الله صلى الله عليه وآله يده على جنب أمير المؤمنين علي عليه السلام وقال يا علي إن هذا النهر لي ولك ولمحبيك من بعدي

<u>حدیث نمبر 5 ترجمہ:</u>

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب رسولؐ خدا پر سورۂ کوثر نازل ہوئی تو علی علیہ السلام نے عرض کیا یارسولؐ اللہ یہ کوثر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اے یاعلیؑ! کوثر ایک نہر ہے جو عرش کے نیچے جاری ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ مزے دار ہے۔ اس کے کنکرے زبرجد یاقوت اور مرجان کے ہوں گے اور اس پر اگنے والی گھاس زعفران کی ہوگی اور اس کی مٹی کستوری ہوگی اور سرچشمہ عرش خدا کے نیچے ہوگا۔ پھر رسولؐ خدا نے امیرالمومنین علی علیہ السلام کے پہلو پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے علیؑ! یہ نہر میرے لئے آپؑ کے لیے اور میرے بعد آپؑ سے محبت کرنے والوں کے لیے ہوگی۔

بنی طی کی جماعت کا خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرني﴾ حسن بن علی بن عبدالکریم الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال أخبرنا﴾ اسماعیل بن ابان ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن شمر قال سمعت جابر بن یزید یقول سمعت اباجعفر محمد بن علی (ع) یقول حدثنی ابی عن جدی قال لما توجه امیرالمؤمنین من المدینة الی الناکثین بالبصرة نزل الربذة فلما ارتحل منها لقیه عبدالله بن خلیفة الطائی وقد نزل بمنزل یقال له "قدید" فقر به امیرالمؤمنین (ع) فقال له عبدالله الحمدلله الذی رد الحق الی اهله ووضعه فی موضعه کره ذلک قوم او اسروا به فقد والله کرهوا محمداً (ص) ونابذوه وقاتلوه فرد الله کیدهم فی نحورهم وجعل دائرة السوء علیهم و والله لنجاهدن معك فی کل موطن حفظ لرسول الله (ص) فرحب به امیرالمؤمنین (ع) واجلسه الی جنبه وکان له حبیبا وولیا واخذ یسایله عن الناس الی ان سأله عن ابی موسی

لأشعري فقال والله ما انا واثق به ولا آمن عليك ان وجد مساعداً على ذلك فقال له أمير المؤمنين (ع) والله ما كان عندي مؤتمنا ولا ناصحا ولقد كان الذين تقدموني استولوا على مودته وولوه وسلطوه بالأمر على الناس ولقد اردت عزله فسألني الأشتر فيه ان اقره فاقررته على كره مني له وتحملت على صرفه من بعده قال فهو عبدالله في هذا ونحوه اذ اقبل سواد كبير من قبل جبال طي فقال اميرالمؤمنين (ع) انظروا ما هذا السواد فذهبت الخيل تركض فلم تلبث ان رجعت فقيل هذه طي قد جاءتك تسوق الغنم والابل والخيل فمنهم من جاءك بهداياه وكرامته ومنهم من يريد النفوذ معك الى عدوك فقال اميرالمؤمنين (ع) جزى الله طي خيراً وفضل الله المجاهدين على القاعدين اجراً عظيما" فلما انتهوا اليه سلموا عليه ، قال عبدالله بن خليفة فسرني والله ما رأيت من جماعتهم وحسن هيئتهم وتكلموا فاقروا والله لعيني ما رأيت خطيبا ابلغ من خطيبهم ، وقام عدي ابن حاتم الطائي فحمدالله واثنى عليه ثم قال أمابعد فاني كنت اسلمت على عهد رسول الله (ص) وأديت الزكوة على عهده وقاتلت اهل الردة من بعده اردت بذلك ما عند الله وعلى الله ثواب من احسن واتقى وقد بلغنا ان رجالا من اهل مكة نكثوا بيعتك وخالفوا عليك ظالمين فاتيناك لننصرك بالحق فنحن بين يديك فمرنا بما احببت ثم انشاء يقول

فنحن نصرنا الله من قبل ذاكم وانت بحق جئتنا فستنصر

ستكفيك دون الناس طراً بأسرنا وانت به من سائر الناس اجدر

فقال أمير المؤمنين (ع) جزاكم الله من حي عن الاسلام واهله خيراً فقد اسلمتم طائعين وقاتلتم المرتدين ونويتم نصر المسلمين وقام سعيد

بن عبيد بيحدى من بنى محيو فقال يا امير المؤمنين ان من الناس من يقدر

ان يعبر بلسانه عما فى قلبه ومنهم من لا يقدر ان يبين ما يجده فى نفسه

نفسه فان تكلف ذلك شق عليه وان سكت عما فى قلبه برح به الهم

والبرم وانى والله ما كل ما فى نفسى اقدر ان اؤديه بلسانى ولكن والله

لاجهدن على ان اتبين لك والله ولى التوفيق اما انا فانى ناصح لك فى

السر والعلانية ومقاتل معك الاعداء فى كل موطن وارى لك من الحق ما

لم اكن اراه لمن كان قبلك ولا لاحد اليوم من اهل زمانك لفضيلتك فى

الاسلام وقرابتك من الرسول ولن افارقك ابدا حتى تظفر او اموت بين

يديك فقال له امير المؤمنين يرحمك الله فقد ادى لسانك ما يجد ضميرك

وسال ان يرزقك العافية ويثيبك الجنة وتكلم نفر منهم فما حفظت كلام

غير هذين الرجلين ثم ارتحل امير المؤمنين (ع) واتبعه منهم ستمائة رجل

حتى نزل ذا قار فنزلها فى الف وثلثمائة رجل

<u>حدیث نمبر 6 (مختلف سند)</u>

حضرت ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد نے مجھ سے

والد سے روایت کی ہے کہ جب حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام مدینہ سے

بصرہ کے ناکثین (بیعت توڑنے والے) کی طرف روانہ ہوئے تو آپ نے مقام ربذہ پر

پڑاؤ کیا۔ جب آپ وہاں سے روانہ ہوئے تو آپ کے ساتھ عبداللہ بن خلیفہ الطائی مل

گیا اور جب آپ منزل قدید پر رکے تو امیر المومنین نے وہاں پر نزول فرمایا۔ عبداللہ بن

خلیفہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے جس نے آج حق کو

اپنے اہل کی طرف لوٹا دیا ہے اور اس کو اپنے محل میں قرار دیا ہے۔ اگرچہ قوم اس کو پسند نہیں

کرتی اور اس سے ناراحت ہے پس خدا کی قسم! انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی

پسند نہیں کیا تھا اور آپ سے [illegible] انہوں نے [illegible] اور آپ سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسے مرحبا کہا اور اس کو اپنے پہلو میں جگہ دی
اور وہ آپ کا دوست تھا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] انہوں نے اس کی محبت [illegible]
[illegible] کو لوگوں کے امور پر مسلط کر رہے ہیں [illegible]
تھا۔ آخر نے اس کے بارے میں [illegible] سوال کیا تھا۔ [illegible]
تو اس کی تعیین پر [illegible]
[illegible]

[illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ آپ [illegible] عبداللہ کے ساتھ تھوڑی دیر رہے تھے [illegible]
پہاڑ کی طرف سے ایک بہت بڑی سیاہی نمودار ہوئی۔ امیر المومنین علیہ السلام نے
فرمایا دیکھو یہ سیاہی کس چیز کی ہے؟ [illegible] سوار گئے اور واپس آ کر عرض کیا [illegible]
[illegible] ان میں سے [illegible]
[illegible] اور [illegible] آپ کے ساتھ [illegible]
[illegible] امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا [illegible]
[illegible]

میں بیٹھے رہنے والوں کی نسبت کئی گنا زیادہ اجر وفضیلت عطا فرمائی ہے۔ پس جب وہ سارے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپؑ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ عبداللہ بن خلیفہ بیان کرتا ہے کہ مجھے ان کے آنے سے خوشی ہوئی۔ میں نے کوئی جماعت نہیں دیکھی جو ان سے زیادہ ہیبت رکھتی ہو اور ان سے زیادہ اچھا کلام کرسکتی ہو۔ خدا کی قسم انہوں نے میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا۔ میں نے کسی خطیب کو نہیں دیکھا جو ان کے خطیب سے زیادہ بلیغ ہو۔

پس اس کے بعد عدی بن حاتم الطائی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا میں خدا کی حمد وثناء بیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مسلمان ہوا تھا اور میں آپؐ کے زمانے میں زکوۃ بھی ادا کرتا رہا ہوں لیکن آپؐ کے جانے کے بعد اہل بدعت کی میں نے زکوۃ روک لی تھی اور اس سے میں نے (خدا کے نزدیک جو اجر وثواب تھا) اس کا ارادہ کیا تھا۔ پس ہمیں اطلاع ملی کہ اہل مکہ میں سے کچھ لوگوں نے آپؑ کی بیعت کو چھوڑ دیا ہے اور ان ظالموں نے آپؑ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ ہم آپؑ کی خدمت میں آئے ہیں تاکہ ہم آپؑ کے ساتھ مل کر حق کی مدد کریں اور آپؑ کے سامنے جو آپؑ پسند کرتے ہیں اس پر آپؑ کے حکم کی اتباع کریں۔ اس کے بعد اس نے یہ دو اشعار پڑھے

نحن نصرنا اللہ من قبل ذاکم　　وانت بحق جئتنا فستنصر

فکفیت دون الناس طراً باسرنا　　وانت بہ من سایر الناس اجدر

"پس ہم وہ ہیں جو آپ سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کرتے رہے ہیں آپ بھی حق کے ساتھ آئے ہیں۔ پس آپ کی بھی عنقریب مدد کی جائے گی۔ پس ہم سب لوگوں کی نسبت آپ کے لیے کافی ہے اور سب لوگوں کی نسبت آپ مدد کے زیادہ حقدار ہیں"۔

پس امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا خداوند متعال تم لوگوں کو تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ تم اطاعت کرنے والوں نے اسلام قبول کیا اور مرتد لوگوں کو قتل کرنے والے اور تمام مسلمانوں کی مدد کرنے والے ہو۔ اس کے بعد بنی خیر میں سے سعید بن عبید بجری کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اے امیر المومنین! لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنا مافی الضمیر (یعنی دل کی بات) بیان کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو اپنے دل کی بات کو بیان کرنے کی قدرت و طاقت نہیں رکھتے اور اگر ان کو اس کی تکلیف دی جائے تو ان پر یہ بہت دشوار اور گراں ہوتا ہے۔ اور اگر وہ اس کو بیان نہ کریں تو ظلم اور دکھ ان کو اذیت دیتا ہے۔

خدا کی قسم! میں اپنے دل کی ساری باتیں آپ کے سامنے بیان کرنے کی خواہش رکھتا ہوں، لیکن ہمت نہیں ہو رہی۔ میں خدا سے مدد طلب کرتا ہوں کہ وہ مجھے ہمت دے اور میں ان باتوں کو بیان کروں کیونکہ وہی توفیق دینے والا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں ظاہری اور پوشیدہ دونوں طرح سے آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ اور ہر میدان میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کروں گا کیونکہ میں نے آپ سے حق پایا ہے جو میں نے آپ سے پہلے لوگوں سے نہیں پایا تھا اور نہ ہی آپ کے علاوہ آج کل اور میں پایا جاتا ہے کیونکہ آپ کو اسلام میں فضیلت حاصل ہے اور آپ کو رسول خدا کے ساتھ قرابت داری بھی حاصل ہے۔ میں آپ سے جدا نہیں ہوں گا یہاں [illegible] جائے یا پھر کامیاب ہو کر آپ کے سامنے آؤں۔

امیر المومنین [illegible] فرمائے۔ [illegible] کی بات کو زبان سے بیان [illegible] خدا سے آپ [illegible] جنت کا [illegible] کرتا ہوں۔ [illegible] امیر المومنین [illegible]

وہاں سے کوچ فرمایا اور بنی طے تک سے جب ہوتے ہوئے آپ کی تباہی کی پھر آپ مقام ذی قار پر قیام پذیر ہوئے اور وہاں سے کئی ہزار جوان آپ کے لشکر میں شامل ہوئے۔

السابقون سے مراد کون لوگ ہیں؟

قال اخبرني ابو نصر محمد بن الحسين المقرئ قال حدثنا عمر بن محمد الوراق قال اخبرنا علي بن العباس البجلي قال حدثنا حميد بن زياد قال حدثنا محمد بن تسنيم قال ثنا الفضل بن دكين قال حدثنا معاوية بن ميسرة عن الحكم بن عتيبة عن ابن عباس قال سألت رسول الله (ص) عن قول الله عز وجل السابقون السابقون اولئك المقربون في جنات النعيم فقال لي جبرئيل ذلك علي (ع) وشيعته هم السابقون الى الجنة المقربون من الله تعالى بكرامته لهم

حدیث نمبر 7 (بحذف اسناد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا السابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم "وہ لوگ جو سبقت لے جانے والے ہیں وہ سبقت کرنے والے ہیں وہی جنت نعیم میں مقرب ہوں گے۔"

آپ نے فرمایا مجھے جبرائیل نے بتایا ہے کہ علی علیہ السلام اور ان کے شیعہ ہیں جو جنت کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور خدا کے مقرب ہیں۔ اللہ ان کو کرامت عطا فرمائے گا۔

علیؑ کے شیعہ کی برائیاں نیکیوں میں تبدیل ہو جائیں گی

قال اخبرني ابو غالب احمد بن محمد الزراري رحمه الله قال

أخبرني عمي أبو محمد علي بن سليمان بن الجهم قال حدثنا أبو عبد الله محمد بن خالد الطيالسي قال حدثنا العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم الثقفي قال سألت أبا جعفر محمد بن علي (ع) عن قول الله عزوجل فأولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات وكان الله غفوراً رحيماً فقال (ع) يؤتى بالمؤمن المذنب يوم القيامة حتى يقام بموقف الحساب فيكون الله تعالى هو الذي يتولى حسابه لا يطلع على حسابه أحداً من الناس فيعرفه ذنوبه حتى إذا أقر بسيئاته قال الله عزوجل للكتبة بدلوها حسنات وأظهروها للناس فيقول الناس حينئذ ما كان لهذا العبد سيئة واحدة ثم يأمر الله به إلى الجنة فهذا تأويل الآية وهي في المذنبين من شيعتنا خاصة

<u>حدیث نمبر 8 (حدیث ...)</u>

جناب محمد بن مسلم ثقفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا فاولئک یبدل اللہ سیئاتھم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما "پس یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کر دے گا یقیناً وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

پس آپ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک گناہگار مومن کو لایا جائے گا اور اس کو حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا اور خود اللہ تعالیٰ اس کے حساب کو اپنے ذمے لے گا۔ لوگوں میں سے کسی کو اس کے حساب سے مطلع نہیں کرے گا تاکہ وہ اس کے گناہوں کو جان سکے پس وہ خود خدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ لکھنے والوں کو حکم دے گا کہ ان برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دو اور لوگوں کے سامنے ان کی نیکیوں کو ظاہر کرو۔ اس وقت لوگ کہیں گے کہ خدا کی قسم اس بندے سے ایک بھی برائی نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں جانے کا حکم دے گا۔ پس یہ آیت

کی تاویل وتفسیر ہے جو ہمارے گناہ گار شیعوں کے ساتھ خاص ہے۔

چار چیزیں جس میں ہوں گی اس کا ایمان کامل ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد الحسن بن الوليد رحمه الله قال حدثني ابي قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى محمد بن عبدالجبار عن الحسن بن محبوب عن ابي ايوب خزاز عن ابي حمزة الثمالي عن ابي جعفر محمد بن علي (ع) قال كان ابي علي بن الحسين (ع) يقول اربع من كن فيه كمل ايمانه ومحصت عنه ذنوبه ولقي ربه وهو عنه راض من وفى لله بما جعل على نفسه للناس وصدق لسانه مع الناس واستحى من كل قبيح عند الله وعند الناس وحسن خلقه مع اهله

حدیث نمبر 9: (حذف اسناد)

جناب ابوحمزہ ثمالی نے حضرت ابوجعفر محمد بن علی علیہ السلام سے سنا کہ انہوں نے فرمایا میرے والد گرامی حضرت علی بن حسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص میں چار چیزیں پائی جاتی ہیں اس کا ایمان کامل ہے اور اس کے سارے گناہ ختم ہو جائیں گے اور وہ اپنے رب سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے راضی ہوگا

① جو شخص ان چیزوں کو اللہ کے لیے پورا کرے جو اس کے نفس پر قرار دی گئی ہیں۔

② لوگوں کے ساتھ سچ بولے۔

③ وہ ہر برائی سے لوگوں اور اللہ کے نزدیک حیاء کرے۔

④ اس کے لوگوں کے ساتھ اخلاق اچھے ہوں۔

مولیان کون؟

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الطیب الحسین بن محمد النحوی صاحب ابی بکر محمد بن القاسم ﴿قال أخبرنی﴾ العباس بن حسین اللهبی ﴿قال حدثنا﴾ ابن حسن قبیصة اللهبی قال کتب علی بن حفص بن عمر الی ابی جعفر المنصور انه وجد فی حائر بالمولیان یقول عبدالله بن محمد بن عبد الله بن الحسن عن علی بن ابی طالب علیه السلام قلت لما انتهیت الی هذا الموضع وقد انقلب الدم

عسی مشرب یصفو فیروی ظماؤه　　اطال صداها المنهل المتکدر

عسی بالجنوب العاریات سکنتنی　　وبالمستذل المستضام سینصر

عسی جابر لعظم الکسیر بلطفه　　سیرتاح للعظم الکسیر فیجبر

عسی الله ان لا ییأس العبد انه　　یهون علیه ما یجل ویکبر

قال الشیخ و انشدنی ابوالطیب الحسین بن محمد التمار لابی بکر الخوارزمی۔

اری عاجزاً یدعی جلید الغشمة　　ولو کلف التقوی لکلت مضاربه

وعفا یسمی عاجزاً لعفافه　　ولولا التقی ما اعجزته مذاهبه

واحمق مصنوع له فی اموره　　یسوده اخوانه واقربه

علی غیر حزم فی الامور ولا تقی　　ولا نال جزل تعد مواهبه

ولکنه قبض الاله وبسطه　　فلا ذا یجاریه ولا ذا یغالبه

اذا اکمل الرحمن للمرء عقله　　فقد کملت اخلاقه ومآربه

<u>حدیث نمبر 10 (بحذف اسناد)</u>

قبیصہ اللہبی نے بیان کیا ہے کہ علی بن حفص بن عمر نے ابوجعفر منصور کی طرف تحریر

گیا کہ اس نے مویوں میں سے ایک خاتم کو پایا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن عبداللہ بن حسن نے اور انہوں نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں جب اس مقام پر پہنچا کہ جہاں سے جنگ کا رخ تبدیل ہو تو اس وقت یہ اشعار پڑھے

عسى مشرب يصفو فيروى صدوه
أطل صداها المنهل المتكدر

''امید ہے جن کی پیاس بہت ہوتی ہے ان کے پانی پینے کا گھاٹ
صاف ہوگا اس کے گھاٹ کو وہ میلا و گدلا کر رہے ہیں۔''

عسى بالجنوب العاديات سكنتي
وبالمستذل المستضام سينتصر

''امید ہے کہ وہ جماعت جو اذیت دیتی ہے میری حکومت سے دبیں گی
اور مظلوم لوگوں کی مدد ہوگی''

عسى جابر العظم الكسير بلطفه
سيرتاح للعظم الكسير فيجبر

''امید ہے کہ وہ اپنے لطف سے ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑ دے اور
عنقریب ٹوٹی ہڈی کا جبران کرے گا''۔

عسى الله أن لا ييأس العبد منه
يهون عليه ما يجل ويكبر

''امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو مایوس نہیں کرے گا کیونکہ یہ اس
کے لیے آسان ہے کہ جو اس کی جلالت اور کبریائی کو بیان کرے۔

شیخ نے بیان کیا ہے کہ ابوالطیب الحسین بن محمد تمار نے بہ عروقی کے لیے یہ شعر پڑھے

أرى عاجزاً يدعى جليد الغشمة
ولو كلف التقوى لكلت مضاربه

میں دیکھتا ہوں [illegible] اگر تقویٰ کا مکلف [illegible] ہوتے۔

وعند سعى عاجز معدته
ولا شيء أعجزته مذهبه

[illegible] اور تقویٰ [illegible] وہ عاجز ہونے والا نہیں تھا۔

وأحمق مصنوعاً له في أموره
يسوده إخوانه وأقاربه

اور احمق [illegible] اور [illegible] قرابت کو [illegible] دیتا ہے۔

عمى حزم في الأمور ولا تقى
ولا تعد مواهبه

[illegible] نہیں ہوتا اور تقویٰ بھی [illegible] رکھتا [illegible] ہیں۔

ولكنه قبض الإله وبسطه
فلا يجازيه ولا ذا يعاتبه

لیکن [illegible] اور محدود رکھتا ہے [illegible] ہیں۔

إذا أكمل الرحمن للمرء عقله
فقد كملت أخلاقه ومآربه

"جب رحمن کسی بندے کی عقل کامل کردیتا ہے پس اس کے خلاق مکمل ہوجاتے ہیں"۔

حقوق کو ضائع مت کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن محمد بن همام عن عبد الله بن العلا عن الحسن بن محمد بن شمون عن حماد بن عيسى عن اسماعيل بن خالد قال سمعت جعفر بن محمد (ع) يقول جمعنا ابوجعفر (ع) فقال يابني اياكم والتعرض للحقوق واصبروا على النوائب وان دعاكم بعض قومكم الى امر ضرره عليكم اكثر من نفعه فلا تجيبوه وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله۔

حدیث نمبر 11 (مختلف اسناد)

سماعیل بن خالد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جعفر بن محمد صادق علیہ سلام سے سنا کہ آپؑ نے ہم سب کو جمع کیا اور فرمایا اے میرے بیٹو! حقوق کو ضائع کرنے سے بچو اور مصائب پر صبر کرو۔ اگر تم کو کوئی قوم ایک ایسے امر کے لیے بلائے جس کا ضرر آپ کے لیے اُن کے نفع سے زیادہ ہو تو پھر اُس امر پر اُن کو جواب نہ دو۔ (یعنی پھر اُن کی مدد نہ کرو)۔

●●●

مجلس نمبر 36

[بروز ہفتہ ۱۰ رمضان المبارک سال ۴۱۰ ہجری قمری]

شیطان جکڑا جاتا ہے

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن یحیی بن سلیمان المروزی ﴿قال حدثنا﴾ عبداللہ بن محمد الدمشقی ﴿قال حدثنا﴾ حماد بن سلمة عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ (ص) هذا شهر رمضان افترض صیامه یفتح اللہ فیه ابواب الجنان ویصفد فیه الشیطان وفیه لیلة خیر من الف شهر رمضان فمن حرمها فقد حرم یردد ذلک ثلاث مرات (ص)۔

حدیث نمبر 1 (بحذف اسناد)

حضرت ابوہریرہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

یہ وہ رمضان ہے کہ جس کے روزے واجب قرار دیے گئے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور شیطان کو اس ماہ میں جکڑ دیا جاتا ہے اور اس ماہ میں ایک رات ہے جو ہزار راتوں سے بھی افضل ہے۔ پس جس شخص نے اس کی حرمت و عزت کا خیال رکھا اس کی حرمت و عزت کا خیال رکھا جائے گا اور آپؐ نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔

مصیبت کی ابتداء ہم سے ہوتی ہے

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعبی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس احمد بن محمد بن عقدة ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن عبداللہ ﴿قال حدثنا﴾ سعدان بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ سفیان بن براهیم الغمدی القاضی قال سمعت جعفر بن محمد (ص) یقول بنا یبدء ابلاء ثم بکم و بنا یبدء ابرخا ثم بکم والذی یحلف به لینتصر اللہ بکم کما انتصر بالحجارة -

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

سفیان بن ابراہیم الغامدی القاضی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ مصیبت کی ابتداء ہم سے ہوتی ہے پھر آپ لوگوں تک آتی ہے۔ اور نرمی و آسانی کی ابتداء ہم سے ہوتی ہے ور پھر تم تک آتی ہے۔ اور جو اس کے ساتھ حلف اٹھاتا ہے اللہ ضرور بہ ضرور اس کی مدد کرتا ہے جیسا کہ تم پتھر سے مدد طلب کرتے ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ النعمان ابن احمد القاضی الواسطی ببغداد ﴿قال أخبرنی﴾ ابراهیم بن عروة النحوی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن رشید بن جشم الهلالی ﴿قال حدثنا﴾ عمی سعید بن جشیم ﴿قال حدثنا﴾ مسلم الغلابی قال جاء اعرابی الی النبی (ص) قال فقال واللہ یارسول اللہ لقد اتیناك وما لنا بعیر یاط ولا غنم یغط ثم انشاء یقول

اتیناك یاخیر البریة کلها لترحمنا مما لقینا من الأزل

اتیناك والعذراء یدمی لبانها وقد شغلت ام الصبی عن الطفل

والقى بكيفية الفتى استكانة　　من الجوع ضعفا ما يمرو وما يحلى
ولا شيئ مما يأكل الناس عندنا　　سوى الحنظل العامى والعلهز الفسل
وليس لنا الا اليك فرارنا　　واين فرار الناس الا الى الرسل

فقال رسول (ص) لأصحابه ان هذا الأعرابي يشكو قلة المطر وقحطا شديداً ثم قام يجر رداءه حتى صعد المنبر فحمد الله واثنى عليه وكان مما حذر به ان قال الحمدلله الذي علا في السماء فكان عاليا في الأرض قريبا دانيا اقرب الينا من حبل الوريد ورفع يده الى السماء وقال اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريا مريعا غدقا طبقا عاجلا غير رايث نافعا غير ضاير تملاء به الضرع وتنبت به الزرع وتحيي به الأرض بعد موتها فما رد يديه الى نحره حتى احدق السحاب بالمدينة كالا كليل والتقت السماء بارد افها وجاء اهل البطاح يضجون يارسول الله الغرق الغرق فقال رسول الله حوالينا لاعلينا فانجاب السحاب عن السمأء فضحك رسول الله (ص) وقال لله در ابي طالب لو كان حيا لقرت عيناه من ينشدنا قوله فقام عمر بن الخطاب فقال عسى اردت يارسول الله شعره

وما حملت من ناقة فوق رحلها　　ابر واوفى ذمة من محمد

فقال رسول الله (ص) ليس هذا من قول ابي طالب بل من قول حسان بن ثابت فقام علي بن ابي طالب (ع) فقال كأنك اردت يارسول الله قوله

وابيض يستسقى الغمام بوجهه　　ربيع اليتامى عصمة للأرامل
يلوذ به الهلاك من آل هاشم　　فهم عنده في نعمة وفواضل
كذبتم وبيت الله نبزى محمداً　　ولما نطاعن دونه ونناضل
ونسلمه حتى نصرع حوله　　ونذهل عن ابنائنا والحلائل

فقال رسول اللّٰہ (ص) اجل فقام رجل من بنی کنانۃ وقال

لك الحمد والحمد ممن شكر سقينا بوجه النبي المطر

دعا اللّٰہ خالقه دعوة واشخص منه اليه البصر

ولم يك الا كالقى الرداء واسرع حتی تانا الدرر

دفاق العزالى وجم البعاق اغاث به اللّٰہ عيا مضر

فكان كما قاله عمه ابوطالب اذ رآه غر

به اللّٰہ يسقى صيوب الغمام فهذا العيان وذاك الخبر

فقال رسول اللّٰہ (ص) بوأك اللّٰہ بكل بيت قلته بيتاً فی الجنة

<u>حدیث نمبر 3: (مختلف اسناد)</u>

جناب مسلم علائی نے بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو ہوں۔ ہمارے لیے کوئی اُونٹ نہیں رہا جس سے ہم کھیتی باڑی کر سکیں ورنہ ہی کوئی بھیڑ بکری رہی ہے جس کو چرایا جائے۔ پھر اُس نے یہ اشعار پڑھے:

اتيناك ياخير البرية كلها لترحمنا مما لقينا من الأزل

''اے تمام مخلوق سے افضل! ہم آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ
ہم پر رحم کریں اور جو ہم پر وارد ہوا ہے اُس سے نجات ہمیں ملے''۔

اتيناك والعذراء يدمى لبانها وقد شغلت ام الصبى عن الطفل

''ہم آپ کے پاس آئے ہیں کہ ہماری عورتوں کے دودھ خشک ہو گئے
ہیں اور بچوں کی ماؤں نے اپنے بچوں سے دوری کر لی ہے''۔

والقى بكيفية الفتى استكانة من الجوع ضعفا ما يمر وما يحلى

''اور جوان اس طرح کی زندگی بسر کر رہے ہیں کہ بھوک نے ان کو

کمزور کردیا کہ چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہے"۔

ولا شییٔ مما یاکل الناس عندنا　　سوی الحنظل العامی والعھز الفسل

"ہمارے پاس کوئی چیز لوگوں کے کھانے کے لیے نہیں ہے سوائے
اندرون کمزوری اور کھجور کے تخت تھے"۔

ولیس لنا الا الیك فرارنا　　واین فرار الناس الا الی الرسل

"ور ہمارے پاس آپ کے علاوہ کوئی جانے کی جگہ نہیں اور لوگ
رسول کو چھوڑ کر کہاں جا سکتے ہیں"۔

پس سیدالانبیاء رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا یہ عربی بارش کی قلت اور شدید قحط کی شکایت کر رہا ہے۔ پھر آپؐ کھڑے ہوئے کہ آپ کی ردا زمین پر کھینچی جا رہی تھی۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بجا لائے۔ پھر آپ نے وہ کچھ بیان فرمایا جس سے ڈرایا جائے۔ پھر فرمایا تمام حمد ہے اس ذات کے لیے جو آسمانوں میں بلند ہے اور وہ زمین پر بھی بلند ہے اور اتنا قریب ہے کہ ہماری شہ رگ سے بھی قریب تر ہے اور آپؐ نے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور عرض کیا

اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریا مریعا غد قا طبقا عاجلا غیر رایث نافعا غیر ضایر تملاء به الضرع وتنبت به الزرع وتحیی به الأرض بعد موتها -

"اے اللہ! ہمیں اپنی رحمت والی بارش سے سیراب فرما ایسی بارش جو ہمارے لیے باعث زحمت نہ ہو بلکہ باعثِ رحمت بنے اور اس سے ہمارے حوض پُر ہو جائیں اور فصلیں اُگ آئیں اور مردہ زمین زندہ ہو جائے"۔

ابھی آپؐ کے ہاتھ نیچے نہیں ہوئے تھے کہ مدینہ کو بادلوں نے گھیر لیا جیسے تاج سر کو گھیر لیتا ہے۔ تمام آسمان ٹھنڈا ہو گیا۔ اہلِ بطاح یعنی مدینہ والے آئے اور آ کر عرض کیا۔

یا رسول اللہ! کہیں یہ بادل ہمیں غرق نہ کر دیں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ ہمارے لیے نہیں بلکہ یہ ہمارے اطراف والوں کے لیے ہیں' پھر آسمان پر ایک بادل آیا تو رسولؐ خدا مسکرائے اور فرمایا یہ ہمارے لیے ہے اور پھر آپؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اللہ میرے چچا ابوطالبؑ کو جزائے خیر دے اگر آج وہ زندہ ہوتے تو خوش ہو جاتے۔ کوئی ہے جو ان کے اشعار آج مجھے سنائے؟

پس حضرت عمر بن خطاب کھڑے ہوئے اور عرض کیا امید ہے کہ آپ نے جو ارادہ کیا ہے میں وہ ہی سناؤں گا۔ پھر انھوں نے شعر پڑھا'

وما حملت من ناقة فوق رحلها

ابر و اوفی ذمة من محمد

''اور نہیں اٹھایا کسی اونٹنی نے اپنی پالان پر جو زیادہ نیک اور ذمہ کو پورا کرنے والا ہو محمدؐ سے''۔

پس علی علیہ السلام کھڑے ہوئے اور آپؑ نے عرض کیا کہ گویا آپ کا ارادہ یہ اشعار سننے کا ہے۔ پھر آپؑ نے ابوطالب علیہ السلام کے اشعار کو پڑھا

وابیض یستسقی الغمام بوجهه

ربیع الیتامی عصمة للأرامل

''اور چمکتے ہوئے چہرے کا مالک! جس کے ذریعے سے بارش کو طلب کیا جاتا' یتیموں کی پرورش کرتا اور بیواؤں کا سہارا ہے''۔

یلوذ بك الهلاك من آل هاشم

فهم عنده فی نعمة وفواضل

''بنی ہاشم کے کمزور قیدی پناہ میں ہوتے ہیں اور وہ اس کے پاس نعمت اور فضیلت والے ہیں''۔

كذبتم وبيت الله نبزى محمداً

ولما نطاعن دونه ونناضل

''اللہ کے گھر کی قسم، تم جھوٹ بولتے ہو۔ محمد کو اذیت دیتے ہو حالانکہ

جب ہم اس کے علاوہ تیر اندازی کرتے ہیں ہم غالب ہوتے ہیں''۔

ونسلمه حتى نصرع حوله

ونذهل عن ابنائنا والحلائل

''اور ہم اس کو سلام کرتے ہیں یہاں تک ہم اس کے گرد گرے

ہوئے ہیں اور ہم اپنی اولاد اور گھر میں رہنے والوں سے غافل ہیں۔

ان اشعار کو سننے کے بعد رسول خدا نے فرمایا' ہاں یہی اشعار تھے۔ پس اس کے

بعد بنی کنانہ کا ایک مرد کھڑا ہوا اور اس نے آپ کی شان میں یہ اشعار پڑھے

لك الحمد والحمد ممن شكر

سقينا بوجه النبي المطر

''تیرے لیے حمد ہے اور حمد ہے اس کے لیے جو شکر کرے' ہم بارش

طلب کرتے ہیں نبی کے مبارک چہرے کے لیے''۔

دعا الله خالقه دعوة

واشخص منه اليه البصر

''اس نے اپنے خالق اور اللہ کو پکارا اور اس کی طرف اپنی نظر کو

مشخص رکھا ہے''۔

ولم يك الا كالقى الرداء

واسرع حتى رأينا الدر

''وہ نہیں ہے مگر چادر اوڑھنے والا وہ جلدی کرتا جیسے کہ دور سے آیا ہو''۔

دفاق العزال وجم البعاق

اغاث به الله عليا مضر

"وہ بہت زیادہ بخشش کرنے والا اور عطاء کے درکھوں دینے والا ہے

اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہم پر بارش نازل کرتا ہے"۔

فكان كما قاله عمه

ابوطالب اذ رآه اغر

"پس وہ ایسے ہی ہے جیسا کہ اس کے چچا ابوطالب نے فرمایا کیونکہ

وہ اس سے زیادہ عزت والا جانتا ہے"۔

به الله يسقى صيوب الغمام

فهذا العيان وذاك الخبر

"اور اس کے ذریعے اللہ بارش عطا کرتا ہے پس یہ عیاں ہے اور وہ

خبر ہے"۔

پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے لیے ہر شعر کے بدلے میں جنت میں ایک گھر عطا فرمائے۔

معاویہ کا بسر بن اطارۃ کو مکہ روانہ کرنا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد الكاتب ﴿قال أخبرنا﴾ الحسن بن عبدالكريم الزعفراني ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحق براهيم بن محمد الثقفي ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد الورق ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن الأزرق الشيباني ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحجاف عن معوية بن ثعلبة قال لما استوثق الأمر لمعوية بن ابی سفيان انفذ فسير بسر بن اطارة الى الحجاز

فی صب شیعة میرالمؤمنین علی بن ابی طالب (ع) وکان علی مکة
عبیدالّه بن عباس بن عبدالمطلب فطلبه فلم یقدر علیه فاخبر ان له ودین
صبیین فبحث عنهما فوجدهما فاخذهما فاخرجهما من الموضع الذی کان
فیه وبهم ذو بتان کأنهما در تان فامر بذبحهما وبلغ امهما الخبر فکادت
نفسها تخرج ثم نشأت تقول:

ها من حس بابنی اللذین هما کالدرتین تشظی عنهما الصدف

ها من احس بابنی اللذین هما سمعی وعینی فقلبی الیوم مختطف

نبئت بشراً وما صدقت ما زعموا من قولهم ومن الافك الذی اقترفوا

اضحت علی ودجی طفلی مرهفة مشحوذة وکذلك الظلم و سرف

من دل والهة عبری مفجعة علی صبیین فاتا اذ مضی السلف

قال ثم اجتمع عبیدالله بن العباس من بعد وبسر بن ارطاة عند
معویة فقال معویة لعبیدالله أتعرف هذا الشیخ قاتل الصبیین فقال بسر نعم
انا قاتلهما فمه فقال عبیدالله لو ان لی سیفا قال بسر فهاك سیفی و ومی
بیده الی سیفه فزبره معویة وانتهره وقال اف لك من شیخ ما احمقك تعمد
الی رجل قد قتلت ابنیه تعطیه سیف کأنك لاتعرف اکباد بنی هاشم و الله
لو دفعته الیه لبدء بك وثنی بی فقال عبیدالله بلی والله کنت ابدء بك ثم
ثنی به[2]

۱- الموجود فی التاریخ کان علی الیمن

۲- لو کان لهذا الشیخ شهامة فضلا عن الدین لما ترك حجة الوقت سید شباب اهل الجنة وعاف الجیش الذی هو امیر علیه واصبح رعیة لمعویه طمعا فی الزهید من الذهب وخسرت صفقته

حدیث نمبر 4: (محذوف اسناد)

معاویہ بن ثعلبہ نے بیان کیا ہے کہ جب حکومت کا معاملہ معاویہ کے لیے مضبوط ہو گیا اور اس کا حکم نافذ ہو گیا تو اس نے بسر بن ارطاۃ کو مکہ میں علی ابن ابی طالب علیہ سلام کے شیعوں کو تلاش کرنے کے لیے روانہ کیا۔ مکہ میں عبید اللہ بن عباس بن عبد المطلب تھے۔ پس وہ اُن کی تلاش کے لیے نکلا لیکن اُس کو پانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اُس کو خبر ملی کہ اُس کے دو بچے موجود ہیں۔ پس اس نے اُن کو تلاش کیا اور اُن کو پا لیا۔ اس نے انھیں پکڑا اور جس جگہ پر وہ تھے وہاں سے اُن کو نکالا۔ دونوں بچے اتنے خوبصورت تھے جیسے کہ وہ دو موتی ہوں۔ اس ملعون نے اُن دونوں کو قتل کرنے کا حکم دیا اور وہ بچے قتل ہو گئے۔ جب اُن کی قتل کی خبر ان دونوں کی ماں کو ملی تو وہ اپنے گھر سے پریشان حال نکلی اور یہ اشعار اس نے پڑھے

ها من احس بابنی اللذین هما

کالدرتین تشظی عنهما الصدف

"ہے کوئی ہے جس کو میرے دو بچوں کی خبر ہو جو دو موتیوں کی طرح چمکتے اور حسین تھے"۔

ها من احس بابنی اللذین هما

سمعی وعینی فقلبی الیوم مختطف

"ہے کوئی ہے جس کو میرے دونوں بچوں کے بارے میں پتہ ہو جو دونوں میری آنکھوں اور کانوں کی مانند ہیں اور آج میرا دل تڑپ رہا ہے"۔

نبئت بشراً وما صدقت ما زعموا

من قولهم ومن الافک الذی اقترفوا

''مجھے کوئی بشر خبر دے جو لوگ گمان کرتے ہیں ان کو میں سچا نہیں
جانتی۔ یہ ان کا قول ہے خدا کرے وہ جھوٹ ہو''۔

اضحت علی ودجی طفلی موهفة
مشحوذة وكذلك الظلم والسرف

''مجھ پر ظلم ہوا ہے اور رات کی تاریکی میں تیز دھار تلوار کے ساتھ
میرے بچوں کو قتل کر دیا گیا ہے اس طرح ظلم اور زیادتی کی گئی ہے''۔

من دل والهة عبری مفجعة
علی صبیین فاتا اذ مضی السلف

''کوئی جو بیان کرے جبکہ ان دونوں بچوں پر غم کی وجہ سے عقل
ضائع ہو چکی ہے میں وہ دونوں بچے میری ساری دنیا ہیں''۔

راوی بیان کرتا ہے کہ عبیداللہ بن عباس اور بسر بن ارطاۃ دوبارہ معاویہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو معاویہ نے عبیداللہ سے کہا: کیا آپ اس شیخ کو جو بچوں کا قاتل ہے جانتے ہیں؟ بسر نے کہا: ہاں میں ہی ان دو بچوں کا قاتل ہوں' پس اب رہنے دو۔ عبیداللہ بن عباس نے کہا کاش میرے پاس تلوار ہوتی۔ بسر نے کہا کہ یہ میری تلوار موجود ہے اور اس نے اپنی تلوار کی طرف اشارہ کیا' معاویہ نے اس کو منع کیا اور اسے جھڑک دی اور کہا اف ہو تیرے لیے۔ اے شیخ! تو کتنا احمق ہے کہ تو اس بندے کو تلوار فراہم کر رہا ہے جس کے دو بچوں کو تو نے قتل کیا ہوا ہے حالانکہ تو نہیں جانتا کہ یہ بنی ہاشم کا بہادر نوجوان ہے۔ اگر تو نے اپنی تلوار اس کے سپرد کر دی تو یہ تیری بوٹیاں بھی کرے گا اور پھر میرا حساب بھی برابر کرے گا۔ پس عبیداللہ بن عباس نے کہا: کیوں نہیں خدا کی قسم! پہلے میں تیرا حساب چکاؤں گا اور بعد میں اس کے ساتھ معاملہ صاف کروں گا۔

علی علیہ السلام سے محبت فقط مومن رکھے گا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن الحکم عن المسعودی ﴿قال حدثنا﴾ الحرث بن حصیرة عن عمران بن الحصین قال کنت انا وعمر بن الخطاب جالسین عندالنبی (ص) وعلی (ع) جالس الی جنبه اذ قرء رسول الله (ص) "امن یجیب المضطر ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الأرض اله مع الله قلیلا ما تذکر قال فانتفض علی (ع) انتفاضة العصفور فقال له النبی (ص) ماشأنك تجزع فقال مالی لا اجزع والله یقول انه یجعلنا خلفاء الأرض فقال له النبی (ص) لا تجزع فوالله لایحبك الا مؤمن ولا یبغضك الا منافق

حدیث نمبر 5 '(بحذف اسناد)

عمران بن حصین بیان کرتا ہے کہ میں اور حضرت عمر ابن خطاب دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھے اور علی علیہ السلام بھی آپؐ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب رسولؐ خدا نے اس آیت کی تلاوت کی

امن یجیب المضطر ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الأرض اله مع الله قلیلا (سورہ نمل آیت ۶۲) "بھلا وہ کون ہے جس کو پریشان حال پکاریں تو دعا کو قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم لوگوں کو اس نے زمین پر اپنا نائب بنایا ہوا ہے کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے اس پر بھی تم لوگ بہت کم عبرت ونصیحت حاصل کرتے ہو"۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اس آیت کے سننے کے بعد علی علیہ السلام اس طرح کانپے جس طرح چڑیا ذبح کے بعد تڑپتی ہے۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے علیؑ! کیا بات ہے۔ آپؑ نے اتنا زیادہ غم کیوں کیا ہے؟

آپؑ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس قدر غم کیوں نہ کروں جبکہ اللہ یہ کہہ رہا ہے کہ ہم نے تم کو زمین پر نائب بنایا ہے۔

نبی کریمؐ نے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ پریشان نہ ہوں۔ خدا کی قسم! آپؑ سے محبت وہ رکھے گا جو مومن ہوگا اور بغض وہ رکھے گا جو منافق ہوگا۔

ہم اللہ کی مخلوق میں سب سے خیر و افضل ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ جعفر ابن محمد بن سلیمان ابوالفضل ﴿قال حدثنا﴾ داود بن رشید ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحق بعلی الموصلی ابو نوفل قال سمعت جعفر بن محمد (ع) یقول نحن خیرة اللّٰه من خلقة وشیعتنا خیرة اللّٰه من امة نبیه (ص)۔

حدیث نمبر 8. (بحذف اسناد)

محمد بن اسحاق البعلی الموصلی ابو نوفل بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہم (یعنی اہل بیت نبیؐ) اللہ کی تمام مخلوق سے افضل و بہتر ہیں اور اللہ کے چنے ہوئے ہیں اور ہمارے شیعہ نبی اکرمؐ کی اُمت میں سے اللہ کے چنے ہوئے اور افضل ہیں۔

جو اللہ کی نشانی کا انکار کرے وہ بے دین ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوغالب احمد بن محمد الزراری ﴿قال حدثنی﴾ عمی علی بن سلیمان قال حدثنا محمد بن خالد الطیالسی قال حدثنی العلا ابن رزین عن محمد بن مسلم الثقفی قال سمعت اباجعفر محمد بن علی (ع) یقول لا دین لمن دان بطاعة من عصی اللّٰه ولا دین لمن دان بفریة باطل علی اللّٰه ولا دین لمن دان بجحود شیئ من آیات اللّٰه

حدیث نمبر 7: (کشف اسناد)

محمد بن مسلم ثقفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام محمد بن علی اباقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جو شخص اللہ کے نافرمان کی اطاعت کرے گا وہ بے دین ہے اور جو اللہ پر جھوٹ بولنے والے فریب کار کی دین میں اطاعت کرے گا وہ بھی بے دین ہے ور جو اللہ کی نشانیوں میں سے کسی نشانی کا (دین میں) انکار کرے گا وہ بھی بے دین ہے۔

موت کا انتظار کرنے والا دنیا کو چھوڑ دیتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوجعفر عمر بن محمدالمعروف بابن الزيات ﴿قال حدثنا﴾ علي بن مهرويه القزويني ﴿قال حدثنا﴾ داود بن سليمان القاري ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علي بن موسیٰ ﴿قال حدثني﴾ ابي موسى بن جعفر ﴿قال حدثني﴾ ابي جعفر بن محمد ﴿قال حدثني﴾ ابي محمد بن علي ﴿قال حدثني﴾ ابي علي بن الحسين ﴿قال حدثني﴾ ابي الحسين بن علي (ع) قال قال امير المؤمنين (ع) لو رأى العبد اجله وسرعته اليه لابغض الأمل وترك طلب الدنيا قال وانشدني ابوالفرج البرقي الداودي قال نشدني شيخ كان منقطعا الى الله تعالى بيت المقدس –

ومنتظر للموت في كل ساعة يشيد بيتا دائما ويحصن

له حين تبلوه حقيقة موقن وافعاله افعال من ليس يوقن

عيان وانكار وكالجهل علمه بمذهبه في كل ما يتيقن

حدیث نمبر 8: (کشف اسناد)

حضرت امام حسین علیہ السلام نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ اسلام سے

نقل کیا ہے کہ آپؒ نے فرمایا:

جو شخص اپنی موت پر یقین رکھتا ہو اور اُس کی طرف جانے کے لیے جلدی کرے (یعنی اس کا انتظار کرے اور اسے یاد رکھے) تو وہ لمبی اُمیدیں نہیں رکھتا اور وہ دنیا کی طلب چھوڑ دیتا ہے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ ابو الفرج البرقی داودی نے چند اشعار پڑھے اور اس نے کہا یہ اشعار ایک شیخ نے بیت مقدس میں خدا سے مخاطب ہو کر پڑھے تھے۔

ومنتظر للموت فی کل ساعۃ
یشید بیتا دائما ویحصن

''ہر وقت موت کا انتظار کرنے والے ہمیشہ رہنے والے اور مضبوط گھر بنا رہے ہیں''۔

لہ حین تبلوہ حقیقۃ موقن
وافعالہ افعال من لیس یوقن

''اور جب تو اس کو آزماتا ہے تو اس یقین پر نہیں ہوتا اور اس کے افعال بھی ایسے نہیں ہوتے''۔

عیان وانکار وکالجہل علمہ
بمذھبہ فی کل ما یتیقن

''اثبات یا انکار اور مذہب کے بارے میں اس کا علم جہل کی مانند ہے وہ یقین پر نہیں ہے''۔

•••

مجلس نمبر 37

[بروز ہفتہ ۷ا رمضان المبارک سال ۴۱۰ ہجری قمری]

مومن نماز کو ہمیشہ ادا کرے گا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالمظفر بن محمد البلخی الوراق ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی محمد بن همام الاسكافی الكاتب ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله الحمیری ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عیسیٰ ﴿قال حدثنا﴾ محسن بن محبوب عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر (ع) قال لا یزال المؤمن فی صلوة ما كان فی ذكر الله عزوجل قائما كان او جالسا او مضطجعا ان الله تعالی یقول الذین یذكرون الله قیاما وقعوداً وعلی جنوبهم ویتفكرون فی خلق السموات والأرض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار -

__حدیث نمبر 1: (مختلف اسناد)__

جناب ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا مومن نماز کو ہمیشہ ادا کرے گا اور اس کو ترک نہیں کرے گا خواہ وہ کھڑے ہو کر' بیٹھ کر یا لیٹ کر ادا کرے' وہ ضرور ادا کرے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے تحقیق اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے:" صاحب ایمان وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں یا اللہ کا ذکر کرتے ہیں' کھڑے ہو کر' بیٹھ کر' پہلو کے بل لیٹ کر اور وہ

آسمان و زمین کی خلقت پر غور و فکر کرتے ہیں کہ ہمارے پروردگار نے اس کو عبث و باطل خلق نہیں کیا۔ وہ منزہ و پاک ہے اور ہمیں جہنم کی آگ کے عذاب سے بچانے والا ہے"۔

جب زکوۃ کو روک دیا تو مویشی مرنا شروع ہو جاتے ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رضی الله عنه ﴿قال حدثني﴾ ابي عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن ياسر عن الرضا علي بن موسى (ع) قال اذا كذب الولاة حبس المطر واذا جار السلطان هانت الدولة واذا حبست الزكوة ماتت المواشي۔

حدیث نمبر 2' (بحذف اسناد)

ياسر رضی اللہ عنہ نے حضرت امام علی الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب والی و حاکم جھوٹ بولنا شروع کر دیں تو بارشیں رک جاتی ہیں اور جب بادشاہ جابر اور ظالم ہو جائیں تو حکومت رسوا و ذلیل ہو جاتی ہے اور جب زکوۃ کو روک لیا جائے تو مویشی مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔

لوگوں کو ماں کے نام سے پکارا جائے گا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثني﴾ ابو عبد الله جعفر بن محمد الحسيني ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عبدالمنعم ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن شمر عن جابر الجعفي عن ابي جعفر محمد بن علي (ع) عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال قال رسول الله (ص) لعلي بن ابي طالب الا ابشرك الا امنحك قال بلى يا رسول الله (ص) قال خلقت انا وانت من طينة واحدة ففضلت منها فضلة فخلقت منها شيعتنا فاذا كان يوم القيمة

دعی الناس بامہاتہم الا شیعتک فانہم یدعون باسماء اٰبائہم لطیب مولدھم

حدیث نمبر 3 (بحذف اسناد)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! کیا میں آپ کو خوشخبری نہ دوں؟ کیوں نہ آپ کو بخوشخبری عطا کروں؟ مولیٰ نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا: میں اور آپؑ ہم دونوں کو ایک ہی مٹی سے خلق کیا گیا ہے۔ پس جو مٹی بچ گئی اُس سے ہمارے شیعوں کو خلق کیا گیا اور جب قیامت کا دن ہوگا تو تمام لوگوں کو اُن کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا سوائے آپ کے شیعوں کے، اُن کو اُن کے والد کے نام سے پکارا جائے گا کیونکہ صرف اُن کی ولادت پاک ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام کی دعا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عبداللہ بن ابی ایوب بساحل الشام ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن هرون المصیصی ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن یزید القسری ﴿قال حدثنی﴾ ابی الصیرفی قال سمعت اباجعفر محمد بن علی الباقر (ع) یقول برئ اللہ ممن تبرء منا لعن اللہ من لعننا اهلک اللہ من عادانا اللهم انک تعلم انا سبب الهدی لهم وانما یعادونا فکن انت المتفرد بعذابهم

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

صیرفی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ بری ہے ہر اُس سے جو ہم سے برأت کرے گا اور اللہ لعنت کرے اُس پر جو ہم پر لعنت کرے۔ اے اللہ! جو ہم سے عداوت رکھتا ہے تو اُس کو ہلاک

فرمایا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ ہم ان کے لیے سبب ہدایت ہیں اور یہ صرف ہم سے عداوت و بغض رکھتے ہیں۔ پس تو اکیلا ہی ان کے عذاب کے لیے کافی ہے۔

واقعہ فیل اور ابرھہ بادشاہ

﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ عبد الواحد بن عبد الله بن یونس الربعی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن محمد بن عامر ﴿قال حدثنا﴾ المعلی بن محمد البصری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جمهور العمی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن بشیر ﴿قال حدثنی﴾ سماعة بن سماعة عن عبد الله بن القاسم عن عبدالله بن سنان عن ابی عبدالله جعفر بن محمد (ع) عن أبیه عن جده قال لما قصد ابرهة بن الصباح ملك الحبشة مكة لهدم البیت تسرعت الحبشة فاغاروا علیها واخذوا سرح عبد المطلب بن هاشم فجاء عبدالمطلب الی الملك فاستأذن علیه فاذن له فهو فی قبة دیباج علی سریر له فسلم علیه فردا برهة السلام وجعل ینظر فی وجهه فراقه حسنه وجماله وهیئته فقال له الملك هل كان فی آبائك هذا النور الذی اراه لك والجمال قال نعم ایها الملك كل ابائی كان لهم هذا النور والجمال والبهاء فقال له ابرهة لقد فقتم الملوك فخراً وشرفا ویحق ان تكون سید قومك ثم اجلسه معه علی سریره وقال لسایس فیله الأعظم وكان فیلا ابیض یباهی به ملوك الأرض ایتنی به فجائه به سایسه وقد زین بكل زینة حسنة فحین قابل وجه عبدالمطلب سجدله ولم یسجد لملكه و نطق الله لسانه بالعربیة فسلم علی عبدالمطلب فلما رأی الملك ذلك ارتاع له وظنه سحراً فقال ردوا الفیل الی مكانه، ثم قال لعبد المطلب فیم جئت فقد بلغنی سخاؤك وكرمك وفضلك ورأیت من هیأتك وجمالك وجلالك ما

يقتضي ان انظر في حاجتك فسلني ما شئت وهو يرى انه يسأله في
رجوع عن مكة فقال له عبدالمطلب ان اصحابك عدو على سرح لي
فذهبوا به فمرهم برده فتغيظ الحبشي من ذلك وقال لعبد المطلب لقد
سقطت من عيني جئتني تسألني في سرحك وانا قد جئت لهدم شرفك
وشرف قومك ومكرمتكم التي تتميزون بها من كل جيل وهو البيت الذي
يحج اليه من كل صقع في الأرض فتركت مسألتي في ذلك وسألتني في
سرحك فقال له عبدالمطلب لست برب البيت الذي قصدت هدمه وانا
رب سرحي الذي اخذه اصحابك فجئت اسألك فيه انا ربه وللبيت رب
هو امنع له من الخلق كلهم واولى به منهم فقال الملك ردوا عليه سرحه
و رجعوا الى البيت فانقضوه حجراً حجراً فأخذ عبد المطلب سرحه
و انصرف الى مكة واتبعه الملك بالفيل الأعظم مع الجيش لهدم البيت
فكانوا اذا حملوه على دخول الحرم اناخ واذا تركوه رجع مهرولاً، فقال
عبد المطلب لغلمانه ادعوا لي ابني فجاؤا بالعباس فقال ليس هذا اريد لي
ابني فجاؤا بابي طالب فقال ليس هذا اريد ادعوا لي ابني فجاؤا بعبد الله
ابي النبي (ص) فلما اقبل اليه قال اذهب يابني حتى تصعد ابا قبيس ثم
اضرب ببصرك ناحية البحر فانظر اي شيء يجيء من هناك وخبرني به قال
فصعد عبد الله اباقبيس فما لبث ان جاء طير ابابيل مثل السيل والليل فسقط
على ابي قبيس ثم صار الى البيت فطاف به سبعاً ثم صار الى الصفا
والمروة فطاف بهما سبعاً فجاء عبدالله الى ابيه فاخبره الخبر فقال انظر
يابني ما يكون من امرها بعده فاخبرني به فنظرها فاذا هي قد اخذت نحو
عسكر الحبشة فاخبر عبدالمطلب بذلك فخرج عبدالمطلب وهو يقول يا

هل مكة اخرجوا الى عسكر فخذوا عنائمكم قال فاتوا العسكر وهم امثال الحشب شجرة وبيس من الطير الا ومعه ثلاثة احجار فى منقاره يقتل بكل حصاة واحداً من القوم فما تواعلى جميعهم انصرف الطير ولم يرقبل ذلك الوقت ولا بعده فلما هلك القوم باجمعهم جاء عبدالمطلب الى البيت فتعلق باستاره وقال شعراً

يا حابس الفيل بذى المغمس   حبسته كانه مكوس

فى محبس تزهق فيه الانفس

وانصرف وهو يقول فى فرار قريش وجزعهم من الحبشة

طارت قريش اذ رأت خميسا   فظلت فرداً لا ارى انيسا

ولا احس منهم حسيسا   الا أخا لى ماجداً نفيسا

مسوداً فى اهله رئيسا

حدیث نمبر 5:(بحذف اسناد)

حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب حبشہ بادشاہ ابرہہ بن الصباح نے مکہ پر چڑھائی کی تاکہ وہ کعبہ (بیت اللہ) کو گرا دے وہ مکہ کی طرف روانہ ہوا تاکہ وہ اس کو غارت کرے۔ پس انہوں نے عبدالمطلب بن ہاشم کے اونٹوں پر قبضہ کرلیا۔ جناب عبدالمطلب بادشاہ کے پاس آئے اور آپ نے بادشاہ سے اذن دخول طلب کیا۔ اس نے آپ کو اذن دیا۔ بادشاہ اپنے تخت پر ریشمی خیمے کے اندر بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اس کو سلام کیا۔ ابرہہ نے آپ کے سلام کا جواب دیا اور آپ کے چہرے کی طرف اس نے دیکھنا شروع کردیا۔ آپ کے چہرے کے حسن و جمال اور ہیبت کو دیکھنے کے بعد بادشاہ نے عرض کیا: کیا یہ آپ کے چہرے کا نور جو میں دیکھ رہا ہوں خاندانی ہے اور آپ کے آباؤ اجداد

سے چلا آ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں ہمارے تمام آباؤ اجداد سے یہ نور چلا آ رہا ہے۔ یہ نور وجہ حسن، ہیبت ہمارے آباؤ اجداد میں پایا جاتا تھا۔ پس ابرہہ نے عرض کیا گویا آپ بادشاہوں کو فخر اور شرف میں مات دے گئے ہیں۔ آپ کے لیے سزاوار حق بنتا ہے کہ آپ قوم کے سردار ہیں۔ پھر آپ کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھالیا اور آپ نے اس کے ہاتھی جو بہت بڑا تھا جس کا نام سائیں تھا اور اس کا رنگ سفید تھا اس کو مختلف انواع کے ہیرے سے جواہرات کے ساتھ مزین کیا گیا تھا اور بادشاہ اس کی وجہ سے دوسرے بادشاہوں پر فخر کیا کرتا تھا۔ اس نے کہا کہ اس کو میرے پاس لایا جائے۔ پس وہ ہاتھی بادشاہ کے پاس لایا گیا کہ جس کو ہر زینت سے مزین کیا گیا تھا۔ پس جب وہ ہاتھی عبدالمطلب کے روبرو ہوا تو اس نے آپ کو سجدہ کر دیا حالانکہ اس نے اپنے بادشاہ کو بھی کبھی سجدہ نہیں کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو عربی زبان میں گویا کیا اور اس نے عبدالمطلب کو سلام کیا۔ جب بادشاہ نے اس کو دیکھا تو بادشاہ اس وجہ سے ڈر گیا اور اس نے اس کو جادو گمان کیا اور کہا کہ اس ہاتھی کو اپنے مکان پر واپس لے جاؤ۔ پھر اس نے جناب عبدالمطلب سے عرض کیا کہ آپ کیوں تشریف لائے ہیں؟ مجھے آپ کی سخاوت، کرم، فضیلت کی خبر مل چکی تھی اور میں آپ کی ہیبت، وجاہت اور جلالت کو دیکھ چکا ہوں۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کی حاجت کیا ہے؟ آپ سوال کریں۔ اس کا گمان تھا کہ یہ مجھے مکہ سے واپس جانے کا فرمائیں گے۔ جناب عبدالمطلب نے فرمایا تیرے فوجیوں نے میرے اونٹوں پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ ان کو لے گئے ہیں۔ پس ان کو حکم دو کہ وہ میرے اونٹ واپس کر دیں۔

حبشی بادشاہ اس سے غضب ناک ہو گیا اور اس نے عبدالمطلب سے کہا کہ آپ کی جو عزت میرے نزدیک تھی وہ ختم ہو گئی ہے کہ آپ صرف اونٹوں کی خاطر میرے پاس آئے ہیں جبکہ میں آپ کے شرف اور آپ کی قوم کے شرف کو منہدم کرنے آیا ہوں۔ تمہاری جو عزت و کرامت باقی لوگوں پر ہے اس کو ختم کرنے آیا ہوں کہ جس سے مدتوں

علاقوں میں مست رہو۔ وہ گھر جس کا تم حج کرتے ہو اور زمین کے تمام حصوں سے اس کے حج کے لیے لوگ آتے ہیں۔ آپ نے اُس کے بارے میں مجھ سے سوال نہیں کیا بلکہ صرف اپنے اُونٹوں کے بارے میں سوال کیا ہے۔

جناب عبدالمطلب نے فرمایا جس گھر کو تو منہدم کرنا چاہتا ہے میں اُس کا رب اور مالک نہیں ہوں۔ میں تو اپنے اُونٹوں کا مالک ہوں جن کو تیرے فوجی لے کر گئے ہیں۔ پس میں اُس چیز کے بارے میں سوال کرنے آیا ہوں جس کا میں مالک ہوں۔ اس گھر کا بھی ایک مالک ہے جو ساری مخلوق کو اُس سے دور کرتا ہے اور منع کرتا ہے اور اس سے زیادہ اولویت رکھتا ہے۔ پس بادشاہ نے اپنے فوجیوں کو حکم دیا کہ ان کے اونٹ واپس کرو اور بیت اللہ پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور اس کے ایک ایک پتھر کو الگ کر دو۔ پس جناب عبدالمطلب نے اپنے اُونٹوں کو لیا اور مکہ کی طرف روانہ ہو گئے اور آپ کے پیچھے پیچھے بادشاہ بھی اس بڑے ہاتھی کو لے کر لشکر کے ساتھ بیت اللہ کو گرانے کے لیے روانہ ہو گیا۔ جب وہ حرم کی حدود میں داخل ہونا چاہتے تو وہ ہاتھی بیٹھ جاتے اور جب باہر کی طرف واپس جانے کا ارادہ کرتے تو وہ کودتے ہوئے واپس چل پڑتے۔ اس دوران جناب عبدالمطلب نے اپنے بیٹوں سے فرمایا میرے بیٹے کو میرے پاس بلائیں۔ انہوں نے عباس کو آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے فرمایا میری مراد یہ نہیں ہے میرے بیٹے کو بلاؤ۔ پس ابوطالب کو بلایا گیا۔ آپ نے پھر فرمایا میری مراد یہ نہیں ہے میرے بیٹے کو بلاؤ۔ پس جناب رسولؐ خدا کے والد عبداللہ علیہ السلام کو آپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ جب آپ سامنے آئے تو جناب عبدالمطلب نے فرمایا اے میرے بیٹے! جاؤ اس پہاڑ ابوقبیس پر جاؤ اور سمندر کی طرف دیکھو وہاں سے کیا چیز آ رہی ہے؟ اور وہ مجھے بتاؤ۔ راوی بیان کرتا ہے کہ جناب عبداللہ ابوقبیس پہاڑ پر گئے۔ تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ ابابیل پرندے مثل سیلاب اور رات کی طرح آ رہے ہیں۔ پس وہ ابوقبیس پر اترے پھر وہ کعبہ کی طرف گئے اور

اُس کا طواف کیا، سات چکر لگائے۔ پھر صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگا کر سعی کی۔ جناب عبداللہ نے اس سارے واقعہ کے بارے میں اپنے والد کو خبر دی۔ پس جناب عبدالمطلب نے فرمایا: اے میرے فرزند! اس کے بعد کیا ہوتا ہے اس کو دیکھتے رہو اور مجھے خبر دیتے رہو۔ پس جناب عبداللہ نے اُن کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ اچانک آپ نے دیکھا کہ انہوں نے لشکر حبشہ کا رُخ کیا اور اُن پر کنکریاں برسانا شروع کر دیں۔ اس کے بارے میں جناب عبدالمطلب کو آگاہ کیا گیا۔ جناب عبدالمطلب باہر آئے اور فرمایا اے اہل مکہ! اس لشکر کی طرف نکلو اور اُن کے مال غنیمت کو اٹھاؤ۔ پس وہ لشکر کے پاس آئے اور اُن کو دیکھا کہ وہ بوسیدہ لکڑیوں کی مانند پڑے ہوئے تھے اور ہر پرندے کے پاس تین تین کنکریاں تھیں اور ہر کنکری سے ایک ایک فرد کو انہوں نے مارا۔ جب وہ سارے مر گئے تو وہ پرندے واپس چلے گئے۔ اس سے پہلے اور اس کے بعد کسی نے ایسا واقعہ نہیں دیکھا تھا۔ پس جب سارا لشکر ختم ہو گیا تو جناب عبدالمطلب بیت اللہ کے پاس آئے اور اس کے پردے کو ہاتھوں میں لے کر یہ اشعار پڑھے۔

یاحابس الفیل بذی المغمس

حبسته کأنه مکوس

"اے ہاتھیوں کو روکنے والے! اس قوت کے ساتھ کہ تو نے ان کو گھمایا ہوا یوں بنا دیا"۔

فی محبس تزهق فیه الانفس

"ایک مجلس میں کہ جس میں سانس لینا مشکل ہو گیا ہے"۔

اور جب واپس چلے تو یوں قریش کا حبشہ سے فرار کے بارے میں کہہ رہے تھے

طارت قریش اذا رأت خمیسا

فظلت فرداً لا اری انیسا

"جب قریش والوں نے گھٹیا لشکر کو دیکھا تو فرار کر گئے۔ میں اکیلا رہ گیا۔ میں کوئی مددگار بھی نہیں پا رہا تھا"۔

ولا احس منهم حسيسا
الا أخا لی ماجداً نفيسا

"اور میں اُن کو خسیس اس لیے محسوس کر رہا تھا کہ میں ایک عمدہ مددگار پا رہا تھا"۔

مسوداً فی أهله رئیسا

"جو اپنی قوم میں بادشاہ کو رسوا کر دیتا ہے"

چار چیزیں دل کو فاسد کر دیتی ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ شبابة بن یزید ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن علی بن المثنی عن محمد بن المثنی عن سیبة بن سور ﴿قال حدثنی﴾ المبارك بن سعید عن خلیل الفراء عن ابی المحتجر قال قال رسول الله (ص) اربع مفسدة للقلوب الخلوة بالنساء والاستماع منهن والأخذ برأیهن ومجالسة الموتی فقیل له وما مجالسة الموتی قال مجالسة کل ضال عن الایمان وجائر فی الأحکام۔

حدیث نمبر 6 (مختلف اسناد)

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

چار چیزیں دلوں کو فاسد کر دیتی ہیں

① عورتوں کے ساتھ تنہائی ② اور ان کی باتوں کو سننا ③ اُن سے رائے حاصل کرنا ④ مردوں کی محفل۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ مردوں کی محفل سے مراد کیا ہے؟

آپ نے فرمایا اس سے مراد اُن لوگوں کی محفل ہے جو ایمان سے گمراہ ہو چکے ہیں اور احکامِ خدا سے دُور ہو جاتے ہیں۔

غریم اور قرض دار کو مہلت دو

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن جرتش ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن برد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جعفر عن أبيه جعفر بن محمد عن أبيه محمد بن علي عن ابي لبابة بن عبدالمنذر انه جاء يتقاضى ابا اليسر دينا له فسمعه يقول قولوا له ليس هو هنا فصاح ابولبابة اليسر اخرج الي فخرج اليه قال فقال ما حملك على هذا قال العسر يا ابا لبابة قال الله الله قال ابولبابة سمعت رسول الله (ص) يقول من احب ان يستظل من فور جهنم قلنا كلنا يحب ذلك يارسول الله فلينظر غريما له او ليدع المعسر۔

حدیث نمبر 7 (بحذف اسناد)

ابولبابہ بن عبدالمنذر نے بیان کیا ہے کہ میرے والد کے پاس ایک شخص آیا جو مقروض تھا اور وہ قرض کے بارے میں تقاضا طلب کر رہا تھا۔ پس میں نے سنا وہ کہہ رہا تھا اس سے کہہ دو وہ یہاں نہیں ہے۔ پس ابولبابہ پکارا کہ میری طرف آؤ۔ وہ میری طرف آیا۔ میں نے اس سے کہا: آپ کو کس چیز نے ایسا کرنے پر آمادہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تنگی نے۔ جناب ابولبابہ نے بیان کیا کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو جہنم کی آگ کی گرمی سے بچنا چاہتا ہے؟ ہم سب نے کہا کہ ہم سب بچنا چاہتے ہیں اے رسولِ خدا! آپ نے فرمایا غریم و قرض دار کو مہلت دو اور اس کو تنگی میں چھوڑ دو (یعنی اس سے قرض طلب نہ کرو)۔

جو اپنے بھائی کو فائدہ دے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوحفص عمر بن محمد الزیات ﴿قال حدث﴾ علی بن مہرویہ القزوینی ﴿قال حدثنا﴾ داود بن سلیمان القاری قال سمعت الرضا علی بن موسیٰ (ع) یقول من استفاد اخا فی اللّٰہ فقد استفاد بیت فی جنۃ قال وانشدنی ابو الحسن الرجی النحوی للحجاج ابن التمیمی شعراً

وان امرء قد عاش خمسین حجۃ

الی منہل من وردہ لقریب

اذا ما خلوت الدھر یوما فلا تقل

خلوت ولکن قل علی رقیب

اذا ما انقضی القرن الذی انت فیھم

وخلفت فی قرن فانت غریب

و نحمداللّٰہ وصلوتہ علی سیدنا محمد النبی و آلہ الطاہرین۔

حدیث نمبر 8 (بحذف اسناد)

جناب داؤد بن سلیمان قاری نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو اللہ کی خوشنودی کی خاطر فائدہ دے تو اس نے جنت کے گھر سے استفادہ کیا ہے۔

ابوالحسن رجی نحوی نے حجاج ابن تمیمی کے لیے یہ اشعار پڑھے۔

وان امرء قد عاش خمسین حجۃ

الی منہل من وردہ لقریب

"اور اگر ایک مرد پچاس سال بھی زندہ رہے جس سے اس کو جس

پر وارد ہونا ہے وہ قریب ہے"

اذا ما خلوت الدهر یوما فلا تقل

خلوت ولکن قل علی رقیب

"جب تو زمانے سے ایک دن گزارتا ہے یہ گمان اگر کہ وہ دن گزر گیا' بلکہ یہ کہہ کہ وہ تیرے لیے رقیب بن گیا ہے"۔

اذا ما انقضی القرن الذی انت فیہم

وخلفت فی قرن فانت غریب

"ور جب تو اس صدی کو ختم کرتا ہے جس سے تو ہے ور تو نے اس کو پیچھے چھوڑا ہے پس تو مسافر ہے"۔

●●●

مجلس نمبر 38

[بروز ہفتہ ۲۴ رمضان المبارک سال ۴۱۰ ہجری قمری]

جو چیز تم پر سب سے زیادہ واجب ہے

﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان اطال الله بقاءه ﴿قال حدثنا﴾ الشريف الصالح ابو محمد الحسن بن حمزة العلوي رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عبدالله ﴿قال حدثني﴾ جدي احمد بن ابي عبدالله البرقي عن أبيه عن يعقوب بن يزيد عن ابن ابي عمير عن هشام بن سالم عن ابي عبيدة الحذاء عن ابي عبدالله جعفر بن محمد (ع) قال قال الا اخبرك باشد ما افترض الله على خلقه انصاف الناس من نفسهم ومواساة الاخوان في الله عزوجل وذكر الله على كل حال فان عرضت له طاعة الله عمل بها وان عرضت له معصيه تركها

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو بتاؤں کہ تم پر سب سے زیادہ کون سی چیز واجب ہے۔ وہ چار چیزیں ہیں:

① لوگوں کے ساتھ اپنی طرف سے انصاف کرو۔

② اپنے بھائی کی مدد کرنا ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنا

③ اور اگر کوئی طاعت کا مورد سامنے آئے تو اس پر عمل کرنا۔

④ ورا گر کوئی معصیت و نا فرمانی کا مورد سامنے آئے تو اس سے اجتناب کرنا۔

سب سے زیادہ بخیل کون ہے؟

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد ابن صالح القاضی ﴿قال حدثنا﴾ مسروق بن المرزبان ﴿قال حدثنا﴾ حصین عن عاصم عن ابی عثمان عن ابی هریرة قال قال رسول الله (ص) ان اعجز الناس من عجز عن الدعاء وان ابخل الناس من بخل بالسلام

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

حضرت ابوہریرہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا

سب سے عاجز ترین وہ شخص ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہو اور سب لوگوں میں سے بخیل ترین وہ بندہ ہے جو لوگوں کو دعا دینے میں بخیل ہے۔

رسولؐ خدا کا علی علیہ السلام کے حق میں دعا کرنا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ الحسن بن حماد بن حمزة ابوعلی من اصل کتابه ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن عبد الرحمن بن ابی لیلی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سلیمان الاصبهانی عن عبد الرحمن الاصفهانی عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن علی بن ابی طالب (ع) قال دعانی النبی(ص) وانا ارمد فتفل فی عینی وشد العمامة علی رأسی وقال اللهم اذهب عنه الحر والبرد فما وجدت بعدها حراً ولا برداً

حدیث نمبر 3 (بحذف اسناد)

جناب عبد الرحمن بن ابی لیلی نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا

ہے کہ آپؑ نے فرمایا میں خیبر کے دن بیمار تھا اور میری آنکھوں میں تکلیف تھی۔ حضورؐ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور میری آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور اپنا عمامہ میرے سر پر باندھا ور فرمایا اے میرے اللہ! اذھب عنه الحر والبرد (یعنی اے میرے اللہ! اس سے سردی اور گرمی کے آثار دور فرما)۔ پس اس کے بعد میں نے کبھی سردی اور گرمی کو محسوس نہیں کیا ہے (یعنی اس کے آثار کو محسوس نہیں کرتا تھا)

اے اہلِ بیتؑ! نماز، نماز!

﴿حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی رحمه الله ﴿قال حدثنی﴾ حمد بن عیسی بن ابی موسی بالکوفة قال عبدوس بن محمد الحضرمی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن فرات عن ابی اسحق عن الحرث عن علی بن ابی طالب (ع) قال کان رسول الله (ص) یاتینا کل غداة فیقول الصلوة رحمکم الله الصلوة انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا۔

حدیث نمبر 4: (بحذفِ اسناد)

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے بیان کیا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز صبح کے وقت آیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے اہلِ بیتؑ نماز۔ خدا تم پر رحم کرے۔ نماز اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت کرتے انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا۔

جنابِ اسماء بنتِ عقیل بن ابی طالب کے اشعار

﴿قال اخبرنی﴾ ابوعبدالله محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن علیل العنبری ﴿قال حدثنا﴾ عبد الکریم بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ علی بن سلمة عن ابی اسحق

محمد بن فحار عن ابی هیاج عبداللّٰہ بن عامر قال لما اتی نعی الحسین علیہ السلام الی المدینۃ خرجت اسماء بنت عقیل بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنہا فی جماعۃ من نسائہا حتی انتہت الی قبر رسول اللّٰہ (ص) فلاذت بہ و شہقت عندہ ثم التفتت الی المہاجرین والانصار وھی تقول

ماذا تقولون ان قال النبی لکم یوم الحساب وصدق القول مسموع
خذلتم عترتی او کنتم غیبا والحق عند ولی الأمر مجموع
اسلمتموھم بایدی الظالمین فما منکم لہ الیوم عند اللّٰہ مشفوع
ما کان عند غداۃ الطف اذ حضروا تلک المنایا ولا عنہن مدفوع

قال فما رأینا باکیا ولا باکیۃ اکثر مما رأینا ذلک الیوم

حدیث نمبر 5 (مختلف اسناد)

جناب ابوھیاج عبداللہ بن عامر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب مدینہ منورہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر آئی تو اسماء بنت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہا اپنے گھر سے نکلیں اور آپ کے ساتھ مدینہ کی دوسری عورتیں بھی تھیں۔ آپ قبر نبی اکرمؐ پر آئیں اور قبر پر گریں اور اتنا روئیں کہ روتے روتے سسکیاں بندھ گئیں اور پھر آپ مہاجرین اور انصار کی طرف متوجہ ہوئیں اور یوں اشعار پڑھے۔

ماذا تقولون ان قال النبی لکم یوم الحساب وصدق القول مسموع

"اے لوگو! تم اس وقت کیا جواب دو گے جب تمہارے نبی نے تم سے قیامت کے دن سوال کیا حالانکہ اس کا سچا قول سنا گیا ہے"۔

خذلتم عترتی او کنتم غیبا والحق عند ولی الأمر مجموع

تم نے اس کی عترت کو رسواء کیا اور تم ہو گئے غیب کے اور حق ولی امر کے پاس جمع شدہ ہے"۔

استسلموهم بأيدي الظالمين فما منكم له اليوم عند الله مشفوع

تم نے ان کی اولاد کو ظالموں کے سپرد کر دیا۔ پھر تم آج یعنی قیامت
کے روز اس کی شفاعت کے طلب گار ہو"۔

ما كان عند غداة الطف إذ حضروا تلك المنايا ولا عنهن مدفوع

"اور کل قیامت کے دن جب تم ان کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے
اور تم عذاب میں مبتلا کیے جاؤ گے اور تم سے اس عذاب کو دور نہیں کیا
جائے گا"۔

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے اس قدر رونے والے اور رونے والیاں کبھی نہیں دیکھیں جو ان سے زیادہ رونے والے ہوں۔

رسولؐ خدا غم حسین علیہ السلام میں

﴿قال أخبرني﴾ أبو عبدالله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال حدثنا﴾ أحمد بن محمد الجوهري ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن عليل العنزي عن عبدالكريم بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ حمزة بن القاسم العلوي عن عبد العظيم ابن عبد الله الحسني عن الحسن بن الحسين العرني عن غياث بن ابراهيم عن الصادق جعفر بن محمد (ع) قال اصبحت يوما ام سلمة رحمها الله تبكي فقيل لها مم بكائك فقال لقد قتل ابني الحسين (ع) الليلة وذلك انني ما رأيت رسول الله (ص) منذ قبض الا الليلة فرأيته شاحبا كئيبا قالت فقلت ما لي اراك شاحبا كئيبا قال مازلت الليلة احفر قبوراً للحسين واصحابه (ع)

<u>حدیث نمبر 6</u> (بحذف اسناد)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا

ایک دن صبح کے وقت ام المومنین حضرت ام سلمہ رحمۃ اللہ علیہا رو رہی تھیں۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ کیوں گریہ کررہی ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے بیٹے حسین علیہ السلام گذشتہ روز قتل ہو چکے ہیں اور یہ اس لیے کہ جب سے رسولؐ خدا اس دنیا سے چلے گئے ہیں میں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا لیکن آج رات میں نے آپ کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا اور غمزدہ تھے۔ میں نے عرض کیا یارسولؐ اللہ کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ آپؐ کا رنگ بدلا ہوا ہے اور آپ غمزدہ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں گذشتہ رات حسین علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی قبریں کھودتا رہا ہوں۔

شامِ غریباں کو ہاتف غیبی کے شعر

﴿قال أخبرني﴾ ابوحفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ علي بن عباس ﴿قال حدثنا﴾ عبدالكريم بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ سليمان بن مقبل الحارثي ﴿قال حدثني﴾ محفوظ بن المنذر ﴿قال حدثني﴾ شيخ من بني تميم كان يسكن الرابية قال سمعت ابي يقول ما شعرنا بقتل الحسين (ع) حتى كان مساء ليلة عاشوراء فاني لجالس في الرابية ومعي رجل من الحي فسمعنا هاتفا يقول

والله ما جئتكم حتى بصرت به ... بالطف منعفر الخدين منحورا
وحوله فتية تدمى نحورهم ... مثل المصابيح يعلون الدجى نورا
وقد حثثت قلوصي كي اصادفهم ... من قبل ما أن يلاقوا الخرد الحورا
فعاقني قدر والله بالغه ... وكان أمراً قضاه الله مقدورا
كان الحسين سراجا يستضاء به ... الله يعلم أني لم أقل زورا
صلى الاله على جسم تضمنه ... قبر الحسين حليف الخير مقبورا
مجاوراً لرسول الله في غرف ... وللوصي وللطيار مسروراً

فقلت له من انت يرحمك الله قال انا وابي من جن نصيبين اردنا موازرة الحسين (ع) ومواساته بانفسنا فانصرفنا من الحج فاصبناه قتيلا

حدیث نمبر 7 (مختصر سا)

محفوظ بن منذر نے روایت کی ہے کہ بنوتمیم کے ایک بزرگ بیان کرتے ہیں میں رابیہ میں سکونت پذیر تھا اور عاشورہ کی رات یعنی شام غریباں کے وقت اپنے ربیہ (ٹیلہ) پر بیٹھا ہوا تھا اور میرے ساتھ قبیلہ بنی تمیم میں سے ایک مرد بھی تھا کہ ہم نے ایک ہاتف سے شہادت حسین علیہ السلام پر اشعار سنے وہ یوں کہہ رہا تھا

والله ما جئتكم حتى بصرت به

بالطف معفر الخدين منحورا

"خدا کی قسم جب میں تمہارے پاس آیا ہوں تو میں نے حسینؑ کو
صحرائے کربلا میں خاک وخون میں غلطاں ہوئے دیکھا ہے"۔

وحوله فتية تدمى نحورهم

مثل المصابيح يعلون الدجى نورا

"حضرتؑ کے گرد بہت سے جوان ہم نے دیکھے ہیں کہ جن کی گردنوں
سے خون جاری تھا جو چراغ کی مانند چاروں طرف چمک رہا تھا"۔

وقد حثثت قلوصي كي اصادفهم من قبل ما ان يلاقو الحرد محور

"ہم نے اپنے گھوڑے کو دوڑایا کہ شاید ہم ان کو پالیں قبل اس کے حوران
جنت ان کو اپنی آغوش میں لے لیں"۔

فعاقني قدر والله بالغه

وكان امراً قضاه الله مقدورا

"مگر تقدیر نے نہیں چاہا اور اس پر افسوس ہے اور خدا کی تقدیر ہو کر

رہنے والی ہے"۔

کان الحسین سراجا یستضاء به

الله یعلم انی لم اقل زورا

"حسینؑ وہ چراغِ ہدایت ہے کہ اس سے روشنی طلب کی جائے' اللہ جانتا ہے کہ میں غلط نہیں کہتا"۔

صلی الاله علی جسم تضمنه

قبر الحسین حلیف الخیر مقبورا

" اللہ تعالیٰ اس جسم پر درود نازل کرے جس کو قبر حسینؑ نے اپنے اندر رکھا ہے جو بہت اچھی قبر کا حلیف ہے"۔

مجاوراً لرسول الله فی غرف

وللوصی وللطیار مسروراً

" وہ رسولِ خدا محمد مصطفیٰ کا جنت میں ہمسایہ ہے اور آپ وصی اور طیار کی جنت میں خوش ہے"۔

پس ہم نے اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ خدا آپ پر رحم کرے تو اس نے کہا کہ میں اور میرا باپ نصیبین کے جن ہیں اور ہم امام حسین علیہ السلام کی مدد و نصرت کے لیے آئے تھے۔ جب ہم حج سے واپس آئے تو آپ ہمارے آنے سے پہلے شہید ہو چکے تھے۔

جناب زینب بنت علی علیہ السلام کا خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوعبدالله محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثني﴾ احمد بن محمد الجوهری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مهران ﴿قال حدثنا﴾ موسی بن عبدالرحمن المسروقی عن عمر بن عبد الواحد عن

اسماعيل بن راشد عن حذلم بن ستير[1] قال قدمت الكوفة في محرم سنة
حدى وستين عند منصرف علي بن الحسين (ع) بالنسوة من كربلا
ومعهم الأجناد يحيطون بهم وقد خرج الناس للنظر اليهم فلما اقبل بهم
على الجمال بغير وطاء جعل نساء اهل الكوفة يبكين ويلتدمن فسمعت
علي بن الحسين عليه السلام وهو يقول بصوت ضئيل وقد نهكته العلة
وفي عنقه الجامعة ويده مغلولة الى عنقه الا ان هؤلاء النسوة يبكين فمن
قتلنا قال ورأيت زينب بنت علي (ع) ولم ار خفرة قط انطق منها كانما
تفرغ عن لسان امير المؤمنين عليه السلام قال وقد اومأت الى الناس ان
اسكتوا فارتدت الأنفاس وسكنت الأصوات فقالت الحمد لله والصلاة على
ابي رسول الله (ص) اما بعد ياأهل الكوفة الختر والخذل فلا رقأت العبرة
ولا هدأت الرنة فما مثلكم الا كالتي نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا
تتخذون ايمانكم دخلا بينكم الا وهل فيكم الا الصلف النطف والصدر
الشنف خوارون في اللقاء عاجزون عن الأعداء ناكثون للبيعة مضيعون
للذمة فبئس ما قدمت لكم انفسكم ان سخط الله عليكم وفي العذاب انتم
خالدون اتبكون اي والله فابكوا كثيراً واضحكوا قليلا فلقد فزتم بعارها
وشنارها ولن تغسلوا دنسها عنكم ابدا فسليل خاتم الرسالة وسيد شباب
اهل الجنة وملاذ خيرتكم ومفزع نازلتكم وامارة محجتكم ومدرجة
حجتكم خذلتم وله قتلتم الا ساء ما تزرون وتكسا فلقد خاب السعي وتربت
الأيدي وخسرت الصفقة وبؤتم بغضب من الله وضربت عليكم الذلة
والمسكنة ويلكم اتدرون اي كبد لمحمد فريتم واي دم له سفكتم واي

---

[1] في بعض بشير

كريمه به اصبتم لقد جئتم شيئا اذا تكاد السموات يتفطرن منه وتنشق الأرض وتخر الجبال هدا ولقد ابتم بها خرماء شوهاء طلاع الأرض والسماء فعجبتم ان قطرت السماء دما ولعذاب الاخرة اخزى فلا يستخفنكم المهل فانه لا يحفزه البدار ولا يخاف عليه فوت الثار كلا ان ربك لبا لمرصاد قال ثم سكت فرأيت الناس حيارى قد ردوا ايديهم في افواههم ورأيت شيخا قد بكى حتى اخضلت لحيته وهو يقول كهولهم خير الكهول ونسلهم اذا عد نسل لا يخيب ولا يخزى[1]

__حدیث نمبر 8 (بحذف اسناد)__

حذیم بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتا ہے میں ۶۱ ہجری کے ماہِ محرم میں کوفہ آیا۔ جب علی بن حسین علیہ السلام کربلا سے کوفہ آئے تو آپ کے ساتھ لوگوں کا ایک لشکر تھا' جنہوں نے آپ کے ارد گرد گھیرا ڈال رکھا تھا اور لوگ آپ کو دیکھنے کے لیے باہر آ رہے تھے جب کہ آپ اور آپ کے ساتھ مستورات' وہ سب بغیر پالان کے اونٹوں پر سوار تھیں۔ کوفے کی عورتیں آپ پر رو رہی تھیں۔ میں نے سنا کہ علی بن حسین علیہ السلام کمزور آواز کے ساتھ کہہ رہے تھے جب کہ آپ بیمار تھے اور آپ کی گردن میں طوق تھا اور آپ کے ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ آگاہ ہو جاؤ! جن لوگوں نے ہمیں قتل کیا ہے ان کی عورتیں ہم پر گریہ کر رہی ہیں۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے زینب بنت علی علیہ السلام کو دیکھا اور میں نے ان سے زیادہ کسی باحیاء عورت کو نہیں دیکھا اور جب وہ بی بی علیہ السلام کی آواز میں بول رہی تھیں۔ آپ نے لوگوں کی طرف خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ پس لوگوں کے سانس رک گئے۔ اور گھنٹیوں کی آواز بند ہو گئی۔

---

1 في الاحتجاج ان السجاد (ع) قال لها اسكتي يا عمه انت بحمد الله عالمة غير معلمة وفهمة غير مفهمة

بی بی نے فرمایا کہ تمام حمد ہے اس ذات کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے اور صلوٰۃ و درود میرے نانا رسولؐ خدا پر ہوں۔

اے اہلِ کوفہ! تم بے وفا اور دھوکا دینے والے ہو۔ تم اعتبار کے قابل نہیں ہو اور نہ ہی تمہارا رونا قابلِ اعتماد ہے۔ تمہاری مثال اس بوڑھی عورت کی ہے جو مضبوط دھاگا کات کر کھول دیتی ہے۔ کیا تم نے اپنی قسمیں غداری کی قرار دی ہیں۔ تمہارے پاس سوائے چھچھورے پن اور برائیوں میں غلطاں ہونے کے کیا ہے؟ تم کنیزوں کی طرح تملق کرنا جانتے ہو اور ملاقات کرنے والوں کو خوار کرنے والے ہو۔ اور دشمن کے مقابلے میں عاجز ہو۔ اور بیعت کو توڑنے والے ہو اور ذمہ کو ضائع کرنے والے ہو اور کتنا برا عمل ہے جو تم نے اپنی آخرت کے لیے انجام دیا ہے اور تم نے خدا کو ناراض کیا اور اس کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔ اب تم رو رہے ہو۔

خدا کی قسم! زیادہ روؤ اور کم ہنسو۔ تم نے ایک ننگ و عار حاصل کر لیا ہے جس کی میل تم کبھی ختم نہیں کر سکتے، نہیں دھو سکتے۔ تم سید المرسل اور سید شباب اہل جنت کے خون کے دھبے کیسے دھو سکتے ہو؟ جو تمہاری نیکیوں کا ذخیرہ اور ملجا و ماوی تھا اور جو تمہاری مصیبتوں میں جائے پناہ تھے اور راہ ہدایت دکھانے والوں کے لیے ایک نورانی منارہ تھے اور سنت رسولؐ کے لیے تمہارا پیشوا و ہادی تھا۔ اس کو تم نے قتل کر دیا ہے اور کتنا برا تم نے اپنے لیے ذخیرہ کیا ہے اور تمہارے لیے بربادی اور ہلاکت ہے اور تمہاری امید خراب ہو چکی ہے اور تمہاری تجارت برباد ہو جائے۔ تم غضب خدا سے دوچار ہو چکے ہو۔ تم پر رسوائی اور ذلت کی مار ہو۔

اے کوفہ والو! تمہارے لیے ویل ہو۔ کیا تم جانتے ہو کہ تم نے محمدؐ کے کس جگر گوشہ کو قتل کیا ہے؟ اور اس کا خون زمین پر جاری کر دیا ہے اور کون سی حرمت کو تم نے ضائع کیا ہے اور کون سے کریم کو تم نے قتل کیا ہے کہ قریب ہے کہ آسمان اور زمین پُر ہو جائیں اور

زمین اور آسمان اس پر گریہ کریں۔ تم اس پر تعجب کر رہے ہو کہ آسمان اس پر خون کیوں برسا رہا ہے۔ آخرت کا عذاب تو اس سے بھی سخت ہوگا۔ جب تم کو کوئی چھڑانے والا نہیں ہوگا اور اس کی مہلت سے دھوکا نہ کھانا' کیونکہ اس کو فوت ہونے کا خطرہ نہیں ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارا رب تمہاری کمین میں ہے۔

راوی بیان کرتا ہے آپ پھر خاموش ہو گئیں۔ میں نے دیکھا کہ لوگ پریشان تھے اور اپنی انگلیاں منہ میں دباتے تھے۔ پھر میں نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ وہ کھڑا رو رہا تھا اور اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر تھی اور وہ کہہ رہا تھا: تمہارے بزرگ سب بزرگوں سے بہتر ہیں اور تمہاری عورتیں سب عورتوں سے افضل ہیں اور تمہاری نسل کو کوئی رسوا اور ذلیل نہیں کر سکتا۔

سب سے پہلے اشعار جو امام حسین علیہ السلام کے مرثیہ میں پڑھے گئے

﴿أخبرني﴾ أبو عبدالله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال أخبرني﴾ محمد بن إبراهيم ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن أبي سعيد الوراق ﴿قال حدثني﴾ مسعود بن عمرو الجحدري ﴿قال حدثني﴾ إبراهيم بن رباح قال أول شعر رثي به الحسين (ع) قول عقبة بن عمرو السهمي من بني سهم بن عوف بن غالب

إذا العين قرت في الحياة وأنتم　　تخافون في الدنيا فأظلم نورها

مررت على قبر الحسين بكربلا　　ففاض عليه من دموعي غزيرها

فما زلت أرثيه وأبكي لشجوه　　ويسعد عيني دمعها وزفيرها

وبكيت من بعد الحسين عصائبا　　أطافت به من جانبيها قبورها

سلام على أهل القبور بكربلاء　　وقل لها مني سلام يزورها

سلام بآصال العشي والضحى تؤديه نكباء الرياح ومورها

ولا برح الوفاد زوار قبره يفوح عليهم مسكها وعبيرها

حدیث نمبر 9 (محذوف اسناد)

جناب ابراہیم بن راشد نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے اشعار جو امام حسین علیہ السلام کے مرثیے میں پڑھے گئے وہ عقبہ بن عمرو سہمی نے میرے بیٹے سہم بن عوف بن غالب کا قول ہے

اذا العين قرت في الحياة وانتم

تخافون في الدنيا فاظلم نورها

"اگر زندگانی دنیا میں آنکھوں کو ٹھنڈک ہو اے آل محمدؐ اگر تم ستائے جاؤ تو آنکھوں میں ٹھنڈک کے بدلے تاریکی آجاتی ہے"۔

مررت على قبر الحسين بكربلا

ففاض عليه من دموعي غزيرها

"میں قبر حسینؑ کی طرف سے گزرا تو میری آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب بہہ نکلا"۔

فما زلت ارثيه وابكي لشجوه

ويسعد عيني دمعها وزفيرها

"پس میں ہمیشہ آپؑ پر مرثیہ پڑھتا رہوں گا اور روتا رہوں گا میری آنکھ میرے آنسوؤں میں میری مدد کرے گی"۔

وبكيت من بعد الحسين عصائبا

اطافت به من جانبيها قبورها

حسین علیہ السلام کے بعد میں اس گروہ پر گریہ کروں گا جس کی

قبریں آپ کی قبر کے اردگرد ہیں"۔

سلام علی اهل القبور بكربلاء

وقل لها مني سلام يزورها

"میرا سلام ہو کربلا کی اہلِ قبور پر اور جو ان کی زیارت کرے اس پر میرا سلام ہو"۔

سلام بآصال العشي والضحى

تؤديه نكباء الرياح ومورها

"میرا سلام ان پر شام و سحر اور ظہر کے وقت اور بادِ مخالف سے اڑنے والی غبار پر"۔

ولا برح الوفاد زوار قبره

يفوح عليهم مسكها وعبيرها

"اور ہمیشہ ان پر زیارت کرنے والوں کا ان پر جھرمٹ رہے اور وہ ان کو مشک و عنبر چھڑکتے رہیں"۔

دعبل کا امام حسین علیہ السلام کی شان میں قصیدہ

قال اخبرنا ابو عبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال حدثني عبدالله بن يحيى العسكري قال حدثني احمد بن زيد بن احمد قال حدثنا محمد بن يحيى بن اكثم ابوعبدالله قال حدثني ابي يحيى بن اكثم القاضي قال اقدم المأمون دعبل بن علي الخزاعي رحمه الله وآمنه على نفسه فلما مثل بين يديه وكنت جالسا بين يدي المأمون فقال له انشدني قصيدتك الكبيرة فجحدها دعبل وانكر معرفتها فقال له لك الامان عليها كما آمنتك على نفسك فانشده

تسف جارتي لما رأت زوري ... وعدت الحلم ذنبا غير مغتفر
ترجو الصبا بعد ما شابت ذوائبها ... وقد جرت طلقا في حلبة الكبر
اجارتي ان شيب الرأس اقلقني ... ذكر المعاد وارضاني عن القدر
لو كنت اركن للدنيا وزينتها ... اذا بكيت على الماضين من نفر
اخنى الزمان على اهلي فصدعهم ... تصدع الشعب لاقى صدمة الحجر
بعض اقام وبعض قد اهاب به ... داعي المنية والباقي على الأثر
اما المقيم فاخشى ان يفارقني ... ولست أوبة من ولى بمنتظر
اصبحت اخبر عن اهلي وعن ولدي ... كحالم قص رؤيا بعد مدكر
لولا تشاغل عيني بالأولى سلفوا ... من اهل بيت رسول الله لم اقر
وفي مواليك للمحزون مشغلة ... من ان يبيت لمفقود على اثر
كم من ذراع لهم بالطف بائنة ... وعارض بصعيد الترب منعفر
امسى الحسين ومسراهم لمقتله ... وهم يقولون هذا سيد البشر
يا امة السوء ما جازيت احمد في ... حسن البلاء على التنزيل والسور
خلفتموه على الأبناء حين مضى ... خلافة الذئب في انقاض ذي بقر

قال يحيى بن سفدي: تنامون في حاجة الفصت وعدت اليه وقد نتهى

دعبل في قوله

لم يبق حي من الأحياء نعلمه ... من ذي يمان ولا بكر ولا مضر

---

(١) مذكور في الاغاني ج ٨ ص ٥٨ البيت الخامس وهو "قوما قتلتم الخ" وكذلك
السادس وهو بعد حرف الخ وابدلهما ببيتين بعد قوله "اربع بطوس الخ" والبيتان:
فيه ... في طوس خير الارض كلهم ... وخير شرهم ... من البشر
... بسبع ... من ... قرب ... ولا ... على الزكي بقرب الرجس من ضرر

الا وهم شركاء فی دمائهم — كما تشارك يسر على جزر
قتلا واسراً وتخويفا ومنهبة — فعل الغزاة بارض الروم والخزر
ارى امية معذورين ان قتلوا — ولا ارى لبنى العباس من عذر
قوم قتلتم على الاسلام اولهم — حتى اذا استمكنوا جازوا على الكفر
ابناء حرب ومروان واسرتهم — بنومعيط ولاة الحقد والوغر
اربع بطوس على قبر الزكى بها — ان كنت تربع من دين على وطر
هيهات كل امرئ رهن بما كسبت — له يداه فخذ ما شئت او فذر

قال فضرب المأمون عمامته الأرض وقال صدقت يا دعبل

حدیث نمبر 10: (بحذف اسناد)

ابو یحیی بن القاسم رازی نے بیان کیا ہے کہ مامون رشید کے پاس دعبل بن علی الخزاعی رحمۃ اللہ آیا اور اس نے اپنے بارے میں امان طلب کی۔ جب وہ اس کے پاس آیا تو میں مامون کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے ایک قصیدہ پڑھا

تأسف جارتی لما رأت زوری
وعدت الحلم ذنبا غیر مغتفر

"مجھے افسوس ہے اپنے ہمسائے پر جب اس نے میری کمزوری کو دیکھا
تو اس نے مجھے اس گناہ پر حلم کا وعدہ کیا جو بخشش کے قابل نہیں ہے"۔

ترجو الصبا بعد ماشابت ذوائبه
وقد جرت طلقا فی حلبة الکبر

"وہ امید رکھتا ایک صبح کو جس وقت بچے جوان اور جوان بوڑھے
ہو جائیں گے"۔

اجارتی ان اشیب الرأس قلتنی
ذکر المعهد وارضانی عن القدر

"اے میرے ہمسائے! موت وقیامت کی یاد نے مجھے بوڑھا کردیا ہے اور میں اس کی قدر پر راضی ہوں"۔

لو کنت ارکن للدنیا وزینتھا

ذا بکیت علی الماضین من نفر

"اگر میں اس دنیا اور اس زینت پر بھروسہ کرتا تو میں گزشتہ لوگوں پر گریہ کرتا رہتا"۔

خنی الزمان علی اھلی فصدعھم

تصدع الشعب لاقی صدمۃ الحجر

"زمانہ اپنے اہل پر ظلم کرتا ہے پس ان کو پچھاڑ دیتا ہے جوانوں کو پچھاڑ دیتا ہے جیسے پتھر پھٹ جاتے ہیں"۔

بعض اقام وبعض قد اجاب بہ

داعی المنیۃ والباقی علی الأثر

"بعض کھڑے ہیں اور بعض پہنچ رہے ہیں اور موت کو لبیک کہہ چکے ہیں اور باقی ان کے پیچھے ہیں"۔

اما المقیم فاخشی ان یفارقنی

ولست أوبۃ من ولی بمنتظر

"لیکن جو کھڑے ہیں وہ خوف زدہ ہیں کہ مجھے جدا کردیں گے میں ان میں سے نہیں ہوں میں ولی کا منتظر ہوں"۔

اصبحت اخیر عن اھلی وعن ولدی

کحالم قص رؤیا بعد مدکر

"میں اپنے اہل اور اپنی اولاد کے لیے خبر بن جاؤں جیسے کہ اس

تیرے بعد اس کی خواب نہیں دیکھی"۔

لولا تشاغل عینی بالأولی سلفوا

من اهل بیت رسول الله لم اقر

"اگر میری آنکھ کو گذشتہ لوگوں میں مشغول نہ ہو کہ جو رسول خدا کے اہلِ بیتؑ میں سے ہیں تو مجھے سکون نہ ملتا"۔

وفی موالیك للمحزون مشغلة

من ان یقیم بمقصور علی اثر

"اور تیرے چاہنے والوں کے غم نے ان کو مشغول کردیا اس کی اس کی اتباع پر قاصر ہیں"۔

کم من ذراع لهم بالطف بائنة

وعارض بصعید الترب منعفر

"اور کتنی زمین کا ذراع ہیں جو صحرا میں ان کے لیے اور مٹی کی جاذ نے ان کو خاک آلودہ کردیا ہے"۔

امسی الحسین ومسراهم لمقتله

وهم یقولون هذا سید البشر

"حسین علیہ السلام نے شام کی حالانکہ ان کو قتل کیا گیا اور وہ سب جانتے تھے وہ سید البشر ہے"۔

یاامة السوء ما جازیت احمد فی

حسن البلاء علی التنزیل والسور

"اے بری امت! تم نے نبی احمد کو کتنی بری جزاء دی ہے اس کے قرآن کے نازل ہونے اور سورتوں کے نازل ہونے پر"۔

خلفتموه على الأبناء حين مضى

خلافة الذئب في انقاض ذي بقر

''تم نے ہر خبر میں اس کی مخالفت کی ہے جب کہ بھیڑیا وہ حملہ کرتا
ہے صاحب بکری پر اس کو پچھاڑنے کے لیے''۔

یحییٰ بیان کرتا ہے مامون نے مجھے کسی حاجت کے لیے حکم دیا اور میں کھڑا ہو گیا۔
اور چلا گیا اور جب میں واپس آیا تو دعبل اس شعر تک پہنچ چکا تھا

لم يبق حي من الأحياء نعلمه

من ذي يمان ولا بكر ولا مضر

''زندہ لوگوں میں سے کوئی نہیں بچا اور ہم اس کو جانتے ہیں کہ
صاحب ایمان ہے لیکن وہ بنی بکر اور بنی مضر میں سے نہیں ہے''۔

الا وهم شركاء في دمائهم

كما تشارك ايسار على جزر

''یہ سارے ان کے خون میں شریک ہیں جیسا کہ مال دار شریک
ہوتے کسی جانور کے ذبح کرنے میں''۔

قتلا واسراً وتخويفا ومنهبة

فعل الغزاة بارض الروم والخزر

''وہ شریک ہیں ان کے قتل کرنے میں، قید کرنے میں، خوف و
ڈرانے میں جیسے اہل روم جنگوں میں کرتے تھے''۔

اري امية معذورين ان قتلوا

ولا اري لبني العباس من عذر

''میں امیہ کو تو ان کے قتل میں معذور جانتا ہوں لیکن بنی عباس کا کوئی

عذر قابل قبول نہیں ہے"۔

قوما قتلتم علی الاسلام او لهم

حتی اذا استملکوا اجازوا علی الکفر

وہ قوم ہے جنہوں نے اسلام پر ان کو قتل کیا بلکہ ان کا پہلا وہ ہے

جس نے ان پہلوں کو کفر پر قتل کیا"۔

ابناء حرب ومروان واسرتهم

بنومعیط ولاة الحقد والوغر

"حرب کے بیٹے اور مروان لیکن بنو معیط ان میں سے شیعی ہیں جو

کہ صاحب کینہ و بغض ہیں"۔

ربع بطوس علی قبر الزکی بها

ان کنت تربع من دین علی وطر

"میں طوس میں اس قبر زکی پر توقف کروں گا اگر تم توقف کرنے دو

اور یہ میری دینی حاجت ہے"۔

هیهات کل امرئ رهن بما کسبت

له یداه فخذ ما شئت او فذر

دور ہو جاؤ ہر مرد اپنے عمل کا مرہون منت ہے جو اس نے کیا ہے وہ

اس سے خواہ رسوا ہو جائے یا عزت دار"۔

راوی بیان کرتا ہے کہ مامون نے اپنا عمامہ زمین پر گرا دیا اور کہا کہ اے دعبل! تو

نے سچ کہا ہے۔

میرا تعلق دنیا اور آخرت میں قائم ہے

﴿قال أخبرني﴾ جعفر بن محمد رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ جعفر بن

محمد بن مسعود عن أبیه عن النصر العباسی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن حاتم ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن معاذ ﴿قال حدثنی﴾ زکریا بن عدی ﴿قال حدثنا﴾ عبید بن عمرو عن عبداللہ بن محمد بن عقیل عن حمزة بن ابی سعید الخدری عن أبیه قال سمعت رسول اللہ (ص) یقول علی المنبر ما بال اقوام یقولون ان رحم رسول اللہ لا ینفع یوم القیمة بلی واللہ ان رحمی لموصولة فی الدنیا والآخرة و انی ایها الناس فرطکم علی الحوض یوم القیمة فاذا جئتم قال رجل یارسول اللہ انا فلان بن فلان فاقول اما النسب فقد عرفته لکنکم اخذتم بعدی ذات الشمال وارددتم علی اعقابکم القهقری۔

حدیث نمبر 11: (بحذف اسناد)

جناب حمزہ بن ابوسعید خدری نے اپنے والد سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے منبر پر فرمایا

تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم کہتے ہو کہ میرے ساتھ رشتہ داری اور تعلق قیامت کے دن کوئی فائدہ نہیں دے گا' حالانکہ خدا کی قسم! میرے ساتھ تعلق اور رشتہ داری دنیا اور آخرت دونوں میں قائم رہے گا۔

اے لوگو! جب تم حوض کوثر پر وارد ہو گے تو میں تم کو وہاں سے ہٹا دوں گا اور ایک مرد کہہ دے گا یارسول اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں۔ پس میں اس سے کہوں گا کہ میں تمہارے نسب کو جانتا ہوں لیکن تم نے میرے بعد ذات الشمال کی اتباع کر لی تھی اور تم میرے بعد الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔

اے جہنم یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے

﴿حدثنی﴾ ابو المظفر بن محمد الوراق ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی محمد بن همام ﴿قال حدثنا﴾ ابوسعید الحسن بن زکریا البصری ﴿قال حدثنا﴾

عمر بن المخارق ﴿قال حدثنا﴾ ابومحمد الترسی عن منصر بن سوید عن عبدالله بن مسکان عن ابی بصیر عن ابی جعفر محمد الباقر (ع) قال قال رسول الله (ص) کیف بك یاعلی اذا وقفت علی شفیر جہنم وقد مد الصرط وقیل للناس جوزوا وقلت لجهنم هذا لی وهذا لك فقال علی (ع) یارسول الله ومن اولئك قال اولئك شیعتك معك حیث کنت

حدیث نمبر 12 (بحذف اسناد)

جناب ابوبصیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

یا علی! اس وقت آپ کیسا محسوس کریں گے کہ جب جہنّم کے کنارے پر آپ کھڑے ہوں گے اور پل صراط لگایا گیا ہوگا اور لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس سے گزرو تو آپ جہنّم سے کہہ رہے ہوں گے کہ یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے۔ علی علیہ السلام نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! وہ لوگ کون ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا وہ آپ کے شیعہ ہوں گے اور جہاں آپ ہوں گے وہاں وہ ہوں گے۔

بھائیوں کی ملاقات

﴿حدثنی﴾ الشریف الصالح ابومحمد الحسن بن حمزة رحمه الله قال حدثنی ابوالحسن علی بن الفضل ﴿قال حدثنی﴾ ابوتراب عبیدالله بن موسی قال حدثنی ابوالقاسم عبدالعظیم بن عبدالله الحسنی رحمه الله قال سمعت اباجعفر محمد بن علی بن موسی (ع) یقول ملاقات الاخوان مشرة وتلقیح للعقل وان کان نزراً قلیلا وصلی الله علی سیدنا محمد النبی وآله الطاهرین وسلم

حدیث نمبر 13 (بحذف اسناد)

جناب ابوالقاسم عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی بن موسیٰ علیہم السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا بھائیوں سے ملاقات زندگی میں اضافہ اور عقل کو زیادہ کرتی ہے اگرچہ یہ بہت کم و قلیل ہی کیوں نہ ہو۔

●●●

مجلس نمبر 39

[بروز ہفتہ ۱۳ رمضان المبارک سال ۱۴۲۱ ہجری قمری]

دنیا کے تمام لوگوں سے ناامیدی ظاہر کرو

﴿قال أخبرني﴾ احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ ابي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار ﴿قال حدثنا﴾ علي ابن محمد القاشاني عن الاصفهاني عن المنقري عن حفص بن غياث القاضي قال سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد عليه السلام يقول اذا اراد احدكم الايسأل الله تعالى شيئا الا اعطاه الله فلييئس من الناس كلهم ولا يكون له رجاء الا من عندالله عزوجل فانه اذا علم الله تعالى ذلك من قلبه لم يسأله شيئا الا اعطاه فحاسبوا انفسكم قبل ان تحاسبوا فان مكة القيمه خمسون موقفا كل موقف مقام الف سنة ثم تلاهذه الآية (في يوم كان قدره خمسين الف سنة)

<u>حديث نمبر 1:</u> (حذف اسناد)

جناب حفص بن غیاث القاضی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

اگر تم میں سے کوئی بندہ یہ چاہتا ہے کہ وہ ایسا ہو جائے کہ جو بھی خدا سے سوال کرے وہ اس کو عطا کر دے تو پھر تمام لوگوں سے ناامید ہو جاؤ اور خدا کے علاوہ کسی اور

سے امید نہ رکھو اور جب اللہ تعالیٰ جان لیتا ہے کہ تمہارے دل میں اُس کے علاوہ کسی اور کی امید و آرزو نہیں ہے تو اُس وقت تم جس چیز کا اُس سے سوال کرتے ہو تو وہ تمہیں عطا کرتا ہے پس اپنے آپ کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے کیونکہ قیامت کے دن پچاس مقام پر تم کو کھڑا کیا جائے گا اور ہر مقام پر ایک ہزار سال تک تمہیں کھڑا ہونا پڑے گا۔ پھر آپؑ نے اس آیت کی تلاوت کی "قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا"۔

عبداللہ بن عباسؓ کی اپنے بیٹے کو وصیت

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد حبیش الکاتب عن الحسن ابن علی الزعفرانی عن ابی اسحق ابراهیم بن محمد الثقفی عن حبیب ابن نصر عن احمد بن بشیر بن سلیمان عن هشام بن محمد عن ابیه محمد بن سایب عن ابراهیم بن محمد الیمانی عن عكرمة قال سمعت عبدالله بن عباس يقول لابنه علی بن عبدالله ليكن كنزك الذي تدخره العلم كن به اشد اغتباطا منك بكنز الذهب الأحمر فاني مودعك كلاما ان انت وعيته جمع لك به خير امر الدنيا والآخرة لاتكن ممن يرجو الآخرة بغير عمل ويؤخر التوبة لطول الأمل ويقول في الدنيا قول الزاهدين ويعمل فيها عمل الراغبين ان اعطى منها لم يشبع وان منع منها لم يقنع يعجز عن شكر ما اوتي ويبتغي الزيادة فيما بقي ويأمر بما لاياتي يحب الصالحين ولايعمل عملهم ويبغض الجاهلين وهو احدهم ويقول لم اعمل فاتعنى لا اجلس فاتمنى وهو يتمنى المغفرة وقد دأب في المعصية قد عمر ما يتذكر فيه من تذكر يقول فيما ذهب لو كنت عملت ونصبت كان ادخر لي ويعصي ربه عز اسمه فيما بقي غير مكترث ان سقم ندم على العمل وان صح امن واغتر واخر العمل معجب بنفسه مادام في العافية اذا ابتلى ان

رغب اشر وان بسط له هلك تغلبه نفسه على ما يظن ولا يغلبها ما يستيقن لايثق من الرزق بما قد ضمن له ولا يقنع بما قسم له ثم يرغب قبل ان ينصب ولا ينصب فيما يرغب ان استغنى بطروان افتقر قنط فهو يبتغي الزيادة وان لم يشبع ويضيع من نفسه ما هو اكره يكره الموت لاسائته ولا يدع الاسائة في حيوته ان عرضت شهوته واقع الخطيئة ثم تمنى التوبة وان عرض له عمل الآخرة دافع يبلغ في الرغبة حين يسأل ويقصر في العمل حين يعمل فهو بالطول مدل وفي العمل مقل يبادر في الدنيا يعيا بمرض قد افاق وقع الخطايا ولم يعوض يخشى الموت ولا يخاف الفوت يخاف على غيره باقل من ذنبه ويرجو لنفسه بدون عمله وهو على الناس طاعن ولنفسه مداهن يرى الأمانة مارضى ويرى الخيانة ان سخط ان عوفى ظن انه قد تاب وان ابتلى طمع في العافية وعادلا يبيت قائما ولا يصبح صائما وهمه الغذاء ويمسي ونيته العشاء وهو مفطر يتعوذ بالله من فوقه ولا ينجو بالعوذ منه من هو دونه يهلك في بغضه اذا ابغض ولايقصر في حبه اذا احب يغضب من اليسير ويعصى على الكثير فهو يطاع ويعصى والله المستعان

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

جناب عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبداللہ ابن عباس سے سنا کہ انہوں نے اپنے بیٹے علی بن عبداللہ کو وصیت فرماتے ہوئے کہا: اے بیٹے! علم کو اپنے لیے سب سے بڑا خزانہ قرار دو اور اپنے آپ کو سرخ سونے سے زیادہ اس کے ساتھ خوشحال قرار دو۔ میں تجھے ایک کلام امانت دے رہا ہوں اگر تو نے اس کو محفوظ رکھا تو اس سے فائدہ حاصل کرے گا اور یہ تیرے لیے دنیا و آخرت میں اچھی ہے۔ اے فرزند ارجمند! بغیر عمل کے آخرت میں اچھائی کی امید نہ رکھو اور لمبی آرزوؤں کی وجہ سے توبہ کو مؤخر نہ کرو

ور دنیا میں زاہدین والی باتیں اور ان میں راغب لوگوں والا عمل نہ کرو۔ اگر تم کو ساری دنیا دے دی جائے تو اُس سے سیر نہ ہو۔ اور اگر تم کو اس سے روک دیا جائے تو قانع نہ ہو۔ جو تم کو اس سے ملے اس کے شکر کرنے سے عاجز نہ ہو جاؤ۔ اور جو باقی ہے اس کی زیادتی کی خواہش نہ کرو ور جو تجھے نہ ملے اس کے بارے میں امر نہ لو۔ ایسا نہ ہو کہ نیک لوگوں سے محبت کرو اور ان کے اعمال کو انجام نہ دو' اور جاہلین سے بغض کرتے رہو' جب تم خود ان میں سے ہو۔ پھر اُنہوں نے فرمایا جو عمل مجھے تھکا دے وہ میں نہیں کرتا (یعنی میانہ روی کرنا چاہیے)۔ اور میں اس کے ساتھ نہیں بیٹھتا جو یہ چاہتا ہو کہ تو اس کی مغفرت کی خواہش کرے اور وہ نافرمانی کی کوشش کرے اور اپنی زندگی میں ذکر اور تذکر کو لازم قرار دو' جو تجھ سے چلا جائے اس کے بارے میں یہ نہ کہو کہ اگر میں اس کو انجام دیتا اور اس کو پالیتا تو یہ میرے لیے ذخیرہ ہوتا۔ اپنے رب کی بے پروائی میں نافرمانی نہ کرو۔ اگر بیمار ہو جاؤ تو اپنے عمل پر پشیمانی کرو۔ ور اگر سالم رہو تو اپنے آپ کو امن اور غافل نہ رہو۔ اور جو عمل تجھے تعجب میں ڈال دے اس کو موخر رکھو' جو تجھے معاف کر دیے گئے ہیں ایسے نہ ہو جاؤ اور جب کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو پھر وہ نا اُمید ہو جاتا ہے اور فارغ ہوتا ہے تو سب سے زیادہ شریر ہو جاتا ہے اور اگر اس کو کھلا آزاد چھوڑ دیا جائے تو پھر وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور اپنے نفس پر گمان دشمن کو غائب کرتا ہے اور جو یقین آور ہو اس کو غالب نہیں ہونے دیتا اور رزق میں سے س کے مقدر میں قرار دیا ہے اس پر بھروسہ نہیں کرتا' اور جو خدا نے اُس کی قسمت میں قرار دیا ہے اس پر وہ قانع نہیں ہوتا۔ اور جب تک اس کو معین نہ کیا جائے اُس وقت تک اس میں رغبت نہیں رکھتا۔ اور جس میں رغبت رکھتا ہے اُس کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اگر مستغنی ہو جائے تو لپک جاتا ہے اور اگر محتاج رہے تو قناعت کرتا ہے۔ پس وہ زیادتی کو طلب کرتا ہے اگرچہ وہ سیر نہیں ہوتا۔ اور جو اس کو ناپسند ہو اُس کو ضائع کر دیتا ہے ور اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے موت کو ناپسند کرتا ہے اور اپنی زندگی میں نافرمانی

چھوڑنے کو تیار نہیں ہے۔ اگر اس کو شہوت یعنی خواہش نفس عارض ہو جائے تو خطاء کر دیتا ہے۔ پھر وہ توبہ کی تمنا کرتا ہے اور اگر اس کے سامنے آخرت کا کوئی عمل ہو جائے تو اس کو ترک کر دیتا ہے۔ اور جب سوال کرتا ہے تو انتہائی رغبت ظاہر کرتا ہے ور جب عمل کرتا ہے تو اس وقت سستی ظاہر کرتا ہے۔ وہ لمبی آرزو رکھتا ہے لیکن عمل قلیل کرتا ہے۔ دنیا میں جلدی کرتا ہے اور جب مریض ہوتا ہے تو عیب نکالتا ہے اور جب صحت مند ہو جائے تو خطاء کرتا ہے اور وہ اس روش کو ترک نہیں کرتا۔ وہ موت سے ڈرتا ہے ورفوت ہونے سے نہیں ڈرتا۔ یعنی ضائع ہونے سے نہیں ڈرتا۔ دوسروں کے چھوٹے گناہ سے بھی ڈرتا ہے ورخود بغیر عمل کے امید رکھتا ہے۔ لوگوں کو برائی کے طعنے دیتا ہے لیکن اپنے نفس میں وہ برائی پر باقی رہتا ہے۔ جب راضی ہو تو امانت کا خیال رکھتا ہے ور جب ناراض ہو تو خیانت کرتا ہے۔ اگر عافیت میں ہو تو گمان کرتا ہے کہ وہ توبہ کرنے والا ہے۔ اور اگر وہ کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو پھر وہ عافیت کا طمع کرتا ہے۔ وہ روتا ہے اس حال میں کہ رات کو قیام نہیں کرتا اور دنوں کو روزہ نہیں رکھتا اور اس کی رغبت دن رات کھانا ہے عشاء کی نیت کرتا ہے۔ وہ افطار کرنے والا ہوتا ہے اور اپنے سے بڑے کے ذریعے اللہ سے پناہ طلب کرتا ہے۔ اور چھوٹے کے برعمل پر اللہ کی پناہ پر بھی اس کو نجات نہیں دیتا۔ جب بغض وغضب کرتا ہے تو اس وقت ہلاک ہوتا ہے اور جب وہ محبت کرتا ہے تو محبت میں کمی نہیں کرتا۔ کم ملے تو غضب ناک ہوتا ہے اور زیادہ پر نافرمانی کرتا ہے۔ تب وہ اطاعت چاہتا ہے لیکن نافرمانی کرتا ہے اللہ مدد کرنے والا ہے۔

جنت کی نشانیاں آل محمدؐ میں سے آئمہ ہیں

﴿قال حدثنی﴾ ابو محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن محمد بن سلیمان الباغندی ﴿قال حدثنا﴾ هرون بن حاتم ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن توبة ومصعب بن سلام عن ابی اسحٰق عن ربیعة السعدی

قال أتيت حذيفة بن اليمان رحمه الله فقلت له حدثني بما سمعت من رسول الله (ص) أو رأيته لأعمل به قال فقال لي عليك بالقران فقلت له قد قرأت القرآن وانما جئتك لتحدثني بما لم اره ولم اسمعه ، اللهم اني اشهدك على حذيفة اني أتيته ليحدثني بما لم اره ولم اسمعه من رسول الله (ص) وانه قد منعنيه وكتمنيه فقال حذيفة ياهذا قد بلغت في الشدة ثم خذها قصيرة من طويلة وجامعة لكل امرك ان آية الجنة في هذه الأمة لنبيه (ص) انه ياكل الطعام ويمشي في الأسواق فقلت له بين لي اية الجنة في هذه الامة فتبعها وبين آية النار فتجنبها فقال لي والذي نفسي بيده ان آية الجنة والهداة اليها الى يوم القيمة ائمة الحق لآل محمد (ع) وان آية النار وائمة الكفر والدعاة اليها الى يوم القيمة لغيرهم

حدیث نمبر 3 (بحذف اسناد)

ربیعہ السعدی نے بیان کیا ہے کہ میں حذیفہ یمانی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے اس سے کہا کہ جو کچھ آپ نے رسولؐ خدا سے سنا ہے وہ مجھے بیان کریں تاکہ میں اس پر عمل کر سکوں۔ اس نے مجھ سے کہا اپنے آپ پر قرآن نازل قرار دو۔ میں نے اس سے عرض کیا کہ میں نے قرآن کی تلاوت کی ہے اور کرتا ہوں۔ میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ میرے لیے وہ کچھ بیان کریں جو اس نے نہیں دیکھا اور نہ سنا ہے (یعنی حدیث رسولؐ)۔ اے اللہ! میں آپ کو گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں حذیفہ کے پاس آیا ہوں اور اس سے کہا ہے کہ مجھے وہ چیز بیان کر جس کو میں نے نہیں دیکھا اور نہ میں نے سنا ہے (یعنی حدیث و عمل)۔ رسولؐ خدا نے بیان کیے لیکن وہ مجھے اس سے محروم کر رہا ہے اور چھپا رہا ہے۔ پھر حذیفہ یمانی نے کہا اے فلاں! تو انتہا کو پہنچ چکا ہے تو اب تو اس کو اخذ کر لے۔ یہ ایک طویل حدیث میں سے چھوٹا سا جز ہے لیکن تیرے امر سے یہ جامع

ہے۔ اس امت و نبیؐ میں جنت کی نشانی کہ جو کھانا بھی کھاتے ہیں اور بازاروں میں بھی جاتے ہیں، پس میں نے اُس سے عرض کیا: میرے لیے واضح طور پر بیان کریں کہ اس اُمت میں جنت کی نشانی کون ہے تا کہ میں اُس کی اتباع کروں اور جہنم کی نشانی کون سی ہے تا کہ میں اُس سے دُوری اختیار کروں۔ پس اُس نے مجھے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس وقت دنیا کی نشانیاں اور قیامت تک جنت کی طرف ہدایت کرنے والے آلِ محمدؐ میں سے آئمہ ہدیٰ برحق ہیں اور جہنم کی نشانیاں اور کفر کے امام اور قیامت تک جہنم کی طرف بلانے والے ان کے (یعنی آلِ محمدؐ کے) غیر ہیں یعنی ان کے دشمن ہیں۔

ہر کوئی ہمارے محبّ سے محبت کرتا ہے تو وہ ہمارے ساتھ محبت کرتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ القاسم بن محمد الدلال ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن محمد المزنی ﴿قال حدثنا﴾ عثمان بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن التمیمی عن سیرة بن زید عن الحکم بن عتبة عن حبش بن المعتمر قال دخلت علی امیر المؤمنین علی امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب (ع) فقلت السلام علیك یاامیر المؤمنین ورحمة الله کیف امسیت قال امسیت محبا لمحبنا مبغضا لمبغضنا وامسی محبنا مغتبطا برحمة من الله کان ینتظرها وامسی عدونا یؤسس بنیانه علی شفا جرف هار فکان ذلك الشفا قد انهار به فی نار جهنم وکان ابواب الجنة قد فتحت لأهلها فهنیئا لأهل الرحمة برحمتهم والتعس لأهل النار والنار لهم یاحبیش من سره ان یعلم احب لنا ام مبغض فلیمتحن قلبه فان کان یحب ولینا فلیس بمبغض لنا وان کان یبغض ولینا فلیس بمحب لنا ان الله تعالی اخذ میثاقا لمحبنا بمودتنا فکتب فی الذکر اسم

مبغضنا نحن النجباء وافراطنا الأنبیاء۔

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

''حبش بن معتمر بیان کرتا ہے کہ میں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ سلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: السلام علیک یا امیر المومنین رحمتہ اللہ۔ آپ نے شام کیسے کی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے شام اس حالت میں کی ہے کہ اپنے محب کے ساتھ محبت کرتا ہوں اور اپنے دشمن کے ساتھ بغض رکھتا ہوں اور میں نے شام اس حالت میں کی ہے کہ میں اپنے محبت کرنے والوں کے لیے رحمت خدا کی امید رکھتا ہوں اور میں نے شام کی اس حالت میں کہ اپنے دشمن کو جہنم کے گڑھے کے کنارے پر دیکھ رہا ہوں۔ اور وہ گڑھا یہ ہے کہ جس میں جہنم کی آگ بھڑک رہی ہے اور جنت کے دروازے اس کے اہل کے لیے کھولے گئے ہیں۔ پس اہل رحمت کو مبارک ہو اور اُن کے لیے رحمت ہے اور اہلِ جہنم کو آگ نصیب ہو اور یہ اُن کے لیے ہی ہے۔

اے حبش! جو یہ چاہتا ہے کہ وہ معلوم کرے کیا وہ ہمارا محب ہے یا دشمن؟ پس وہ اپنے دل کا امتحان لے۔ اگر وہ ہمارے دوست سے محبت کرتا ہے تو ہمارے ساتھ دشمنی نہیں رکھتا۔ اور اگر وہ ہمارے دوست سے بغض رکھتا ہے تو وہ ہمارے ساتھ محبت نہیں رکھتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے محبت کرنے والوں سے ہماری مودت کا عہد لیا ہوا ہے اور ہم نے ہمارے دشمنوں کے نام لکھ دیے ہیں۔ ہم نجیب ہیں اور نبیوں کے علاوہ ہم سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔

بنی تمیم کے ایک مرد کی بیان کردہ روایت

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عوانه موسیٰ ابن یوسف بن اسد ﴿قال حدثنی﴾ عبدالسلام بن عاصم ﴿قال حدثنا﴾

اسحق بن اسماعيل بن حيويه ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن ابی قیس عن میسرة ابن حبیب عن المنهال بن عمرو ﴿قال أخبرني﴾ رجل من بني تميم قال كنا مع امير المؤمنين على بن ابى طالب (ع) بذى قار ونحن نرى انا سنختطف فى يومنا فسمعته يقول والله لنظهرن على هذه الفرقة ولنقتلن هذين الرجلين يعنى طلحه والزبير ولنستبيحن عسكرهما قال التميمى فأتيت عبدالله بن عباس فقلت له اما ترى الى ابن عمك وما يقول فقال لا تعجل حتى تنظر ما يكون فلما كان من امر البصرة ما كان اتيته فقلت لا ارى ابن عمك الا صدق فى مقاله فقال ويحك انا كنا نتحدث اصحاب محمد (ص) ان النبى (ص) عهد اليه ثمانين عهداً لم يعهد شيئ منها الى احد غيره فلعل هذا مما عهد اليه

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

منہال بن عمرو بیان کرتا ہے کہ بنو تمیم کے ایک مرد نے بیان کیا کہ ہم امیر مومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ مقام ذی قار میں تھے اور ہم دیکھ رہے تھے کہ ہم آج اُن سے (یعنی دشمن کے لشکر سے) چھین لیں گے۔ پس میں نے سنا کہ وہ کہہ رہے ہے خدا کی قسم! ہم اس گروہ پر ضرور غالب ہوں گے اور ہم ان دونوں کو (یعنی طلحہ و زبیر) ضرور قتل کر دیں گے اور ان دونوں کے لشکر کو نیست و نابود کر دیں گے۔ تمیمی بیان کرتا ہے کہ میں عبداللہ بن عباس کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا کیا آپ نے دیکھا ہے کہ آپ کے چچا کا بیٹا کیا کہہ رہا ہے؟ اُس نے کہا: جلدی نہ کرو جو کچھ وہ کہہ رہا ہے اُس کے ہونے کا انتظار کرو۔ جب ہم بصرہ کے معاملہ (یعنی جنگِ جمل) سے فارغ ہوئے تو میں نے پھر جناب عبداللہ سے کہا: میں نے آپ کے چچا کے بیٹے کو اپنے قول میں سچا نہیں پایا۔ اُس نے کہا وائے و افسوس ہے تیرے لیے کہ ہم اصحاب محمدؐ سب بیان کرتے ہیں یعنی عقیدہ

رکھتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے ان سے اسّی عہد لیے ہیں اور ان کے غیر سے ان میں سے ایک بھی عہد نہیں لیا گیا اور شاید یہ بھی ان میں سے ایک ہو۔

امام اور نبی کا اعطاء میں ہاتھ برابر ہوتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علي بن الحسين بن موسى بن بابويه القمي رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ ابي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابي القاسم عن احمد بن ابي عبدالله البرقي عن أبيه ﴿قال حدثني﴾ من سمع حدان ابن سدير قال سمعت ابي سدير الصوفي يقول رأيت رسول الله (ص) فيما يرى النائم وبين يديه طبق مغطى بمنديل فدنوت منه وسلمت عليه فرد علي السلام ثم كشف المنديل عن الطبق فاذا فيه رطب فجعل يأكل منه فدنوت منه فقلت يارسول الله ناولني رطبة فناولني واحدة فأكلتها ثم قلت يارسول الله ناولني اخرى فناولنيها فأكلتها وجعلت كلما أكلت واحدة سألت اخرى حتى اعطاني ثماني رطبات فأكلتها ثم طلبت منه اخرى فقال لي حسبك قال فانتبهت من منامي فلما كان من الغد دخلت على الصادق جعفر بن محمد (ع) وبين يديه طبق مغطى بمنديل كأنه الذي رأيته في المنام بين يدي النبي (ص) فسلمت عليه فرد علي السلام ثم كشف عن الطبق فاذا فيه رطب فجعل يأكل منه فعجبت لذلك وقلت جعلت فداك ناولني رطبة ولني فأكلتها وطلبت اخرى حتى طلبت ثمان رطبات ثم طلبت منه اخرى فقال لي لو زادك جدي رسول الله (ص) لزدناك فاخبرته الخبر فتبسم تبسم عارف بما كان –

حدیث نمبر 6 (بحذف اسناد)

حنان بن سدیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوسدیر صیرفی سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ ایک طبق کھجوروں کا جس پر رومال ڈالا ہوا تھا آپؐ کے سامنے موجود ہے۔ میں آپؐ کے قریب گیا اور سلام عرض کیا: آپؐ نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں اور قریب ہوا اور عرض کیا یا رسولؐ اللہ! ایک کھجور عطا فرمائیں۔ پس آپؐ نے مجھے ایک کھجور دے دی اور میں نے اُس کو کھالیا۔

پھر عرض کیا: ایک اور عطا فرمائیں تو آپؐ نے ایک اور عطا کردی۔ اس طرح ایک ایک کر کے آپؐ نے مجھے آٹھ کھجوریں عطا فرمائیں اور میں نے وہ کھائیں۔ پھر جب میں نے اور طلب کی تو آپؐ نے فرمایا کہ بس اتنا ہی کافی ہیں۔ پس جب میں نیند سے بیدار ہوا اور جب اگلی صبح ہوئی تو میں امام صادق جعفر بن محمد علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے ایک طبق کھجوروں کا آپؑ کے سامنے اسی طرح دیکھا جیسا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دیکھا تھا۔ اُس پر رومال ڈالا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا اور آپؑ نے میرے سلام کا جواب دیا۔ پھر آپؑ نے اس طبق سے رومال اٹھایا۔ اس میں تازہ کھجوریں تھیں۔ پس آپؑ نے اُن میں سے کھانی شروع کیں تو میں نے تعجب کیا اور عرض کیا

میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوجائیں! آپؑ مجھے بھی عطا فرمائیں گے۔ آپؑ نے ایک کھجور عطا کی۔ میں نے وہ کھائی؛ دوسری طلب کی تو آپؑ نے ایک اور عطا کی۔ اس طرح ایک ایک کر کے آٹھ کھجوریں آپؑ نے عطا فرمائیں اور میں نے وہ کھائیں۔ پس اس کے بعد جب دوبارہ طلب کی تو آپؑ نے فرمایا: اگر میرے نانا رسولؐ خدا نے تجھے اس سے زیادہ دی ہوتیں تو میں بھی اس سے زیادہ دیتا۔ پس میں نے آپؑ کو خواب سنایا تو آپؑ اس طرح مسکرائے جیسے جاننے والا مسکراتا ہے۔

کریم وراثتِ علم ہے

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ الشیخ الصالح عبد الله بن محمد بن عبیدالله بن یاسین قال سمعت العبد الصالح علی بن محمد بن علی الرضا (ع) بسر من رأی یذکر عن اٰبائه (ع) قال قال امیرالمؤمنین (ع) العلم وراثة کریمة والاداب حلل حسان و الفکرة مرآة صافیة والاعتذار منذر ناصح وکفیٰ بك ادبا لنفسك تذکرك ما کرهته من غیرك وصلی الله علی سیدنا محمد النبی وآله الطاهرین

حدیث نمبر 7 (بحذف اسناد)

ابوبکر محمد بن عمر جعابی نے بیان کیا ہے کہ مجھے شیخ الصالح عبداللہ بن محمد بن عبید اللہ بن یاسین نے بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالصالح علی بن محمد بن علی رضا علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے روایت کی ہے کہ امیر مومنین علیہ السلام نے فرمایا:

کریم وراثت علم ہے اور آداب خوبصورت زیور ہیں اور فکر انسان کو عبادت کی طرف مائل کرتی ہے اور عذر طلب کرنا ڈرنا اور نصیحت کرنے والا اور تیرے لیے ادب اتنا ہی کافی ہے کہ جو چیز تجھے غیر میں بری محسوس ہو اسے یاد رکھو یعنی اس کو ترک کرو اور اپنے مد نظر رکھو۔

●●●

مجلس نمبر 40

[بروز بدھ ۲۳ رمضان المبارک سال ۳۶۷ ہجری قمری]

ابن آدمؑ تجھ سے سوال کیے جائیں گے اُن کے جواب تیار کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد القمی رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ ابی عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب بن ابی حمزة الثمالی قال كان علی بن الحسين (ع) يقول ابن آدم لاتزال بخير ما كان لك واعظ من نفسك وما كانت المحاسبة من همك وما كان الخوف لك شعاراً و الحزن دثاراً ابن آدم انك ميت ومبعوث بين يدی الله عزوجل ومسؤل فاعد جواب

حديث نمبر 1 (مختصر اسناد)

حضرت ابوحمزہ ثمالی نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے

اے فرزند آدمؑ! جب تک تیرا اپنا نفس تیرے لیے واعظ نہیں بن جاتا اور محاسبہ نہیں کرتا اور خوف خدا تیرا شعار نہ بن جائے اور حزن وغم آخرت تیرا وظیفہ نہ بن جائے اُس وقت تک تو خیر حاصل نہیں کرسکتا۔ اے فرزند آدمؑ! تو نے مرنا ہے اور خدا کے سامنے پیش ہونا ہے اور تجھ سے سوالات کیے جائیں گے پس اُن کے جواب تیار کرلو۔

اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کرو

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن احمد بن محمد الجرجانی ﴿قال حدثنا﴾ سحق بن عبدوس ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عبداللہ بن سلیمان الحضرمی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسماعیل الأحمس ﴿قال حدثنا﴾ المحاربی عن بن بی بیلی عن الحکم بن عیینہ عن ابن ابی الدرداء عن أبیہ قال قال رجل فی عرض رجل عند النبی (ص) فرد رجل من القوم علیہ فقال رسول اللہ (ص) من رد عن عرض اخیہ کان لہ حجابا من النار

حدیث نمبر 2 (تحقیق اسناد)

ابو درداء نے بیان کیا ہے کہ ایک مرد رسولؐ کے سامنے اپنے بھائی کی ہتک عزت کرنا چاہتا تھا اور اسی کی قوم کے ایک مرد نے اُس کا دفاع کیا۔ اس پر رسولؐ خدا نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان (یعنی جہنم کی آگ) پردہ قرار دے گا یعنی آگ کو اُس پر حرام قرار دے گا۔

ہمارے راز کو پوشیدہ رکھنا راہِ خدا میں جہاد ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ رحمہ اللہ عن أبیہ عن سعد بن عبداللہ عن احمد بن ابی عبداللہ البرقی ﴿قال حدثنا﴾ سلیمان بن سمۃ الکندی عن محمد بن غزوان و عیسی بن ابی منصور عن بان بن تغلب عن ابی عبداللہ جعفر بن محمد (ع) قال نفس المهموم بظلم تسبیح وهمہ لنا عبادۃ وکتمان سرنا جھاد فی سبیل اللہ ثم قال ابو عبد اللہ (ع) یجب ان یکتب ھذا الحدیث۔

حدیث نمبر 3 (تحقیق اسناد)

حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ سانس جو ہمارے غم اور ہماری

مظلومیت میں لی جائے وہ تسبیح خدا ہے اور اس میں بے چین ہونا عبادت خدا ہے اور ہمارے راز کو پوشیدہ رکھنا راہِ خدا میں جہاد ہے۔

قیامت کے دن جس سے تم محبت کرو گے اُس کے ساتھ ہو گے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ احمد ابن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ ابوعوانة عن موسى بن يوسف بن يوسف القطان ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن يحيى الأودي ﴿قال حدثنا﴾ اسماعيل بن أبان ﴿قال حدثنا﴾ على بن هاشم بن البريد عن أبيه عن عبد الرزاق بن قيس الرحبي قال كنت جالسا مع علي بن ابي طالب عليه السلام على باب القصر حتىٰ الجأته الشمس الى حايط القصر فوثب ليدخل فقام رجل من همدان فتعلق بثوبه فقال يا اميرالمؤمنين حدثني حديثا جامعا ينفعني الله به قال او لم يكن في حديث كثير قال بلى ولكن حدثني حديثا جامعا قال حدثني خليلي رسول الله (ص) اني ارد أنا وشيعتي الحوض رواء مرويين مبيضة وجوههم ويرد عدونا ظماء مظمئين مسودة وجوههم خذها اليك قصيرة من طويلة انت مع من احببت ولك ما اكتسبت ارسلني يااخا همدان ثم دخل القصر–

حدیث نمبر 4: (مختلف اسناد)

عبدالرزاق بن قیس رحبی نے بیان کیا ہے کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام محل خلافت کے دروازے پر بیٹھے تھے اور دھوپ محل کی دیوار پر پڑ رہی تھی۔ آپؑ کھڑے ہوئے تا کہ محل میں داخل ہوں۔ ایک ہمدان کا مرد کھڑا ہوا اور اس نے آپؑ کے کپڑے کو تھام لیا اور عرض کیا اے امیر المومنینؑ! مجھے ایک حدیث بیان کریں جو جامع اور مختصر ہو تا کہ اللہ تعالیٰ اس کو میرے لیے مفید قرار دے۔ آپؑ نے فرمایا کیا ایک سے

زیادہ نہ ہوں؟ اُس نے عرض کیا: کیوں نہیں لیکن میں ایک جامع حدیث چاہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا میرے آقا مولا اور خلیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اور میرے شیعہ حوضِ کوثر پروارد ہوں گے ہمارے چہرے روشن اور سفید ہوں گے اور ہمارے دشمن سیاہ چہرے والے اور غم زدہ ہوں گے۔ اس چھوٹی سی کو بڑی میں سے اخذ کرو تو اس کے ساتھ ہوگا کہ جس کے ساتھ تو محبت کرے گا اور جو تو کسب کرے گا وہ ہی تیرے لیے ہے۔ بس اب مجھے چھوڑ دو۔ اے ہمدانی بھائی! پھر آپ محل کے اندر داخل ہو گئے۔

ایسے غنی کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد الكاتب ﴿قال أخبرني﴾ الحسن بن علی الزعفرانی عن ابراهيم بن محمد الثقفی عن يوسف بن كليب عن معوية بن هشام عن الصباح بن يحيیٰ المعری عن الحرث أبن حضيرة قال حدثنی جماعة من اصحاب اميرالمؤمنين (ع) انه قال يوماً ادعوا لی غنيا وبهلة وحيا آخر قد سماهم فليأخذوا عطاياهم فوالذی فلق الحبة وبرء النسمة مالهم فی الاسلام نصيب وانی شاهد ومتولی عند الحوض وعند المقام المحمود انهم اعداء لی فی الدنيا والآخرة ولاخذن غنيا اخذة يفرط بهنة ولان ثبت قدمای لاردن قبائل الی قبائل ولابهرجن ستين قبيلة مالها فی الاسلام نصيب

حدیث نمبر 5 (بحذف اسناد)

حرث بن حضیرہ نے بیان کیا کہ ایک دن امیرالمومنین علی علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی ایک جماعت سے فرمایا: میرے پاس اُن غنیوں کو بلاؤ اور اُن کے اہل کو بھی بلاؤ اور دوسرے زندہ لوگوں کو بلاؤ کہ جو اِن سے عطایات اور ہدایات کو وصول کرنے کی خاطر ان کی خوشامد کرتے ہیں۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جو دانے کو شگافتہ کرتی ہے اور اس

سے چور نکالتی ہے ایسے لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اور جب میں حوضِ کوثر پر کھڑا ہوں گا اور مقامِ محمود پر فائز ہوں گا تو میں اُس وقت گواہی دوں گا کہ یہ لوگ دین و آخرت میں میرے دشمن ہیں۔ میں ایسے لوگوں کو ضرور ماخذ کروں گا جو اپنے اہل کے ساتھ کوتاہی کرتے ہیں۔ اگر میرے دونوں قدم ثابت رہے تو میں ان کو اپنے قبائل کی طرف ضرور پلٹا دوں گا اور میں ایسے ساٹھ قبیلوں کا حق خون رائیگاں کروں گا۔ ان لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

امام حسینؑ کے غم میں رونے کی فضیلت

﴿قال أخبرني﴾ ابوعمرو عثمان بن احمد الدقاق اجازة ﴿قال أخبرنا﴾ جعفر بن محمد بن مالك ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن يحيى الاودي ﴿قال حدثنا﴾ مخول بن ابراهيم عن الربيع بن المنذر عن أبيه عن الحسين بن علي (ع) قال ما من عبد قطرت عيناه قطرة أو دمعت عيناه فينا دمعة الا بوأه الله بها في الجنة حقبا قال احمد بن يحيى الأودي فرأيت الحسين بن علي (ع) في المنام فقلت حدثني مخول عن ابراهيم عن الربيع بن المنذر عن أبيه عنك انك قلت ما من عبد قطرت عيناه فينا قطرة او دمعت فينا دمعة الا بوأه الله بها في الجنة حقبا قال نعم قلت سقط الاسناد بيني وبينك -

حدیث نمبر 6 (بحذف اسناد)

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ہر وہ بندہ جس کی آنکھوں میں آنسوؤں کا ایک قطرہ ہمارے غم میں جاری ہو جائے اللہ تعالیٰ اُس کو ایک قطرے کے بدلے ایک سال تک جنت میں آباد رکھے گا۔ احمد بن یحییٰ اودی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور آپ سے عرض کیا اے مولاؑ آپ سے مروی ہے

کہ آپؑ نے فرمایا جس شخص کی آنکھ سے ایک قطرہ یا ایک آنسو ہمارے غم میں جاری ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے ایک آنسو کے عوض ایک سال تک جنت میں آباد رکھے گا تو آپؑ نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا: اے مولا! آپ کے اور میرے درمیان جو حلسہ راشدہ ہے وہ ساقط ہو گیا ہے۔

عکاظ بازار میں قیس بن ساعدہ کا اعلان

﴿قال أخبرني﴾ ابو الطيب الحسين بن محمد التمار ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن القاسم الانباری ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن حميد بن محمد بن حميد التميمي ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الله محمد بن نعيم العبدي ﴿قال حدثنا﴾ ابو علي موسى بن عبد الله ﴿قال حدثني﴾ ابو مسعود عبيد بن سميع عن الكلبي عن ابي صالح عن ابن عباس قال قدم على النبي (ص) وفد اياد قال لهم ما فعل قس بن ساعدة كأني انظر اليه [illegible] على جمل اورق وهو يتكلم بكلام عليه حلاوة ما اجدني [illegible] من القوم انا احفظه يا رسول الله سمعته وهو يقول [illegible] اسمعوا وعوا واحفظوا من عاش مات ومن مات فات [illegible] داج وسماء ذات ابراج وبحار ترخرج [illegible] وامهات وذهب وآت وضوء وظلام [illegible] ومطعم ومشرب ان في السماء لخبرا [illegible] يذهبون ولا يرجعون ارضوا [illegible] قس بن ساعدة قسما [illegible] [illegible] [illegible]

في الذاهبين الأولين … من القرون لنا بصائر
لما رأيت موارداً … للموت ليس لها مصادر
ورأيت قومي نحوها … يمضي الأصاغر والأكابر
لا يرجع الماضي اليك … ولا من الماضين غابر
أيقنت اني لا محا … لة حيث صار القوم صائر

فقال رسول الله (ص) يرحم الله قيس بن ساعدة! نى لا رجوا ان يأتي يوم القيمة امة واحدة فقال رجل من القوم يارسول الله لقد رأيت من قس عجبا قال وما الذى رأيت قال بينما انا يوما بجبل فى ناحيتنا يقال له سمعان في يوم قائظ شديد الحر اذا انابقس بن ساعدة! في ظل شجرة وعندها عين ماء واذا حوله سباع كثيرة وقد وردت حتى تشرب من الماء واذا زأر سبع منها على صاحبه ضربه بيده وقال كف حتى يشرب الذى ورد قبلك فلما رأيته وما حوله من السباع هالنى ذلك ودخلنى رعب شديد فقال لى لا بأس عليك لاتخف انشاء الله واذا انا بقبرين بينهما مسجد فلما انست به قلت ما هذان القبران قال قبر اخوين كان يعبدان الله في هذا الموضع معى فماتا فدفنتهما فى هذا الموضع واتخذت ما بينهما مسجداً اعبد الله فيه حتى الحق بهما ثم ذكر ايامهما وفعالهما فبكى ثم قال:

خليلى هبا طال ما قد رقدتما … اجد كما لا تقضيان كراكما
ألم تعلما انى بسمعان مفرد … وما لى بها من حبيب سواكما
اقيما على قبريكما لست بارحا … طوال الليالى او يجيب صداكما
ابكيكما طول الحياة وما الذى … يرد على ذى عولة ان بكاكما
كأنكما والموت اقرب غاية … بروحى فى قبرى كما قد اتاكما
فلوجعلت نفس لنفس وقاية … لجدت بنفسى ان اكون فداكما

حدیث نمبر 7 (مختلف اسناد)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایاد کا ایک وفد آیا۔ آپؐ نے فرمایا۔

قیس بن ساعدہ کیا کر رہے ہیں؟ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ عکاظ بازار میں وہ اونٹ پر سوار ہیں اور کتنی میٹھی گفتگو کر رہے ہیں۔ میرے پاس کوئی نہیں جو اس کو یاد کرکے آئے۔ اس کی قوم کا ایک مرد کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! مجھے یاد ہے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ عکاظ بازار میں وہ کہہ رہا تھا کہ اے لوگو! سنو! سمجھو اور اس کو یاد کرو۔ جو زندہ ہے وہ مر جائے گا اور جو مرے گا وہ دوبارہ زندہ ہو کر آئے گا۔ وہ آئے گا اس طرح کہ رات کی تاریکی ہوگی۔ مجھے قسم ہے آسمان کی جو برجوں والا ہے' دریا جو بہہ رہے ہیں' ستارے جو چمک رہے ہیں' بارش' نباتات' آباء اور امہات' جانا اور آنا' روشنی' ظلمت' نیکی' بدی' لباس' رہائش' سواری' کھانا پینا' آسمان میں تمہارے لیے خبر ہے اور زمین میں تمہارے لیے عبرت ہے اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں لوگوں کو دیکھ رہا ہوں۔ لوگ جا رہے ہیں اور واپس لوٹنے والے نہیں۔ وہ اس مقام کو پسند کر چکے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ انہوں نے اس کو چھوڑنا ہے یا اس میں رہنا ہے۔ یہ لوگ سوئے ہوئے ہیں۔ پس قیس بن ساعدہ قسم اٹھاتا ہے کہ نیکی کی اس دنیا میں کوئی گناہ نہیں کرتا اور زمین پر اللہ کے دین سے زیادہ اللہ کو کوئی چیز پسند نہیں ہے۔ زمانہ گزر رہا ہے اور تم اس کو ضرور درک کرو گے۔ طوبیٰ ہے اس شخص کے لیے جو اس دین کو پالے اور اس کی اتباع کرے اور ویل ہے اس شخص کے لیے جو اس کو پائے اور اس کی اتباع نہ کرے اور اس سے جدا ہو جائے۔ پھر اس نے یہ اشعار فرمائے:

فی الذاهبین الأولین
من القرون لنا بصائر

"گزرے ہوئے لوگوں میں ہمارے لیے عبرتوں کا سامان ہے"۔

لما رأيت مواردا

للموت ليس لها مصادر

"میں نے موت کے گھاٹ دیکھے ہیں جن سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے"۔

ورأيت قومي نحوها

يمضي الأصاغر والأكابر

"میں نے اپنی قوم کے ہر چھوٹے بڑے کو اس کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا"۔

أيقنت أني لامحا

لة حيث صار القوم صائر

"تو مجھے یقین ہو گیا۔ مجھے بھی لازمی طور پر وہیں ہی جانا ہے جہاں میری قوم جا رہی ہے"۔

لا يرجع الماضي إليّ

ولا من الباقين غابر

"کوئی جانے والا تیرے پاس لوٹ کر نہیں آئے گا اور [illegible] میں سے کوئی بچ [illegible] ہے"

[illegible]

قیس بن ساعدہ کے ساتھ تھا۔ ہم ایک درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور اس کے پاس پانی کا ایک چشمہ تھا اور اردگرد بہت زیادہ درندے تھے جو اس چشمہ کے پانی سے سیراب رہے تھے۔ جب انہوں نے درندے کو دیکھا تو آپ نے اس کو ہاتھ [illegible] اسے روکو! جو تیرے سے پہلے ہیں پہلے ان کو پانی سے سیراب ہونے دو۔ پس جب میں نے اُسے دیکھا کہ اس کے اردگرد درندے ہیں تو اس نے مجھے دیکھا کہ میں سخت رعب و مصیبت میں گھرا ہوا ہوں۔ اس نے کہا اے! کوئی حرج نہیں ہے تم نڈر [illegible] دو قبروں کے درمیان مسجد تھی۔ پس جب مجھے ان سے انس ہو گیا۔ میں نے کہا [illegible] کی ہیں؟ قیس نے کہا یہ میرے دو بھائیوں کی قبریں ہیں۔ وہ دونوں اس جگہ [illegible] اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔

پس یہ دونوں مر گئے لہٰذا ان دونوں کو اس مقام پر دفن کر دیا [illegible]
دونوں کی قبروں کے درمیان مسجد بنا دی ہے اور [illegible] اس مقام پر [illegible]
کرتا ہوں یہاں تک کہ میں ان کے ساتھ ملحق ہو جاؤں۔ پھر [illegible]
اور ان کے کاموں کو ذکر کرنا شروع کر دیا اور پھر رونا شروع [illegible]

حبیبی هبا طال ما [illegible]

جد کما لا [illegible] کراکما

اے میرے دونوں ساتھیو! تم میرے [illegible]

گئے ہو [illegible]

اقیما علی قبریکما لست بارحا

طوال اللیالی او یجیب صداکما

"میں تم دونوں کی قبروں پر کھڑا ہوں اور میرے لیے اس لمبی رات کا گزارنا مشکل ہے یا کہ میں تمہاری آواز کا جواب دوں (یعنی مجھے بھی موت آ جائے)"۔

ابکیکما طول الحیاة وما الذی

یرد علی ذی عولة ان بکاکما

"میں پوری زندگی تم دونوں کو روتا ہوں اور اگر میں دونوں کو روتا ہوں تو جو مجھ پر عیال کی ذمہ داری ہے اس کا کیا کروں؟"

کانکما والموت اقرب غایة

بروحی فی قبری کما قد اتاکما

"گویا تم دونوں اور موت بہت زیادہ میرے قریب ہے کہ گویا میری روح قبر میں تمہارے پاس آنے والی ہے"۔

فلوجعلت نفس لنفس وقایة

لجدت بنفسی ان اکون فداکما

"پس اگر میں ایک نفس کو دوسرے نفس کا بدلہ قرار دے سکتا ہوتا تو میں ضرور اپنے نفس کو تم دونوں پر فدا کر دیتا"۔

حسد کی بیماری

﴿قال أخبرنی﴾ ابونصر محمد بن الحسین البصیر ﴿قال حدثنا﴾ علی بن احمد بن سیابة قال حدثنا عمر بن عبدالجبار ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن جعفر بن محمد عن أبیه عن جده (ع) قال قال رسول

الله (ص) ذات یوم لاصحابه الا انه قد دب الیکم دآء الامم من قبلکم وھو الحسد لیس بحالق الشعر لکنه حالق الدین وینجی منه ان یکف الانسان یده ویخزن لسانه ولا یکون ذاغمز علی اخیه المؤمن وصلی الله علی سیدنا محمد النبی وآله الطاهرین وسلم تسلیماً۔

<u>حدیث نمبر 8:</u> (مختصر ارشاد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا: تمہاری طرف گزشتہ امتوں کی بیماری آہستہ آہستہ آرہی ہے اور وہ حسد ہے اور یہ بالوں کو نہیں مونڈتا بلکہ دین کو برباد کرتا ہے۔ وہ شخص اس سے نجات حاصل کرسکتا ہے جو انسان اپنے ہاتھ کو روک سکے اور اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھے اور اپنے مومن بھائی کو اذیت نہ دے۔

●●●

مجلس نمبر 41

[بروز ہفتہ ۲۰ رمضان المبارک سال ۴۱۰ ہجری قمری]

خواہشات کی اتباع حق سے دُور کردیتی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الوليد ﴿قال حدثنا﴾ عبيد بن الوليد ﴿قال حدثنا﴾ شعبة عن سلمة بن كهيل عن ابي الطفيل عامر بن واثلة الكناني رحمه الله قال سمعت امير المؤمنين (ع) يقول ان اخوف ما اخاف عليكم طول الأمل واتباع الهوى فاما طول الأمل فينسي الآخرة واما اتباع الهوى فيصد عن الحق الا وان الدنيا قد تولت مدبرة والآخرة قد اقبلت مقبلة ولكل واحدة منهما بنون فكونوا من ابناء الآخرة ولا تكونوا من ابناء الدنيا فان اليوم عمل ولا حساب والآخرة حساب ولا عمل۔

حدیث نمبر 1 (بحذف اسناد)

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام [illegible] خواہشات کی اتباع [illegible]

دن ہے اس دن عمل نہیں ہوگا۔

نبی اکرمؐ کا خطبہ

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد بن عبداللّٰہ بن محمد بن سعید بن زیاد بن کنانۃ المقری من کتابہ ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عیسی بن الحسن الجرمی ﴿قال حدثنا﴾ نصر ابن حمد ﴿قال حدثنا﴾ عمر بن شمر عن جابر الجعفی عن ابی جعفر محمد بن علی باقر (ع) عن جابر بن عبداللّٰہ الأنصاری قال قال رسول اللّٰہ (ص) ان جبرئیل (ع) نزل علی وقال ان اللّٰہ یأمرک ان تقوم بتفضیل علی بن ابی طالب (ع) خطیبا علی اصحابک لیبلغوا من بعدھم ذلک عنک ویأمر جمیع الملائکۃ ان تسمع ما تذکرہ واللّٰہ یوحی الیک یامحمد ان من خالف فی امرہ فلہ النار ومن اطاعک فلہ الجنۃ فأمر النبی (ص) منادیا فنادی بالصلوۃ جامعۃ فاجتمع الناس وخرج حتی علی المنبر فکان اول ما تکلم بہ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ، ثم قال ایھا الناس انا البشیر النذیر و انا النبی الا انی مبلغکم عن اللّٰہ جل اسمہ فی امر رجل لحمہ لحمی ودمہ دمی وھو عیبۃ العلم وھو الذی انتجبہ اللّٰہ من ھذہ الامۃ و صطفاہ وھداہ وتولاہ وخلقنی وایاہ وفضلنی بالرسالۃ وفضلہ بالتبلیغ عنی وجعلنی مدینۃ العلم وجعلہ الباب وجعلنی خازن العلم والمقتبس منہ الأحکام وخصہ بالوصیۃ وابان امرہ وخوف من عداوتہ وازلف مثواہ وغفر لشیعتہ وامر جمیع الناس بطاعتہ وانہ عزوجل یقول من عاداہ عادانی ومن والاہ والانی ومن اذاہ اذانی ومن ابغضہ ابغضنی ومن احبہ احبنی ومن ارادہ ارادنی ومن کادہ کادنی ومن نصرہ نصرنی یاایھاالناس اسمعوا لما امرکم بہ

و طیعوہ فانی اخوفکم عباد اللّٰہ یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضراً ومن عملت من سوء تود لو ان بینھا وبینہ امدا بعیداً ویحذرکم اللّٰہ نفسہ" ثم اخذ بید امیرالمؤمنین (ع) فقال معاشر الناس ھذا مولی المؤمنین وحجۃ اللّٰہ علی الخلق اجمعین والمجاھد للکافرین ، اللّٰھم انی قد بلغت وھم عبادک وانت القادر علی صلاحھم فاصلحھم برحمتک یاارحم الراحمین ستغفراللّٰہ تعالی ولکم ثم نزل فاتاہ جبرئیل (ع) فقال یامحمد ان اللّٰہ عزوجل یقرئک السلام ویقول لک جزاک اللّٰہ عن تبلیغک خیرا فقد بلغت رسالات ربک ونصحت لامتک وارضیت المؤمنین وارغمت الکافرین یامحمد ان ابن عمک مبتلی بہ یامحمد قل فی کل اوقاتک الحمدللّٰہ رب العلمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون -

حدیث نمبر 2 (بحذف اسناد)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ اپنے اصحاب کے سامنے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی فضیلت پر مشتمل خطبہ دیں تاکہ وہ آپؐ کے بعد آپ سے اس کو دوسروں تک پہنچائیں اور اللہ تعالیٰ نے تمام ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ جو آپ فرمائیں اس کو سماعت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی ہے، اے محمدؐ! جو شخص آپؐ کے اس حکم میں آپ کی مخالفت کرے گا اس کے لیے جہنم کو لازم قرار دیا گیا ہے اور جو شخص آپ کی اطاعت کرے گا اس کے لیے جنت واجب قرار دی گئی ہے۔ پس رسولؐ خدا نے منادی کو حکم دیا ہے کہ تمام اصحاب کو نماز باجماعت کی ندا دے۔ پس اس نے ندا دی اور تمام اصحاب نماز باجماعت کے لیے جمع ہو گئے۔ پس آپ

باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اس سے پہلی جو آپ نے کلام کی وہ یوں تھی

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم - پھر فرمایا:

اے لوگو! میں بشارت دینے والا اور ڈرانے والا ہوں اور میں نبی ہوں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسے شخص کے بارے میں تمہارے سامنے تبلیغ کرنے والا ہوں جس کا گوشت میرا گوشت ہے' جس کا خون میرا خون ہے' وہ علم کا خزانہ ہے اور وہ مرد یہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت میں سے چن لیا ہے اور اُس کو برگزیدہ بنایا ہے اور اس کی ہدایت فرمائی ہے اور اس کے لیے ولایت قرار دی ہے۔ مجھے اور اُس کو ایک مٹی سے خلق فرمایا ہے۔ اور مجھے رسالت کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی ہے اور اس کو میری طرف سے تبلیغ کی فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اور مجھے علم کا شہر اور اُس کو اس کا دروازہ قرار دیا ہے اور مجھے علم کا خزانہ قرار دیا ہے اور احکام کو اس سے لیا جائے گا۔ اور اُس کو میرا وصی قرار دیا ہے اور اس کے امر کو ظاہر کیا ہے اور اس کی دشمنی سے اس نے ڈرایا ہے اور اس کے ٹھکانے کو قریب کیا ہے۔ اور اس کے شیعہ کو بخش دیا ہے اور تمام لوگوں کو حکم دیا ہے کہ اس کی اطاعت کریں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جس نے اس سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے اُس سے دوستی کی اُس نے میرے ساتھ دوستی کی اور جس نے اس کو اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے اس سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس کا ارادہ کیا اس نے میرا ارادہ کیا اور جس نے اُسے ذلیل کرنے کی کوشش کی اُس نے مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کی۔ اور جس نے اُس کی مدد کی اس نے میری مدد کی۔

اے لوگو! جب تم کو وہ حکم دے تو اُس کی اطاعت کرو۔ پس میں تم کو اس دن سے ڈراتا ہوں جس دن ہر کوئی اپنے کیے ہوئے کو اپنے سامنے پائے گا خواہ وہ خیر ہو یا شر۔ اور

جس نے شر کو انجام دیا ہوگا وہ خواہش کرے گا کاش اس کے اور میرے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہو جائے۔ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے ڈراؤ۔ پھر آپ نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

اے لوگو! یہ مومنین کا مولا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق پر حجت ہے اور کافروں کے ساتھ جہاد کرنے والا ہے۔ اے میرے اللہ! میں نے تیرے حکم کی تبلیغ کر دی ہے اور یہ تیرے بندے ہیں تو ان کی اصلاح پر قادر ہے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اپنی رحمت کے صدقے میں ان کی اصلاح فرما اور میں اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی بخشش کو طلب کرتا ہوں۔ پھر اس کے بعد خود جبرائیلؑ نازل ہوا اور کہا: اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ آپؐ کو سلام کہہ رہا ہے اور فرماتا ہے: اللہ تعالیٰ تجھے خیر کی تبلیغ پر تیرے لیے اچھی جزا دے گا۔ پس آپؐ نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ کر دی ہے اور اپنی امت کو نصیحت بھی فرما دی ہے اور آپؐ نے مومنین کو خوش کر دیا ہے اور کافروں کو ذلیل کر دیا ہے۔ اے محمدؐ! تحقیق آپؐ کے چچا کے فرزند کا اس سے امتحان لیا جائے گا۔ اے محمدؐ! اپنے تمام اوقات میں الحمد للّٰہ رب العالمین کو زبان پر جاری رکھو۔ سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

محمد بن حنفیہ کا خطبہ

﴿قال الخبرنی﴾ ابوعبداللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدث﴾ ابوالحسن علی بن عبدالرحیم السجستانی عن أبیه عن الحسن بن ابراهیم عن عبدالله بن عاصم عن محمد بشیر قال لما سیر ابن الزبیر ابن عباس الی الطایف کتب الیه محمد بن الحنفیة رحمه الله اما بعد فقد بلغنی ان ابن الكاهلیة سیرك الی الطایف فرفع الله جل اسمه لك بذلك ذكراً وعظم لك اجراً وحط به عنك وزری یاابن عم انما یبتلی الصالحون و نعم تهدی الكرامة للابرار ولو لم تؤجر الا فیما تحب اذاً قل جرك قال الله

عزوجل وعسى ان تكرهوا شيئا وهو خير لكم" وهذا ما لست اشك به
خير بك عند بارئك عظم الله لك الصبر على البلوى والشكر في النعماء به
على شيئ قدير فلما وصل الكتاب الى ابن عباس اجاب عنه فقال اتانى
كتابك تعزيني فيه على تسييري وتسأل ربك جل اسمه ان يرفع لي به ذكراً
وهو تعالى قادر على تضعيف الأجر والعائدة بالفضل والزيادة بالاحسان ما
احب ان الذي ركب مني ابن الزبير كان ركبه مني اعداء خلق الله لي
احتسابا وذلك في حسناتي ولما ارجو ان انال به رضوان ربي يا اخي ان
الدنيا تولت والآخرة وقد اظلت فاعمل صالحا تجزء صالحا جعلنا الله واياك
ممن يخافه بالغيب و يعمل لرضوانه في السر والعلانية انه على كل شيئ
قدير -

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

محمد بشیر نے بیان کیا ہے کہ جب ابن زبیر ابن عباس کو طائف کی طرف اپنے ساتھ لے گیا تو محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس کو خط تحریر کیا:

ما بعد: مجھے خبر ملی ہے کہ کاہلیہ کا فرزند آپ کو طائف کی طرف لے گیا ہے پس اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے آپ کے ذکر کو بلند کرے اور آپ کے اجر کو زیادہ کرے اور آپ کے گناہوں کا بوجھ کم کرے۔

اے میرے چچا کے فرزند! یہ یاد رکھیں کہ نیک لوگوں کا امتحان لیا جاتا ہے اور نیک لوگوں کو کرامت کا ہدیہ عطا کیا جاتا ہے اور آپ کو اجر نہیں دیا جائے گا' مگر اس کے ساتھ جن کے ساتھ آپ محبت کرتے ہیں اور جب آپ کا اجر کم ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بسا اوقات تم لوگ ایسی چیز کو ناپسند کرتے ہو جو تمہارے لیے بہتر ہوتی ہے۔ اور میں اس میں شک نہیں کرتا ہوں۔ یہ تیرے رب کے نزدیک تیرے لیے بہتر ہے اور مصیبت پر صبر

کرنے سے اللہ تعالیٰ آپ کے اجر کو زیادہ فرمائے اور اپنی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی ہمت عطا فرمائے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جب یہ خط ابن عباس کو موصول ہوا تو آپ نے اس خط کا جواب یوں تحریر کیا

آپ کا تحریر کردہ خط مجھے مل گیا ہے اور آپ نے اس میں میرے سفر کو منسوب کیا ہے اور میرے لیے دعا کی ہے کہ میرے ذکر کو اللہ تعالیٰ بلند کرے اور وہ خدا جز کو دگنا بھی کرنے پر قادر ہے۔ اور اس کا فضل اور زیادتی اس کے احسان کے ساتھ ہے۔ بہرحال یہ جو میں پسند کرتا ہوں کہ ابن زبیر کے ساتھ سفر کرنا میرے لیے ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق کے ساتھ سفر کرنا ہے اور یہ میری نیکیوں کی وجہ سے ہے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ میں اپنے رب کی رضوان کو پاؤں۔

اے میرے بھائی! یہ دنیا و آخرت کی مددگار ہے حالانکہ تو پھسل رہا ہے۔ پس نیک عمل انجام دو تا کہ تم کو نیک جزا دی جائے اور اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان میں سے شمار کرے جو غیب سے ڈرنے والے ہیں اور ظاہری اور پوشیدہ طور پر اس کی رضایت کے لیے عمل کرتے ہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

امام حسنؑ کا ظاہری حکومت کے بعد پہلا خطبہ

﴿قال ابوالقاسم﴾ اسماعیل بن محمد الانباری الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبداللہ ابراهیم بن محمد الازدی ﴿قال حدثنا﴾ شعیب بن ایوب ﴿قال حدثنا﴾ معویة بن هشام عن سفیان عن هشام بن حسان قال سمعت ابا محمد الحسن بن علی (ع) یخطب الناس بعد البیعة له بالامر فقال نحن حزب الله الغالبون وعترة رسوله الأقربون واهل بیته الطیبون الطاهرون واحد الثقلین اللذین خلفهما رسول الله (ص) فی امته والتالی کتاب الله فیه تفصیل کل شیئ لایأتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه

ومعول علیہ فی تفسیرہ لاتظن تأویلہ بل یتیقن حقایقہ فاطیعونا فان

طاعتنا مفروضۃ اذ کانت بطاعۃ اللہ عزوجل ورسولہ مقرونۃ قال اللہ

عزوجل "یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الأمر منکم

فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول ولو ردوہ الی الرسول والی

اولی الأمر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم" واحذرکم الاصغاء لھتاف

الشیطان فانہ لکم عدو مبین فتکونوا کاولیائہ الذین قال لھم لاغالب لکم

الیوم من الناس وانی جار لکم فلما ترائت الفئتان نکص علی عقبیہ وقال

انی بریئ منکم انی اری مالا ترون فتلقون الی الرماح وزرا والی السیوف

جزرا وللعمد حطما وللسہام غرضا ثم لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن آمنت من

قبل اوکسبت فی ایمانھا خیراً

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

جناب ہشام بن حسان نے بیان کیا ہے کہ میں نے سنا کہ امام ابومحمد الحسن بن علی علیہ السلام نے اپنی بیعت کے بعد جو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

ہم اللہ تعالیٰ کی وہ جماعت ہیں جو غالب رہتی ہے۔ ہم رسولؐ خدا کی وہ عترت ہیں جو اُس کے سب سے زیادہ قریب ہیں۔ ہم اہل بیتؑ طیب اور طاہر ہیں اور ثقلین میں سے ایک ہیں۔ وہ ثقلین جو رسول اعظمؐ اپنی اُمت میں چھوڑ کر گئے تھے پیچھے چھوڑے جانے والی ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہر چیز کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ وہ کتاب ہے کہ جس کے سامنے سے اور نہ پیچھے سے باطل آسکتا ہے۔ پس ہمارے ذمہ اس کی تفسیر ہے۔ اُس کی تاویل میں گمان کا رستہ نہیں ہے بلکہ اس کے لیے یقین اور حق وحقیقت ضروری ہے۔ پس ہماری اطاعت کرو کیونکہ ہماری اطاعت خدا کی طرف سے واجب قرار دی گئی ہے۔ کیونکہ طاعت خدا اور رسولؐ کے ساتھ ہماری اطاعت کو ملایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ

مجلس نمبر 42

[بروز ہفتہ ۲۷ رمضان المبارک سال ۱۴۱۱ ہجری قمری]

اللہ کے فرائض کو پورا کرو تا کہ تم متقی بن سکو

﴿حدثنا﴾ الشیخ الجلیل المفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن النعمان اید اللہ تمکینہ ﴿قال أخبرنی﴾ المظفر بن محمد البلخی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن همام ابوعلی ﴿قال حدثنا﴾ حمید بن زیاد ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن عبیداللہ بن حیان ﴿قال حدثنا﴾ الربیع بن سلیمان عن اسماعیل بن مسلم السکونی عن الصادق جعفر بن محمد عن أبیه عن جده (ع) قال سمعت رسول اللہ (ص) یقول اعمل بفرائض اللہ تکن من اتقی الناس وارض بقسم اللہ تکن من اغنی الناس وکف عن محارم اللہ تکن اورع الناس واحسن مجاورة من جاورک تکن مؤمنا و احسن مصاحبة من صاحبك تکن مسلما۔

حدیث نمبر 1 (کشف اسرار)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فرائض پر عمل کرو تا کہ تم سب سے زیادہ متقی بن سکو اور اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ تا کہ تم سب سے زیادہ غنی ہو سکو اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں میں

سے ہاتھ کو روکو تا کہ تم سب سے زیادہ پرہیزگار بن سکو اور اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھی ہمسائیگی اختیار کرو تا کہ تم مومن بن سکو اور اپنے ساتھی سے اچھی صحبت اختیار کرو تا کہ تم مسلمان بن سکو۔

رسولؐ خدا پر گریہ

﴿قال أخبرنی﴾ ابو عبداللّٰہ محمد بن عمران المرزبانی قال حدثنی احمد بن محمد الجوهری ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علیل بن العنزی ﴿قال حدث﴾ عبد الکریم بن محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مقر عن زید بن المسدر ﴿قال حدثنا﴾ شرجیل عن ام الفضل بن العباس قالت لما ثقل رسول اللّٰه (ص) فی مرضه الذی توفی فیه افاق افاقة ونحن نبکی حوله فقال ما الذی یبکیکم قلنا یارسول اللّٰه نبکی لغیر خصلة نبکی لفراقك ایاه ولا نقطاع خبرالسماء عنا ونبکی للامة من بعدك فقال (ع) اما انکم مقهورون والمستضعفون من بعدی۔

حدیث نمبر 2۔ (بحذف اسناد)

جناب اُم الفضل بنت عباس فرماتی ہیں کہ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مرض الموت میں عالم غشی میں تھے اور ہم سب آپ کے اردگرد رو رہے تھے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپؐ نے فرمایا: تم لوگ کیوں رو رہے ہو؟ ہم نے عرض کی یا رسولؐ اللہ! ہم کسی وجہ کے بغیر نہیں رو رہے اس لیے رو رہے ہیں کہ آپ سے جدا ہو رہے ہیں اور آپ کے جانے کے بعد آسمان کی خبریں (یعنی وحی) ہم سے منقطع ہو جائے گی اور ہم آپؐ کے بعد آپ کی اُمت کے لیے رو رہے ہیں۔ پس آپؐ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ میرے بعد تم لوگوں پر قہر و ظلم کیا جائے گا اور تم کو کمزور کر دیا جائے گا۔

امیرالمومنینؑ کی شہادت پر لوگوں کا گریہ کرنا

﴿قال أخبرنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعوانة موسی بن یوسف العطار الکوفی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سلیمان المقری الکندی عن عبدالصمد بن علی النوفلی عن ابی اسحق السبیعی عن الاصبغ بن نباتة العبدی قال لما ضرب ابن ملجم امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ع) غدونا علیه نفر من اصحابنا انا والحرث وسوید بن غفلة وجماعة معنا فقعدنا علی الباب فسمعنا البکاء فبکینا فخرج الینا الحسن ابن علی (ع) فقال یقول لکم امیر المؤمنین (ع) انصرفوا الی منازلکم فانصرف القوم غیری واشتد البکاء من منزله فبکیت فخرج الحسن (ع) فقال الم اقل لکم انصرفوا فقلت لا واللّٰہ یا ابن رسول اللّٰه (ص) ما تتابعنی نفسی ولا تحملنی رجلی ان انصرف حتی اری امیر المؤمنین (ع) قال فلبثت فدخل ولم یلبث ان خرج فقال لی ادخل فدخلت علی امیر المؤمنین فاذا هو مستند معصوب الرأس بعمامة صفراء قد نزف واصفر وجهه ما ادری وجهه اصفر او العمامة فاکببت علیه فقبلته وبکیت فقال لی لا تبك یا اصبغ فانها واللّٰه الجنة فقلت له جعلت فداك انی اعلم واللّٰه انك تصیر الی الجنة وانما ابکی لفقدانی ایاك یاامیرالمؤمنین جعلت فداك حدثنی بحدیث سمعته من رسول اللّٰه (ص) فانی ارانی لا اسمع منك حدیث بعد یومی هذا ابداً فقال نعم یااصبغ دعانی رسول اللّٰه (ص) یوما فقال لی یا علی انطلق حتی تأتی مسجدی ثم تصعد علی منبری ثم تدعو الناس فتحمد اللّٰه عزوجل وتثنی علیه وتصلی علی صلوة کثیرة ثم تقول ایها الناس انی

رسول اللّٰہ (ص) الیکم هو یقول لکم الا ان لعنة اللّٰہ ولعنة ملائکته المقربین وانبیائه المرسلین ولعنتی علی من انتمی الی غیر ابیه او ادعی الی غیر مو یه او ظلم اجیراً جره فاتیت مسجده (ص) وصعدت المنبر فلما رأتی قریش ومن کان فی المسجد اقبلوا نحوی فحمدت اللّٰہ واثنیت علیه وصلیت علی رسول اللّٰہ (ص) صلوة کثیرة ثم قلت ایها الناس انی رسول اللّٰہ (ص) الیکم وهو یقول لکم الا ان لعنة اللّٰہ ملائکته المقربین وانبیائه المرسلین ولعنتی علی من انتمی الی غیر ابیه او ادعی الی غیر موالیه او ظلم اجیراً جره فلم یتکلم احد من القوم الا عمر بن الخطاب فانه قال قد ابلغت یا ا الحسن ولکنك جئت بکلام غیر مفسر فقد ابلغ رسول اللّٰہ (ص) فاخبرته الخبر فقال ارجع الی مسجدی حتی تصعد منبری فاحمد اللّٰہ و اثن علیه وصل علی ثم قال ایها الناس ما کنا لنجیئکم بشیٔ الا عندنا تأویله وتفسیره الا و انی انا ابوکم الا وانی انا مولاکم الا وانی انا اجیرکم

حدیث نمبر 3 (مختلف اسناد)

جناب اصبغ بن نباتہ العبدی نے بیان کیا ہے کہ جب ابن ملجم ملعون نے امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو ضرب لگائی تو ہمارے بعض ساتھی اس کی طرف دوڑے۔ میں، حرث، سوید بن غفلہ اور ہمارے ساتھ ایک جماعت تھی ہم سب آپ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب ہم نے رونے کی آوازیں سنیں تو ہم نے بھی رونا شروع کر دیا۔ امام الحسن بن علی علیہ السلام ہمارے پاس آئے اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے تم لوگوں کے لیے فرمایا ہے کہ تم سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ میں آپ کے اس فرمان کے بعد (سوائے میرے ساری قوم چلی گئی اور رونا دوبارہ شدید ہو گیا تو) میں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ پس دوبارہ امام الحسنؑ باہر تشریف لائے اور فرمایا کیا میں

نے تم لوگوں سے نہیں کہا کہ تم سب یہاں سے چلے جاؤ۔ میں نے عرض کی خدا کی قسم!
اے فرزند رسولؐ! امیر النفس میری اتباع نہیں کرتا یعنی مجھ میں ہمت نہیں اور میرے قدم نہیں
اٹھتے کہ میں واپس چلا جاؤں' جب تک میں امیر المومنینؑ کو دیکھ نہ لوں۔ امام حسنؑ نے
فرمایا: ٹھہرو! پس آپؑ دوبارہ اندر چلے گئے۔ کچھ دیر کے بعد آپؑ دوبارہ تشریف لائے اور
مجھے فرمایا: اندر آجاؤ' میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ
ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپؑ کے سر اقدس کو پیلے عمامے کے ساتھ باندھا ہوا ہے۔
خون کے بہہ جانے کی وجہ سے آپ کا چہرہ پیلا ہو چکا تھا۔ خدا کی قسم! مجھے نہیں معلوم ہو رہا
تھا کہ آپ کے چہرے کا رنگ پیلا ہے یا آپ کے عمامے کا۔ پس میں آپؑ پر گر پڑا اور
آپؑ کا بوسہ لیا اور رونا شروع کر دیا۔ آپؑ نے فرمایا: اے اصبغ! کیوں رو رہے ہو؟ کیونکہ
میں تو جنت میں جا رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں میں جانتا ہوں
کہ آپؑ جنت کی طرف جا رہے ہیں' لیکن میں اس لیے رو رہا ہوں کہ آپؑ ہم سے جدا ہو
رہے ہیں۔

اے امیر المومنینؑ! میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں' رسولؐ خدا کی کوئی حدیث مجھے
بیان کریں جو آپؑ نے رسولؐ خدا سے سنی ہو کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کے بعد دوبارہ
آپؑ سے حدیث نہیں سن سکوں گا۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں اے اصبغ! یہی ہے۔ آپؑ
نے فرمایا: رسولؐ خدا نے ایک دن مجھے بلایا اور فرمایا: اے علیؑ! میری مسجد میں جاؤ اور پھر
میرے منبر پر چلے جاؤ پھر لوگوں کو بلاؤ۔ پھر لوگوں کے سامنے خدا کی حمد و ثناء بیان کرو۔ مجھ
پر بہت زیادہ درود و سلام کے بعد لوگوں کو میری طرف سے کہہ دو۔ اے لوگو! میں اللہ تعالیٰ
کا رسول ہوں' جو تمہاری طرف مبعوث کیا گیا ہوں' آگاہ ہو جاؤ! تحقیق اللہ تعالیٰ کی لعنت'
اس کے تمام مقرب ملائکہ کی لعنت' تمام انبیاء اور تمام مرسلین کی لعنت اور میری طرف سے
بھی لعنت ہو اس شخص پر جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب

کرے۔ ور اپنے مولا کے علاوہ کسی دوسرے کا کہلوائے اور اپنے اجیر پر ظلم کرے۔ آپؑ نے فرمایا میں آپؐ کی مسجد میں گیا اور آپؐ کے منبر پر بیٹھ گیا۔ وہ قریش کے لوگ جو مسجد میں موجود تھے وہ میری طرف متوجہ ہوئے پس میں نے اُن کے سامنے خدا کی حمد وثنا کی اور رسولؐ خدا پر بہت زیادہ درود وسلام پڑھا۔ پھر میں نے کہا اے لوگو! میں رسولؐ خدا کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں اور وہ تمہارے لیے فرما رہے ہیں کہ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت، تمام مقرب ملائکہ کی لعنت، تمام انبیاء و مرسلین کی لعنت اور میری لعنت اس شخص پر جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے اور وہ اپنے مولا کے علاوہ کسی دوسرے کا دعویٰ کرے (یعنی دوسرے کا کہلوائے) اور اجیر پر اُس کی اجرت کے بارے میں ظلم کرے۔

پس پوری قوم میں سے حضرت عمر بن خطاب کے علاوہ کوئی نہ بولا۔ اس نے کہا اے ابوالحسنؑ! آپ نے تبلیغ کر دی، لیکن آپؑ نے ایسی خبر دی ہے جو واضح نہیں ہے۔ پس میں نے رسولؐ خدا کی خدمت میں اُن کی بات کو پہنچایا۔ آپؐ نے فرمایا میری مسجد کی طرف دوبارہ جاؤ اور میرے منبر پر دوبارہ بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرو اور مجھ پر صلوٰۃ و سلام پڑھو اور لوگوں کو بتاؤ کہ اے لوگو! جو میں تمہارے لیے خبر لایا ہوں اُس کی تاویل اور تفسیر میرے پاس ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں تمہارا باپ ہوں اور میں تمہارا مولاؐ ہوں اور میں تمہارا اجیر ہوں۔

اسلام کے ارکان پانچ ہیں

1

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمه الله ﴿قال حدثنی﴾ ابی عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عیسی عن الحسن بن محبوب عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر محمد بن علی

الباقر (ع) قال بنی الاسلام علی خمسة دعائم اقام الصلوة وایتاء الزکوة وصوم شهر رمضان وحج البیت الحرام والولایة لنا اهل البیت

حدیث نمبر 4 (بحذف اسناد)

حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر رکھی گئی ہے:

① نماز ادا کرنا۔

② زکوٰۃ ادا کرنا۔

③ ماہِ رمضان کے روزے رکھنا۔

④ بیت اللہ کا حج کرنا۔

⑤ اور ہم اہلِ بیتؑ کی ولایت کا اقرار کرنا۔

قیامت کے دن چار چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا

﴿بهذا الاسناد﴾ قال قال رسول اللّٰہ (ص) لا یزول قدم عبد یوم القیمة من بین یدی اللّٰہ عزوجل حتی یسأله عن اربع خصال عمرك فیما افنیته وجسدك فیما ابلیته وما لك من این اکتسبته واین وضعته وعن حبنا اهل البیت فقال رجل من القوم وما علامة حبکم یارسول اللّٰہ فقال محبة هذا ووضع یده علی رأس علی بن ابی طالب (ع)

حدیث نمبر 5 (بحذف اسناد)

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جو بندہ بھی بارگاہِ خدا میں پیش ہوگا اس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ زندگی کے بارے میں کہ یہ کس چیز میں تو نے فنا کر دی ہے۔ اس جسم کے بارے میں کہ اس کو تو نے

کن امور میں مصروف رکھا ہے۔ تیرے مال کے بارے میں تو نے اس کو کہاں سے کسب کیا یعنی کمایا ہے اور کہاں خرچ کیا ہے۔ اور ہم اہلِ بیتؑ کی محبت کے بارے میں۔ ایک بندے نے عرض کیا: اے رسولؐ خدا! آپ کی محبت کی نشانی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس کی محبت میری محبت کی نشانی ہے۔ آپؐ نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے سر پر ہاتھ رکھا۔

حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ القاسم بن محمد الدلاله ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن محمد المرنی ﴿قال حدثنا﴾ ابن سعید ﴿قال حدثنا﴾ علی بن غراب عن موسیٰ بن قیس المحضرمی عن سلمة بن کہیل عن عیاض بن عیاض عن أبیه قال مر علی بن ابی طالب (ع) بملاء فیهم سلمان رحمه الله فقال لهم سلمان قوموا فخذوا بحجزة هذا فوالله لایخبرکم بسر نبیکم (ص) غیره ـ

حدیث نمبر 6: (مختلف اسناد)

ابوعیاض نے بیان کیا ہے کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ایک گروہ کے قریب سے گزرے، جن میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھا۔ پس سلمانؓ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا: اے لوگو! اٹھو اور اس شخص کا دامن تھام لو۔ خدا کی قسم! اس کے علاوہ تم کو رسولؐ خدا کے اسرار کے بارے میں (یعنی خاص رازوں کے بارے میں) کوئی نہیں بتا سکتا۔

○

﴿قال أخبرنی﴾ المظفر بن محمد البلخی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی

محمد ابن همام الاسکافی ﴿قال أخبرنی﴾ ابوجعفر احمد بن مابندار عن منصور ابن العباس القصبانی حدثهم عن الحسن بن علی الخزاز عن علی بن عقبة عن سالم بن ابی حفص قال لما هلك ابوجعفر محمد بن علی الباقر (ع) قلت لأصحابی انتظرونی حتیٰ ادخل علی ابن عبدالله جعفر بن محمد (ع) فاعزیه فدخلت علیه فعزیته ثم قلت انا للّٰه وانا الیه راجعون ذهب واللّٰه من کان یقول قال رسول اللّٰه (ص) فلا یسأل عمن بینه وبین رسول اللّٰه (ص) لا واللّٰه لا یری مثله ابداً قال فسکت ابو عبداللّٰه (ع) ساعة ثم قال قال اللّٰه عزوجل ان من یتصدق بشق تمرة فیها کما یری احدکم فلوه حتیٰ اجعلها له مثل احد فخرجت الی اصحابی فقلت ما رأیت اعجب من هذا کنا نستعظم قول ابی جعفر (ع) قال رسول اللّٰه (ص) بلا واسطة فقال لی ابو عبداللّٰه (ع) قال اللّٰه عزوجل بلاواسطة۔

حدیث نمبر 7: (مختلف اسناد)

سالم بن ابوحفص نے بیان کیا ہے کہ جب ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام کی وفات ہوئی۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم میرا انتظار کرو یہاں تک کہ میں ابوعبداللہ جعفر بن محمد امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں جاتا ہوں تاکہ ان کو تعزیت کروں۔ پس میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ کو تعزیت پیش کی۔ پھر میں نے کہا: اناللہ وانا الیہ راجعون!

خدا کی قسم! جو یہ کیا کرتا تھا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: وہ ہم سے چلا گیا اور اس کے اور رسولؐ خدا کے درمیان کوئی بھی بلاواسطہ بات کرنے والا نہیں رہا۔ خدا کی قسم! میں نے اس کی مثل کسی کو نہیں دیکھا۔ پس ابوعبداللہ کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص نصف کھجور کا اس دنیا میں صدقہ دے گا جیسا کہ تم میں سے کوئی دیکھ

رہا ہوں۔ پس میں اس کے لیے بھی اُحد کے برابر اجر عطا کروں گا۔ پس میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا۔ میں نے کہا: میں نے اس سے بھی عجیب تر چیز دیکھی ہے اور ہم ابوجعفر کے قول کو عظیم قرار دیتے تھے کہ وہ رسولؐ خدا سے بلاواسطہ حدیث ذکر کرتے ہیں کہ پس اس نے کہا کہ میرے لیے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا سے بلاواسطہ نقل کر دیا ہے۔ یہ اس سے بھی زیادہ عجیب تر ہے۔

چار چیزوں کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسى عن على بن الحكم عن ابى سعيد القماط عن المفضل بن عمر الجعفى قال سمعت ابا عبدالله جعفر ابن محمد (ع) يقول لا يكمل ايمان حتى كون فيه اربع خصال يحسن خلقه ويسخى نفسه ويمسك الفضل من قوله ويخرج الفضل من ماله والحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد النبى (ص) وآله الطاهرين وسلم تسليماً۔

قد وقع الفراغ من نسخ مجالس الشيخ المفيد ضحى يوم الاربعاء السابع من شهر رمضان من سنة الالف والثلثمائة والواحد والخمسين هجرية على يد الفقير الى رحمة ربه الغنى عبدالرزاق بن السيد محمد بن السيد عباس بن السيد حسن الموسوى نسبا المقرمى لقبا وكان ذلك فى النجف الأشرف سنة ١٣٥١۔

حدیث نمبر 8: (مختلف اسناد)

مفضل بن عمر جعفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ

السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: کسی بندے کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا جب تک اس میں چار خصلتیں نہ پائی جائیں:

① حسن اخلاق۔

② اپنے نفس سے سخاوت کرنا یعنی سخاوت کرنا۔

③ اور اپنے قول میں فضل قرار دینا یعنی سچ بولنا۔

④ اور اپنے مال سے فضل نکالنا یعنی زکوٰۃ ادا کرنا۔

●●●